

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حصہ دوم

جلد سوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

الجامع المسند الصحيح المختصر

من امور رسول الله ﷺ وسنة وایامه

المعروف

صحیح البخاری

تلامام

ابو عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری
رحمة الله عليه

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری علیہ الرحمہ

<https://sunnahschool.blogspot.com>

<https://sunnahbookslibrary.blogspot.com>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حصہ دوم

جلد سوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

صفحہ نمبر	ابواب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	ابواب	صفحہ نمبر
272	کتاب الفرائض (میراث کا بیان)	3	7	کتاب الادب	1
288	کتاب الحدود	93	8	کتاب الاستئذان (اجازت مانگنا)	2
298	کتاب المحاربین	124	9	کتاب الدعوات	3
321	کتاب الديات (خون بہا کا بیان)	162	10	کتاب الرقاق (ڈر اور خوف کا بیان)	4
343	کتاب الاستتابة المرتدین (مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کروانا)	225	11	کتاب القدر (تقدیر کا بیان)	5
355	کتاب الاکراه (مجبور کیے جانے کا بیان)	235	12	کتاب الایمان والذکر (قسموں اور منتوں کا بیان)	6

<https://sunnahschool.blogspot.com>

<https://sunnahbookslibrary.blogspot.com>

باب ۵۵۵ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحَسَنِ الصَّحْبَةِ
 ۹۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
 عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُرْمَةَ عَنْ أَبِي نُرَاعَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ
 أَحَقُّ بِحَسَنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ أُمَّتُكَ، قَالَ شَقْرُ مَنْ؟
 قَالَ أُمَّتُكَ، قَالَ تَمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمَّتُكَ، قَالَ شَوْمَنْ؟
 قَالَ تَمَّ بَوَكُّ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرَمَةَ وَبِحَبِيبِ بْنِ أَبِي
 حَدَّثَنَا أَبُو نُرَاعَةَ بِمِثْلِهِ؛

باب ۵۵۶ لَا يَجَاهِدُ إِلَّا بَادِنِ الْأَبَوَيْنِ
 ۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 سَعْيَانَ وَشُعْبَةُ قَالَ أَحَدَانَا جَيْبٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ جَبَلٍ عَنْ أَبِي
 الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟
 قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيُفْعَلُ مَا فَعَا هَذَا؛

والدین فی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے
 مسدد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حلیب بن ابی ثابت۔
 محمد بن کثیر، سفیان، حلیب، ابوالعباس۔ نے حضرت عبداللہ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ ہے کہ ایک آدمی
 نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد
 کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا
 تو ان کی خدمت کرو۔ یہی تمہارا جہاد ہے۔

باب ۵۵۷ لَا يَسُبُّ الرَّجُلَ وَالِدَيْهِ
 ۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
 بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ أَنْ
 يَلْعَنَ الرَّجُلَ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ
 الرَّجُلَ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلَ أَبَا الرَّجُلِ
 فَيَسُبُّ أَبَاةً وَيَسُبُّ أُمَّةً؛

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت
 بڑے بکیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر
 لعنت کرے۔ حدیث کتب گیا کہ کوئی اپنے والدین پر کس
 طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے
 والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ اور اس کی ماں
 کو گالی دیتا ہے۔

باب ۵۵۸ إِجَابَةُ دُعَاؤِ مَنْ بَدَّ وَالِدَيْهِ
 ۹۱۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ
 عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَمَّ ثَلَاثٌ نَفَرًا يَتَمَشَّوْنَ أَخْدَامَهُمْ

والدین کے ساتھ شکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جا رہے تھے کہ
 انہیں بارش نے آیا۔ چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی خالی میں چھپ گئے غار کے منہ
 پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ

یہ تین آدمی اپنے اپنے گناہوں کی توبہ کرتے تھے۔

الْمَطْرُ فَمَا نَوَّأَ إِلَى عَارِضِي الْجَبَلِ فَإِنْ حَطَّتْ عَلَيَّ فَوَيْ
 غَارِهِمْ حَصْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
 لِبَعْضٍ أَنْظِرُوا أَعْمَالَ أَعْمِلْتُمْهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَأَدْعُوا
 اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجْهَا ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ
 كَانَ لِي وَالِدَانِ سَيِّئَانِ كَيْبَرَانِ وَبِي صَبِيئَةٌ صِفَانٌ
 كُنْتُ أُرْعَى عَلَيْهِمْ فَأِدْرُحْتُ عَلَيْهِمْ فَخَلَبْتُ بَدَأْتُ
 بِنَوْلَانِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَوَلَدِي وَإِنَّهُ نَارِي الشَّجَرِ
 فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَخَلَبْتُ
 كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَنَجَّيْتُ بِالْحِلَابِ فَخَمْتُ عِنْدَ
 نَوْدِيهِمَا أَكْثَرًا أَنْ أَدْرُجَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْثَرًا
 أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيئَةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيئَةُ بِنَصَاعُونَ
 عِنْدًا قَدَّمْتُ فَخَرَّ بَدَلُ ذَلِكَ ذَابِي وَدَأَبُهُمْ حَتَّى حَلَمَ
 الْفَجْرَ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُونَ فِي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً
 وَجَهْلًا فَافْرَجْ لَنَا فَرَجَةً تَدْرِي مِنْهَا اللَّهُمَّ فَفَرَجَ
 اللَّهُ لَنَا فَرَجَةً حَتَّى يَدُونَ مِنْهَا السَّمَاءَ - وَقَالَ
 الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي ابْنَةٌ حَمِيمَةٌ كَأَهْلِي
 مَا يُحِبُّ الرَّجَالَ الْبَسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا
 فَابَتْ حَتَّى ابْتَهَمَ بِمَا سَأَهُ وَيُنَارِ فَسَعَيْتُ حَتَّى
 جَمَعْتُ مِائَتَهُ وَيُنَارِ فَلَقِيَتْهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ
 بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتِرِ
 الْخَاتَمُ فَخَمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُونَ فَإِنْ
 قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجَهْلًا فَافْرَجْ لَنَا مِنْهَا
 فَفَرَجَ لَهُمْ فَرَجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ
 امْتَا حُرْتُ أَجِيرًا يَمْرُقُ أُرِّي فَلَمَّا كَفَيْتُ هَمَّكَ
 قَالَ اعْطِنِي حَقِّي فَحَرَصْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكْتُهُ
 وَدَعَيْتُ عَنْهُ فَكَمَا أَرَى أَنْزَعَهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ
 بَعْدَ ذَلِكَ عِبْرَةً فِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُبْنِي
 وَأَعْطِنِي حَتَّى فَعَلْتُ أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقْرِ وَإِذَا عَرَفْتُمَا
 فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْرَأُنِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْرَأُ

وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے بعض رمضانہ ایام
 کے لئے کیا ہو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو خلیفہ یہ شکل آبلان
 ہو جا چکا کہ ان میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ میرے والدین تندرستھے
 اور اتھالی پڑھائی شکر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھ چھوٹے بچے بھی تھے
 میں ان کے لئے بکریاں چراگا کرنا تھا جب میرا مقام کو ملا میں لوٹا تو بکریاں تندرست
 اور اپنے گھوں سے پہلے والدین کو درود پلا کر انھیں ایک ہفتہ تک میں دل
 با نکلا اور شام کو درود پڑھا پس لوٹا۔ وہ اس وقت سوچے تھے میں سب معمول تندرست
 بیکران دروں کے سر لے آکر اہل میں گھنٹہ سے پہلے کہنا پائیندیا اور پھر
 کوئن سے پہلے پلا رہا میں نے اچھا نہ لگا مانا کہ بچے تندرستوں کے پاس رو
 بہت تندرستھے۔ حال کہ میں ہونے تک میری اور انکی ہی حالت رہی۔ اللہ تعالیٰ
 ہے اگر میں نے یہ کام نہیں کرنا چاہتا تھا تو اس پر لکھا کہ اللہ تعالیٰ
 تو دیکھیں پس اللہ تعالیٰ نے اسے تندرست اور اس کا کہ اس میں انہیں آسمان نظر
 آنے لگا۔ درجئے کہ اللہ میری ایک چھ زاد میں تھی جس میں بہت زیادہ
 محبت کرتا تھا جتنی کوئی آدمی کسی عورت سے کرتا ہو گا میں نے اس سے اپنی اولی
 خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کیے انکار کیا جب تک اسے سو
 دیندہ دونوں میں سے دو درود و سو پ شروع کر دی یہاں تک کہ سو دینا راجع
 کر لے میں نہیں بیکرا اس کے پاس گیا جب میں اسکی دونوں انگلیوں کے درمیان
 بیٹھ گیا تو اس نے اللہ کے بعد اللہ سے اور اور گویا میری ہر کوئی کھولیں پس میں
 اس کے پاس چلا آیا۔ اے اللہ اگر میں نے ایسا ضرر ہی نہ کیا ہے کہ تو بہا
 اس شخص کو آسان فرما سے پس چنانچہ تھوڑی سی اور بہت سی جیسے کہ کیا۔
 اے اللہ بیشک میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لیا تھا کہ ایک فرقہ چلا
 دوں گا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں مزدوری
 اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میرے پاس چلا گیا پس میں
 ان کے ساتھ برابر کا شکری کرنا سہاں تک کہ نئے سے کئی گولیں خریدیں
 اور چراہ رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے تندرست
 پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا اب میں لاپرواہ چھوڑا۔ سبکی
 طرف چلا رہا ہے تمہارا مال ہے اس نے کہا کہ اللہ سے تندرست اور میرے ساتھ
 ملاقا کر کے میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ملاقا نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ
 اپنی گولیں اور چراہ لے جاؤ۔ پس وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس تو جہت

sunnahschool.blogspot.com

ہے۔ اگر میں نے یہ فرض تیری رضا کے لئے کیا تو جتنا ماستہ بندہ گیا ہے اُسے کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے

یہ وہ پتھر شایام والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے نیز عام ضرورت کی چیزیں نہ دینے اور بزرگوں کو زندہ اور گور کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اُس نے تو ہار سے لئے بیچارہ گفتگو سوال کی دشرت اور ماں ضائع کرنے کو پسند کیا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُس وقت آپ شیک لگانے ہونے لگے کہ اُمّہ بیٹھے اور فرمایا: خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ برابر ہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید غلامی نہیں ہو گئے۔

عبد اللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ میں نے غالب گمان ہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا۔

مشترک باب سے صلہ رحمی:

عروہ بن کزیم کا بیان کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میرا والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم

بِكَ فَخَذَ ذَلِكَ الْبَقْرَ وَإِيَّاهَا فَأَخَذَهُ فَأَنطَلَقَ بِهَا فَإِن كُنْتَ تَعْلَمُونَ أَنِّي فعلتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَدِّمِ مَا بَيْنِي فَفَدَحَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ.

باب ۵۲ ص ۹۱۵ عَقُوقِي الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ عَنْ وَتْرٍ إِدْعِي الْبَغْدَادِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَقَمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَتْمَ وَهَاتِ وَوَأَدَّ الْبَنَاتِ وَكَبِيرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ التَّكْوَالِ وَإِصْرَةَ الْأَمَالِ ۖ ۹۱۶ - حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْأَسَدِ سِطِّي

عَنِ الْجَدِّي عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُبَيِّنُ لَكُمْ يَا كَبِيرًا لِكَبَائِرِ؟ حَلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَلَيْسَ ذَلِكَ بِأَشْوَدَّ عَقُوقِ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مَتَكِبًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الذُّورِ وَشَهَادَةُ الذُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الذُّورِ وَشَهَادَةُ الذُّورِ فَمَا لَأَلْ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا تَبْكُتُ ۖ

۹۱۷ - حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُبَيِّنُ لَكُمْ يَا كَبِيرًا لِكَبَائِرِ؟ قَالَ قَوْلُ الذُّورِ وَقَالَ شَهَادَةُ الذُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَثْرَةُ تَلْفِيئِ امْرَأَةٍ قَالَ شَهَادَةُ الذُّورِ ۖ

باب ۵۳ ص ۹۱۸ صِلَةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَدْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي أَبِي اسْمَاءُ رَأَيْتُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَدْرِي أَيُّ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو جو دین میں تم سے نہ لڑے (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۰) عورت کا اپنی ماں سے نہ لڑنے کی وجہ تو وہی صلہ رحمی کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسمانہ نے فرمایا کہ میرے ہمشکر والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر ان دنوں میرے پاس آئے۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش کے وہ میاں، ہمدانہ، عتقہ میں رسول خدا سے حکم لپوچھنے کا خاطر عرض گزار ہوا؟ کہ میرے ہمشکر والدہ آئی ہے انہیں ہاں پانچ والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں بتایا کہ جب ہر قراہ شاہ روم نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ناز پڑھنے۔ خیرات کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رحمی کرنا کا حکم فرماتے ہیں۔

مشکر بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک سرخ ریشی خطبہ بکتب ہنوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ سے آپ خریدیں تاکہ جمعہ کے روز اور خود کوئی آدک کے وقت اسے من لیا کریں فرمایا کہ وہ پہنچتے ہیں جبکہ آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے خطے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کے لئے بھیج دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر لو

یا کسی اور کو ہنوا دو پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس بھائی کیلئے بھیج دیا مگر مکہ میں گئے اور اہل مکہ میں ہوئے تھے۔

صلہ رحمی کی فضیلت

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی

لرَأْبِيَةَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصِلُّهَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عِينَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا: لَا بَيْنَ مَا كَرِهَ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ كَرِهُوا لَكُمْ وَكَرِهُوا لَكُمْ فِي الدِّينِ.

باب ۵۶۳ صلۃ المذاقق اعرہا وکھا ساروح
 وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُتْمِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ مُدْرَيْشٍ وَمَتَّعْتُمُهَا إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آبِئِهَا فَأَسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُتْمِي قَدِمَتْ فَهِيَ يَرْأْبِيَةَ قَالَتْ نَعَمْ صِلِي أُتْمِي

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْكَلْبُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقُلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ وَالصَّلَةِ

باب ۵۶۴ صلۃ الآخر المشرک

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا أَيْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مَبْنُوحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَدَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قِرَاءَةَ آجَالِكُ الْوَفُودِ قَالَ إِذَا مَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ كَانَتْ لَهُ فَاقِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى بِعَلِّكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: كَيْفَ الْبِسَافُ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِي قِي لَوْ أَعْطَيْتُهَا لَتَلْبَسَهَا فَكَيْفَ تَبِيعَهَا أَوْ تَكْسَرُهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا عَمْرٌو إِلَى أَبِي كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

باب ۵۶۵ فضل صلۃ الترحيم

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَوْيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

sunnahschool.blogspot.com

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ
یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ مومن
بن طلحہ نے حضرت ابوالزیب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ایک آدمی اس سے پوچھا۔ میں نے فرمایا۔ اسے کیا
یسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا
ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسے ایک ضرورت ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی
کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نسا نہ قائم کرو، زکوٰۃ دو
اور صدقہ دو۔ اب اسے چھوڑ دو اورادی کا بیان
ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ ان کے والد ابو
ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فسد مانتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری توڑنے والا جنت
میں داخل نہیں ہوگا۔

جسدِ رحمی کے باعث رزق میں فراخی ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فسد مانتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ
بات اپنی لگتی ہے کہ اس کا رزق فراخ ہو اور اس
کی عمر دراز ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جسدِ رحمی
کیا کہنے۔

حضرت الس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے

أَخْبَرَنِي بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْبَبْتُ
بِعَمَلٍ بَدَأَ جَلَدِي، الْحَمَّةُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
بِهَذَا شَنَا شَنِيبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَوْهَبٍ قَابُوهُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَمَّا سَمِعَنَا
مُوسَى ابْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَكَانَصَارِي رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبْتُ فِي بَعْدِي
يَدَا جَلَدِي الْجِيَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ مَائَةَ مَالَةٍ؛ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا مَكَ مَالَهُ،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعْبُدُ اللَّهَ لَا
تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُعِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ
تُعَلِّمُ الرَّحِيمَ دَرْهَمًا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ

بِأَكْبَرِ أَشْمِ الْقَاطِحِ

۹۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ
مَطْعَمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مَطْعَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِحٌ

بِأَكْبَرِ مَنْ بَسَطَ لَهْ فِي الدَّرَرَاتِ

بِصَلَاةِ الرَّحْمَةِ
۹۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي
سَيِّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَتْ
أَنْ يَبْسُطَ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يَسْأَلَكَ فِي أَشْرِهِ

فَلْيَصِدْ رَحْمَةً

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَيْحٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ

اَنَّ يَسْتَكْفِرَ فِي رُكُوعِهِ وَيَسْتَأْذِنُ فِي الْكُوفَةِ فَلْيُحْيِلْ رَحِيمَةً +

۹۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَسَارٍ يَحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَلَنَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ الرَّحِيمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ يَلْقَى مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعُ مِنْ قَطْعِكَ فَكَانَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهَؤُلَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذَا رَأَى شَيْئًا فَمَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَكَّلْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِيهِ إِنْ أَكْرَمْتُمْ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ +

۹۲۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِيمَ يُخَنِّئُ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلِكَ وَوَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعَتْهُ +

ملفوظ میں کھٹانگ ہر ماہے اند اس کی عمر معاذ ہو تو اسے چاہیے کہ جہدِ روحی کیا کرے۔

جو خوشترہ داری توڑے خدا اس سے خوش ہو کر سٹے گا۔
سید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جب اس کی تخلیق سے فارغ ہوا تو خوشترہ داری اس کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یہ مقام اس کا ہے جو خوشترہ داری توڑنے سے تیری پناہ چاہے۔ ارشاد ہوا ہے: کیا تو اس بات پر مطمئن نہیں کہ جو تجھے جڑ سے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اس سے تعلق توڑوں؟ عرض کی کہ اسے رب کیوں نہیں فرمایا کہ مجھے شرفِ نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کیا تمہارے یہ چہن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلا دو اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورہ قلم آیت ۲۲)۔

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر ماں ایک پس شاخ ہے جو جن سے ملی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اس سے ملوں گا اور جو تجھ سے تعلقات توڑے گا میں اس سے قطع تعلقی کروں گا۔

ابو ہریرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم ایک شاخ ہے جو اس سے ملے گا تو میں اس سے ملوں گا اور جو اس سے تعلقات توڑے گا تو میں اس سے قطع تعلقی کروں گا۔

خوشترہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آہستہ میں بلند آواز سے سنا کہ بیشک میرے والد ماجد کی آل۔ عمرو کا بیان ہے کہ عقد بن جعفر کی کتاب میں آگے سفید جگہ میں (پھر یہ تھا کہ امیر اکوئی دینی

۹۲۷ - حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِيمَ يُخَنِّئُ مِنَ الرَّحْمَنِ فَصَلِّهَا وَوَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَتْهُ +

يَابِئِكَ يَبِيلُ الرَّحِيمِ يَسْأَلُ لَهَا +

۹۲۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عُمَرُ بْنَ الْكَأْبِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّهَا رَأً عَيْدِ سَيْدِ

sunnahschool.blogspot.com

نہیں، میرا وہی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں جنہوں کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ جہاں انہوں نے عبدالمعمر، بیان انیس حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ہاں میری آن کے ساتھ شریعت واری ہے جسے میں تروی کے ساتھ قرار رکھتا ہوں یعنی رشتہ واری کے باعث جملہ صحیح کرتا ہوں۔

بدلتہ لفظ والا جملہ رحمی کرنے والا نہیں ہے
 اعمش، حسن بن عمرو اور لوط بن خلیفہ نے مجاہد بن جبر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ اعمش نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک فرقا روایت نہیں کیا بلکہ حسن اور فطر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک فرقا روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہر لینے والا جملہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ جملہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ کوٹا جائے تو وہ اُسے چھوڑے۔

جس نے حالت شرمک میں جملہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کاموں کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے جو میں زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے جوارحی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا۔ کیا ان کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنی سابقہ جملہ رحمیوں کے سبب ہی دولت اسلام سے مشرف ہو گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو الیمان سے ائمتہ مروی ہے۔ معمر، صالح، ابن مسافر نے ائمتہ کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ ائمتہ سے مراد نکلی کرتا ہے۔ اسی طرح بشام نے اپنے والد

ماجد سے روایت کی ہے۔
 دوسرے کے کے کو کھینے دینا، اُسے بوسہ دینا اور
 اُس سے قہنہ بولنا

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے

يَقُولُ الْاِمَامُ الْاَبُو. قَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِي كَيْسٍ فِي كِتَابِ تَحْقِيقِ بَيْضَانَ. كَيْسُ بْنُ اَبِي كَيْسٍ لَمْ يَدْرِ لَيْتِي لَمْ يَدْرِ لَيْتِي اللهُ وَصَارَ لِي الْمُرْمِينِ. لَمْ يَدْرِ لَيْتِي لَيْتِي عَمْرُو بْنُ اَبِي كَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ قَتِيْبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي كَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَمْ يَرَهُ رَجُلًا اَبْلَهَا يَبْلَا لَهَا يَعْنِي اَبْلَهَا بِوَسْلَتِهَا

بَابُ ۹۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ الْوَاحِدُ بِالْمَكِّيِّ: عَنِ اَبِي عَبَّاسٍ وَالْحَصَنِ بْنِ عَمْرٍو وَقَطْرَةَ بْنِ مَجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ الْاَعْمَشُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاحِدُ بِالْمَكِّيِّ بَلْ لَوْ كُنَّ الْوَاحِدُ الْاَبُو لِي اِذَا قَطَعَتْ رَجْمَهُ وَصَلَتْهَا

بَابُ ۹۳۰. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدُ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ اَبُو كَيْسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاحِدُ بِالْمَكِّيِّ بَلْ لَوْ كُنَّ الْوَاحِدُ الْاَبُو لِي اِذَا قَطَعَتْ رَجْمَهُ وَصَلَتْهَا

۹۳۰. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدُ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ اَبُو كَيْسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاحِدُ بِالْمَكِّيِّ بَلْ لَوْ كُنَّ الْوَاحِدُ الْاَبُو لِي اِذَا قَطَعَتْ رَجْمَهُ وَصَلَتْهَا

التَّبَرُّدُ وَتَابِعَهُمْ وَشَامَ عَنْ اَبِيهِ
 بَابُ ۹۳۱. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدُ الْمَكِّيُّ عَنِ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ اَبُو كَيْسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاحِدُ بِالْمَكِّيِّ بَلْ لَوْ كُنَّ الْوَاحِدُ الْاَبُو لِي اِذَا قَطَعَتْ رَجْمَهُ وَصَلَتْهَا

۹۳۱. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدُ الْمَكِّيُّ عَنِ اَبِي كَيْسٍ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ اَبُو كَيْسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاحِدُ بِالْمَكِّيِّ بَلْ لَوْ كُنَّ الْوَاحِدُ الْاَبُو لِي اِذَا قَطَعَتْ رَجْمَهُ وَصَلَتْهَا

sunnahschool.blogspot.com

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاسے پاس تشریف لائے اور حضرت امیر بنت ابی اسحاق اپنی بیٹی کو لایا اور آپ نے اپنے دو درباریوں پر اٹھایا جو اٹھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے کے توجیب رکوع میں جاتے تو انہیں آواز دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے تیرے بیٹے ہیں لیکن میں نے تو ان میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس پر میں رحم نہیں کیا جاتا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک اسرائیلی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کھنے لگا کہ آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے مہربانی کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

حضرت طرس بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دو درہم ہوا اٹھا۔ جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اسے دو درہم لاتی یعنی سینے سے لگا لیتی اور دو درہم لائے لگتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم ہرگز گوارا نہیں دے سکتے، حالانکہ وہ خدمت رکھتی ہے لیکن ڈالے گی نہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بار بار مہربان ہے اس سے جتنی وہ اپنے بیٹے پر ہے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبَرِيِّ حَدَّثَنَا عَدْرُونَ سَلِيمٌ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَخْرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَنِّي عَاتِقَةُ فَصَنِي فَأُذِرَكُمْ وَصَفَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبَةُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَدِينَكَ الْأَقْرَمَ بْنَ حَارِيسِ التَّمِيمِيِّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَمُ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَظَنَرْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرًّا قَالَ: مَنْ لَمْ يَدْحَمْكَ لَا يُدْحَمْكَ۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَامِرٍ عَنْ عَدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَدْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَقْبَلُونَ الْيَتِيمَانَ! فَمَا تَقْبَلُهُمْ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَدَّكَ لَكَ إِنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيَامَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ سَبْعِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الشَّيْبِيِّ قَدَّ تَحَلُّبًا تَدَابَهَا تَسْبَعِي إِذَا وَجَدْتُ صَيْبِي الشَّيْبِي أَخَذْتُهَا فَالصَّقْتُهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعْتُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ هَذِهِ طَارِحَةٌ قَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا وَبِئْسَ تَعْدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَدَلَهَا۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو چھتے کیے ہیں
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے
 سو چھتے کیے ہیں۔ چنانچہ نواسے چھ اپنے پاس رکھنے اور ایک حد
 زمیں پر نازل کیا۔ غلوں جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اسی
 ایک چھتے سے ہے، یہاں تک کہ گھوٹا جو اپنے بچے کو تکلیف
 پہنچانے کے لئے اس کے اہل سے ہما چٹا کھراٹھالے وہ
 بھی اسی ایک چھتے سے ہے

اولاد کو اس ڈر سے قتل کن کہ اس کے ساتھ کھائے گی

مروان بن شریک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض کرتا ہوں، یا رسول اللہ! کونسا نہ سب
 سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھرانے والا نہ اس نے
 مجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو
 اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ میرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے
 ؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمالے کی بیوی سے بنا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نائید میں برائیت نازل فرمائی ہے اور
 وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (۱۷۰)

الفرقان آیت ۲۱

بچے کو گوشت میں لینا

عزیر بن زبیر نے حضرت مالک بن نویر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو
 گود میں لے کر اس کو ٹھیک فرمائی تو اس نے آپ کے اوپر چڑھ کر
 یا پس آپ نے ہاں لگا کر اس پر ہاں دیا۔
 بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت ابوشامہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لے کر اپنی ماں پر بٹھا
 لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ماں پر بٹھاتے

بَادِكُمْ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُذُرًا
 ۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أُمَّ هَانِئَةَ
 قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزُرًا فَامْسِكْ مِنْهَا
 تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزُرًا قَدْ نَزَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْ جُزُرِهَا
 قَدْ هَذَا كَثِيرٌ فَهَلْكَ الْجَزُرُ بِكُلِّهَا هُمُ الْغُلَقِيُّ حَتَّى
 تَدْفَعُ الْقَدْرَ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشِيَةً أَنْ تَصِيبَهُ
**بَادِكُمْ قَتَلِي أَوْ لَوْلَا خَشِيَةَ أَنْ
 تَأْكُلَ مَعَهُ**

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى الدَّيْبِ
 أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ
 ثُمَّ قَالَ آتَى؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدًا خَشِيَةً أَنْ
 يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ آتَى؟ قَالَ: أَنْ تَنَازِلِي
 حَلِيئَةَ جَارِكَ - وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَحْمِيْلِي قَوْلِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِينَ لَدَيْنا عَوْنٌ مَعَ
 اللّٰهِ لَهَا أَعْدَاءُ

بَادِكُمْ وَضِعَ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ
 ۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّسْتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَنْ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي
 حِجْرِي فَجِئْتُكَ فَقَالَ عَلَيْهِ فَمَا يَمْسُرُ فَأَتْبَعَهُ
بَادِكُمْ وَضِعَ الصَّبِيُّ عَلَى الْفَخِذِ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ
 حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا قَتَيْبَةَ يَحْكُو عَنْ أَبِي عُمَانَ الْقَهْدِيَّ
 يَحْكُو عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

sunnahschool.blogspot.com

۹۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يُرْقِعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّبِيُّ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَيْسِكِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَوْلَادَهُ يَصُومُوا لَهَا نَهَارًا وَيَغْتَمُّونَ اللَّيْلَ.

صفوان بن سلیم (رضی اللہ عنہ) اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمودارایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، - بیوہ اور مسکین کے لئے امداری کو سٹش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی مانند جو دن کو چھ روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

۹۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيَلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مَطِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

اسامیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابو الغیث، موالی ثور بن مطیح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزرتے حدیث کے مطابق نقل کیا ہے۔

باب ۵۸۲۵ الساعي على الميسكين

مسکین کے لئے محنت کرنے والا

۹۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَيْسِكِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَحَبِيبُهُ تَالِ بِشَقِّ الْقَعْنَبِيِّ كَالْقَرْمِ لَا يَفْرَدُ وَلَا يَصْأَلُ وَلَا يَفْطِرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، - بیوہ اور مسکین کے لئے امداری کو سٹش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ تمہیں کو رکھ ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آٹھ خب بیدار کی طرح ہے جو کبھی سنتی سنتی نہیں کرتا

باب ۵۸۲۶ رحمة التائب واليه يرجعون

اللہ اس سے توبہ والے کی طرف جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا اور مومنوں اور جاہلوروں پر توبہ سے کھانا

۹۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ شَيْبَةً مَنَّاقًا يُؤُونَ فَأَقْبَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرَ بَنَاتٍ لَيْدَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَا إِشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلْنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا هُ وَكَانَ رَفِيقًا رَجِيمًا، فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمَرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدًا كَمَا تَرَوْنِي تَوَكَّلُوا كَمَا تَرَوْنِي.

ابو توبہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، - میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور تیس روز تک آپ کے پاس قیام کیا جب آپ نے یہ فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے ہم سے کہا کہ تم لوگوں کو بکریوں سے پوچھنا نہیں چھوڑو آئے تھے چنانچہ ہم نے سب کچھ عرض کر دیا چونکہ آپ فیثق و ترم تھے اسلئے فرمایا، - اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھانا اور اس پر عمل کرنے کا حکم دو اور ان سے اس طرح پوچھو جیسے تم نے نماز پڑھنے شروع کی تھی۔ جو جب نماز کا وقت ہوا کہہ لے لو چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہہ دیا کہہ دے پھر جو تم میں سے سب سے پہلے ہوا ہے چاہیے کہ تمہارا امام بن جایا کہے۔

۹۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَيْبَةَ مَوْلَى أَبِي تَوْبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، - ایک آدمی اپنا بھروسہ کرے کہ ہاتھ کا مس پر پیرا میں نے بہت غلط کیا چنانچہ اس ایک گناہ کو دیکھا تو وہ اس کے اندر آگیا اور پانی پانی

sunnahschool.blogspot.com

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَيْمِي بِطَرِيقٍ اِسْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ
فَوَجَدَ بِئْرًا فَانزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَمَ فَاِذَا
كَلْبٌ يَلْمُهُ بِاَكْلِ الشَّيْءِ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ
لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ
بَلَغَ فِي فَتْرَلِ اَبِي مُرَمَّلَاخَةَ مَتَى اَمْسَكَ بِفِيهِ
فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَدَرَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللهِ اِنَّ لَنَا فِي اَبْهَائِنَا اَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ
خَاتٍ كَيْدٍ رَطْبَةٌ اَجْرٌ

باجب وہ بانہ کھلا تو اس نے دیکھا کہ کتا پانی پیا اور مار پیاس کے مٹی چاٹ رہا ہے اس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو کبھی مار پیاس کی ہونے
ہوگی جیسے بے گنی مٹی پر چنا چکروہ کنویں میں اترا وہ اپنے موزے میں پانی
بھرا اور اُس کے منہ میں ڈال دیا کتے نے پانی پی لیا تو اُس نے تعالیٰ
نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادگی
لوگ عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! کب جانوروں کے ساتھ
احسان کرنے پر عملی میں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ تم لوگ ہر
جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقَمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْلَافِي وَهَوَّ
فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَرَحْمَتًا اَوْلَادِي وَرَحْمَةً
مَعَنَا اَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَلَاغِدُنِي: لَقَدْ حَضَرْتُ وَاَسِعًا بَرِيْدًا رَحْمَةً اللهُ
۵۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَعْبُو حَدَّثَنَا سَائِرُ كِرِيَاءُ
عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِمَّنْكَ النَّعْمَانُ ابْنُ
بَشِيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَدْرِي اَلْمُؤْمِنِيْنَ فِي سِرِّهِمْ دَنُوْا مِنْكُمْ وَوَدَّعْتُمْ اَهْلًا
وَعِيْلًا وَوَدَّعْتُمْ اَهْلًا وَوَدَّعْتُمْ اَهْلًا وَوَدَّعْتُمْ اَهْلًا

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا :- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے
کھڑے ہو کر اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے دوران نماز ایک اعرابی
نے کہا :- اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور
کسی پر رحم نہ کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام
پھیرا تو اعرابی سے فرمایا :- تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔
اس سے آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ
وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوزخ رکھنے اور شفقت کا تقاضا
کے لیے دعا کرتے ہیں۔ یہ دعا ہے: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَرَحْمَةً
مَعَنَا اَحَدًا۔ تو یہ دعا صحیح ہے اور ہمارے ساتھ اور ہمارے
میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

جسّیہ یا الشہر والحقّی +

نوٹ: یہ مضمون ایسی جگہ کی حدیث ۹۴۲ کے اندر بھی موجود ہے اور حدیث ۹۴۸ میں یہاں تک آیا کہ ایک آدمی پیاس سے کہتے کہ پانی
پلانے پر ہی بھٹا گیا۔ ہمارے منہ ہے کہ پھر پیلے انسان بکھریلے مسلمان کو پانی پلانا کیا وجہ رکھتا ہوگا؟ — ایک بھوکے
مسلمان کو کھانا کھلانے کا اجر کیا ہوگا؟ — واقعی ہمارے اسلاف کی اس بات پر پوری نظر رہتی تھی۔ وہ اپنے بھوکے اور
پیاسے مسلمان بھائیوں کو ترپنے نہیں دیتے تھے بلکہ پہلے انہیں کھلاتے پلاتے اور بعد میں آپ کھاتے پیتے تھے۔ ایسا کر کے
انہیں دل مسرت ہوتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو شب و روز خدا کی رحمت کے مستحق بنانے میں کوشاں رہتے تھے کیونکہ خدا ہی اپنے اُن بندوں پر ہی رحم
فرماتے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف سب مسلمانوں کو واقعی ایک ہی جسم کے اجزا شمار کرتے تھے اور دوسرے کے
دکھ درد و درد کرنے میں برابر کے شریک ہوتے تھے جبکہ آج ہم میں سے اکثر مسلمان کھلانے دالنے اپنے مسلمان بھائیوں کو دکھ درد پہنچا
انہیں تنگ کرنے اور لٹھنے میں کوشاں ہیں۔ عدوانے خولامن ہمیں اسلامی زاویہ سے سوچنے اور مسلمانوں کو اپنے بھائی کہنے کی توفیق نصرت

فرائے آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۹۵۲ اور ۲۲۳ میں وضع طود پرورد سے کہ جو خدا کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور حدیث ۹۵۲ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین و فرمادے کہ تم کھا کر فرمایا کہ وہ آدمی مسلمان ہی نہیں ہے جس کا ہمایہ اس کا ایذا رسانی سے ہے عورت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے سزا پارامت و باعث نیکین قلب بنائے، آمین۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَتَاةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَسِيحٍ غَدِرٍ قَدْرَسَا فَأَحْبَلَّ مِنْهُ لِنَسَانٍ أَوْ حَابَتَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ صِدَاقَةٌ +

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کونسا مسلمان درخت لگائے، پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگاتے والے کی طرف سے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَدْرِيكُمْ لَا يَدْرِيكُمْ +

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ فِي الْعَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ بَلَدِيَّتًا وَلَا بِأَلْوَالِيَيْنِ إِحْسَانًا لِأَنَّ كَوْلَهُ كَفَتْ الْأَفْخُورُ +

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا اور شاد رہنا ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کا شریک نہ کرنا اور اللہ سے جلالی گدہ۔۔۔۔۔ (سورہ النساء، آیت ۳۶)

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُؤْوِي بِي جَبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِيكَ +

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید اُسے اُس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُؤْوِي بِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِيكَ +

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق حکم پہنچاتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ مقرب اُسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

بَابُ فِي إِشْرَافِ مَنْ لَا يَأْتِي جَارَهُ بِوَأَيْتِهِ يُؤْفِقُهُنَّ، يَهْدِيكُمْ، مَوْفِقًا

حس کی ایذا رسانی سے اُس کا ہمسایہ بے خوف نہیں

sunnahschool.blogspot.com

ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی مسرت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت و ستود کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دستبرد کیسا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات چھانی میں رہا تک سے اور جو اس کے علاوہ مردہ عند قہ ہے۔ نیز جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہنا چاہیے۔

ہمسائیگی کا حق دوزخوں کی نزیحی کے مطابق ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے ہمسائے ہیں۔ پس میں ان میں سے کس کے لئے کھانا پھینکوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جو دوزخوں کے گناہ سے تمہارے نیارہ قریب ہے۔

نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی نیکی کا کام کیا جائے وہ صدقہ ہے (یعنی اُس کا صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ کام نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہی کی طاقت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ ضرورت مند اور محتاج کی مدد کرے عرض گزار ہوئے کہ اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو نیکی کا حکم کہے یا فرمایا کہ نیکی کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو برازی سے لڑکانہ کو بیکری ہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

اچھی طرح سمجھو گونا

فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ جَانِبَهُ قَالَ وَمَا جَانِبُهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ يَوْمٌ وَقَلِيلَةٌ ذَا الصَّبَا فَاثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ؛

باب ۱۸۵ حَقُّ الْجَوَارِفِ قَدْرَبِ الْإِنْبَاءِ

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارِينَ فَإِنِّي أَرِيهِمَا أَهْدِي قَالَ: إِلَى أَقْدَرِهِمَا وَمِثْلِكَ بَابًا؛

باب ۱۸۶ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ؛

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ؛

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

سَمِيْعُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ مَسْلُوقٍ صَدَقَةٌ قَاتُوا قَاتِرًا تَوَّ بَعْدَ قَالَ فَيَعْلَمُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيُصَدِّقَ قَاتُوا فَإِنْ تَوَّ يَسْتَوْجِبُ أَوْ تَوَّ يَفْعَلُ قَالَ فَيَعْلَمُ خَا الْحَاجُّو الْمَكْتُوْفُ قَاتُوا فَإِنْ تَوَّ يَفْعَلُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ تَوَّ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ فَإِنْ تَوَّ يَفْعَلُ قَالَ فَيَسْرُكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ كَذَلِكَ صَدَقَةٌ

باب ۱۸۷ طَيْبُ الْكَلِمِ وَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا
 کہ **اِنَّ اَكْبَرُ اَمْرِ مَسْئَلَةٍ**
 حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا، پھر اس سے پناہ
 مانگی اور منہ پھیر لیا۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی
 اور منہ پھیر لیا۔ جبہ کا بیان ہے کہ دوزخ کے بارے میں
 مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کچھ
 کا ایک حصہ ہی دے کر اگر یہ نہ ہو سکے تو اچھی بات کہنے
 کے لیے۔

پہرے میں نومی سے کام لینا
 ثروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
 اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا: یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: تم پر موت
 ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کی کھٹکوں کو کچھ گئی اور میں نے
 کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت عدی بن زبیر نے کہا کہ پھر
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
 اسے عائشہ اجانے وہ اللہ تعالیٰ ہر کام میں نری کو پسند فرماتا
 ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے سنا نہیں
 کہ انہوں نے کہا کجا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ میں نے کہا دیکھا کہ تم پر جو۔

ابن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کر ہے کہ ایک ایرانی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے
 مارنے کے لئے آئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا: اس کا پیشاب نہ روکو، پھر آپ نے ایک ٹولہ ہانی مگھلیا
 اور اس کے اوپر پھینکا گیا۔

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

ابو ہریرہ نے اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

ابو ہریرہ عن النبي صلى الله عليه وسلم
لَسْقَلِيْمَةُ الْعَلِيَّةِ مَدَاكَةٌ
 ۹۶۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدَاتِي بْنِ حَاتِمٍ
 قَالَ أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
 فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
 فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَا
 مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكُ ثُمَّ قَالَ: ارْتَفَعُوا النَّارَ وَتَو
 بِسُتِي مَرَّةً فَإِنْ تَمَّ تَجِدُوا فِيكَلِمَةً طَيِّبَةً
يَا أَيُّهَا الرِّفْقِيُّ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةٌ

۹۶۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَيْنِ بْنِ
 شَهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
 دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَنَا عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَقَمْتُهُمْ
 فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ
 يُعِيبُ الرِّفْقِيَّ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةٌ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ
 تَسْمَعُ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۹۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 أَنَّ أَعْدَابِيًّا بَالَ فِي السُّجْدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَأَنْزِرُ مَرَّةً شَقَّ
 دَعْمًا يَدًا يُومِنُ مَا يَرَى فَصَبَّ عَلَيْهِ

يَا أَيُّهَا تَعَاوَنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا

۹۶۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرنا ہے۔ پھر آپ نے انگشت ہاتھ مبارک کو آپس میں پویت کر کے بتایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان دوسرے کو مضبوط کرے گا وہی اس کا طالب ہو گا اور آپ نے ہجرہ اللہ ہماری طرف پھیر کر فرمایا۔ سفارش کرو کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو بات چاہتا ہے وہی فرمادیتا ہے۔

سَفِيَانٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بَرِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَسْتَدْبِعُ بَعْضُهُ بَعْضًا أَمْشَرَ شَبَكٍ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَذْهَابَ حَاجَةِ أَقْبَلْ عَلَيْتَا بُوْحِيهِ فَقَالَ أَشْفَعُوا قَلْتُ جَرُوا فَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مِثْرًا وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا ذِي فَضْلٍ

پارہ — ۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جوڑا حیران نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے۔

الرشاد دربان ہے جو بھی سفارش کرے اسکے لئے اس میں حصہ ہے اور جو بھی سفارش کرے اسکے لئے اس میں حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر عادل ہے (سورۃ النساء آیت ۸۵) کُلُّكُمْ صِدْقٌ اَلَّذِي كَانَتْ لَهُ كَفَالَتُهُنَّ مِثْلُ نِسَابِكُمْ اَلَّذِي كَانَتْ لَهُ كَفَالَتُهُنَّ مِثْلُ نِسَابِكُمْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مسائل یا مابیت مندا آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے پوری فرماتا دیتا ہے۔

حضور فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پہنچتے تھے۔

سروقی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سروقی کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پہنچتے تھے۔ نیز ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

ف: انسان کی پہچان اخلاق سے ہوتی ہے۔ عادات و اعمال اور رنگ کے ساتھ برتاؤ ہی ایسی چیز ہے جس کے باعث کوئی کراچیا یا بڑا مہتما ہے۔ ہر شخص ہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا سمجھا جائے تو ضروری ہے کہ اپنے آپ کو اخلاق کی اصلاح کی بات سے یعنی بر

۵۹۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِبًا - كِلَابُ الصَّيْبِ قَالَ أَبُو مُوسَى: كَفَلْتَنِي اَجْرَتَيْنِ بِالْحَبِشِيَّةِ -

۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ قَالَ: اشْفَعُوا فَلْتَجِدُوا وَلِيْقَضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَأْنُكُمْ ۵۹۴ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا -

۹۶۶ حَدَّثَنَا حُفَيفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَبْعَةَ أَبِي دَاوُدَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قَبِيَّةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا -

وہ کلام کر کہ ہر توشی سے کئے تری
وہ بات کہہ کر یاد تھے سب کیا کریں

عبداللہ بن ابولیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تمہارے اوپر موت
ہو حضرت عائشہ نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور اللہ تم پر لعنت
کرے اور تم پر اللہ کا غضب جنوروں نے فرمایا کہ اسے عائشہ!
جائے دو تری اختیار کر دو نیز خلی اور بدگوئی سے بچو عرض کی کیا
آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا، فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو
میں نے کہا ہے میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی پس انکے پاس سے
میرے الفاظ توجہ قبولیت حاصل کر گئے اور انکے الفاظ میرے منتقل قبول نہیں ہوئے۔

ہمال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے
مخش گونی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔
آپ ہم میں سے کسی کو غصے کے وقت صرف اتنا
کہتے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی
خاک آلودہ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے کی اجازت مانگی جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا،
رشتہ داروں کا بڑا بھائی یا بڑا بیٹا جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے جب وہ
آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسول اللہ
جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا احد پھر آپ اس کے
ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عائشہ! تم نے
مجھے مخش گوئی پیا یا، بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس سے اس کی بڑائی کے
باعث لوگ گناہ کاش ہو جائیں۔

۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودًا أَتَوَالِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ
عَلَيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ اللَّهُ وَعَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ: مَهْلًا
يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالزُّفِيِّ وَإِيَّاكَ وَالْعَنْفُ وَالْفَحْشُ
قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا، قَالَ: أَوْلَمْ تَسْمَعِي
مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ
فَلَا يَسْتَجَابُ لِمُحَمَّدٍ ۝

۹۶۸- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ هُوَ قَلِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ
بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبًّا وَلَا
فَحْشًا وَلَا لَعْنًا كَانَ يَقُولُ لِأَخِيذَانِ عِنْدَ
الْمُعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَيْتُهُ ۝

۹۶۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا دُرُوحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمَكْدِيِّ عَنْ عَدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ:
يَسُّ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَيَسُّ ابْنِ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا
جَلَسَ تَلَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
وَأَبْسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا
فَكَذًا ثُمَّ تَلَقَّيْتَهُ فِي وَجْهِهِ وَأَبْسَطْتَ إِلَيْهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
مَتَى عَهْدُ نَبِيِّي فَحَاشَا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ
مَنْزِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَ النَّاسَ لِقَاءَ شَرِيحِهِ ۝

حسن اخلاق اور سخاوت اور سخیل کنی برائی۔

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور مددِ مغان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی جب ابو ذر نے

حضور کے سبوت ہونے کی خبر سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سواد ہو کر اسی وادی میں جاؤ اور اس شخص کی باتیں سنو جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا: میں نے اسے اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین سب سے زیادہ سخی و در سے زیادہ متنعے ایک رات اہل مدینہ کو خطہ محسوس ہوا تو لوگ خطرناک آواز سن کر طرف دہرے سے تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آنے ہوئے تھے جو تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جگہ چاہنے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ رومت اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی میٹھ پر بغیر زمین کے سواد ہو کر گئے تھے اور ان لوگوں کی گردن میں الٹک رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے (گھوڑے کو) دیر یا پایا، یا اس کی روانی تو دیر یا جیسی ہے۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں۔

شروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرنے پر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخش گواہ بخش گویا کے قریب پھٹنے والے تھے اور حضور نے فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت جہاد سے کہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

۵۹۵ **بَادِ حُصْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يَكْنِيهِ مِنَ الْبُعْثِ؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ؛ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ أَرْكَبُ إِيَّاهُ هَذَا الْوَادِي فَاسْتَعْرِضْ مِنْ قَوْلِهِ فَدَجَّعَ فَقَالَ: رَأَيْتَهُ يَا مَرْيَمُ كَارِهِمُ الْإِخْلَاقِ -**

۹۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَزِيزٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَدَّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَسْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ قَدَّرَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنْطَلَقَ النَّاسُ يَبْلُغُونَ الصُّبْحَ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّبْحِ وَهُوَ يَقُولُ: لَنْ تَرَاعُوا لَنْ تَدَاعُوا، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَنِّي طَلَعْتُ عُذْرِي مَا عَلَيْهِ سَرَّاجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُهُ بِحَدِّ أَدْنَى

۹۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَيْنِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ نَهَى فَقَالَ لَا -

۹۰۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْقِقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبِحَدِيثِنَا إِذْ قَالَ: لَوْ كُنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنَابْنَا وَلَا مُفْجِحْنَا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّا خِيَارُكُمْ أَحْسَبُكُمْ إِخْلَاقًا -

۹۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

حاضر ہوئی حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چار دیکھی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے خاشے بنے ہوئے

ہیں جو عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کے پسینے کی خاطر لائی ہوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور آپ کو ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا اثر تھا جب صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے آپ کے جسم اطہر پر لپکھا تو وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ایر تو بہت اچھی ہے لہذا مجھے پسینا دیکھنے فرمایا اچھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو اسے صحت پر ملامت کی اور کہا آپ اچھا نہیں کیا کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا اور آپ کو اسکی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ نے وہی ماحول ادل آپ پر بھی جانتے ہیں کہ جب آپ کے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے اس صحابی نے کہا کہ میں اسکی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت حاصل ہو گیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمازق قریب ہوتا جلتے گا، عمل گھٹ جائے گا، بخل سما جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ نے مجھ سے آف تک نہ کسی اور نے یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تم نے کیوں کیا۔

آدمی اپنے گھردانوں میں کیسے رہے۔

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھردانوں کے پاس کیا مشغلہ ہوتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھردانوں کے کام میں

سَعِدٌ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِقَوْمِهِ: اَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ قَمِيْلَةٌ مَنَسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَكْرَمَكَ هَذِهِ فَاخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعًا لِيَهَا فَلْيَسَهَا، قَرَأَهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَعَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا احْسَنَ هَذِهِ فَاكْتَنَيْتُهَا، فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَمَةٌ اصْحَابُهُ قَالُوا مَا احْسَنَتْ حَيْثُ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخذها محتاجا اليها ثم سألته ايها وقد عرفت انه لا يسئل شيئا فيمنعه، فقال رجوت بذكرها حين لبسها النبي صلى الله عليه وسلم لعين كفن فيها۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا ابُو اَيْمَانَ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي حَمِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارِبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشَّعْرُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ اَقْتُلُ الْقَتْلُ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ سَبْعَةَ سَلَامًا ابْنُ وَاسِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَابِثًا يَقُولُ حَدَّثَنَا اَنَسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اخْدُمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ قَالَ لِي اَنْتِ وَوَالِدُكَ مَتَعْتِكُمْ وَلَا اِلَّا مَتَعْتِكُمْ۔

۹۴۶۔ بِاِذْنِ كَيْفَ يَكُوْنُ الرَّجُلُ فِي اَهْلِيهِ۔ ۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

sunnahschool.blogspot.com

مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فداں بندے سے محبت کرتا ہے لیکن بھی اس سے محبت کو تو حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل آسمان والوں میں سنادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مغیوریت رکھ دی جاتی ہے۔

اللہ کے لئے محبت کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پاسکتا جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور جب تک گم میں پھینک دیا جانا سے کفر کی طرف لڑنے سے زیادہ پسند نہ ہو اسکے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے نکاح دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! مرد مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ عجب نہیں کہ جن کا مذاق اڑایا جائے وہ ان سے بختر ہوں (سورۃ الحجرات، آیت ۱۱)۔

فت: انہوں نے ہماری بد نصیبی کو آج کتنے ہی مسلمان کہلانے والے کہ اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب نہ رہے۔ زندگی میں کتنے ہی مواقع ایسے آتے ہیں جیکر آج کے مسلمان اللہ اور رسول کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر ان کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں کہ وہ دولت سینے کے خزان میں اس وجہ سے کہ اللہ اور رسول کے احکام کو پروا ہی نہیں کرتا۔ کوئی تو سنی آدمی اللہ اور رسول کو بھلانے پر تیار ہے کہ کوئی تفرقہ بازی کی جہاد میں اتنا جتنا ہے کہ اپنے علماء کو غلط باتوں کو عین اسلامی ثابت کرنے میں شب و روز کوشاں ہے اور اس کے خلاف اللہ اور رسول کے نمرودوں کی پروا نہیں کرتا بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر مسلمانوں کو باور کرائے گا کہ اللہ اور رسول نے ہی وہی فرمایا ہے۔ ہمارے علماء نے کہا ہے کہ کوئی وہ ہے جو سیاسی لیڈروں کی غلط باتوں کو

فِي آهْلِهِ؟ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ كَيْدًا حَسِرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۵۹۷ الْبِقَاعِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ۞

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَسُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ۔

بَابُ ۵۹۸ الْحُبِّ فِي اللَّهِ ۞

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يُفَدَّ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَلْقَاهُ اللَّهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ۞

بَابُ ۵۹۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَتَخَرَّ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَلَيَّ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۞

sunnahschool.blogspot.com

آسمانی رحمت کی طرح سر جھکا کر تسلیم کرتے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں خواہ وہ بائیں اشارہ اور رسول کے احکام سے ٹھکراتی ہوں۔ ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اشارہ اور رسول کے حکم کو ماننا ہے اور ان کے غلط خواہ کرتی ٹیڈر کے یا عالم مولوی کہے یا پیر اپنا کہے یا بیگانہ اس کی بات نہ مانی جاتے۔ بات صرف اسی کی مانی جائے جو اشارہ اور رسول کا حکم سنائے اور جو اشارہ اور رسول کے غلط سمجھے اس کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز اپنا نہ سمجھا جائے۔ اسے اپنا بڑا یا خیر خواہ و مانا جائے۔ اسے اپنا اشارہ پیر رہنا اور ٹیڈر وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے، اسے ہرگز قابل احترام شمار نہ کیا جائے ماحترام تمناں کا کرنا چاہیے جو اشارہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ اشارہ اور رسول کی طریقت بلا تامل ہے۔ اشارہ اور رسول سے نہایت پر اجازت ہے وہ تاملی اخلاق نہیں قابل نعت ہے۔ مسلمان کا شیوہ الْحَبِّ فِي اللَّهِ وَالْبَغْضُ فِي اللَّهِ . وہ اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو اسلام کر ہی زاویہ نظر اور طریقہ کار رحمت فرمائے، آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ریح خارج ہوئے پیر کوئی آدمی ہنسنے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں بیٹھتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے پھرے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی پٹائی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے دل اور تمہارے ننگ و ناموس کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۹۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَمْعَانَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ تَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَعَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفِ، وَقَالَ: لِمَ يَقْرَبُ أَحَدَكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهَا يَغْلِقُهَا وَقَالَ الشُّرَيْبِيُّ وَدَهَيْبُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْعَبِيدِ -

۹۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّيْخِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَيْبِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي: أَتَلَاوَنَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَتَلَاوَنَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَلَاوَنَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاصَكُمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا -

بَابُ مَا نَهَى مِنَ السِّيَابِ وَاللَّعْنِ

۹۸۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يُحَدِّثُ

sunnahschool.blogspot.com

فرمایا: یہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غنڈہ نے بھی شعبہ کے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابوالاسود الدیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ منہم نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے کے وقت بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

ابو قتادہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرتے و لوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں م کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے وہ اسی میں ہے جس کا مہلبا اور انسان پر اس نندہ کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی بساط سے یا ہر شے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں غمزدگی کی تو قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فرد یعنی حضرت سلیمان صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا ایسا تک کہ اس کا منہ پھول گیا اور لنگ نہیں ہو گیا۔ چنانچہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ قَسْوَقٌ وَقِتَالُهُ دُخَانٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ -

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَيْدُ الْأُرَيْثِيِّ عَنِ الْحَمِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرَيْدَةَ حَدَّثَنَا نَيْبِيُّ يَحْيَى بْنُ يَعْمُرَانَ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّائِلِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْرِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسْقِ وَلَا يَدْرِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنَّ لَكَ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ -

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا بَلْبَاسُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَيْبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا كَمَا يَقُولُ عَنْكَ الْمُعْتَبَرَةُ: مَالَهُ تَرَبَّ جَمِينُهُ -

۹۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْبَارِقِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ يَتَمَّى فِي الدُّنْيَا عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَاتَلَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

۹۸۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عِدَائِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ پس اس کی طرت ایک آدمی گیا اور کسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا:۔ کیا میرے ان غصہ کوئی مضربی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ جاؤ چلے جاؤ۔

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتانے کی غرض سے باہر نکلے تھے تو مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو کھانٹتے ہوئے پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے باعث یہ اجازت اٹھائی گئی اور شاید اس میں تمہارے لئے بہتری ہے لہذا اب تم اسے اسیسوس، ستائیسوس اور پچیسوس مانو میں تلاش کیا کرو۔

معروف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چاند بھئی اور اسی طرح کی چاندان کے غلام کے قریب تن بھئی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دیدیتے مانتوں نے فرمایا کہ میرے اور اس آدمی کے درمیان ایک مالکی بات ہے کہ اسکی والدہ بھئی تھی۔ میں نے اسکو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اسکی والدہ کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس پر بھاپے کی گھڑ میں بھی فرمایا۔ ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو آپ کھائے اس میں سے کھلانا چھینے اور جو آپ پیئے اس میں سے پینا نا چھینے۔ اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو وہ کرنے سے اور اگر کوئی مشکل کام کرے تو چھینے کہ خود بھی اسکی مدد کرے۔

لوگوں کا ذکر کس طرح کرے۔

سب یا بھگنا نہ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَأَشْتَمَ عَضْبُهُ حَتَّى اسْتَفْخَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ تَأَلَّهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَاخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي بِي بَأْسٌ؟ أَجَبْتُونِ أَنَا؟ إِذْ هَبَّ.

۹۸۶ - حَدَّثَنَا مَسْلَدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ حَدَّثَنِي عِبَادَةَ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَبِّرُ النَّاسَ بِبَلِيَّةِ الْقَدْرِ قَتَلَانِي رَجُلَانِ مِنَ النُّسَيْبِيِّينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَخَرَجْتُ لِتُخَبِّرَكُمْ فَتَلَا فِي فَلَانٍ وَفُلَانٍ تَرَانِمًا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَاذْكُرُوا هِيَ فِي السَّابِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامَةِ.

۹۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْدُودِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا دَعَى غَلَامَهُ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ

هَذَا فَلَيْتَهُ كَانَتْ حَلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمَّةٌ أَجْمِيَّةٌ فَكَلَّمْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَسَا بَيْتٌ فَلَنَا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَذِنْتُ لِي مِنْ أُمَّةٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ نِيكَ بَجَاهِلِيَّةٍ قُلْتُ عَلَى حِينٍ سَأَعْتِي هَذَا مِنْ كِبَرِ النَّبِيِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَجَعَلَ اللَّهُ إِخْوَانَهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطِيعُهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَبَلِيَّةٌ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَفَّهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُغْنِهِ عَلَيْهِ.

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمْ انْصَوَيْلُ وَالْقَصِيدُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا ایسا کلمہ نہ کہے جس سے کسی کی برائی مقصود ہو۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظلمی دودھ کھتیں پڑھائیں اور اسلام پھیر دیا۔ پھر سجدہ کلمے کے ایک کلمہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے۔ لیکن یہ بھی کراہ کر رہے تھے۔ ڈرتے تھے۔ جلد باز لوگ یا ہرکل گئے اور کہنے لگے کہ نازک ہو گئی ہے۔ لوگوں میں وہ آدمی بھی موجود تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں والا کلمہ کہتے تھے اسے کہا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نازک ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ نہیں بھولا اور نہ نازک ہوئی۔ اس عرض گزار کو کہہ کر یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا تو دودھ ہاتھوں والا نہ تھی کیا کہا۔ پس آپ کھڑے اور دودھ کھتیں مزید پڑھا تیرا اور سلام پھیر دیا۔ پھر تمہاری اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔ نہ تکبیر کی پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیریں۔

غیبت کی برائی۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو یہ تمہیں کوئی پسند کرے گی کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تو فریبوں کہنے والا ہے (سورہ الحجرات، آیت ۱۲)۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور وہ غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک زطی منگوائی اور پھر کراس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذَوَالْيَدَيْنِ وَمَا يُرَادُ بِهِ شَيْنٌ وَالرَّجُلُ -

۹۸۸ - حَدَّثَنَا حَقِيقُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ جَعَى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْظَهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَاهُ عَلَيْهِمَا، وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يَكَلِمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَقَالُوا: قَصُرَتْ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهُ: اَلَيْسَتْ اَمْرٌ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ لِمَ اَنْتَ وَلَوْ تَقْصُرُ قَالُوا بَلْ لَيْسَتْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ صَدَقَ ذَوَالْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَثُرَ سَجْدًا مِثْلَ سَجْدَةِ اَدَاوَلٍ، ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ وَشَلَّ سَجْدَةً اَدَاوَلٍ، ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ وَكَبَّرَ.

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَ لَا يَغْتَبُ بَعْضُكُمُ بَعْضًا اِحْبَابُ اَحَدِكُمْ اَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مِثًا فَكُلُوهُمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ -

۹۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْشَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَارِسِ بْنِ اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لِعَدَاوَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَيْبَرٍ اَمَا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِيْمُنُ بَوْلُهُ وَاَمَّا هَذَا فَكَانَ يَشْتَبِي بِالتَّمِيْمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِعَيْبٍ رَطَبٍ فَشَقَّهُ بِاِثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاِحْدًا وَاُخْرَى عَلَى هَذَا وَاِحْدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يَخَفُّ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا -

ت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۸۲ میں بھی موجود ہے کبھی فر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں سے معلوم ہوا کہ ان دونوں قبر والوں

کہ خذاب دیا جا رہا تھا۔ کیا دوسرے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ کونسی قبر والے کو خذاب دیا جا رہا ہے؟ اور کیا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کس گناہ یا گناہوں کے باعث خذاب دیا جا رہا ہے؟ — ہرگز معلوم نہیں ہوتا اور نہ کسی کو کسی بھی اندیشے سے معلوم ہو سکتا ہے — پھر بعض لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شکیست کا دعویٰ کرنا کس برے پر ہے؟ ان کا مقام بڑے جانی بیباک اور کھانا کس خصوصیت کی وجہ سے؟ کیا یہ مقام مصطفیٰ کا انکار تو نہیں؟ کیا یہ اپنی کھڑکونی کی نفی تو نہیں؟ اسے جوڑے ڈا ہیو! کلمہ طیبہ کے عمل ہوا

۷ مانگ۔ موتی سے تو بیخ دیں مانگ لو

۸ اور ایمان صدق یقین مانگ لو

قربان جانیں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سبزی ننگا ہوں پر جنہیں عالم برزخ کے حالات نظر آتے تھے۔ جو اصحاب قبور پر گزرنے والے حالات و واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔ — جو یہ بھی جان لیا کرتے تھے کہ فلاں قبر والے کو کس گناہ کی وجہ سے خذاب ہو رہا ہے۔ جب عالم برزخ کے حالات و واقعات اور لوگوں کے افعال و اعمال ان کے سامنے تھے تو سامنے پھرنے والوں کے، اس دنیا میں رہنے والوں کے افعال و اعمال ان سے کب پرشیدہ ہوں گے؟ معلوم ہوا کہ قدرت نے انہیں ننگا ہی ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے دنیا اور برزخ کی کوئی چیز پرشیدہ نہ تھی۔ انہیں دنیا و آخرت کی ہر چیز کف دست کی طرح نظر آتی تھی۔ چھپی اور ظاہر چیز ان کے لیے یکساں تھی۔ ان کی نگاہوں کے سامنے نزدیک اور دُور والی چیز کے نظر آنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ماضی اور مستقبل کے حالات بھی انہیں مال کی طرح نظر آتے تھے۔ خدا نے یہ دنیا اپنے محبوب کی خاطر ہی بنائی ہے اور اس کی کوئی چیز ان سے پرشیدہ نہیں رکھی۔ اسی لیے ترکہا گیا ہے ہر

۹ اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو سکتا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کر دے

حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے

بنی سخی ہیں۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایات ہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو سخی ہیں۔

بَابُ ۶۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دَوْرٍ الْأَنْصَارُ ۶۰

۹۹۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دَوْرٍ الْأَنْصَارُ بَنُو النَّجَّارِ ۶۰

مفسدوں اور مشکوک لوگوں کے متعلق یہ بظہر پہنچے کیا کہا جا سکتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتائے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدو لیکن وہ قبیلے کا بُرا بھالی مبارکرا بیٹا ہے جب وہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو

بَابُ ۶۰ مَلِيحُوْرٌ مِّنْ اِغْتِيَابِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَالزَّيْبِ - ۶۰

۹۹۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بِنْتُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمِيْرَةَ سَمِعَتْ ابْنَ الْمُبَكَّرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اسْتَأْذَنَ لِي مِّنْ اِخْوَانِ الْعَشِيْرَةِ اِدَابِ بْنِ الْعَشِيْرَةِ،

فرمایا میں عرض گزار ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو اس کے متعلق یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اسے عانت نہ ہو تو کون میں سب سے برا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اسکی بخش گوئی اس کے باعث تعلقات ترک کر لیں یا اسے چھوڑ دیں۔
چغلی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ہارے کی جانب تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں انکی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے باعث عذاب نہیں دیا جا رہا اگر وہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پشاشاب کی پھینٹوں سے پہلیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو حصے کئے تو ایک حصے کو ایک قبر پر اور دوسرے حصے کو دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

بعض عورتی کی برائی۔ ارشاد ربانی ہے بہت طعنے دینے والا۔ بسنت اور حدیث کی نگاہ سے (سورۃ النجم آیت ۱۱) نیز فرمایا جبریل علیہ السلام نے جو لوگوں کے نزدیک بیان کیا کہ یہ صحیح ہے بلکہ گویا کہ (النجم آیت ۱۱) ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے تو ان سے کہ لیا کہ ایک وحی فلاں حدیث کا واقع حضرت عثمان تک پیر کرتا ہے۔ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جھٹھور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ دار جھوٹی بات، اس کے مطابق جھوٹے کام اور جاہلانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ امام احمد

قَلَّمَا دَخَلَ الْآنَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ لَمْ آتْ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ النَّاسَ أَوْ دَعَا النَّاسَ إِلَى فُحْشِهِ -

باب ۶۰۵ النَّمِيَّةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

۹۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عِيْدَةُ ابْنُ حَيْثِدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِطَّانِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتِ انْسَانَيْنِ يَعْذَبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يَعْذَبَانِ وَمَا يَعْذَبَانِ فِي كَبِيْرَةٍ وَاِنَّهُ لَكَبِيْرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ مَشِيَّ بِالنَّمِيَّةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكَسْرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ يَسْتَتِرُ فِي قَبْرِ هَذَا فَكَسَرَهَا فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَخْفَى عَنْهَا مَا لَمْ يَكُنْ يَخْفَى.

باب ۶۰۶ مَا يَكْفُرُ مِنَ النَّمِيَّةِ وَقَوْلُ: هَتَّارٌ مَشَارٌ بِتَمِيمٍ، وَيَدٌ لَحَلِي هَمَزَةٌ لَمْ يَكُنْ يَهْمِدُ وَيَلْمِزُ: يَعْيبُ

۹۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْرَاهِيْمَ عَنْ هَتَّارٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْتَدِعُ الْحَدِيْثَ إِنْ عَثَمَانَ فَقَالَ حَدِيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

باب ۶۰۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَبَيْنَا قَوْلَ الزُّوْمِ

۹۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمَّ يَدَاعُ قَوْلَ الزُّوْمِ وَالْعَمْسِ بِهِ وَانْجَهَلَ فَيَسْئَلُ اللَّهَ حَاجَةً أَنْ يَدَاعُ

sunnahschool.blogspot.com

۷ جہاں ہے کہ ایک شخص نے مجھ اس کی سند کھانی۔

دو غلطی بات کرتے والے کے منطقی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ

کے نزدیک دو غلطی بات کرنے والے کو تمام لوگوں سے ہٹا دیکھو گے، جو ایک منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور۔

کسی کی بات سن کر اپنے ساتھی سے جا کہنا۔

الہوائی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں تمہارے حصے الہی کو ملحوظ نہیں رکھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہانگہ میں حاضر ہوا اللہ اس بات کی آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ لؤلؤ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر دم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اسے تم نے ہٹا کر دیا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑادی اور یہ بات آپ نے کئی دفعہ ہر ان پر اترتے ہیں کسی کے لئے دوسرے

کَلَامًا وَتَسَابًا. قَالَ أَحَدُ الْكُفَّيْنِ تَرَجَسًا
إِسْنَادُهُ +

باب ۶۰۸ مَا قِيلَ فِي رِوَايَةِ الْوَجْهَيْنِ +

۹۹۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ

مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ

الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَا يُوَجِّهُهُ وَهُوَ لَا يُوَجِّهُهُ -

بَابُ ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ

فِيهِ -

۹۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سَيْفَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَعْرُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ مَا أَرَادَ

مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَوْجَةً اللَّهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَخَّرَ وَجْهَهُ وَقَالَ:

رَحِمَ اللَّهُ مُوسَىَ لَقَدْ أَوْدَى بِالْكَثْرَةِ مِنْ هَذَا أَفْصَبُوا

بِأَنْبَاءِ مَا يَكْتُمُونَ مِنَ التَّمَادِحِ +

۹۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنُ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ:

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى

رَجُلٍ وَيُطِيرِيهِ فِي الْبِدَاخَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ

أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ +

۹۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ شَاغِبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَمَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ

خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ وَمَا نَأْرَانُ كَانَتْ

لی تعریف کرتا ضروری ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ
جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے
اور اللہ تعالیٰ کے منقلبہ پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔ وہ سب نے
نحالہ سے و نیک کا لفظ روایت کیا ہے۔
اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو عظیم میں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے
کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے ماسوائے
حضرت عبدالرحمن بن سلام کے۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
جب ازار (لکھنے کے بارے میں فرمایا جو بھی فرمایا تو
حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میری ازار
ایک جانب سے ٹھک جاتی ہے، فرمایا کہ تم ان لوگوں میں
سے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔
بیشک اللہ عظیم فرماتے انصاف و نیکی اور اللہ وادوں کو مال لینے کا اور منع
فرماتے بے حیائی اور برسی بانس و درگشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم
و حیان کرو سورہ النمل، آیت ۹۰) نیز فرمایا تمہاری زیادتی تمہاری ہی جان
کا وبال ہے (سورہ یونس، آیت ۲۴) نیز ارشاد بجا ہے اس پر زیادتی کی جائے تو
بیشک اللہ اسکی سزا فرما کر سورہ الحج، آیت ۱۷) فساد کو بھرنے سے روکنا
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند روز اسی حالت میں رہے کہ آپ کو خیال
گزرنا کہ میں فلاں بیوی کے پاس سے آیا ہوں مالا مال ان کے پاس سے گئے
نہ ہوں۔ یہ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا کہ
اسے عائشہ جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے تادی
ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے تو ان میں سے ایک میرے پیروں کے
پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس یعنی جو پیروں کے پاس بیٹھا
وہ اس سے کہنے لگا جو سر کے پاس بیٹھا اس آدمی کا کیا حال ہے؟ ہوا
دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے، پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لہیدی بن عجم

أَحَدًا كُمْ مَا دَخَلَ مَعَالَةَ فَلَيَقْبَلُ أَحَبُّ كَذَا
كَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَيْبُهُ أَنَّهُ وَلَا
يُرَى عَلَى اللَّهِ أَحَدًا: قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ
وَيْلِكَ ۝

باب ۱۱۱ من أثنى على أخيه بما يعدهم
وقال سعد ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول لأحد يمتحنني على الأرض أنه من أهل
الجنة إلا يعبر الله بين سلامي

۹۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُبَيْانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرَ فِي الْأَزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ أَرَادَ رِيٌّ يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شَقِيهِ قَالَ إِنَّكَ
لَسْتَ مِنْهُمْ

باب ۱۱۲ قول الله تعالى إِنْ أَنْتُمْ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِتْقَانِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ
يَتْلُو عَنِ النَّعْتِ وَالْمَنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
لَعَنَكُمْ تَذَكَّرُونَ. فَقَوْلُهُ: إِنَّمَا يَعِظُكُمْ
عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بَعِيَ عِنْدَهُ لِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ وَ
تَرَكُوا إِنْ أَرَادَ الشَّرْعُ عَلَىٰ مَسِيرِهِ أَوْ كَانِي

۱۰۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَدْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَعْمَانَ
بِعَنِ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخْتَلِمُ إِلَيْهِ أَنْ ذِي فِي أَهْلِهِ
وَلَا يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ قَتَالَ بَنِي دَاوُدَ
يَا عَائِشَةُ إِنْ أَلَّ اللَّهُ أَقْتَابِي فِي أُمِّرٍ اسْتَفْتَيْتُ
فِيهِ أَنَا بِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي وَ
الْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لَبِذِي
عَدَدًا زَائِسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ، فَقَالَ مَطْبُورٌ يَعْنِي

sunnahschool.blogspot.com

نے کہا ہے۔ پھر اگر کسی چیز پر جواب دیا کہ سرگے ہوں تو زکوٰۃ کے پھلے میں جو
لنگھی اور کتان کے تار میں ہیں انہیں خدوان کنوٹ میں ایک سو پتھر کے بیجے
دیا جائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوٹ میں کے پاس تشریف لے گئے تو
انکے فرمایا کہ نبی کنوٹ ہے جو پتھر کے جواب میں دکھایا گیا۔ اس کی کھوپڑی میں بیجے
شیاطین کے سرواں کمان ہندی کے دھول جیسا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّرَ قَالَ لِبَيْتِ بْنِ أَعْمَسَ
قَالَ دَبَّ مَسْحُورًا مَسْحُورًا مَسْحُورًا مَسْحُورًا
مَسْحُورًا مَسْحُورًا مَسْحُورًا مَسْحُورًا مَسْحُورًا
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ
أَيْبُنَا كَأَنَّ رَمْلًا نَحْلُهَا رَعْرَعُ وَسِ الشَّيَاطِينِ

لے حکم فرمایا تو وہ چیزیں نکال لی گئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں عرض گزار
ہوں یا رسول اللہ اس کے باوجود آپ نے اس بات کا جو جاکوں نہیں فرمایا وہ
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی
تو میں نے لہہ بند کرتا ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں حضرت صدیق
فرماتی ہیں کہ بے بدی علیہم کا تعلق یعنی تدریق سے تھا جو یہودیوں
کے حلیت تھے

وَكَانَ مَاءَهَا لِقَاعَةً لِيَعْتَابُوا مَدِينَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا لَمْ تَعْنِي تَنْشُرْتَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي
وَأَمَا أَنَا فَكُرْهُ أَنُ أَتِيْرَهُ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ أَنَا لَت
وَلِيْبِدْنَا أَعْمَسَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي ذُرَيْقٍ حَبِيبٌ لِّبَنِي يَهُودَ

حسد و غیبت کی ممانعت۔ اور حد کرنے والے کے شر
سے جب وہ بھ سے جلے (سورۃ الفلق آیت ۵)۔

بَاب مَا نَهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالْتِدَابِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَمَنْ شَرَّ حَاسِدًا إِذَا حَسَدَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی
بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، نہ کسی کی
جاسوسی کرو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی سے بغض و کینہ
دکھو اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح
ہو جاؤ۔

۱۰۰۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ مِّنْ مِّبْيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
تَبَاعْظُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ آخِرَانَا

ابو ہریرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو،
نہ کسی سے حسد نہ کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے
بندو! بھائی بھائی نہیں کہ نہ ہو اور کسی مسلمان کے لئے حلال
نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے تہ بادہ
ہائیکاٹ (زرک تعلق) لکھے۔

۱۰۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَبَاعْظُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
عِبَادَ اللَّهِ آخِرَانَا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُمُونَ

بدگمانی سے بچو۔ اسے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو۔
یشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک
دوسرے کی غیبت نہ کرو (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)۔

بَاب مَا نَهَى عَنِ الظَّنِّ إِذَا تَمَرَّكَ
مِنَ الظَّنِّ إِنْ بَعْضُ الظَّنِّ إِتْمَرٌ وَلَا
تَحْسَبُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۰۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

sunnahschool.blogspot.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ
بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب تلاش نہ
کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ کسی کو دھوکا نہ دو، کسی سے
حسد نہ کرو، کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی کی غیبت نہ
کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھائی بھائی نہ کہو۔

کیسا گمان کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں فلاں اور
فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ لیکن
کا بیان ہے کہ وہ دونوں آدمی منافقین کی جماعت سے
تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اے عائشہ!
میں یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں
جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

مومن اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امتی کے
گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں
کو ظاہر کرنے ہیں اور یہ کتنی بہبودی ہے کہ آدمی لات کو کوئی
کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ
ڈالے رکھتا ہے۔ بیکار یہ کہتا ہے کہ اسے فلاں! میں نے
رات فلاں فلاں کام کئے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے
ان پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے
ہوئے پردے کو کھول دیا۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مگرگوشی کے بارے میں کیا فرماتے ہوئے سنا، فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے

مَا لَكَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِمَا كُفِرَ الظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ
وَلَا تَحْسَبُوا سَوَاءً وَلَا تَحْسَبُوا سَوَاءً وَلَا تَنْجَسُوا وَلَا
تَسْمُرُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا تَكُونُوا

عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا
بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ

۱۰۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفِيْرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ
فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ
اللَّيْثُ كَانَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ .

۱۰۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ هَذَا
وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا
يَعْرِفَانِ دِينَنَا نَحْنُ عَلَيْهِ .

بَابُ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

۱۰۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شِهَابَةَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَانِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ
وَلَنْ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَدْلًا
بِشَرِّ بَصِيصٍ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا هَذَا لَنْ يَمْلَأَ
لَبَّيْحَةً كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ لَيْسَ تُرَاكِبُهُ
وَيُصِرُّ بِكَيْشَفٍ بِشَرِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

sunnahschool.blogspot.com

یہ کہنے نزدیک ہو جائے گا۔ پھر وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے ہیں وہ عرض کرے گا، ہاں، اور کہے گا، کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے ہیں وہ عرض کرے گا، ہاں۔ پھر اس کے اقرار کر دانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

تکبیر۔۔۔ عباد کا قرون ہے کہ ثانی عطفہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ عطفہ اس کی رو سے۔

حضرت حارث بن عبد شمس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ پھر وہ کہنا شروع کیا کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیتے تو اللہ اسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ پھر اللہ نے فرمایا، اے اللہ! اللہ کے بندوں کو بتا دیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑے کہ میں نے جانا چاہا یعنی تیرے ہاں کہتی تھی۔

قطع کلام

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے ساتھ یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے دے۔

ابن الحارث بن عبد اللہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کسی سیر یا اس علیہ کے بارے میں کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا کہ اگر حضرت عائشہ ان ہاتھوں سے نہ رکیں تو میں ان پر چڑھ کر دنگل انہوں نے کہا، کیا اس نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں، فرمایا کہ مجھ پر یہ اللہ کے لئے نند ہے کہ میں کبھی ابن زبیر کے ساتھ کلام نہ کروں جب جملہ کے دن دیکھنے گئے تو حضرت ابن زبیر نے انہاں ہاں ہاں سفارشیں بھیجیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں کبھی کوئی سفارش قبول

بِسْمِ اللَّهِ يَقُولُ فِي النَّجْوَى، قَالَ يَدْنَا أَحَدًا كَرِهْتُمْ رَبِّي حَتَّى نَصَحَ كَتَفَهُ عَلَيْهِ، قِيَمُ قَوْلِي لَمْ تَكُنْ كَذَا كَذَا فَيَقُولُونَ لَعَنُوا وَيَقُولُ بَعَلَّتْ كَذَا وَكَذَا أَيْ يَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَكُمْ يَقُولُ إِنِّي سَكَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّا أَغْوَمْنَا هَذَا لَكَ الْيَوْمَ

باب الْكِبَرِ وَقَالَ عَجَاهِدًا ثَمَانِي عَشْرًا مَسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِظْفَةً رَقَبَةً.

۱۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْفَيْسِيُّ عَنْ حَارِثِ بْنِ زُهَيْرٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، أَلَمْ أُضِعِّبْكُمْ مَتَضَاعِفًا تَوَاسَّعْتُمْ عَلَى اللَّهِ وَلَا تَبْرَأَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ كُلِّ عَمَلٍ جَوَازٍ مَسْتَكْبِرٌ؟ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ، كَانَتْ الْأُمَةُ مِنْ أُمَّةٍ أَهْلُ الْمَدِينَةِ تَتَأَخَّذُ بِسَبْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ حَيْثُ شَاءَتْ.

باب الْهَجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

۱۰۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الْقَلْبِيلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَمَّا أَنْ عَائِشَةُ حَدَّثَتْ أَنَّ عَمَّ نَأْتِيهَا مِنَ الرَّبِيِّ كَالَّذِي بَيْعَ أَدْعَطَاءُ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ، وَاللَّهُ لَتَنكِحَنِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَا حُجْرَةَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهْوَقَ هَذَا؟ قَالَ رَأَى نَعْرًا قَالَ هَرَبْتَهُ عَلَيَّ فَذَرَّ أَنْ لَا أَكَلِمَ ابْنَ الرَّبِيِّ أَبَدًا فَسْتَشْفَعُ ابْنُ الرَّبِيِّ إِلَى عَائِشَةَ

sunnahschool.blogspot.com

طَالَتْ الْهَجْرَةَ. فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ لَا أُسْفَعُ فِيهِ أَبَدًا أَوْ لَا أَتَحَدَّثُ إِلَى تَذْرِي. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمُسَوِّمَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوثَ وَهَمَامَ بْنَ أَبِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْتُمَا يَا بَنِي اللَّهِ لِمَا أَدْخَلْتُمَا فِي عَلِيٍّ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا لَاحِظٌ لَهَا أَنْ تَذْرِي كَطَبِيعِي فَأَنْتَبِهَا إِلَيَّ الْمَسْرُورَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ مَشِيئَتَيْنِ يَا رُدِّيْتَهُمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَّا عَلَى عَلِيٍّ عَائِشَةَ فَقَالَ: أَلَسْتَ لَامٌ عَلَيْهِمَا وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنْدَخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَدْخُلُوا قَالُوا كَلَّمْنَا. قَالَتْ نَعَمْ أَدْخُلُوا كَلَّمْتُمْ وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ مَعْرَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَلَّغْتُمَا دَخَلُوا رَحَلَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الرَّجِيحَابَ فَأَعْتَقَ عَلِيٌّ لَهَا وَطَفِرًا بِمَا سَأَلَتْهَا هَذَا يَبْكِي وَطَفِرَ الْمَسُوْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَمَانِيًا مِنْهَا إِلَّا مَا كَلَّمْتَهُ وَقَبَلْتَهُ مِنْهُ وَيَقُولَانِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ عَلَى أَقْدَمِ لَمَتَا مِنَ الْهَجْرَةِ وَفَاتَهُ لَا يَجِيءُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. فَلَمَّا أَكْفَرُوا عَلَى عَلِيٍّ بَدَأَتِ مِنَ التَّنْبَاطِ وَالْمُتَحَرِّجِ طَفِقَتْ تَذْكَرُهُمْ وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي تَذَارَتْ، وَاللَّهِ تَذَارَتْ يَدٌ فَلَمْ يَزَالُوا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاعْتَقَتْ فِي تَذْكَرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكَرُ تَذْكَرُهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبْلُغَ دُمُوعُهَا أَيْمَانَهَا.

۱۰۱۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَعَاْسِدُوا وَلَا تَمُؤَّدُوا كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْرَاقًا وَلَا يَجِيءُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

۱۰۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي

نہیں کہوں گی اللہ نے اپنی ندامت کی قسم توڑوں گی جب حضرت بنی امیہ پر زیادہ جھلٹی ہو گئی تو انہوں نے حضرت مسود بن کھزیمہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یعقوث سے بات کی جن کا تعلق بنی زہرہ سے تھا اور ان دونوں کو بعد کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کرنے کے لئے نذر دیاں ہیں۔ پس حضرت مسود اور حضرت عبدالرحمن انہیں اپنی چادروں میں پھینکا کرتے چلے یہاں تک کہ حضرت عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا، آپ پر سلام اللہ کی رحمت اللہ اس کی برکتیں لیا ہم انہیں لے سکتے ہیں، حضرت عائشہ نے فرمایا، آجھاؤ۔ عرض گزار ہوئے، لیا سادے سے فرمایا، ہاں سادے سے آجھاؤ، انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زہیر ہیں جب یہ اللہ داخل ہوئے تو ابن زہیر پھرتے میں گھس گئے، حضرت عائشہ سے پوچھا کہ خدا کا واسطہ دینے اللہ نے مجھے حضرت مسود اور حضرت عبدالرحمن بھی واسطہ دینے لگے کہ ان کے کلام کیجئے اور ان کی معافی قبول فرمائیے، نیز دونوں سحر کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کلام سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو نبوی علم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو زمین دن سے زیادہ چھوڑے ہے، جب انہوں نے حضرت عائشہ کو سمجھا دیا اور انہیں کھنکھادی تو انہوں نے روڑوں کو کھجایا اور فرمایا کہ میں نے نذر دیاں ہے اور نذر کا معاملہ سخت ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پر اٹھے، تو حضرت ابن زہیر سے بول پڑیں، دلچسپی نذر کے مسئلے میں چاہیں لوڑ کا غلام آنا۔ کئے اس کے بعد جب وہ اپنی نذر کو یاد کریں تو بچہ اختیار نہ کرنے لگیں یہاں تک کہ انہوں سے ان کا دہرہ بڑھ کر ہو گیا یا کرتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور عائشہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو زمین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔

حضرت ابو یوبہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ حلال

sunnahschool.blogspot.com

نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقاً
تڑک رہے کہ جب وہ آپس میں تو ایک ادھر اور دوسرا دوسرے
مذہب پھرنے امدان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں
ابتدا کرے۔

نافرمانی کرنے والے سے تڑک ملاقات۔

حضرت کعب بن مالک بیان ہے کہ جب ہم حضور سے بیٹھے روئے تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمد کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما
دیا اور انہوں نے پچاس دنوں کا ذکر کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم غلامی جتنا مندا اور نارا منگی
کو بیس پیمانہ بیٹا ہوں۔ نرت سدیقہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ
ہا رسول اللہ آپ اس بات کو کیسے پچھلتے ہیں، فرمایا کہ جب تم راضی
ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم غلامی
ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ نہیں، ہما ایم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے
کہ میں عرض گزار ہوئی۔ اس وقت بھی میں صرف آپ کا نام ہی
پھونکتی ہوں۔

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام

ملاقات کرے۔

عروہ بن کعب کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نزد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے میں نے جوش سلجھا لیا
سے تو اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا ہے اور
ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزارا کہ ان کے دواں حصوں میں یعنی صبح و شام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے، ایک روز ایک
دو پہر کے وقت ہم حضرت ابو بکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کسی
شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حالانکہ ایسے وقت
کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا
کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص کام کی وجہ سے ہوتی
ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی
امارت مل گئی ہے۔

أَكْرَبُ الْأَنْصَارِيِّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَدْعُوَ أَخَاهُ قَوْمًا
ثَلَاثَ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا
وَيُخْرِجُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .

باب ما يجوز من الإحسان لمن عصى

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِهِ إِذْ ذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً .

۱۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَسْرِدُ غَضَبِي وَرِضَاكَ . قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ
تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ
رَاضِيَةً قُلْتُ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ . وَإِذَا كُنْتَ
سَائِئِنَةً قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ . قَالَتْ قُلْتُ
أَجَل لَسْتُ أَهْجِدُ إِلَّا أَمَمْتُ .

باب هل يزور صاحبك كل يوم

أولها وعشيتها .

۱۱۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ

مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَمِيرُ بْنُ شِهَابٍ
فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّرَّارِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْهَا وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا عَقِلْتُ أَيُّوْمِي
إِلَّا وَهِيَ بَيِّنَاتُ الدِّينِ . وَلَمَّا مَرَّ عَلَيَّ مَا يَوْمُ
إِلَّا يَا بَيِّنَاتُ أَيُّوْمِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَرَفِي النَّهَارَ بَكْرَةً وَعَشِيَّةً . فَبَيَّنَّا مَخْرَجَهُ
فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ الظَّهِيرِيِّ قَالَ قَاتِلُ هَذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَأْوٍ يَتَوَكَّنُ
يَأْتِيَتْ فِيهَا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ اللَّسَانَةِ
إِلَّا مَا قَالَ ابْنُ قَدَّادٍ ابْنُ أَبِي الْخُرَيْجِ .

ملاقات کرنا اور ان کے ہاں کھانا کھانا۔

حضرت سلمان فارسی حضور کے تہنہ مبارک میں حضرت ابوہریرہ سے ملنے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری

کے مکان میں جلوہ افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ واپس تشریف لائے لگے تو گھر والوں کو مخدومی سی جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہاں پانی بھرا کہ لادیا۔ پھاہ یا گیا، پس آپ نے اس پر نمائے پڑھی اور ان کے لئے دعا کی۔
وفود کی خاطر آرائش کرنا۔

ابو اسحق کامیرین ہے کہ مجھ سے سلم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ کوسے لٹکھو وہ سے لٹکھی کپڑے کو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ملتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو استبرق کا ٹکڑا بیچتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس وقت اپنا کپڑا بیچتے فرمایا کہ دشمن وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اب اس بات کو کالی مدت گزرتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے ایک ٹکڑا سال فرمایا۔ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے یہ میرے لئے ارسال فرمایا جبکہ آپ نے یہ بڑھتے سے مانتے فرمائی ہے؟ فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے یہ باریں دہر بھیجا اور اس کے ذریعے کچھ پیسے حاصل کر لے پس اس حدیث کی بنا پر حضرت ابن عمر کپڑے کے نقش و نگار کو تاج بند فرمایا کرتے تھے۔

آیت امددوستی کا ثبوت کرنا۔

حضرت ابو یوسف کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت سلمان اور حضرت

ابودرداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمادیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور نے میرے اور حضرت سعد بن زید کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔

بَابُ الزِّيَادَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا نَطَعَهُمْ عِنْدَهُمْ، وَزَارَ سَلْمَانَ أبا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآكَلَ عِنْدَهُ.

۱۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ

بِإِسْنِ بْنِ سَلْمَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْدَهُمَا رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتِ الْإِنصِلِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا قَلِيمًا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَكَانَ مِنْ الْبَيْتِ فَضَمَّ لَهُ عَلَى بَسَاطِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ.

بَابُ ۱۱۲ مَنْ نَجَّحَ لِلرُّوَدِ

۱۱۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَالِ الْإِسْتَبْرَقِ قُلْتُ مَا غَلَطَ مِنْ ذَلِكَ دَحِشِينَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّ النَّبِيِّ يَقُولُ لَأَيُّ عَمْرٍَ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةٌ مِنْ اسْتَبْرَقٍ خَالِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَبْرَقٌ هَذَا فَالْبَسَهُ الْيَوْمَ النَّاسُ إِذَا حُدِّثُوا بِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَجْرِيَّةَ مِنَ الْإِحْلَاقِ لَكَ فَصَنَعِي فِي ذَلِكَ مَا هَضِي شَرَّانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحَثَ إِلَيْهِ بِحُدَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَمَ فَقَالَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ يَدِي وَوَقَدْ قُلْتُ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِيُصِيبَ بِهَا مَا لَأَنفَا ابْنُ عَمْرٍَ يَكْرَهُ الْعَمَّ فِي الشُّرُوبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ

بَابُ ۱۱۳ الْإِحْيَاءِ وَالْحِلْفِ. وَقَالَ ابْنُ

جَعْفَرٍ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَخَاضَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ
الزَّيْعَرِ فَقَالَ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِيؤُودَ
لَوْ شَاءَ .

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن ہمارے پاس
(مدینہ منورہ میں) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے
سعد بن زہیر کے درمیان انھوں کو قائم فرمادیا۔ پھر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے گرو خواہ ایک ہی
بکری کے ساتھ ہو۔

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحِمْزِ
فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي .

عامم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے دریافت کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے، فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر
میں قسم کھائی تھی۔

بَابُ ۶۲ التَّبَشُّرُ وَالضَّحْكُ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ
عَلَيْهَا السَّلَامُ اسْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَضَحَكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ
هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى .

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
ساتھ مرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس کا قول
ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رولاتا ہے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ خَالَتُ
أُمَّرَأَةً جَنَّتْ طَلَاقًا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْأَرَبِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
يَأْسُؤُنِ اللَّهُ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَقَهَا أَخْرَجَ
ثَلَاثَ تَطْلِيقاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الزُّبَيْرِ وَأَنَّهُ دَانَ لَهُ مَامَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِمْلَاءُ
هَذِهِ الرَّقْدَبَةُ لَهْدُ بَنِي أَخَدَتْهَا مِنْ جَنَابِهَا
قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابْنُ سَعْدٍ ابْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِمَكَةِ الْمُجَدِّدِ يُؤَدِّنُ
لَهُ نَطِيقًا خَالِدًا يَنْتَلِي أبا بَكْرِيًّا أبا بَكْرٍ الْأَتْرَجِيْدُ
هَذَا عَمَّا يَجْهَرُ بِهِ عِنْدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
التَّبَشُّورِ قَالُوا لَعَلَّكَ تُرِيدَانِ أَنْ تُرْجِيَهُ إِلَى بَقَاةِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی جب طلاق کی مدت
پوری ہو گئی تو اسکے بعد اس نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا۔
پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزارا کہ میں نے
تو آپ سے نکاح کیا ہے اس کے بعد آپ نے طلاق دیدی اور میں نے نکاح کر لیا
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد اس نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے
ساتھ نکاح کر لیا ہے یہ ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ میں نے کیا ہے اور اس
پسند کی طرح اہل سنت نے اپنی چالوں کے کرنے کا پسند بنا کر رکھا ہے عروہ کا بیان
ہے کہ حضرت ابو بکر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے
تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص اجازت کے انتظار میں کمرے کے دروازے
پر بیٹھے ہوئے تھے یہی حضرت خالد نے حضرت ابو بکر کو آواز دی کہ اسے ابو بکر
اس عورت کو روکنے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور بلند آواز سے گفتگو کر رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس پر صرف مسکرائے، پھر فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس جاؤ پس
ہلنے کا ارادہ رکھتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم اس درود سرہ

خواتین کا اودھ تھا اور انہیں کچھ لینا۔

محمد بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس درج مہلک میں سے قریبی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ عطیات بڑھادیئے جائیں اودھ اور پھی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تہجد پڑھ رہے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنسنا تابی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اسحق واد تو آپ زیادہ ہیں کہ آپ سے ڈرا جاتے۔ پھر ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اسے اپنی جان سے دشمنی کرنے والیو تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت گیر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن خطاب اسے تم سے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلانا ہوا دیکھو گے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دے گا۔

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا جب تک فتح حاصل نہ کر لیں ہم یہاں سے نہیں ہلیں گے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا تو خوب غمسان کا دن پڑا اور کہتے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل انشاء اللہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ روایتی

لَا حَتَّى تَذُو فِي عَسِيلَتِهِ وَيَذُو فِي حَبَابِ بَيْتِ
 ۱۰۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنِ
 صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
 نِسْوَةٌ مِّنْ كُرَيْشٍ لَّيْسَ لَنَّهُ وَبِئْسَ خِرْمَةٌ عَلَيْهِ
 أَصْوَأُ لَهْنٍ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا إِسْتَأْذَنَ عُمَرُ مَادَرَتْ
 الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ
 فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي رَأْفِي
 فَقَالَ يَعْجَبُتُ مِنْ هَذَا لِأَنَّ الْآيَةَ كُنْ عَذَابًا لِّمَنْ سَمِعَهُ
 صَوْتُكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَفْعَلَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا أَقْبَلَ عَلَيْكَ فَقَالَ يَا سَدَا وَأَبِ
 أَنْفُسِهِمْ أَشَدَّ مِنْ بَنِي دَلُوقٍ هَبْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا إِنَّكَ أَذَلُّ وَأَعْلَى مِرْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا ابْنُ الْخَطَّابِ وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتُكَ الشَّيْطَانُ سَأَلَكَ حَجًّا
 إِلَّا سَلَّكَ فَجَاغِرَ فَبَجَّكَ .

۱۰۲۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَائِلُونَ عَدَاؤُنْ شَاءَ اللَّهُ
 فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا نَدْرُسُ أَوْ نَفْتَحُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْدُوا وَعَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَخَدَرُوا
 فَقَاتَلُوهُمْ قَتْلًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمْ الْجِرَاحُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَائِلُونَ

sunnahschool.blogspot.com

کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم رہیں ہو گئے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہا کہ میں ہلاک

ہو گیا۔ رمضان المبارک کے تندر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کر چکا ہے فرمایا کہ ایک غلام آنا کہ وہ عرض کرے کہ میرا پاس غلام کہاں ہے فرمایا کہ تم آنا وہ جسے کہہ دے رکھ لو۔ عرض گزار ہوا کہ اسکی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ یہ بھی میری نہیں۔ پھر نیک لوگوں کو کہہ دینا کہ یہ کھانے کے لئے کھجوریں تھیں۔ اب تک تمھی کافی ہے انفرق ایک یہاں ہے حضور۔ فرمایا کہ ساں کہاں ہے انہیں جوہت کر کے عرض کی کیا پلے سے زیادہ غریبوں کو کھانے کی قسم ان دونوں وا دیوں کے درمیان کوئی گھر ہے زیادہ غریب نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم رہیں ہو گئے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آئے لگے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ان کے حق دار ہو۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے ادب پر ایک بھرائی چادر تھی جس کے ساتھے گھر تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا جس نے آپ کی چادر مبارک کو بیکر کر زور سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوڑوں مبارک پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کے باعث حاشیہ پانچوں طرف سے نشانہ بن گئے۔ اعرابی نے کہا کہ اے محمد اللہ کا بوال آپ کے پاس ہے مجھے اس میں سے دینے کا حکم فرمائیے۔ چنانچہ آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

تیسرا بیان ہے کہ حضرت زید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور میں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو چہرہ انور کو تبسم پر ہی دیکھا اور ایک دفعہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ابھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر ملا اور کہا۔

عَنْ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ فَكُنُوا فَضَحِكُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُفَّهَ بِالْخَيْرِ

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى اَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ اَعْتَقِي رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مِمَّنَّ يَعْزِينَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ فَمَا قَالَ فَاطِحِرٌ سِتْرَيْنِ مِسْكِيَّةٍ قَالَ لَا اَجِدُ فَاَتَى بِعَدْقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: الْعَدْقُ الْبَيْتُ فَقَالَ ابْنُ السَّائِلِ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلِيٌّ اَقْرَبِي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ كَاتِبِيهَا اَهْلُ بَيْتِ اَقْرَبِيْنَا. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ قَالَ فَاَذْمُوهَا اِذَا.

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْاُدَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْسِيُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بِرَدِيحِ اُرِي غَلِيظِ الْحَاشِيَةِ فَاذْرَكَ اَعْرَافِي فَعَدَّ اِبْرَةً اَبِي هَبْدَةَ اَقْرَبِيْنَا قَالَ اَنْسٌ فَتَنَزَّ اِلَى صَفْحَةِ عِجَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ حَيْدَتِهِمْ كَمَا قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرِيءِي مِنْ قَالِي اللهُ اَلَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَمَنْتُ اِلَيْكَ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمْرَدُ يَحْطَاؤُ.

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي رِيْسٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: مَا حَبَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنَّ اسْلَمْتُ وَكَوَا اِنِّي اَلَا تَبْتَدِي فِي وَجْهِهِ وَكَانَتْ لَشَكْوَتِ اِلَيْهِ اِنِّي لَا اُتَدُّ عَلَى اللَّيْلِ فَضَرَّ مَبِيْبِيهِ فِي صَدْرِي وَ

قَالَ: اللَّهُمَّ قَدْ نَسِيتُكَ وَأَجْعَلُهُ هَذَا يَوْمَ هَدَيْتُنِيَا .
۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ
أَهَسَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ مِنْ الْحَقِّ هَلْ عَلَى

الْمَرْءِ غَسْلٌ إِذَا احْتَلَمَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَاءَ
فَضَجَّكَتِ الْمَرْسَمَةَ فَقَالَتْ أَخْتَلِمُ الْمَرْءُ؟ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ يَفِيءُ الْوَلَدُ .

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْوَانَ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ
سَلِيمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَالَتْ
مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْبِعًا قَطُّ
صَاحِبًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ نَهْرًا مِمَّا كَانَ يَتَّبِعُهُ .

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيدٌ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالنَّبِيِّتِ
فَقَالَ كَحَطَّ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقَى رَبِّكَ فَانظُرْ إِلَى النَّجْمِ

وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَتَشَأَ السَّحَابُ
بَعْضُهُ لِي بَعْضُكُمْ مَطَرٌ وَأَحْسَنِي سَأَلْتَ مَتَاعِي
الْمَعْيَانَةَ فَمَا رَأَيْتُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمَقْبِلَةَ مَا تَقْلِعُ

فَعَرَفَ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقتَ فَأَدْعُ رَبَّكَ يَجُوبُهَا
عَدَا أَهْضِيكَ نَقَرًا قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالِيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

مَرَقِينَ أَوْ قَلَانَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ عَنِ
الْمَعْيَانَةِ يَبِينُنَا وَشِمَالًا يَمُطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يَمُطَرُ
مَنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمْ اللَّهُ كَرَامَةً يَبْدِيهِ صَلَّى اللَّهُ
سَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَتِهِ .

لئے اللہ سے ٹھہرائے اور اسکو بھلائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا لے۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک
اللہ تعالیٰ انھما حق سے نہیں ٹھہراتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے
تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا ہاں جبکہ پانی (مٹی) دیکھے۔

حضرت ام سلمہ سنس پڑیں اور کہا کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ
کے مشابہ نہ ہو سکتا۔

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس طرح ہنسنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا
حلق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا
کرتے تھے۔

محمد بن محبوب، ابو حواریہ، قتادہ، حضرت انس، قتادہ نے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے روز اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ
مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے چنانچہ وہ عرض گزار ہوا کہ ہادش

نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہذا اپنے رب سے پانی مانگیے۔ پس
آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا، اپنے
ہادش مانگی تو بادل کے ٹکڑے آ کر ایک دوسرے سے ملنے لگے، پھر ہادش

ہونے لگی، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور ہادش تو اترا گئے
بموازے ہونے ہی پھر دی آئی، یا کوئی دوسرا ٹکڑا ہو کر عرض گزار ہوا جبکہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، ہم تو غرق ہونے لگے لہذا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس ہادش کو ہم سے دکھائے چنانچہ آپ تبسم فرما کر
ہوئے اور دعا کی، اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہمارے اوپر نہ
برسا یہ دو یا میں دفعہ کہ پس بادل چھٹنے اور مدینہ منورہ کے دائیں

بائیں جانے لگے، چنانچہ ہمارے ارد گرد ہادش ہونے لگی اور
ہمارے اوپر نہ ہو گئی۔ یہ وہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور
ان کی قیامت دعا دکھانا ہے۔

۱۰۲۷۔ كَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
الْقَوْلَ اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ وَمَا يَنْهٰى
عَنِ الْكَيْفِ .

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَصِيقِ

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
الْبَصِيَّةَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنْ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ
وَلَنْ الرَّجُلَ لِيَصْدُقَ حَتَّىٰ يَكُونَ صِدْقًا وَإِنْ
الْكَيْبَ يَهْدِي إِلَى الدُّجُورِ وَإِنْ الدُّجُورَ يَهْدِي
إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّىٰ يَكْتَبَ عَنْهُ
اللّٰهُ كَذِبًا .

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ نَافِعِ بْنِ هَالِكٍ بْنِ أَبِي عَامِرٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ
كَذِبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُكْرِمَ حَانَ .

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّ
رَجُلٍ آتِيَانِي قَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ نَبْلُهُ
فَكَذَّبَ بِكَيْبٍ يَأْتِيهِ كَذِبٌ يُحْمَلُ هَذَا حَتَّىٰ يَبْلُغَ
الْأَفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

باب في الهدى الصالح

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثُ
رَأْيِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَكُمْ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ
سَمِعْتُ حَدِيثًا يَقُولُ إِنَّ أَشْبهَ النَّاسِ دَلَالًا وَ
سَهْمًا وَهَدْيًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنْ أَرَبِيَّةً مِنْ جَنِّينَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ
يَرْجِعَ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ رَأَى مَا يُصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا .

بھوں کے ساتھ نہ ہو۔
لے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور بھوں کے ساتھ ہو جاؤ سورہ
التوبہ آیت ۱۱۹ اور بھوٹ سے روکا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک سہمی بھلائی کی طرف ہدایت

کرتی ہے اور بھلائی بھلائی کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر
بچ بروتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور بھوٹ بھلائی
کی طرف لے جاتی ہے اور بدکاریاں جنہیں میں پہنچاتی ہیں اور آدمی
برابر بھوٹ بروتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کونین نشانیاں ہیں جب بات کرے
تو بھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے تو خلاف و دزدی کرے گا
اور جب اکرام بنا یا جائے تو خجانت کرے گا۔

حضرت کمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ دو شخص
میرے پاس آکر کھنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے (شب معراج) دیکھا
تو اس کے چہرے پر جو چیز ہے اس کے چہرے پر وہی ہے اور آدمی ہے جسکی
بے پروی اور اتنا تھا کہ اس کا بھوٹ اطراف عالم میں پھیل جاتا تھا میں
قیامت تک اس کے ساتھ ہی کیا جائے گا۔

ابھی حال چلن۔

تحقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سے طور طریق، وضع قطع اور
چال ڈھال کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ابن آدم حضرت عبداللہ بن مسعود زیادہ مشابہت رکھتے ہیں،
گھر سے باہر آنے سے لے کر گھر میں واپس جاتے تک۔ لیکن یہ مجھے معلوم
نہیں کہ جب وہ گھر میں نہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

sunnahschool.blogspot.com

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین عادات و خصائل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و خصائل ہیں۔
اذیت پر صبر کرنا۔

ارشاد ربانی ہے بیشک صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بھر پور دیا جائے گا ہے یعنی (سورۃ الزمر آیت ۱۰)۔

ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اس کے لئے بیٹھا ٹھہرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ انہیں نظر انداز کرتے رکھتا ہے اور انہیں روزی دینا دیتا ہے۔

تفہیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری آدمی نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی ممانندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا میں نے کہا یہ بات میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مزہ دیناؤں گا جتنا بچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار نوازا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور نالاغز ہوئے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کاٹیں! میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوئی پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ جو غصے کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

سروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے لئے اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا أَحْسَنَ الْحَدِيثَ كِتَابَ اللَّهِ وَ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۱ الصبر على الأذى وقول الله تعالى

إِذَا مَا لَوْ لَوِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَى شَيْءٍ مِنْ أَنْ يَصْبِرَ عَلَى أَدَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ إِذْ تَقْرَأُ لِبَدْعُونِ لَهُ وَلَدَا قَاتَهُ لِيَجْأَ فِيهِمْ وَيَرْزُقَهُمْ.

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْقِيحًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبْعُضُ مَا كَانَ يَفْتَسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَبِّ وَأَنْتَ إِفْتَأَ الْقِسْمَةَ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ

أَمَا أَنَا أَلَا قَوْلَنِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّكُمْ دَهْوِي أَصْحَابِيهِ فَسَارَسَتْهُ فَشَرَحَ ذَلِكَ عَوْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهَهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَرَدَتْ أَبِي لَمَّا كُنْتُ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ وَدِدْتُ أَدْوِدُ مُوسَى يَا كَثْرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ.

باب ۳۲ من لو يواجه الناس بالعتاب

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ قَسْرَةَ قَالَتْ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَفَّخَ فِيهِ فَتَزَعَّ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ

کہ: اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگایا تو یہ اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے باعث کافر نہ کہے۔

حضرت ابن عمر نے حضرت حاطب کے لئے کہا کہ وہ منافق ہے تو حضور نے فرمایا تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے ہر بات سے خبردار ہونے ہوئے ہیں بد سے فرمایا کہ میں نے تمہاری مصیبت فرمادی۔

نوٹ: اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن کریم ہے:-

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا أَجْرًا ۖ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ وَكَلَبَتْهُ آعْدَائُهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب۔

(۹۲:۴)

اس سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر سچے اور سچے عقیدہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں نکلتے۔ اگر اُن مہربانوں کے زاویہ نظر کو درست مان لیا تو اس کی زد سے تو چوڑھ صدیوں کے کسی ایک فرد کو بھی مسلمان ثابت نہیں کیا جاسکے گا۔ خدا نے تو اپنے محبوب کو امت پر رحم اور صب امتوں کی سردار بنایا ہے لیکن یہ معذرت اسے امتِ علومہ باور کئے پر تلے ہوئے ہیں۔ نھانے نور النور اپنے محبوب میدان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے حملہ متحیّان اسلام کو صراطِ مستقیم پر چلائے جو انعام یافتہ بندوں کا راستہ یعنی حضرات اولیاء اللہ کا دین و مذہب ہے۔ آمین۔

مردین دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک دفعہ انہوں نے نماز میں سورۃ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر ایک شخص نے علیحدہ ہو کر ہلکی ہلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ہاتھ سے کام کر لے والے اور اللہ ہی زمینوں کو پانی دینے والے لوگ ہیں۔ حضرت معاذ نے ہمیں میں نماز پڑھائی اور سورۃ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔ اس پر انہوں نے خیال کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُزَيْدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّيُ بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَتَجَرَّوْا رِجْلِي فَصَلِّيْ صَلَاةً حَافِيَةً كَيْلَعَهُ ذَلِكَ مَعًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَدَّلَهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْتَفِي بِنَوَاحِضِنَا وَإِنَّ مَعَاذَ صَلَّى بِنَا الْبَاقِرَةَ فَقَرَأَ الْبَقِرَةَ فَتَجَرَّوْا فَذَمَّمْنَا أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو یہ ہیں
ترجمہ فرمایا تم سورۃ الشمس اور سورۃ الاعلیٰ جیسی سونے میں پڑھا کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص (بھول کر)
نات وغزنی کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ
کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو کھیلیں تو
اسے صدقہ دینا چاہیے۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ
اپنے والد ماجد سے سواروں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ
کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے
منع فرماتا ہے لہذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم
کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔
حکم الہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز ہے۔
ارشاد ربانی: کاروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی
کو (سورۃ التوبہ، آیت ۷۴)۔

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اعلاں وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں
تھیں آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر اس پردے کو بکھیرا دیا
حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان
تصویروں کو بناتے ہیں۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے عشا کی نماز
میں شامل نہ ہوا کیونکہ وہ ہمیں ایسی نماز پڑھاتے ہیں۔ مادی کا
بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ وعظ

مَعَاذًا أَذْكَانَ أَنْتَ بِمَلَائِكَةِ آفَرَادِ الشَّمْسِ وَصَحْرًا
وَسَيِّمِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعِزَّى
فَلَيْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى
أَقَامُكَ فَلَيْتَ صَدَقَ ۚ

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعِ
بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ
يَأْتِيكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِيًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَالْأَنْبِيَاءِ ۚ

بِأَسْمَاءِ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشُّكْلِ لِأَمْرِ
اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ
وَأَغْلظْ عَلَيْهِمْ ۚ

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا بَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَائِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْبَيْتِ فَرَأَى فِيهِ صُورًا فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ مَشْرُ
تَمَّزَ الْبَيْتَ فَكَلَّمَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُمَّتِي النَّاسِ عَدَا بَابِ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَصُورُونَ هَذِهِ الصُّورَ ۚ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي عَزِيمٍ
عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى بَعْضَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ
الْعَدَاةِ مِنْ أَحَدٍ فَلَا يَمَأُطِيلُ بِهَا قَالَ فَمَا

sunnahschool.blogspot.com

اس روز سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اسے لوگو! بعض تم میں سے جو لوگ لوگوں کو بہکانے والے ہیں۔ لہذا تم میں سے جو لوگ نماز پڑھائیں تو بکلی بھلی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیماریاں بڑھے اور ازودت مند بھی ہوتے ہیں۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے مسجد میں جانب قبلہ بٹم دیکھی تو اسے اپنے دست مبارک سے کھینچ دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہونا ہے لہذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ بٹھو کہ۔

زید مولیٰ سبعہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو پھر اس کے سر بندھن اور ظرت کو پھینک کر خرچ کرو۔ اگر اس کا مالک کبھی سبائے تو اپنے پاس سے ادا کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کھون ہوئی بکری سے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے ہے یا بھیر بیٹے کے لئے ہے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گشہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تادم ہوئے ایسا تک کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔ بسیر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا بجرہ کھجور کی شاخوں یا لود بیٹے سے بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے تو لوگوں

رَأَيْتُمُ الرَّسُولَ إِذْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَطَ اسْتَدْبَرْتُمْهُ فَرِحَ بِرَأْيِكُمْ فَأَنَّ تِلْكَ فَتْنَةٌ مِّنْكُمْ وَمَنْ يُغْتَابِكُمْ بِالَّذِي أَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْقُرْآنَ فَلْيَسْمَعْ فَيَتَّقِ وَلَا يَرْجِعْ بَلَاءًا مِّنْ بَلَاءِكُمْ وَمَنْ يُؤْمَرْ بِالَّذِي أَنزَلْنَا عَلَيْكُم مِّنْهُ فَلْيَحْذَرِ لَهُ إِنَّهُ يَنبَأُ إِلَى اللَّهِ فَهُوَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

۱۰۴۴ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جرير عن نافع عن عبد بن الله رضي الله عنه قال بيئت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في قبلة المسجد رخامة فحككها بيده فتعبط ثم قال إن أحدكم إذا كان في الصلاة فإنا لله حيال وجهه فلا يتدحرج حيال وجهه في الصلاة

۱۰۴۵ حدثنا محمد بن حاتم حدثنا إسماعيل بن جعفر أخبرنا يسيعة بن أبي عبد الله عن زيد بن مولى السبع عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقط فقال عرفها سدت فترا عثرت وكأها وعافها ثم استنق بها فإن جاء ربها فادها إنبيد قال يا رسول الله فضلت العذرة قال خنها فأتها هي لك أو لا تخيلك أو لا يدب قال يا رسول الله فضالة الإبل قال فخصب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أحمرت وجنته أو أخرت وجنته ثم قال مالك ولها معها جذاؤها وسقاؤها حتى يلبثها ربهما وقال للمكي حدثنا عبد الله بن سعيد يا حاتم بن محمد بن زيار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا عبد الله بن سعيد قال حدثني سائر أبو النضر مولى عمر بن عبد الله عن بسر بن سعيد عن زيار بن ثابت رضي الله عنه قال إن احتجج رسول الله صلى الله عليه وسلم

sunnahschool.blogspot.com

حَبِيْرَةٌ مُّخْصَنَةٌ اَوْ حَصِيْرًا فَاخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ فِيْهَا فَتَتَّبِعَ اِلَيْهِ بِبِئَالٍ وَجَاءُوا وَيَصِلُوْنَ بِصَلَاتِهِ كُمْ جَاءُوْا اِلَيْكَ فَخَصِرٌ وَاَوْبَطًا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْبِرْ اِلَيْهِمْ فَرَدَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَبِرَ اِلَيْهِمْ مُّغْضِبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا اِلَيْكُمْ صَنِيعَكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْتُمْ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْمِتْلَةِ فَاِنْ يَبُوْا كُمْ فَاِنْ خَيْرٌ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ.

بَابُ الْحَدِيْثِ مِنَ الْغَضَبِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰ اِنَّ الْاِيْمَانَ وَالْقَوٰ اِحْسًا وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْضُوْنَ وَاِنَّ الَّذِيْنَ يَنْفِقُوْنَ فِي السَّرٰ اِ وَالصَّرٰ اِ وَالْكٰ اِطْلٰ اِ الْغَيْظِ وَالْعٰ اِ اِ اِ اِ النَّاسِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَجِبُ السُّحُورِيْنَ.

۳۶: اِيْحَدًا لَكَ عَبْدُ اللّٰهِ بِنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَا لَكَ عِيْنَ اَبْنِ بَشْرَ اِ اِ عَنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ يٰ هٰ اِ رِيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّيْءُ يُمِ اِ اِ الْمَرْءَ اِ اِ اِ الشَّيْءُ الَّذِي يُمِ اِ اِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

۳۷: رَوَى عَنْكَ اَبْنُ عُثْمَانَ بِنُ اِبْنِ a

نے بھی آپ کی پیروی کی اور اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے گئے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے ہیں دیکھ کر وہی ادا آپ باہر نہ آئے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنگریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم میری کسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھنے رہے تو میرے خیال میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہذا تمہیں چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کر دیکھو کہ انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔ غصے سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصے کے تو معاف کر دیتے ہیں (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۷) نیز فرمایا جو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اس کو اللہ تعالیٰ میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (سورۃ آل عمران آیت ۱۳۱)۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو بچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قاتل بن کر رکھ سکے۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن سرد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں بیٹھ ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں لگالی دے رہا تھا۔ اور اس کا پھرہ سرخ ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی پانگل نہیں ہوں۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی روایت فرمائیے، اے شاہ جو کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ اس نے بار بار یہی گزارش کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔

حیاء۔

ابو اسود عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسا کہ ہمیشہ بھلائی لاتی ہے، بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ جیسا میں وقار ہے اور جیسا میں سکون قلب ہے، اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی ڈاسری کا لڑکا سنا رہے ہو۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک حیاء دار آدمی کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیاء کرتے ہو تو اس کے ہاضمت تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

عبداللہ بن ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وہ زینین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔

جب تمہیں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر۔

تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ رَأَيْتُ يَمْجُجُونَ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَرْسَبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ.

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ إِمْرَانَ بْنَ حَصِينٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَيٍّ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ تَمَكَّدْتُ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيِّ آيَاتٍ وَأَشْرَاقًا مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أَحَدًا تُلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْدِيثِي عَمَّنْ صَرَّحَ بِكَ.

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَابِتُ فِي الْحَيِّ آيَةٍ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَجِبِي حَتَّى كَأَنَّكَ يَقُولُ قَدْ أَصْرَبْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَّهَ حَرَّانِ الْحَيَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ.

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّابِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَيٍّ يَا سَعِيدُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: كُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدَاةِ فِي خَدِّهَا.

بَابُ ۶۳۳ إِذَا لَمْ تَسْتَجِبِي فَأَصْنَعِي مَا شِئْتِ.

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس نرم و حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

دینی مسائل پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیے۔

ذہیب بنت ابی سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو اختلام ہو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی (رضی) دیکھے۔

حماد بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ بھرتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے، کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے، میں (حضرت ابن عمر) نے ارادہ کیا کہ کہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے ابن عمر! اس کے پتے گرتے ہیں اور کھجور کا درخت اس کی پس حضور نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ ششم: غیبی باتوں کی اطلاع بن عامر نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی، لیکن یہ زیادہ ہے کہ جب حضرت عمر سے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت سال ملنے سے عزیز تر ہوتی۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس نے حضور کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے ہوئے گزارش کی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس حیا کی کمی تھی، حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مَتَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْكَافِرُ إِذَا لَمْ يَتَّعِجْ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتُ

باب ۶۱۵۔ مَا لَا يَسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّعَفُّ فِي الدِّيَانِ۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمَّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ذِكْرُ عَلِيٍّ السَّرَّاءُ غُسْلٌ إِذَا اخْتَمِلْتُ، فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَيْتِ النَّعَاءَ۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيْسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمِيْعَةَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ حَضْرَاءٍ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاثُّ حَقَالُ الْقَرْمِ فِي شَجَرَةٍ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَاسْأَلْتُ: أَنْ أَكْرَهُ هِيَ التَّحَلُّةُ أَمْ لَا؟ فَأَمَّا رَأَيْتِ فَاسْتَجَبْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحَلُّةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَثَلَّةُ وَمَرَادٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ، عَمْرٌو قَالَ: لَوْ كُنْتُ قَدْ عَلِمْتُ لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَمْرًا سَمِعَ لَسَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ: ابْنَةُ مَا أَكَلَتْ حَيًّا أَمْهَا، فَقَالَ: هِيَ عَوْرَتُكَ

ہے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ کیا۔
 آسانی اختیار کرنا۔

صغیر کا ارشاد ہے آسانی اختیار کرو اور آپ کو تخفیف اور
 آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد یا عبد حضرت ابو موسیٰ
 اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حکم بنا کر بھیجا تو دونوں کے
 فرمایا۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، سختی میں نہ ڈالنا، خوش کرنا۔

نفرت نہ ڈالنا اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی یاد رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہیں جہاں شہدے سے بیخ نامی شراب اور جو سے ہرز نامی شراب بنائی
 جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ
 لانے والی چیز حرام ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کربلا کے حکم بنا کر بھیجا۔ دونوں
 عزت کر آپ نے پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی جو حسب ذیل ہیں:-

۱- اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

۲- ایسے کراہین نافذ نہ کرنا جن سے لوگوں کی تنگی اور پریشانی میں اضافہ ہو۔

۳- لوگوں کو اپنے حق سے سوک سے خوش کرنے کی کوشش کرنا۔

۴- ایسے کام نہ کرنا جن سے ان کے دلوں میں تباہی و فساد پائیں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

۵- تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہنا۔

ان پانچ باتوں کو مسلمان حکام کا عمل دستور یا عمل قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہدایت فرمادی کہ مسلمان حکام نے کیا کرنا ہے۔ پاکستان
 اور دوسرے مسلمان ملکوں کے حکام کو فہم کرنا چاہیے اور اپنی اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کا طریق عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے مندرجہ ذیل چاروں کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے اندر ان حضرات کی سرکردگی کا راز مخفی ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

حضرت اص بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی
 کرو، لوگوں کو سکون دے، اطمینان پہنچاؤ، نفرت نہ ڈالو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس بھی دیکھ لوگوں کے درمیان امتیاز

عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا
 بِأَنَّ كَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَتَبَرَّأُ وَلَا تَعْتَبِرُ وَأَوْ كَانَ يَجِبُ التَّخْفِيفَ
 وَالْيُسْرَةَ عَلَى النَّاسِ

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا
 شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 قَالَ لَتَابَحَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَهْمَا بَيْتَانِ أَوْ لَا تَعْتَبِرَا وَ
 بَيْتَانِ أَوْ لَا تَنْفِرَا وَتَطَاوَعَا. قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّا يَا رَجُلَ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ لِيَكُنَّ
 لَهُ أَيْمَتُهُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يَقَالُ لَهُ الْيَمْرُورُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
 مَسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
 النَّبْتِ لَيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّأُ وَأَوْ لَا
 تَعْتَبِرُوا أَوْ سَلِّمُوا أَوْ لَا تَنْفِرُوا

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ
 عَنْ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب طے کے لئے ہوائے
پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب مہن مل جاتے یہاں تک کہ میرے
بھوٹے بھائی ابو ثنیس سے فرماتے کہ تغیر کا کیا کیا؟

عزہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ
کھینچ رہی اور میری سہیلیاں تمہیں جو میرے ساتھ کھینچا
کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے
پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھینچنے لگتیں۔

لوگوں کے ساتھ رواداری برتنا۔
حضرت ابو درداء سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ ہم روادار
ہوتے تھے کہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

عزہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر
آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو
یہ قبیلے کا بڑا بیٹا یا قبیلے کا بڑا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو
آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ نے عرض
کی آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے
گفتگو فرمائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کے نزدیک سب سے
بڑا آدمی وہ ہے جس کی بے حیائیوں کے باعث لوگ اسے
چھوڑ دیں یا اس سے کنار کش ہو جائیں۔

ایوب نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دربار
کی چند قبا میں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے ٹپن لگے
ہوتے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا
اور ایک حضرت مخزوم کے لئے بچا کر رکھی۔ جب وہ حاضر خدمت
ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لئے کھلی تھی۔ ایوب راوی کا
بیان ہے کہ کپڑے میں چھپائی اور صرف انہیں کو دکھائی اور یہ بھی
آپ کے خلق کا ایک حصہ ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسد بن

أَبُو النَّثَّةِ إِسْرَاقًا لَمَعَتْ أُنْسَ بِنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْبَقِيُّ صَعَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لِيضًا
حَتَّى يَقُولَ لَا خَيْرَ فِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ الذَّنْبِيُّ
۱۰۶۲ - حَكَتْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ فِي صَوَاحِبٍ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَعَّنُ مِنْهُ لَيْسَ يَمُرُّ
إِلَى فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ .

بَابُ ۶۳ الْمَدَارِقُ مَعَ النَّاسِ وَيَدُ كَرَعَنَ
أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْتُمُ فِي دُجُوعِ أَقْوَامٍ
وَإِنْ قُلُوبِنَا لَتَلْعَبُنَّكُمْ

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا أَقْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنِ ابْنِ الْأَثَرِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ - ائْذَنُوا لَهُ فَيَدْخُلُ
ابْنُ الْحَشِيرَةِ أَوْ يَدْخُلُ أَخْرَجَ عِيْثُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
أَبَانُ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلْتُ مَا
قُلْتُ نَفْسُ النَّتِّ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أُمِّي عَائِشَةُ
إِنَّ نَفْسَ النَّاسِ مَنزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَ أَوْ بَقِيَ
النَّاسُ بِقَعَاءِ فَحَبِيبِهِ .

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ الْوَهَّابِيُّ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْدَيْتَ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دَيْبِ بَرْمَزَةَ رِيَّةَ بِالدَّهَبِ
فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ نَوْمًا وَاجْتَلَحَ رَمَةً
فَلَمَّا جَاءَ قَالَ - خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بَرْمَزَةَ
أَنَّه يَرِيهَ إِذَا هُوَ وَكَانَ فِي خَلْقِهِ شَيْءٌ مَرَادًا حَتَّى دَا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ دَرْدَانَ حَدَّثَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک رات دن تو اس کا حق ہے، دوسرے دن تک ضیافت ہے اور اس کے آگے صدقہ ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ مجال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا کھڑے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ الْبَجْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفًا جَائِدًا يَوْمَ وَكَيْلَةٍ وَالضَّيْفَانِ فَكَلِمَةُ آيَاتِهِمْ ذَمًّا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَشْرِيَ عِدَّةَ نَهْ حَقِّي يُخْرِجَهُ.

اسمعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۰۶۸ رَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِمَّنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ.

اسی بات کو ابھی بات کہنا اور دوسروں کو اچھی باتوں کی تلقین کرنا اچھی بات ہے۔ اگر یہ میرے ہوتے تو بہتر یہی ہے کہ وہی خاموش رہے۔ انسان اپنی زبان کے لئے اپنے لیے پریشانیوں سے بچنے کے لئے اسے خاموش رہنے کی تلقین کرنا اچھی بات ہے۔ اگر یہ میرے ہوتے تو زبان سے اچھی بات کہنے اور میری ہر بات کو سننے اور اسے قبول کرنے اور اسے اپنی زبان سے کہنا اچھی بات ہے۔

اسی جلد کی حدیث ۱۰۶۹ اور ۱۰۶۸ کے الفاظ میں اسے اس بات کی تلقین کرنا اچھی بات ہے۔ اگر یہ میرے ہوتے تو بہتر یہی ہے کہ وہی خاموش رہے۔ انسان اپنی زبان کے لئے اپنے لیے پریشانیوں سے بچنے کے لئے اسے خاموش رہنے کی تلقین کرنا اچھی بات ہے۔ اگر یہ میرے ہوتے تو زبان سے اچھی بات کہنے اور میری ہر بات کو سننے اور اسے قبول کرنے اور اسے اپنی زبان سے کہنا اچھی بات ہے۔

اچھی بات کہنے کے سلسلے میں آدمی کو یہ اصول اپنانا چاہیے۔ جو بات کسی سے کہو اچھی ہو، جھلسی ہو، کر دہی نہ ہو، کھنی نہ ہو، مصری کی ٹولی نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے مہمان کی حکمت نہ پہنچائے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَدَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفًا وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ.

ابو نعیم کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کسی قوم کے پاس اتریں جو مہمان تو آدمی نہ کرے تو آپ نے کہا تم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہم نے فرمایا

۱۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُثُنَا فَنُتَرَلُّ بِقَوْمٍ فَلَا يَهْرُؤُونَ مَا نَتَرَى

وہب السوانی ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

مہمان کے نزدیک غصہ اور مزاج کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک جماعت کی ضیافت فرمائی اور حضرت عبدالرحمن سے فرمایا کہ میری مجلس تم انہیں کھانا کھلا دو بنا کیونکہ میں ہی کریم صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں جادہ ہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے اس میں کھلا پلا کر فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمن مہمانوں کو لے آئے اور مہمانوں کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھا لیجئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے مہمان قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا کھلایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری شامت آجائے گی۔ پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔ میں نے مہمان لیا کہ انہیں مجھ پر غصہ آئے گا جب وہ تشریف لے آئے تو میں

ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا بنایا؟ چنانچہ انہوں نے سب کچھ کھڑا کیا۔ انہوں نے کہا اے عبدالرحمن! میں خاموش رہا۔ پھر کہا اے عبدالرحمن

میں پھر بھی خاموش رہا۔ کہلے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری واہ سنگھ میرے پاس آئے کیوں نہیں ہو چنا پھر میں باہر نکل کر عرض گزار ہوا کہ مہمانوں سے پوچھ لیجئے انہوں نے کہا کہ ٹھیک لگنے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے سامنے کھانا رکھا تھا

فرمایا اب لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ تم میں آج کھانا نہیں کھاؤ گا۔ ان لوگوں نے کہا تو جنگ پے نہیں کھاتے تم بھی نہیں کھائیں گے۔ انہوں نے کہا انہوں نے کہا میں نے ایسی بری بات نہیں دیکھی آپ ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟

خیر کھانا لاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن کھانے لے کر انہوں نے بسم اللہ

مہمانوں کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس بارے میں حضرت ابو جحیف نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لے

الْبُحْبُحِيَّةَ وَهَبَ السَّوَانِي يُقَالُ وَهَبَ الْخَيْرَ

باب ۶۳۲ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الصَّيْفِ
۱۰۶۳ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ
أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَنَا سَعِيدُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ
أَضْيَاكَ فَإِنِّي مَسْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهُمْ مِنْ قِرَاهِمُ قَبْلَ أَنْ أُحْجَا فَاذْطَلِقُوا بَدْرُ الرَّحْمَنِ
فَاتَاهُمُ مَاعِدُنَا فَقَالَ اطْعَمُوا أَقْتَالُوا ابْنَ رَبِّ
مَنْزِلَتًا بِمَا قَالَ اطْعَمُوا إِذَا لَوْ مَا حَنَّ بِأَكْبَلِينَ حَقُّ
يَجِيئُ نَعْبًا مَنزِلَتَنَا قَالَ أَكْبَلُوا عَنَّا قَدْرًا كَحَفَايَا
إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَتَلْقَيْنَ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفَتْ
أَنَّهُ يَجِدُ عَلِيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيَتْ عَنْهُ فَقَالَ مَا
صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ نَسَسْتُ
كُمُ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَسَكْتُ فَقَالَ يَا عَتَرُ
أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَتَأْجِلَتْ
فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَا فَكَ قَالَ لَوْ أَصَدَّقِي
أَتَانَا بِهِ فَقَالَ فَإِنَّمَا أَنْتَ ظَرُفٌ صَوْتِي وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ
اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْأَخْرُؤُونَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ حَتَّى
تُطْعِمَهُ قَالَ لَهَا أَسْرَفِي الشَّرَّ اللَّيْلَةَ وَدَيْدِكُمْ مَا أَنْتُمْ
لِي وَلَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قَدْرًا كَمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ لِمَاءِ
فَوَضَعَ يَدَاهُ فَقَالَ يَا سَيِّمُ اللَّهِ الْأَوْلَى لِلشَّيْطَانِ
فَأَكَلَ وَأَكَلُوا

باب ۶۳۲ قَوْلِ الصَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا
أَكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جَحِيْفَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۳ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُتَنِّي حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَبْدُ

sunnahschool.blogspot.com

تسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دریت کے حقدار نہ ہو سکتے ہو عرض کی۔
یا رسول اللہ! یہ بات کہنے نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی، فرمایا تو
پچاس پیڑی تسمیں کھا کر اپنی برأت ثابت کر دیں گے عرض گزار
ہوئے تو یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں یہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے دریت ادا کر دی تھیں سہل
کا بیان ہے کہ ان آدمیوں میں سے ایک آدمی کو میں نے لیا تو وہ

اپنے گلے میں جاگسی اور اس نے مجھے لانا ماری۔ بیش یحییٰ، بشر
نے حضرت سہل سے اس کی روایت کی یہ یحییٰ مادی کا بیان ہے کہ
میرے خیال میں انہوں (بشر بن یساف) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع
بن خدیج کے ساتھ ابن عبیدہ یحییٰ، بشر نے کیلئے حضرت سہل
سے روایت کی ہے۔

_____ رافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے وہ درخت بناؤ جس کی
مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا
ہے اور اس کے پتے بھی نہیں بھڑکنے میرے دل میں خیال آیا کہ وہ مجبور
ہے لیکن میں نے بولنا ناپسند کیا کیونکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی
موجود تھے جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وہ مجبور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ
باہر نکلا تو میں نے کہا۔ ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ مجبور ہے۔
فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیتے تو یہ
بات میرے نزدیک بہت مال طے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔
_____ عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابو بکر
کو بولنے نہ دیکھا لہذا اپنا بولنا ناپسند نظر آیا۔

کیسا شعر، رجز اور حدی خواجی جانتے ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور شاعروں کی بیروی گراہ کرتے ہیں کیا تم نے
نہ دیکھا کہ وہ ہر نسل میں سرگرداں بھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں
کرتے۔ مجرہ جو ایمان لائے اس کا مجھے کام کئے اور کثرت اللہ کا ذکر کیا
اور دریا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اسے جانا چاہتے
ہیں ظالم کہ کس کو روٹ پر پٹا کھا میں گے (سورۃ الشعراء)

صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبِكُمْ يَا إِيْمَانُ
تَحْمِيْنٌ يَنْتَكُمُ فَالْوَايَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَمْرٌ لَّكُمْ تَرَوْهُ قَالَ
فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودِيْنَ اِيْمَانُ تَحْمِيْنٌ مِنْهُمْ فَالْوَايَا
يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ فَوَاذَ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ . قَالَ سَهْلٌ فَاذَ لَكَ

نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْاَيَالِ فَاذَ خَلَّتْ مَرْبِدًا اَللّٰهُمَّ
فَرَكَنْتَنِيْ بِرَجْبِيْهَا . قَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى
عَنْ بَشِيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ يَحْيٰى حَسِبْتُ اَنْتَ قَالَ
مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَالَ ابْنُ عَرِيْنَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيٰى عَنْ بَشِيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحَدَّثَ .

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُخْبِرْنِيْ بِشَجَرَةٍ يَخْلُقُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُرْتَقِي
اُكْلُهَا كُلَّ حَيْثُ يَأْذِنُ رَبُّهَا وَلَا تَحْتُ رِقَبُهَا
فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِي التَّخَلُّةُ فَكِرِهْتُ اَنْ اَتَّخَذَ
وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعَسَّرَ فَلَمَّا لَمْ يَنْتَكَمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ التَّخَلَّةُ . فَلَمَّا خَرَجْتُ
مَعَهُ اِجْتِ قُلْتُ يَا اَهْتَاةُ وَقَمَّ فِيْ نَفْسِي التَّخَلُّةُ قَالَ
مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُولَهَا هَلْ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ
اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا . قَالَ مَا مَنَعَنِيْ اِلَّا
اَنْتِي لَمَّا رَأَيْتُكَ وَلَا اَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكِرِهْتُ .

۶۳۲۔ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشَّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْ
الْحَدَاثِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلِهِ . وَالشَّعْرَاءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ
يَهيمُونَ وَاَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ اِلَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ
كَثِيْرًا وَاذْ تَنْصُرُوْنَ اَوْنَ بَعْدَ مَا ظَلَمُوْا وَسِعَ عَامٌ

آیت ۲۲ تا ۲۷۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہر لغویات میں مغز کھپائی کرتے ہیں۔

مروان بن حکم کو عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے) مبارک ہے کہ ایک پھر بلا جس سے آپ پھیلے اور پیر کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا۔

خون یہ انگلی سے ہے جو بہ رہا
شکر ہے کہ ماہِ حَجَّ میں ہے بہا

ابو اسد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں۔

سوائے حق تعالیٰ کے گول بھی ہوا، وہ لالی ہے۔

احمد قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسام قبول کر لیتا۔

یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم خیبر کی جانب نکلے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہذا سواری سے اتر پڑے اور مدعی خوالی کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو ہدایت گرز فرماتا میرے پروردگار

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَمْي مُنْقَلَبٌ يَنْقَلِبُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ كَخَوْضُونَ.

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْمُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ مَيْمُونٍ كَذِبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً.

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرِمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَهُ حَجْرٌ فَعَدَّ فَمَا مَيِّتَ إِصْبَعُهُ فَقَالَ: هَذَا أَهْلُ أَنْتِ إِذَا أَصْبَعُ دَرَمِيَّتٍ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيْتِ.

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ صَلَمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةً بَيْهَاتٍ.

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ
فَكَادَ أُمَّتُهُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يَلِيْمَ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمَرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، أَلَا نَسْمِعُكَ مِنْ هَذِهِ الْبَلَدِ؟ قَالَ: وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَرَى لِي حَذَايَا الْقَوْمِ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ تَوَلَّ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْتَا

کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار
بخش دے ہم زندگی بھر کام جو کرتے رہے
دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں ممبر و قرار
ہم پر نازل کر سکینے اسے جسے رب غفور
پہنچنے جب دشمنان دین آئیں نابکار
شور و غل کرنے ہوئے چڑھتے ہیں ہم پر بار بار

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّتْنَا
فَاغْمِزْ جِدَاءَ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَتَيْبِنَا لِأَلْقَدَامٍ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْيَقِينُ سَيَكُونُ عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صَبَّحَ بِنَا اتَيْنَا
وَبِالضَّمِيرِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون ہانک
رہا ہے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس پر دم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا طاعن کے لئے تو جھٹکا
واجب ہوگئی یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کرنے
دیتے، راوی کا بیان ہے کہ بھیر بھیر جا پیچھے اور ہم نے ان لوگوں
کا سامراہ کر لیا لیکن ہمیں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تھا پھر
اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے روز جب شام ہوئی تو لوگوں
نے بڑی آگ سلگائی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ
کیسی ہے اور کس چیز کے لئے آگ جلائی جا رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ
گوشت پر۔ فرمایا کہ کس چیز کے گوشت پر؟ عرض گزار ہوئے کہ یہ اتو گدھوں
نے گوشت پر چنا چنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیوں
کر اللہ دو لہو انہیں توڑ ڈالو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
ہم انہیں اٹا کر دھوئے ہیں، فرمایا اچھا ایسا کر لو جب لوگوں نے
صفت بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی
پر ضرب لگانے کے لئے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر آگئی اور اس زخم
سے وفات پانگے، جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا تمہیں
کیا ہو گیا ہے، میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر فرمان
لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسا
کوئی کہتا ہے، میں نے عرض کی کہ فلاں فلاں اور حضرت اسید بن
مختبیر انصاری کہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ
اس کے لئے تو دوسرا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا
السَّائِقُ، قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ وَجِبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ لَوْ
أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَاتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ
حَتَّى أَصَابَتْنا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ فَخَرَّانَ اللَّهُ
فَتَحَهَا عَلَيْنَا فَلَمَّا أَمْسَى الثَّامِسُ الْيَوْمَ الَّذِي
فُتِحَتْ عَلَيْنَا أَوْتَدُوا بِيَدِ إِيَّاكَ كَثِيرَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا وَالنَّبْرَانُ
عَلَى آتِي شَيْءٌ يُكْوِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى
أَبِي لَحْمٍ، قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرِ السِّيَةِ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرَقُوهَا ذِ
الْكَبِيرُ وَهَلْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْتَدُوا بِهَا
وَنَفْسُهَا قَالَ أَوَذَاكَ فَلَمَّا تَصَبَّاتِ الْقَوْمُ كَانِ
سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِ قَضْرٌ فَتَنَاوَلُوهُ بِهِ. يَهُودِيًّا
لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِمَهُ ذِيَابَ سَيْفِهِ فَاصَابَ رُكْبَةً
عَامِرٍ فَصَبَّاتِ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا تَالَ سَلْمَةُ مَا لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَلَحِيهِ فَقَالَ
لِي مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: إِذَا يَأْتِيكَ الرَّبِّيُّ وَالرَّبِّيُّ سَمِعْتُمُ
أَنَّ عَامِرًا حَمَطَ عَمَلَهُ، قَالَ مَنْ قَالَهُ؟ قَدْتُ قَالَهُ
فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحَضَرِيِّ
الَّذِي هَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَّابٌ مَنْ قَالَهُ؟ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَحَمَمَ بَيْنِ
إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لِيَجَاهِدُ بِنَاحِيَةِ هَذَا قَلْبِ عَرَبِيٍّ نَشَأَ

فرمایا کہ وہ تو مجاہد اور مجاہد تھا، عرب میں ایسے مجاہد بہت کم کھٹے ہیں۔
ابو قتلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض الزوارج مطہرات
کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلمہ بھی تھیں تو آپ
نے فرمایا۔ اسے بخشہ تیری خرابی ہو، شیشے والی سواری
کو آہستہ چلا۔ ابو قتلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں
سے کوئی ادا کہتا تو لوگ اس کا بڑا منانے جتنا پڑے فرمایا کہ
تیری شیشے کی سواری۔
مشرکین کی بھجور گوی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
حسان بن ثابت نے مشرکین کی بھجور گوی کی اجازت طلب کی جتنا پڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے؟
حضرت حسان عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کے نسب کو یوں نکالوں گا
جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ
میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گیا
تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا
کہتے تھے۔

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارا اب
بھائی گندی باتیں نہیں کہتا، اس سے آپ کی مراد
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے
کہا ہے ۵

بہا مخلتہ.

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا
أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ. أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى بَعْضِ لِيْسَاتِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ
وَيْحَكَ يَا الْجَنَّةُ مَا قِيدَاكَ سَوْقًا بِاللَّوْا مَائِدِ

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ. فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِكَلِمَةٍ تَرَوْتُكَ لَمْ يَبْضُكَ لِيَبْمُرْهَا عَلَيْهِ قَوْلُ
سَوْقًا بِاللَّوْا مَائِدِ

بَابُ ۶۳ هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
هَذَا أَبُو بِنْدٍ عَزُوقَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ إِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَسْبِي فَقَالَ
حَسَّانٌ لَا سَلْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا سَلْتُ الشَّعْرَةَ مِنَ
الْعَجِيِّنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَزُوقَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
ذَهَبَتْ أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَا
فَسَبَّهَ فَنَاتَهُ كَانَ يَتَانِيحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَصْبَغٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ
الْهَيْمَمِ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
فِي قُصْبِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنْ أَتَى السُّكْرَ لَا يَقُولُ التَّوَهُُّتُ يَخْفَى بِذَلِكَ
ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ

وَقِيلَ رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا الشَّقُّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَيْ سَلِطَةٌ
أَرَأَيْتَ الْهَدْيَ بَعْدَ الْعَيْ قُلُوبَنَا

ہاوں نے ہی جنحال یا اوسم ازم اصول نے کافرول کی یہ شکل تو آسان کر دیا ہے۔ اب ایسے لوگ شان رسالت کی میل تک متعین کرنے لگے ہیں جو غیر مسلم بھی اسلام کے کلمے دشمن بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ ستم بلائے ستم تریبہ کہ ایسے لوگوں کی کوئی ضمانتوں کے سے یا ان کے غلات زبان کوئی جانے تو انٹا فہاشن کہنے والے کو ملعون کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے اندر ایسے مہربانوں کی حکومتی سطح پر عرب قدر ہوتی ہے۔ نفاذ کتب کے ذریعے انہیں بزرگ منایا جا رہا ہے۔ انہیں مسلمانوں کے رہنما، محسن اور خیر خواہ بتایا جاتا ہے اور یوں دانستہ طور پر نئی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدائے ذوالجلال نے انہیں رمانہ کو قبل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

ناپسندیدہ شاعری -

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو اللہ کی یاد، دینی علوم اور قرآن کریم کے روک دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا جو اسے کھائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

حضور کا دو زبان زد محاورے استعمال کرنا اور اس کا ترجمہ کرنا اور اس کا ترجمہ کرنا:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابو القیس کے بھائی نے مجھ سے امداد کرنے کی اجازت مانگی میں نے کہا کہ عدلیہ قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابو القیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو مجھے ان کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا کہ اسے اجازت دیدہ کہو تاکہ وہ تمہارے چچا ہیں تمہارا دادا ہنسا ہاٹھ تھا کہ ابو القیس عروہ کا

بَابُ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشَّعْرُ حَتَّى يَصُدَّكَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

۱۰۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى أَخْبَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِجْحًا خَيْرٌ لَدَيْنِ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا.

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ رَجُلٍ قِجْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبٌ إِلَيْكَ وَبَعِيدٌ عَنِّي:

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَتِيبِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ أَحْدَحَ أَحَا أَيْ الْقَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ يَحْدُ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أُذِنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَحَا أَيْ الْقَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَمْضِعِيٌّ وَلَكِنْ أَمْضِعِيٌّ أَمْرَأَةٌ أَيْ الْقَيْسِ، فَدَاخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الرَّجُلُ لَيْسَ هُوَ أَمْضِعِيٌّ وَلَكِنْ أَمْضِعِيٌّ وَأَمْرَأَةٌ قَالَ: اسْتَأْذِنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمَلِكِ كَرِيبَةٌ

بیان ہے کہ اسی لئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی ان بچوں کو حرام سمجھو جن کو شہد کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

۱۰۸۹۔ حدیثنا اذ مرحدنا ثنا شعبہ حدیثنا الخکم عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ بنتی اللہ عنہا قالت: اراذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینظر قرآنی صلیتہ علی باب خبائثها کیتبہن لانیھا حاضت فقال: عقری حلقی لختہ قریش انک لخاصتنا لقر قال: کننت افضیت یوم الخدر یعنی الطواف قالت کتفہ قال ذانی فی راداً۔

بَاب ۶۵ مَا جَاءَ فِي نِعَمٍ

۱۰۹۰۔ حدیثنا عبد اللہ بن مسلمہ عن مالک عن ابی التضریر مولی عمر بن عبد اللہ ان ابامرہ مولی ام ہانی، بدت ابی طالب اخبزہ اثمہ سیمع ام ہانی، بدت ابی طالب کقول: ذهبہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفجر فوجدتہ یغتسل وحاطہ ائنتہ کسرا فکتبت علیہ فقال من ہذا فقلت انا ام ہانی، بدت ابی طالب، فقال مرحباً یا منہانی، حلتما فدر من غسلیہ قام فضلی ثمانی رکعات ملتجئاً فی ثوب واحد، فکتبنا لہم، قلت یا رسول اللہ زعم ابن ابی انا کاتل رجلاً قد اجرتہ فلان ابن ہبیرہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرتنا من اجرت یا ام ہانی، قالت ام ہانی، وذلك ضحی۔

۱۰۸۹۔ حدیثنا اذ مرحدنا ثنا شعبہ حدیثنا الخکم عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ بنتی اللہ عنہا قالت: اراذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینظر قرآنی صلیتہ علی باب خبائثها کیتبہن لانیھا حاضت فقال: عقری حلقی لختہ قریش انک لخاصتنا لقر قال: کننت افضیت یوم الخدر یعنی الطواف قالت کتفہ قال ذانی فی راداً۔

۱۰۹۰۔ حدیثنا عبد اللہ بن مسلمہ عن مالک عن ابی التضریر مولی عمر بن عبد اللہ ان ابامرہ مولی ام ہانی، بدت ابی طالب اخبزہ اثمہ سیمع ام ہانی، بدت ابی طالب کقول: ذهبہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفجر فوجدتہ یغتسل وحاطہ ائنتہ کسرا فکتبت علیہ فقال من ہذا فقلت انا ام ہانی، بدت ابی طالب، فقال مرحباً یا منہانی، حلتما فدر من غسلیہ قام فضلی ثمانی رکعات ملتجئاً فی ثوب واحد، فکتبنا لہم، قلت یا رسول اللہ زعم ابن ابی انا کاتل رجلاً قد اجرتہ فلان ابن ہبیرہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرتنا من اجرت یا ام ہانی، قالت ام ہانی، وذلك ضحی۔

بَاب ۶۵ مَا جَاءَ فِي نِعَمٍ

۱۰۹۱۔ حدیثنا مؤسی بن اسماعیل حدیثنا ہمام عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم درای رجلاً یسوی بدتہ فقال اربکبھا، قال ائھا بدتہ قال اربکبھا، قال

بَاب ۶۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَبِكَ

۱۰۹۱۔ حدیثنا مؤسی بن اسماعیل حدیثنا ہمام عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم درای رجلاً یسوی بدتہ فقال اربکبھا، قال ائھا بدتہ قال اربکبھا، قال

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ، اس نے کہا کہ یہ سوار کی کا

اِنَّهَا بَدَاةٌ قَالَ اَنْتُمْ هَا فَيَكُلُّكَ .

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبَةَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي الْيَازِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافٍ جَلَدًا يُسَوِّقُ بَدَاةً فَقَالَ لَهُ اَنْتُمْ هَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِرْحَمْنَا بَدَاةً قَالَ اَرْحَمْنَا وَنَيْلِكَ فِي الثَّانِيَةِ اِدْرِي الثَّلَاثَةَ .

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بِنِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي بِنِ بْنِ قَلَابَةَ عَنْ أَبِي بِنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُهُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُوهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِيحَكَ يَا أَنْجَشَةُ مَا وَدِدْتُكَ بِالْعَوَارِثِ .

۱۰۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا يَحْدُوهُ فَحَالَةً فَلْيَقْتُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا وَاللَّهُ حَبِيبُهُ وَلَا أُسْرِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ .

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ سَلِيمَةَ وَالضُّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَدَاةٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِيمًا فَقَالَ ذُو الْحَرِيسِ مَرَّةً رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْدِيانُ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَغْدِيانُ إِذَا لَمْ يَغْدِيانَ فَقَالَ عَمَّا أَذْنَانِي فَلْيَضْمَبْ عُنُقًا قَالَ لَا إِنْ لَهْ أَضْمَبًا يَحْقُوقُ أَحَدًا كَمْ صَلَاتُهُ مَعَ صَلَاتِكَ

اور لفظ سے فرمایا کہ اس پر سواد ہو جاؤ تم پر افسوس۔
ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لئے سوار ہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سواد ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سواد ہو جاؤ۔

ثابت بناتی اور ابو قلایبہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک کالا غلام تھا جو سدھی خواتی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو اہستہ چلا۔

عبدالرحمن بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی، آپ نے فرمایا کہ تمہاری عمر اتنی ہے کہ تمہاری عمر اتنی ہے کہ تمہاری عمر اتنی ہے۔ یہ تین بار فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنا ہو تو کہو کہ میں نے تمہاری عمر اتنی ہی دیکھی ہے۔ ایسا ہے اولاس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگر تم جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو ہانکا نہ نہ بنائے۔

ابو سلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالحریرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تميم سے تھا کہ یا رسول اللہ! انصاف کیجئے فرمایا کہ تیری عمر اتنی ہے، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا پھر عمر من گزارا ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں

اپنے روزوں کو وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہونگے جیسے مکان سے تیرہ پھراس کے بیکان پر کچھ نظر نہیں آتا اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اس کی ٹکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور وہ اس کے پردوں پر کچھ نظر آئے وہ لیدار خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا اندر سے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے تنال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنال بھیجی۔

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الَّذِينَ كُفِرُوا
السَّهْمِ مِنَ التَّيْمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى فَضْلِهِ كَلَا يُوجَدُ
فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَابِهِ كَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ
ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى بَيْضِهِ كَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ
يَنْظُرُ إِلَى قَدْزِهِ كَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ
الْقُدْرَتِ وَاللَّامِ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةِ هَيْتِ
التَّابِ أَيْتُهُمْ رَجُلٌ أَحَدًا يَدَايِهِ مِثْلُ تَدَايِ
الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَصْمَةِ تَدَارَدُ خَالَ أَبُو جَبْدٍ
أَشْهَدُ لَسَمْعَتِهِ مِنَ التَّيْمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلْتُمْ ذَالِقِسَ
فِي اللَّيْلِ حَاتِي بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ اللَّيْلِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

و! یہ مضمون الفاظ کی پیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۴۰۴ میں بھی موجود ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے نبی کریم کے ذوالخویرہ کا نام حرموں بن زبیر تھا۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ حق مروت آپ ہی کو حاصل تھا نہ صحابہ کرام سے قتل کرنا پاتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نہادگی کرتے ہوئے گزارش کی تھی کیونکہ شریعت اسلام کی رکوع سے گستاخ رسول واجب القتل ہوتا ہے۔
گستاخان رسول کا یہ گردہ قیامت تک جلنے گا اور اصلی مسلمانوں کی نسبت یہ لوگ زیادہ عبادت گزار ہوں گے لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دین سے خارج بتایا ہے اور حدیث ۱۸۲۱ میں حکم دیا ہے کہ تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا۔ حدیث ۲۲۸۲ میں فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم ماد کی طرح قتل کر دوں۔ یہ اسی لیے ہے کہ گستاخ رسول کا اسلام سے کوئی واسطہ ہی نہیں رہتا اور شرعاً ایسا شخص واجب القتل ہے۔ ما مشہر
تعالیٰ اعلم

محمد بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تیری عمرانی ہو گیا ہوا ہ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کی کہ مجھے یہ میسر نہیں۔ فرمایا تو متوازد و صلیب کے روز سے رکھ لو۔ عرض کی کہ اگر تک طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے تو اس کی تو فہم بھی نہیں۔ پس آپ کی خدمت میں کھجوروں کا

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَدْنِيُّ أَيْ قَالَ حَدَّثَنَا
شَيْخُ أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ
رَيْحَكَ قَالَ وَتَحْتُ عَلَيَّ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ
أَعْتَقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَانْجِعْ سِتِينَ

ایک ڈکڑا آیا تو اپنے فریاد کے لیے حضرت کو آؤ، عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دو لوگ کتابوں میں مجھ سے زیادہ حاجت مند اور کمزور نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، فرمایا کہ تم نے لو، اسی طرح یونس، زہری، عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے و شکاک کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

عطاء بن یزید لہجی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ہجرت کے بارے میں ہتلیہ ہے۔ فرمایا کہ تیری عمرانی ہو۔ ہجرت بڑا کھسی کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی ہاں لہر مایا کہ کیا تم اسے مدد کرنے کے لئے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس طرف کام کرتے رہو، اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

واقف بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری خرابی یا تم پر افسوس۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں (واقف کی) شک واقع ہوا۔ میرے بعد کا فر ہو کہ ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانے لگتا۔ لہذا نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہو یا تم پر افسوس ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیام شب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تمہاری نرابی ہو، تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ و اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں

مُسْكِينًا، قَالَ مَا أَجِدُ لَكَ مَا تَأْتِي بِعَدْوٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْ عَدُوِّ أَهْلِ قَوْمِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنْبِي الْمَدِينَةَ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ أَبْيَابُهُ. قَالَ خُذْهُ تَابِعَهُ يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قِيلَ لَكَ

۱۰۹۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرِبَةَ وَالْأَسْوَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْأَعْدَنِيِّ بَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْرَانِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبْتَنِي عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَحُبُّكَ إِنَّ مَثَانَ الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ فَمَنْ لَكَ مِنْ أَهْلِ قَوْمِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَوَدُّنِي صَدَّقْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ قَوْمِ آدَمَ الْإِحْيَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

۱۰۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ، قَالَ شُعْبَةُ شُكُّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَمَا مَا يَتَّبِعُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ التَّضَرُّعُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ

۱۰۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ فَأْتِيْتَهُ قَالَ وَيْلَكَ فَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا إِلَيَّ

sunnahschool.blogspot.com

فرمایا کہ تم لوگوں کے ساتھ ہونے کے جس سے محبت رکھتے ہو پس ہم عرض گزار ہو گئے کہ ہمارا معاملہ بھی یہی ہے فرمایا ہاں اس روز ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی پھر مغیرہ کا نکاح گزرا جو میرا ہم عمر تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے پورے ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ افتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

خدا سے محبت رکھنے کی نشانی۔

ارشاد بیان ہے۔ اگر تم اللہ کو دوست ہو تو میرے فرما کر دربارہ ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (سورہ آل عمران، آیت ۳۱)۔

ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قزم، ابو عوانہ، العنسی، ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو داؤد نے کہا یہاں ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے بلا نہیں فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

سالم بن ابو الجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

أُحِبُّ اللَّهَ وَتَمَسُّوهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ فَقُلْنَا هَذَا كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَبَدَّخْنَا يَوْمَئِذٍ فَرِحْنَا شِدَادًا أَمْرًا غَلَامًا لِلْمَخِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ إِنْ أُخِرَ هَذَا أَفْكَرُ يُدَارِكُهُ الْهَرَمُ حَقًّا تَقَمُّ السَّاعَةَ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ النَّسَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۵۲ عِلْمُ مَا حُبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

۱۱۰۰ حَدَّثَنَا يَشْرِبْنُ خَالِدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الثَّقِيفِيِّ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۰۱ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا أَذَلُّوهُمُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَبِيبٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيحٍ حَدَّثَنَا هُفَيْانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ فَلَمَّا لَحِقَ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مَعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ.

۱۱۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحِبْرَةَ عَنْ أَبِي عَن شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم ٹھیکاً تیار رہ کر رکھی ہے، ستر جن کی کہ میں نے

نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کی ذریعے تو کوئی تیار رہیں گی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ کسی سے کہنا کہ دود رہو جا۔

ابو جبار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ میں نے تم سے ملنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، اپنا وہ کہہ ہے، انہوں نے کہا کہ اللہ رخ۔ فرمایا کہ دود رہو جا۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا حضرت عمر بن خطابؓ کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے ہمراہ کے صحابہ کی ایک جماعت کی معیت میں ابن مسعودؓ کی طرف گئے، یہاں تک کہ اسے پالیا جھکودہ بنی مغالہ کے محل میں لوگوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ابن مسعودؓ ان دنوں قریب السلوخ تھا۔ اسے کوئی علم نہ ہوا یا اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹھ بھر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پر بھروسے کے رسول ہیں۔ پھر ابن مسعودؓ نے کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے

ابن مسعودؓ سے فرمایا، تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا کام مخلوط ہو کر رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے بنانے کے لئے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں، اس نے کہا کہ وہ اللہ رخ ہے۔ فرمایا کہ دود رہو، تو اپنے منہ سے کہہ گئے تمہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمرؓ نے گناہ ہوئے، بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت

میں بینا ہوں، ات رجلا ما بال لکئی صلی اللہ علیہ وسلم منی العاقرۃ یا رسول اللہ قال، ما اعدا ذنبا قال ما اعدا ذنبا لہا من کثیر صلا ولا صوم ولا صدقۃ ولکئی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت

باب ۱۵۳ قول الرجل للرجل اخسا

۱۱۴۳ حدثنا ابو الولید حدثنا سکر بن زریب سمعت ابا رجاء سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤن صاید، قد خبأت لك خبیثا فما هو؟ قال اللہ رخ قال اخسا

۱۱۵۵ حدثنا ثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنا سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر اخبرہ ان عمر بن الخطاب اطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة من اصحابہ قبل ابن مسعود حقی وجدا ۱۰۰۰ یلعب مع الغلمان فی اظہر بیئ مغالۃ وقد قارب ابن مسعود یومئذ الحکم فلو یسخر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہرا ۱۰۰۰ یدیدہ کثر قال انک لک رسول الا قینا اللہ؟ فتم قال ابن مسعود انک لک رسول اللہ؟ فخصه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتم قال امتت یا اللہ ورسولہ، ثم قال لابن مسعود ما ذاتری؟ قال یا بنی صادی ولا کاذب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلط علیک الامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اخی خبأت لك خبیثا قال هو اللہ رخ قال اخافن تعدو قد ناک قال عمر یا رسول اللہ اتاذن لی فیہ اضرب عنقه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahschool.blogspot.com

وَسَمَّ إِنْ يَكُنْ هُوَ سَمَّطٌ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ قَلَا
 خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَصَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
 بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخِي بِنْتُ نَعْبِ الْأَنْصَارِ قِيَامًا مِنْ
 الْفَجْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَتَّبِعِي بَعْدًا دَرَجَ النَّخْلِ وَهُوَ يُجِيلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ
 صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَرَاهُ وَأَبْنُ صَيَّادٍ مُصْطَبِحٌ
 عَلَى فِرَاشِيهِ فِي قِضِيغَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْلَةٌ وَرُفْرُفَةٌ
 فَرَأَتْ أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ الشَّيْئَ صَنَعِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 هُوَ يَتَّبِعِي بَعْدًا وَرَجَعَ النَّخْلُ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ أُمِّي
 صَانٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا فَحَتَّى قَتَلْنَا هِيَ ابْنُ صَيَّادٍ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ
 بَلَى قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيْسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ
 أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ
 وَمَا مِنْ بَنِي إِذَا وَقَدْنَا أَنْذَرْتُكُمْ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرْنَا
 نَوْمَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَلْتُ لِكُفْرِيهِ قَوْلًا لَمْ
 يَقُلْهُ بَنِي لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّ اللَّهَ
 لَيْسَ بِأَعْوَرَ

بِأَنَّ قَوْلَ الرَّجُلِ مَرْحَبًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَاطِمَةَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ: مَرْحَبًا يَا بَنِيَّ. وَقَالَتْ أُمُّ هَانِي:
 جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي.

دینے ہیں کہ میں اس کی گردن اترادوں، رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر نالہ نہیں
 پاسکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لئے بھلائی نہیں۔
 سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا
 کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ حضرت
 ابی بن کعب انصاری کو لے کر اس بارغ میں گئے جس کے اندر
 ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر
 داخل ہوئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چھپے رہے کہ ابن صیاد
 کو اور ابن عمر اس سے بھاگتا رہتا ہے اور آپ کو اور کھجور کے
 تنوں کی آڑ میں اس سے چھپنے سے ڈرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابن صیاد
 چادر لٹکے اپنے بستر پر پڑا کچھ گفتگو رہا انتظار۔ پس ابن صیاد کی
 والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنے کی آڑ میں دیکھ کر
 ابن صیاد سے کہا: اے صاف! بھڑک گئے۔ ابن صیاد نے اپنا کام بند
 کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی حالت
 میں چھوڑے رکھتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے
 ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق
 ہے پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا
 ہوں اور کوئی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو،
 اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں نے اس کے ہلکے میں ایک ایسی
 بات بتائی جو کسی نے نہیں بتائی تم جہاں کو کہ وہ کاٹے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ناسخ ہے۔

کسی سے مرحبا کہتا۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ
 سے کہا: میری بیٹی مرحبا! حضرت ام ہانی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ
 نے فرمایا: اے ام ہانی! مرحبا۔

فت: اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول
 ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو جواب دینے کے بعد فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل
 میں چھپاتا ہوں۔ اس پر ابن صیاد نے قہقہہ پر اعتراض نہیں کیا کہ نبی اور رسول کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ دل میں چھپی
 ہوئی بات کو جان لے بلکہ یہ بات مسلمات سے مخفی اور وہ بھی جانتا تھا کہ جو نبی یا رسول ہوگا اس کو پروردگار عالم ایسی نظر عطا فرمائے

sunnahschool.blogspot.com

کہ اسے دلوں میں چھی ہوئی باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے ابن صیاد کے صحیح مذہبنا سکنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا، پہلے ہٹ کر اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا یعنی جب تڑپل میں چھپی ہوئی بات نہیں بتا سکتا تو تیرا دعوتی ثبوت کہنا بے سے ہی غلط ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو انہیں کرام کو عام انسانوں کی طرح دوسروں کے دلوں میں چھی ہوئی باتوں سے بے خبر مانتے اور مانتے ہیں۔ انہیں مشنڈے دل و دماغ کے ساتھ سروجا چاہیے کہ ان کا یہ عقیدہ کہیں شان رسالت کا انکار تو قرار نہیں باجا، پروردگار عالم ہمیں وہی عقیدے رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے جو انہیں قرآن و حدیث سے انذکر کے اپنی تصانیف عالیہ میں صحت فرمائے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ عقائد کی صحت ہی نہایت کی نہایت ہے اگر ان بزرگوں کے ہاتھ ہوتے عقائد کے ضلالت کوئی عقیدہ رکھتا تو یہ اثر وہی سماجی و بربادی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۵۲۸ کے اندر بھی موجود ہے۔

ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ہر جا ایسے وفد کو جو ہمارے پاس رسوائی اور نرساری کے بغیر آئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارا قبیلہ بڑھتا ہے جبکہ ہمارے اولاد آپ کے درمیان سفر قبیلہ سے لہذا ہم صرف کسی حرمت والے بیٹے میں ہی آسکتے ہیں۔ لہذا ہمیں

کوئی ایسی اٹل بات بتا دیجیے کہ جس کے باعث ہم جنت میں داخل ہو جائیں اولاد کی طرف ہم انہیں بھی دعوت دیں جنہیں نیچے پھوڑ گئے ہیں۔ فرمایا کہ چار چار باریاں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اولاد مال غنیمت میں سے خمس اٹا کر دیا کرو اور کدو کے ٹوسے، اسبڑ لاکھی برتن، لکڑی کے گریبے ہوئے، برتن اندر دھنی برتن میں پیسے کے پھینک کر دے۔

لوگوں کو ان کے ہاں کا نام لے کر بلایا جائے گا۔

ناقص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد شکن کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد شکن کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّخَّاسِ عَنْ أَبِي جَحْشٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَدِمَ وَحَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّ جَبَابُ الرَّوْحِ بِالَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ حَزَانًا وَلَا تَبَاهِي. فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَتَّى تَمِنَ رَيْبِغَةَ وَبَيْبَتَا دَيْبِنَكَ مَضَرًا وَإِنَّا لَكَنْفِصِلُ إِلَيْكَ الْإِنْفِ الْقَشِيرُ الْحَرَامِ فَضَرْنَا يَا مَعْزِلُ فَذَخَلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَذَخَايِبُ مَنْ ذَرَأَتْ نَاقَةَ الْاَدْبِعِ وَالْمَرْبِعِ، أَقْبِسُوا الْقَدْلَةَ وَاتُوا الزَّكَاةَ فَصَوْمُوا مَضَانًا وَاعْمَلُوا خَمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَعْرَتِ.

باب ۶۵۵ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّخَّاسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا الْغَادِرُ يُنْصَبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

sunnahschool.blogspot.com

فَلَا يَنْ

بَابُ ۶۵ لَا يَقُولُ خَبَيْتَ نَفْسِي

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَيْتَ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسَتِ نَفْسِي. ۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَيْتَ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسَتِ نَفْسِي تَابَعَهُ عَقِيلٌ.

بَابُ ۶۶ لَا تَسْتَبُوا الدَّهْرَ

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي شَرِيحَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. ۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْتَبُوا الْعَيْنَ الْكُورَةَ وَلَا تَقُولُوا لِحَبِيبَةِ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ.

بَابُ ۶۵۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكُورُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ إِمَامُ الْمُفَلِّسِ الَّذِي يُدْعَى بِدَيْلِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الضَّرْعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ تَوَصَّفَهُ بِأَنَّهُ كَأَنَّ الْمَلِكَ ثُمَّ دَنَدَ الْمَلُوكُ أَيضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمَلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

بہند شکنی ہے۔

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔

نزدہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا جی خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا جی خراب ہو گیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب ہو گیا ہے اسکی طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

زمانے کو بُرا نہ کہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دینی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انکو کور کورم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

مفلس وہ جو قیامت کے روز مفلس رہا۔

صغور نے فرمایا کہ کورم مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز مفلس ہو گا جیسے اپنے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو حصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف عمدا کی ہے اور اس کی تعریف اتھانی بادشاہی سے کی جاتی ہے۔ پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تروبالا کر دیتے ہیں۔

لِرَبِّهِمْ أَحْمَدُونَ. فَمَ يَذَلُّ لِقَوْلِهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

بَابُ ۶۱۶ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۱۱۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَنَا أَبُو

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ نَحْنُ لَا

تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كِرَامَةَ. فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّهِ ابْنَكَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

بَابُ ۶۱۷ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ

يَأْسِي وَلَا تَكْتَبُوا بِكُنْيَتِي قَالَ لَهُ النَّسَّابُ سَمِّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا تَكْتَبُ

حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ

يَأْسِي وَلَا تَكْتَبُوا بِكُنْيَتِي.

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

عَنْ أَبِي عَرِينَةَ بْنِ سَيْرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ

أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِأَسْمِي

وَلَا تَكْتَبُوا بِكُنْيَتِي.

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ

اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ

الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا تَكْتَبُ يَا أبا الْقَاسِمِ وَلَا تَتَعَمَّرُ

عَيْنًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

لَهُ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

بَابُ ۶۱۸ إِسْمُ الْحَزْنِ

۱۱۲۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

أَبِ بَرَاءِ يَسْأَلُ عَنْهُ بِمَا تَنَكَّرَ بِهِ مِنْ جَلْبَابٍ مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ.

اللَّهُ تَعَالَى كَيْ تَزِدُكَ سَبْعَ سِنِينَ بِرَأْسِ

ابن المنذر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں

سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قائم رکھا پس ہم نے کہا کہ

ہم آپ کو بڑا نفع دے گا کیونکہ اس سے سب سے بڑا نام رکھا جائے گا اور اس کا نام اچھا نہیں۔

جنا عبد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے

بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے روایت کی ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں

سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قائم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ

ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں بکادیں گے، جب تک نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت نہ کریں، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام

پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا

کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت

نہ رکھا کہتے۔

ابو المنذر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام

قائم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں بکادیں

گے اور نہ اس کے ساتھ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کریں گے، پس اس نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے

فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

حزن نام رکھنا۔

ابن السیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان

کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے

درجہ بنت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَدَّثْتُ وَتَأْتِ
أَنْتَ سَهْلًا، قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّيْتَهُ ابْنِي قَالَ
ابْنُ السَّيِّبِ فَمَا زِلْتُ الْمَحْذُوفَةَ فَيَتَأَبَعُدُ -

۱۱۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ
عَنِ ابْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا -

بَابُ تَجْوِيلِ الْأَسْمَاءِ إِلَى إِسْمٍ أَحْسَنَ
وَهَذَا -

۱۱۲۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ مَهْدِيٍّ قَالَ
أَتَى بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَدِّهِ وَوَلَدًا فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْأُسَيْدُ
جَالِسٌ بِحُلِيِّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَكَلَّمَ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِأَبْنِهِ فَأَحْتَمَلَ

مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَقَالَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ
أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبَتَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ
قَلْبَانٌ قَالَ وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ
الْمُنْذِرَ -

۱۱۲۳ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بِنْتُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا
مَرَّةً فَوَقِيلَ تَزَوَّجِي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ -

۱۱۲۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي جَبْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْحَمِيدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ
ابْنِ السَّيِّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدًّا أَحْزَمًا قَدِمَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ

کہتے تھے کہ میں اپنے اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا
ہے۔ ابن السیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال ہمارے
خاندان کی قسمت ہو کر رہ گیا ہے۔

علی بن عبد اللہ اور محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری،
ابن السیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے
دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مندرجہ بالا سید پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بیٹھا لیا
اور اللہ سید بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
سامنے کی کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ پھر ابو اسید نے اپنے لڑکے کو
لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے
اٹھایا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ

ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابو اسید عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! اسے بھجوا دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام
کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو
منذر ہے۔ پس اس کو روز سے اس کا نام منذر
ہو گیا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ حضرت زینب کا نام مرہ تھا تو ان سے کہا گیا کہ تم اپنی
پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

عبد حمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں بن السیب
کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا حزن کے بارے
میں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ
میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں

اس نام کو تبدیل نہیں کر دیں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد عزن و ملال نے ہمارے گھر ڈیرہ ڈال لی ہے جو اہلبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

اسلمین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ مسئلہ فریاد دین سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاظ زمانہ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے تاسم، عبداللہ اور ابراہیم بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ محبوب پروردگار کے صاحبزادے اگر لمبی عمر پاتے اور شرف نبوت سے سرفراز نہ فرماتے جاتے تو یہ ان کے لیے باعث عار ہوتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد عدلے کسی کو نبی بنانا ہی نہیں تھا، لہذا آپ کے صاحبزادوں کو قسام انزل سے لمبی عمر ہی عطا نہیں فرمائی کہ نبوت دینے یا نہ دینے کا معاملہ درپیش ہو۔ اسی لیے انھیں بچپن ہی میں اپنے پاس بلا لیا تھا۔

سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعمت نبوت کی آخری اینٹ اور لمعاظ زمانہ آخری نبی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو خاتمت کے بارے میں اللہ اور رسول نے بتایا اور امت محمدیہ اسی پر تیرہ صدیوں تک بغیر کسی اختلاف کے قائم رہی لیکن تیرہویں صدی کے آخر میں ۱۲۹۰ء میں ہمارے اسی ملک یعنی متحدہ ہندوستان کے اندر دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد تاسم نانوتوی (اشرفی ۱۲۹۶ء تا ۱۸۶۹ء) نے اس مسئلہ عقیدے کے خلاف تحذیر الناس کتاب لکھ کر نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے راستہ بنایا۔ جس کتاب تین سراسر غیر اسلامی عبارتی ملاحظہ ہوں:-

- ۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ صلب میں آخری نبی ہیں گراہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
- ۲۔ فرض افتتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔
- ۳۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی مسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ اٹھے گا چہ جائیکہ آپ کے مبارک کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

نعمت نبوت کے بارے میں نانوتوی صاحب کے یہ وہ نظریات ہیں جو امت محمدیہ نے تیرہ صدیاں گزر جانے پر پہلی دفعہ نئے مسئلوں کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ تھا اور آج بھی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاظ زمانہ نام

انبیاء و رسولین سے آخری ہیں۔ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ نازکی صاحب نے اس کے برعکس بتایا کہ حضور کو زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ماننے والے لیے حرام ہیں جنہیں فہم و فراست حاصل نہیں جبکہ اہل قہم کے نزدیک پھلے یا پہلے نبی ہونے میں باقعات کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری عبارات میں انھوں نے بتا دیا کہ خدا کے زمانے میں کسی نبی کا ہونا یا حضور کے بعد کسی نبی کو پیدا ہونا عقیدہ خاتمیت کے خلاف نہیں بلکہ ایسا ہو جانے پر بھی حضور کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

خاتمیت کے بارے میں یہ نظریات سراسر غیر اسلامی اور کفریہ ہیں۔ مرزائے قادیان بھی اسی چور و دغااز سے قہم و کفر میں داخل ہو گیا اور تیسری و چاروں میں شامل ہونے کا وبال سمیٹ لیا۔ اگر نازکی صاحب سے ہٹ کر بات کی جائے تو دیرہندی حضرات خاتمیت کے بارے میں یہی کہتے ہیں جو اہل حق کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے مثلاً ان حضرات کے منشی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب دکن (پٹی) نے لکھا ہے:-

ان اللغة العربية حاکمة بان معنی خاتم النبیین فالایة
ہو آخر النبیین لا غیر (جایع الہدیٰ)
بے شک عربی لغت اس کا حکم کرتی ہے کہ آیت
کے لفظ خاتم النبیین کا منی آخری نبی ہے ذکر کچھ اور
اگے چل کر اس عقیدے پر تفسیر روح المعانی کے حوالے سے یوں اجاب امت بتاتے ہیں:-

اجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ و
یقطن ان اصر۔ (رایعنا)
امت کا اس معنی پر اجاب ہے اس کے خلاف
دروئی کہنے والا کافر ہے اور امر اگرے کو قتل کیا جائے۔

ایک طرف دیرہندی حضرات اپنے نازکی صاحب کے خاتمیت کے بارے میں تعلق کفریہ نظریات کو اسلامی کہتے ہیں اور دوسری جانب منظم موکر عقیدہ خاتمیت کی خاطر اہل حق سے بھی بڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ مرزائے قادیان کے لیے راستہ نازکی صاحب نے بنایا اور ان کی معنوی ذہنیت ہی سب سے زیادہ ان سے برسر پیکار ہے۔ دیرہندی حضرات کا اس بارے میں کفر اور اسلام دونوں سے محبت رکھنے کا منظر ہرگز نا اہل نظر کے لیے تعجب نہیں ہے۔

خاتمیت کو اسے ہی محمد ہی صاحب کا نظریہ بھی انگلی اہل حق کے مطابق ہے انھوں نے اپنی متعدد تصانیف میں اس عقیدے کو جانجا اور گھل کر بیان کیا ہے۔ اس عقیدے پر اگر برامت کا اجماع دکھانے کی غرض سے انھوں نے بیس حضرات کی شہادتیں پیش کرنے کے بعد لکھا ہے:- یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر چین تک ہر مسلمان ملک کے اکابر علماء و فقہاء اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سینوں و ولادت و وفات بھی دے دیے ہیں جن سے ہر شخص ایک نظر معلوم کر سکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں... ان تصریحوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیا میں اسلام متفقہ طور پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی سمجھی رہی ہے۔ حضور کے بعد نبوت کے دورانے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس ام میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہوئے گا وہی کہے اور جو اس کے دعوے کو نہ مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے وہ قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ جس کی تصریح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے۔ جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام

کے زمانے ہے کہ آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف ماننے رہے ہیں، اس کے علاوہ کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے دھڑے کے لیے نبوت کا دوا نہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ باقی ہے لہذا ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ رحمہم نبوت، مطہرہ لاہور ۱۹۲۲ء (ص ۳۱-۳۲)

موردی صاحب مذکورہ وضاحت کے آخر میں جو سوال کر رہے ہیں، کا جس! وہ سوال کا رخ متفقین کر لیتے۔ مرزا میمون اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ۲۹ سال پہلے شجر خاقیت پر کھپاڑی چلانے والے موردی محمد قاسم نافر تو می صاحب کے عقیدت مندوں سے سوال کرتے کہ موصوت نے خاقیت کا اجماعی معنی سب سے پہلے کیوں بدلا لیا؟ یہ جرأت موردی صاحب کو زندگی بھر نہ ہوئی کہ وہ ان بھی دسی و بر بندہی حضرات والی دورنگی تھی۔ مرزائے قادیان نے نہ خاقیت کے مفہوم کو بدلا تو اس وصال کو واقعی لازم قرار دیتے اور مرزا خاقیت کی تردید میں سرگرمی بھی دکھاتے تھے لیکن مرزائے قادیان کو راستہ دکھانے والے اور سب سے پہلے خاقیت کے اجماعی معنی پر ہمیشہ زنی کرنے والے نافر تو می صاحب کے نام سے پہلے وہ بڑی عقیدت سے حضرت مولانا کا سابقہ لگاتے اور آخر میں رحمة اللہ علیہ کا لاحقہ آویزاں کرتے۔ امسوس!

حضرت نامح گرائیں دیدہ و دل قریشی راہ
کوئی لیکن یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا

علی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن عابدی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابولکیم حضور کے صاحبزادے فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مینک اس کے لئے جنت میں دو دھبلائے والی موجود ہے۔

سالم بن عبد الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اسی کو حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواہ میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ كَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَاءٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مَوْجِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَمَا وَاهُ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي الْعَمَامِ فَقَدْ رَأَى فِي خِيَانِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مَتَّعِدًا فَلْيَتَوَّأْ مَعْدَلًا مِنَ النَّارِ.

۱۱۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
 سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ
 أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ، كُنْتُ مَعَهُ يَوْمَ كَلَّمَهُ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ يُبْرِئُ إِبْرَاهِيمَ
 فَحَنَنْتُهُ بِمَسْوَءِ دَعَاةِ يَأْلُ بَرَكَةَ وَدَعَاةِ الْإِ
 وَكَانَ الْكَبِيرُ وَدَا أَبُو مُوسَى.

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْبٍ حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ
 حَدَّادٍ يَأْدُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُعْبِرَةَ بِنْتِ شَعْبَةَ
 قَالَتْ أَنْكَشَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَوَاتِ إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ
 أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۶۶۶ لَتَمِيمَةِ النَّوَلِيدِ
 ۱۱۳۱ أَخْبَرَنَا أَبُو نُؤَيْبٍ الْفَضْلِيُّ بْنُ دَكَيْنٍ
 حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَأْسَهُ مِنَ الْكُتَيْبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ ابْنَ

النَّوَلِيدِ وَسَلِّمْ بَنِي هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَيْحَةَ
 وَالْمُسْتَضْعِفِينَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ
 عَلَى مُضَدِّ اللَّهِمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْنَا سِنِينَ كَسِينِي
 يَرْسَفًا

بَابُ ۶۶۷ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ
 إِيَّاهُ حَرْفًا وَقَالَ الْبُحَارِيُّ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَبَاهُ

۱۱۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
 عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قُلْتُ وَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهِيَ تَرَى مَا لَا تَرَى.

البریدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ جب میرے گھر کا پیدا ہوا تو میں اسے نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ میں آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، مجھ
 کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لئے دعا سے بركت
 کی اور پھر وہ میرے سپرد کر دیا اور یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب
 سے بڑا صاحبزادہ تھا۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
 اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم فوت ہوئے
 تو سورج کو گرہن لگا۔ حضرت ابو بکر نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ولید بن ولید کا نام۔
 سعید بن سید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی۔
 اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن

بن ابو ریحہ اور مکہ مکرمہ کے کز وروں کو نجات عطا
 فرما۔ قلبیہ مضر کی سخت پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف
 جیسے قحط کے سال مسلط کر دے۔

اپنے کا نام گھٹا کر لینا۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔
 اے نبی کے باپ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائش! یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام
 کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت
 انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

sunnahschool.blogspot.com

ابو ظہر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سوادہ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام انجشہ سوادیوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! اپنی شیشیوں دان سوادری کو آہستہ چلا۔
پیدا نش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا۔

۱۱۳۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ فِي النَّقْلِ وَانْجَشَهُ غُلامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْتِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا انْجَشُ رُدِّدَكَ سَوْفَكَ بِالْفَوَارِيزِ
بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو امیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اس کا دودھ کھپڑا یا جاجکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لائے تو فرماتے اے ابو امیر! بغیر کا کیا بنایا، نعر کے ساتھ وہ ٹھیک کرنا تھا کبھی نماز کا وقت ہر جانا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہونے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہونے سے بھاگنے اور مات کرنا کام فرماتے پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے، چنانچہ آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے۔
دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاهِمِ عَنْ أَبِي الثَّيَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمِيرٍ قَالَ أَحْسِبُهَا فِطْمًا كَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ نَعْدُ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا أَحْضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا نِيَامًا بِالْبَسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيَكُنُّ وَيُبْصِخُ كَمَا يَعْلَمُونَ وَنَعْرَمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا
بَابُ التَّكْنِي بِأَبِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اپنے ناموں میں ابو تراب سب سے زیادہ پسند تھا جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہونے اور ان کا ابو تراب نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا کہ ایک روز حضرت فاطمہ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور کچھ دیوار کے ساتھ بیٹ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے آئے تو ردا دی وہ بیان ہے کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ بیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی پیٹھ ٹی سے بھرنا ہوئی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے ٹی بھانٹنے چلے اور فرماتے کہ اے ابو تراب! اٹھ بیٹھو۔
جو نام اللہ کو سب سے ناپسند ہے۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَكُنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءَ وَعَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ الرَّوَابِ وَإِنْ كَانَ لِيْفَرَحُ أَنْ يَدَّ عَلَى يَمَانِ وَأَسْمَاءُ أَبُو تَرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثِبَ يَوْمَئِذٍ إِطْرَافَ فَنَحَرَ جِرَاحًا صَطْبَجَةً إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ كَيْفَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ سَأَلَ مُضَطْبِجَ فِي الْجِدَارِ كَيْفَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَلَا ظَهْرَهُ تَرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تَرَابٍ
بَابُ الْبُغْضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام سارے جہاں کا مالک رکھا ہوگا۔

اسلام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا نام سفیان کے کئی مرتبہ رکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے بڑا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام ساری دنیا کا مالک رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہ ہوگا یا بادشاہ کہتے ہیں۔

مشرک کی کنیت رکھنا۔

حضرت مسود کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابوطالب چاہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھوڑے پر سوار ہوئے، جس پر فلک کی بنی ہوئی چادری تھی اور وہی عارث

بن محمد کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے نکلے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ چل پھرتے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے، جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے، وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان و مشرک بہت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جب مجلس پر سواد کی گدڑ پڑی تو بنی ہالی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہمارے اوپر گدڑ پڑا تو چنا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے۔ پھر نیچے نزل کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا جنت ابلا! آپ کا یہ طریق عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ سچی ہے تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ دیا کرے اور چھاپ کے پاس جائے اسے یہ تھکے سنا دیا کرے حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ!

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْتِي الْأَسْمَاءُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ نَسْتِي مَلِكَ الْأَمْلَاجِ ۱۱۳۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَخْتِ اسْمِ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ

أَخْتِ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ نَسْتِي بِمَلِكِ الْأَمْلَاجِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرَ تَفْسِيرَهُ شَاهِدُن شَاهِدُ

بِأَنَّ كُنْيَةَ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

يُرِيدَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ۱۱۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

الْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْبَةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ هُرَيْرَةَ

بِنِ الْبَيْرَانِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَكِبَ عَلَى جَارِ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَذَكَرَتْهُ أَسَامَةُ وَهِيَ إِذْ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ ابْنِ

الْحَزْمِ بِرَقِيبٍ وَقَعَبًا بَدْرًا فَسَأَلَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَادِثٍ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ وَالْأَمْرُ فِي الْمُسْلِمِينَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَدَّاسَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ

مُحَاجَّةَ الدَّائِيَةِ حَمْرُ ابْنِ أَبِي النَّظَّةِ بِرَدَّاسَةَ وَقَالَ لَا تَغِيْبُوا عَلَيْنَا فَسَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَذَكَرَ

فَدَا حَاهِرًا إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ كَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ

کیوں نہیں آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے بستہ کرنے میں نہیں مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو لوگوں میں ہوتے گی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے گمتم تھا ہوا جانتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برا بھلا کہنے رہے یہاں تک کہ وہ ہاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چلے گئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات

سنی ہے؟ عباد اللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے۔ یہاں رسول اللہ میرے والدہ صاحب آپ ہم فہم ہوں، آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں نے ملے کر لیا تھا کہ اے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سربراہ بنا دیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو بھٹا کر وہ ایسا کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

معاف فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی پر مہر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور ضرور تم اگلے کتاب والوں سے سونگے۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴) نیز فرمایا۔

بہت سے اہل کتاب نے چاہا کہ سورۃ البقرہ آیت ۱۰۹ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلایہ عقوبت سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ ان سے سبیلے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ جب آپ نے غزوہ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ نے کفایت کر گروہوں اور قریش کے سرداروں کو جنہیں قتل کر دیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب منصور و مظفر ہو کر مال غنیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرگروہوں اور قریش کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سہول اور اس کے ساتھی مشرکوں بت پرستوں نے کہا کہ اے سلام غالب آگیا ہے لہذا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا أَحْسِنُ مِمَّا نَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا كَلَّا تَوَدَّ نَابِعُ فِي نَجَابِ السَّنَاءِ كَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ رَدِّ أَحَدٍ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَانَتْكَ فِي نَجَابِ السَّنَاءِ تَأْتِيكَ ذَلِكَ فَاسْتَبِ الْمُسْلِمُونَ وَ الْمَشْرِكُونَ، وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَشَاوَرُونَ خَلْفَ يَزُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْضِبُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَنَسَا حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبِی أَنْتَ أَغْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ خَوَالِدِی أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَعَنَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَعَنَّا اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَی أَنْ يَتَوَجَّهُوا وَيَحْضُرُوا بِالْعَصَابَةِ فَلْتَارِدَ اللَّهُ

ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ لِي شَرِّكَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ كَعَلَّيْهِ مَا رَأَيْتَ، فَحَقَّ عِنْدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَاهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمَشْرِكِينَ، وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْكَذِبِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَ لَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ آوَوْا إِلَيْكَ الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ وَذَكَرَ بَرِّقِينَ أَهْلَ الْكِتَابِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاقَلُ فِي الْعَقْرِ عَنَّا مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى إِذْ نَزَلَ فِيهِمْ فَلَمَّا عَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرَأُ قَتْلَ اللَّهِ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صِنْتِ دِيْدِي أَنْكَارًا وَسَادَةً قَرَيْشٍ فَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَاهُ مِنْ صَوْبَرِيْنَ غَائِبِينَ مَعَهُمْ لَسَدًا مِنْ صِنْدِ نَبِيِّ الْكُفَّارِ وَسَادَةً قَرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي ابْنِ سَهْلٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ عَبْدَةَ

sunnahschool.blogspot.com

کے دستِ حق پرست پر (دکھا دے) کو اسلام کی بیعت کرنی اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔

عبداللہ بن سارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یہ رسول اللہ کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچایا ہے۔ فرمایا ہاں وہ اب کم گری آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں۔ ابن الحنفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انسؓ کو حضرت ابو طلحہؓ کا کافوت ہو گیا اتوں سنہ پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلمہ نے جواب دیا۔ اب اس کی جان آرام میں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر رہا ہو گا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ہاتھ والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے الجھنسا شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔

ثابت اور ابو طلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور الجھنسا نامی ایک غلام حدی خوائی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے الجھنسا! ان شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔ ابو طلحہ کا بیان ہے کہ عورتوں کو۔

قوادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ ہاتھ والے کا نام الجھنسا تھا اور اس کی

الذَّكَايِنَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ قَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَمُوا.

۱۱۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَدْعَتُ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ خَافَتْهُ كَانَ يَخْطُوكَ وَيَقْضِبُ لَكَ كَأَنَّكَ تَحْمَرُّ فِي ضَحْصِحِيهِ مِنْ تَأْيِيبِ لَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّمَارِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

۱۱۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَكِينٍ هَذَا نَفْسُهُ وَأَرْجُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَدْرَجَ وَظَلَّتْ أَبْهًا صَادِقَةً.

۱۱۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَكِينُ هَذَا نَفْسُهُ وَأَرْجُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَدْرَجَ وَظَلَّتْ أَبْهًا صَادِقَةً.

۱۱۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَكِينُ هَذَا نَفْسُهُ وَأَرْجُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَدْرَجَ وَظَلَّتْ أَبْهًا صَادِقَةً.

۱۱۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَكِينُ هَذَا نَفْسُهُ وَأَرْجُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَدْرَجَ وَظَلَّتْ أَبْهًا صَادِقَةً.

آواز بہت اچھی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے الجحشہ! اہستہ چلا شیثوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نازک حواتین کو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی مضرت نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

بھٹی بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کے معلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بعض

اوقات وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کان کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مریض دوسرے مریض کے کان میں آواز پہنچاتا ہے اور بھڑکا ہوا اس میں سو سے زیادہ بھوٹ بلا لیا کرتا ہے۔

آسمان کی جانب دیکھنا۔

ارشاد دریا بی ہے۔ کیا اونٹ کو نہیں دیکھا کہ کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا بلند کیا گیا (سورۃ القاشیرہ آیت ۱۸: ۱۸)۔ ایوب، ابن بابلیکہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بھر بھر پر وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا تو ایک

لَمَّا بَحِثْنَا وَكَانَ خَمْسُ الصُّوْتِ فَقَالَ رَبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُقَيْدَاكَ يَا أَبَجَشَةَ لَا تَكْسِرِ الْعَوَارِيْمِزِ. قَالَ قَتَادَةُ يُعْبَى ضَعْفَةُ الْبَسَاءِ.

۱۱۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ يَأْتِيهِ يَنْبَغِزٌ فَزَعَرَ فَزَكِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَرَ لِي أَنِّي طَلَعْتُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ كَثْفٍ وَرَأَى وَجَدْنَا لَهُ لَبْحَرًا.

بَابُ ۶۴۳ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلنَّبِيِّ: أَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْبَغِي أَنْ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

۱۱۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَفَّانِ

فَقَالَ: لَمْ يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ؛ فَأَلْوَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ يَحْدَثُونَ أَحْيَانًا بِاللُّغِيِّ وَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُهَا فِي أذُنِ وَلِيِّهِ فَتَرِدُ الدَّجَاحَةَ فَيَخْطِرُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ قِيَامَةِ كَذِبَةٍ.

بَابُ ۶۴۴ رَفْعُ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلُهُ: تَعَالَى: أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خَلَقَهَا وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ. وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ: عَنْ عَائِشَةَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَفِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابو عبد الرحمن مسلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازہ سے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ ایک کھڑی کے ساتھ زمین پر لیٹنے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ تم کو کوئی نہ ہر ایک کے لئے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

پھر جس نے دیا اور رہ برہیز گاری کی۔
تعب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ نَاهٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَائِزٍ فَجَعَلَ يَنْكُثُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ بَرِعَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَهَالُوا أَفْسَلًا تَتَكَلَّمُ قَالَ أَعْمَلُوا فَمَا مَيَّسَ فَمَا مَأْمَنَ أَعْطَى فَاتَّقَى الْآيَةَ.

باب ۶۶۷ الشُّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ التَّحْنِيطِ

ہند منت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ نے کہا سبحان اللہ! کتنے خزانے اور کتنے نازل فرمائے گئے ہیں۔ ہے کوئی بوجھوں والی ٹونوں کو جگا دے، اس سے آپ کی مراد اپنی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں بہت ہی کپڑے پہننے والی ٹونیں قیامت میں تنگی ہوگی۔ حضرت ابی جہاس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاقی دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ثَلَاثِي هَذَا بَدَتْ الْحَارِثُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَقْبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْغَزَائِنِ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفَتَنِ؟ مَنْ يُوقِظْ صَوَاحِبَ الْحَجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَرْوَاحَهُ حَتَّى يُصَلِّيَتْ رَبُّ كَأَسْبَابِ فِي الدُّنْيَا عَابِيَةً فِي الْآخِرِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ.

ابو الیمان اشعیب نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہما زہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت... کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ پس وہ نشا کے وقت کھڑی ہو کر آپ سے باتیں کرتی رہیں پھر جانے کے لئے کھڑی ہو گئیں تو پہنجانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْيُقٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حِجِّي زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرُورًا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عِنْدَ سَاعَةٍ مِنَ الْجَسَاءِ ثُمَّ قَامَتْ

تَنْقَلِبُ فَتَأْمَمُ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْبَلُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ
مَنْكِبِ أُمِّ سَلَمَةَ تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرِيئًا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقَدْ أَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّمَا هِيَ
صَغِيَةٌ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَكَبُرَ عَلَيْهَا، قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ
آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَعْدِيَتْ فِي
قُلُوبِكُمَا.

بَابُ التَّهْمِي عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ كَثَادَةَ
قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَيْبَانَ الْأَزْدِيَّ يَخْبَثُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْكِلِ التَّمِيمِيِّ قَالَ تَهَمَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ
لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَتَكَا الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْعَأُ الْعَيْنَ
وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

۱۱۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ
حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ أَسَمٍ بْنُ مَالِكٍ تَهَمَى اللَّهُ فَدَهَى
قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَهَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يَسْمَعْتِ الْآخَرَ فَوَقِيلَ لَهُ
فَقَالَ هَذَا أَحَدُ اللَّهِ وَهَذَا الرَّجُلُ أَحَدُ اللَّهِ.

بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ

۱۱۵۳ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاذَةَ
بِنْتُ سُوَيْدِ ابْنِ مَقْرِبَانَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ شَيْئَاتٍ
عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْوَالِدَيْنِ وَاتِّبَاعِ الْخَيْرِ

مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے نزدیک حضرت ام سلمہ
نزدیکی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی تو پاس سے دو انصاری
گندے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، پھر
وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان دونوں سے فرمایا۔ خدا تمہارے یہ صلیب منت تھی
ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول
اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب نظر آئی فرمایا
کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا
ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی گندہ سوسہ
نہ ڈال دے۔

کنکریں پھینکنے کی ممانعت۔

عقبة بن صہبان الردی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ
بن مسفل مزی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے کنکریں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور
ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مانا جاتا ہے
اور نہ دشمن کو زکبہ پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھونکنا یا دانٹ
تورنی ہے۔

پھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور وہاں ہولے پھینکا تو
ایک کے جواب میں آپ نے فرمایا الحمد للہ کہا اور دوسرے کے جواب
میں نہ کہہ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ
کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

پھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب۔

معاویہ بن سہبہ بن مفرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن
عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں
منع کیا ہے ہمیں بیماری کی عیادت کرنے، جنانہ سے کے ساتھ چلنے،
پھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا

جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور تقسیم پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی یا سونے کا پتھلا نیز بزمیہ فرمایا ہے۔ مستندس اور میاثر کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

پھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جمائی کے وقت کیا ناپسند ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ پھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب کسی کو پھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے نئے تو بڑھنگ لٹکے اور جمائی، شیطان کی طرف سے ہے لہذا جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہیے اور جمائی میلنے والا جب ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

جب کوئی پھینکے تو اسے کیا جواب دیا جائے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو پھینک آئے تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ یہ بڑھنگ لٹکے اور جب یہ بڑھنگ لٹکے تو یہ بڑھنگ لٹکے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے۔

اگر پھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے۔

سیلان نبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو پھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے جواب میں یہ بڑھنگ لٹکے اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ

وَكُنْتُمْ مِنَ الْعَاطِسِ. وَرَجَابَةُ الدَّاعِي وَرَدَّ التَّكْلِيمِ وَنَصَرَ الْمَظْلُومَ. وَإِبْرَارُ الْمُعْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبِّ عَن حَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَكْفَةَ الذَّهَبِ. وَعَنْ نُبَيْرِ الْحَرِيرِيِّ وَالذِّي يَبَاحُ وَالشُّنْدُسُ وَالْمَيَاثِرُ. **بَابُ مَا يُسْتَجِيبُ مِنَ الْعَاطِسِ وَمَا يَكْرَهُ مِنَ التَّكَاوُبِ**

۱۱۵۳. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَجِيْدُ الْعُقَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَتَى اللَّهُ بِحَيْثِ الْعَطَاسِ وَبِكَرِهِ الشَّوَابِ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مَسْمُوعٍ أَنْ يُسَمِّتَهُ دَامَ الشَّوَابُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ نَشِيطِ الشَّيْطَانِ مَا اسْتِنطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَاضِحَكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

بَابُ ۶۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُسَمِّتُ.

۱۱۵۵. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَةٍ

بَابُ ۶۸۳ لَا يُسَمِّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ.

۱۱۵۶. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَابٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا دَلَّوْا بِسَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَمَّتْ هَذَا أَوْ لَمْ تَمِثْنِي

اس نے الحمد للہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔
جہانی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور
جہانی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے
اور وہ اٹھ اٹھ کے تو ہر مسلمان پر حنی ہے جو اسے سنتے کہ اس
سے بڑھکتا اللہ کے اور جہانی شیطان کی طرف سے
ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جہانی آئے تو چاہیے
کہ بساط بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو
جہانی آئی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

اجازت مانگنا۔

اللہ کے نام سے شروع جوڑا حیران نہایت رحم کر لیا ہے۔
سلام کی ابتدا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت
پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ مٹر تھا۔ جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ عباد
اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور خود
سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ ذہنی تمہارا آواز لہاتا ہے
اور لاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: السلام علیکم تو انہوں
نے کہا: السلام علیکم وہ سنتے اللہ یعنی فرشتوں نے لفظ رحمتہ اللہ کا
افادہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ
السلام کی صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں
کے قد کاٹھ میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں
میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور اس کے رہنے والوں پر سلام نہ
کرو، ہر تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دعویٰ نہ کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو

قَالَ: إِنَّ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ وَلَعَنَ مُحَمَّدًا اللَّهُ.
بَابُ ۶۸۵ إِذَا تَشَاوَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى
فِيهِ.

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا عاصِمُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّشَاوِبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَ
حَمَدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ مَعَهُ أَنْ يَقُولَ لَنْ
يُزَحِّمَكَ اللَّهُ دَأْمًا التَّشَاوِبَ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا تَشَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْ دَأْمًا اسْتَطَاعَ فَإِن
أَحَدُكُمْ إِذَا تَشَاوَبَ ضَعِيقٌ مِنْهُ الشَّيْطَانِ.

کتاب الاستیذان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۶۸۵ بَدَاءُ السَّلَامِ

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ
عَلَى صُورَةِ رِبِّهِ طَوْلَهُ سِتْرَانِ وَرَأْسُهُ قَلْبَانِ خَلَقَهُ
قَالَ أَذْهَبَ فَسَلَّمَ عَلَى أَدْرَكَكَ الشَّرَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
جُلُوسٍ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ فَإِذَا هِيَ تَحِيَّتُكَ وَ
لِحْيَةٌ ذُرِّيَّتُكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوا وَرَحْمَةُ اللَّهِ
فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ جَلَسَ
بِرَأْسِ الْخَلْقِ يَنْقُصُ بَعْدًا حَتَّى الْآنَ.

بَابُ ۶۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَبْرُورَةٍ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

زیا و سبب بھی بغیر مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس بیٹے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لئے بہت مستحکم ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں گراؤ گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے بستے کا نہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (سورۃ النور آیت ۲۷ تا ۲۹)۔ سعید بن ابوالحسن نے حمزہ شہری سے کہا کہ ظہیر عرب تمہاری اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کبھی نہ کھینچیں اور اپنی نظر نہ گھبراہٹوں کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۰)۔ قتادہ کا بیان ہے کہ یہ ان مردوں کے متعلق ہے جو حلال نہیں ہیں۔ نیز اللہ شاد درباری ہے۔ اور مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کبھی نہ کھینچیں اور اپنی پارہ سانی کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۱)۔ نظر کی حیثیت اسی کو کہتے ہیں کہ جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھنے۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے باوجود میں نہ ہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسکا دیکھنا

درست نہیں ہے اگر وہ چھوٹی لڑکی ہو۔ عطاء نے ان لوگوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے جو کہ مکروہ میں جتنے کے لئے آئی ہیں سوائے اس کے کہ خریدنے کا ارادہ ہو۔
سیمان بن یسار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک تو برو آدمی تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مساس بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ خزیمہ کی ایک عورت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کہی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسئلہ دریافت کرنا تھا۔ پس حضرت فضل اس کی جانب دیکھنے لگے اور انہیں اس کا حسن و جمال پسند آ گیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور حضرت فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر منہ دوسری طرف کر دیا تاکہ اسے نہ دیکھیں۔ وہ عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج

فِيهَا احَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوْا فَاَرْجِعُوْا هُوَ اَزْكى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَلٰكُمْ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَبَدَّلُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ الْحَسَنُ لِحَسَنِ اِنْ لَبَّاءُ الْعَجْمُ يَكْتَفِيْنَ صَدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ قَالَ اَصْرَفْ بَصْرَكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عُدَّوْجَلَّ حَلُّ الْمُوْمِنِيْنَ يَخْضُوْنَ مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْنَ مِنْ وُجُوْهِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقَدْ لَبَّوْهُنَّ اَنْ يَخْضُوْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ. حَاشِيَةُ الرَّهْرِيِّ فِي النَّظْرِ اِلَى الشَّيْءِ لَمْ تَحْضُ مِنْ النِّسَاءِ اِلَّا بِصَدْرِ النَّظْرِ اِلَى شَيْءٍ بِرِيْعَتِهِنَّ مَعْنَى يَنْتَهَى النَّظْرُ اِلَيْهِنَّ اِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً وَكَرِهَ عَطَاءُ النَّظْرُ اِلَى الْجَوَارِي يَبْعَنُ مَكَّةَ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ اَنْ يَشْتَرِيَ ۱۱۵۹ - حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ مَعْبُدٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلَفَ عَلٰى عَجْرَةَ اِحْلِيَتْهُ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا اَوْقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ، وَاَقْبَلَتْ امْرَاَةٌ مِنْ حَتَّعٍ وَضِيئَةٌ سَتَفَتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاَعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَمَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَاخْلَفَ بِبِيْدِهِ فَاخْتَدَّ بِدَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَّ اِلَى وَجْهِهِ عَنِ النَّظْرِ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ

sunnahschool.blogspot.com

فرض کیا ہے لیکن میرے ابا حیان بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور ساری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ پس کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

عطار بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ استنوں میں بیٹھنے سے بچنے رہنا۔ لوگ عرض گزارا کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا، اور بری باتوں سے منع کرنا۔

السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

تسلیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو پھر تمہارا توڑ بھاری طرف کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے: سلام لرباکی سماوات اللہ کے لئے جس اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اسے نبی: آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اور پر بھی سلام ہو اللہ اللہ کے ایک بندے کو بھی۔ کیونکہ جب اس طرح کہا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائے گا (پھر کہے) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ رضی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اغتیا ہے کہ

فَرِيضَةً لِلَّهِ فِي الْحَجِّ عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَيُّ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْتَجُّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَرْحَةَ بْنَ نَهَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ يَسَافِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفْرًا وَالْمَجْلُوسِينَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ بَعْثٍ لَنَا بِمَا نَتَخَذُكَ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَيْنَكُمْ إِلَّا الْمُجْدِسَ فَأَعْطُوا الظَّرِيفِينَ حَقَّهُ، ذَلُّوا وَ مَا حَقَّ الظَّرِيفِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَ كَفُّ الْأَذَى وَ سَادُّ السَّلَامِ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

باب ۶۸۔ السَّلَامُ مِنْهُمْ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَإِذَا أَحْيَيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رَدُّوْهَا

۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامُ عَلَى فَلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقِلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فَوَيْتَ حَيْثُ بَعْدَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ . جہ چاہے دعا مانگے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۲۳۵ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث کے اندر التعمیات اور تشہد کے الفاظ سکھائے گئے ہیں جن کے اندر السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ بھی ہے یعنی اسے نبی! آپ پر سلام ہو۔ نام صحابہ کرام ناز کے اندر اسی طرح سلام عرض کرتے خواہ وہ حضور کے پیچھے ناز پڑھتے خواہ دور دراز دیگر مساجد میں پر محو رہے ہوتے۔ حتیٰ کہ جو حضور جہاد کرنے اور دراز مقامات پر چلے جاتے وہ بھی اپنی نازوں میں حضور کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ۔ کہتے۔ ان کے دلوں میں بھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم اتنی دور سے حضور کو کیوں مخاطب کریں۔ اسے دور دراز مقامات سے حضور پر سلام نہ ہی کیوں گے لہذا سلام ہی نہ کریں۔ وہ جانتے تھے

در راہ عشق مرسد قرب ربلد نیست

میں بیعت حیاں و دعا می فرستت

نفس حنفی کی مشہور کتاب در منتار کے اندر اس سلام تیار کے بارے میں یوں ہے:

وَيُقْصِدُ بِالْفَاعِلِ التَّشَهُدَ مَعَارِفًا مَرَادًا لَهَا
عَلَى وَجْهِ انْشَاءٍ كَأَنَّهَا يُحْيِي اللَّهُ وَيُسَلِّمُ
عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى نَفْسِهِ قَاوِلِيًا وَمَا كُنَّا لَأَخْبَارًا
عَنْ ذَلِكَ .
اور تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کو مراد
بلدے اور اپنی جانب سے عرض کرے گویا اللہ تعالیٰ کی
تحیت کرنا اور اپنے نبی کو سلام عرض کرنا ہے اور اپنی
جان اور اولیاء اللہ کو بھی، نہ کہ خبر کے طور پر۔

فخر احناف ملازم ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے در مختار کی رد المحتار کے نام سے مایہ ناز شرح لکھی تھی۔ انہوں نے اس بات کی مزید تشریح و تصریح کرتے ہوئے فرمایا:-

أَيُّ الْأَيْقِصِدِ الْأَخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ عَقْمًا وَقَعْرًا فِي
أَيْعُرَ أَيْعُرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ تَرْبِيهِمْ بِنَحْوَانَا
وَالْعَلَيْكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .
یعنی ان خبروں کی حکایت کا قصد نہ کرے جو سہرا
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب سبحانہ
اور ملائکہ علیہم السلام سے واقع ہوئیں۔

اسلام کے بطلان میں اور اہل سنت و جماعت کے مابین از امام حجت الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) نے اسی عرض سلام بحالت ناز کے بارے میں نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:-

وَأَخْبِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ أَنْكَرِيحًا وَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَلِيُقْصِدَ
أَمَلَكَ فِي آتِهِ يَبْلُغُهُ وَيُرَدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ
أَذَى مِنْهُ . (امداد العلوم، جلد اول)

متممہ ہندوستان کے مایہ ناز محدث، جلیل القدر محقق، فاضل الشان، عاشق رسول، سرمایہ روزگار یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۳ء) نے اسی درجہ کی شرح لکھی ہے یہ بھی فرمایا ہے:-

وَيُسَلِّمُ أَيْعُرَ الْكَلِمَةَ أَنْ كُنَّا لَأَخْبَارًا بِحَسَبِ سِرِّيَانٍ
اور بعض مازوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقتاً

حقیقتِ عمریہ است در ذرائع موجودات و افراد
مکانات - پس آنحضرت در ذاتِ مصیبات موجود
و حاضر است - پس مصلیٰ باید کہ ازیں معنی آگاہ
ہو شد و ازیں شموغ غافل ہوو تا با تدارقِ قرب و اسرار
معرفت متنور و فائز گردد۔

(اشعۃ الہامات، جلد اول)

مخمسہ کے سرایت کر جانے کی وجہ سے موجودات
کے ذروں اور مکانات کے افراد میں - پس اُن حضرت
تربادریوں کی ذات کے اندر بھی موجود اور حاضر ہیں -
پس نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور
اس شہرہ سے غافل نہ رہے تاکہ قرب کے انوار اور منت
کے اسرار سے متنور اور فائز ہو سکے۔

جب میں حالتِ نماز میں ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے ہیں تو نماز سے باہر مخاطبے کے
ساتھ سلام عرض کرنا یا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ - کہنا کیونکر شرک یا ناجائز ہو سکتا ہے؟ کیا نماز کے اندر شرک
کی اجازت ہے اہانت سے باہر یا رسول اللہ کہنا شرک ہے؟ - اس مخاطبے کو شرک یا ناجائز بتانا منکرینِ شانِ رسالت کی
سینہ زدہی اور دعائے کفر کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ عدائے عدو المنین جس جلد یہ بیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا
بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ
کو سلام کیا کریں۔

بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ
۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَيْمُونَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ
وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

بَابُ تَسْلِيمِ الرَّكْبِ عَلَى الْكَاثِبِ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ نَابِثَ مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ
الرَّكْبُ عَلَى الْكَاثِبِ وَالْمَاثِبُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ
عَلَى الْكَثِيرِ

بَابُ تَسْلِيمِ الْمَاثِبِ عَلَى الْقَاعِدِ

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
زَيْدٌ أَنَّ نَابِثَ أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّكْبُ عَلَى الْكَاثِبِ

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد کا بیان ہے کہ

انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، پیدل
چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ
آدمیوں کو سلام کیا کریں۔

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد نے حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل
چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور
تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

وَأَمَّا نِسْيَ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ
بَابُ ٦٩١ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ
 إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ صَهْفَوَانَ بْنِ
 سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسَلِّمُوا
 الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارِعَ عَلَى الْقَاعِدِ وَ
 الْقَلِيلَ عَلَى الْكَثِيرِ

بَابُ ٦٩٢ أَفْشَاءُ السَّلَامِ:

١١٦٥ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَدِيدٌ عَنِ
 الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ معاوية
 بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ النَّسْرِ يَضْنُ، وَرَاتِمَاعِ الْجَنَائِزِ
 وَتَشْمِيطِ الْعَاطِسِ، وَنَضْرِ الضَّرِيفِ، وَعَوْنِ
 الْمَظْلُومِ، وَأَفْشَاءِ السَّلَامِ: وَإِبْرَاهِيمُ الْمُقْسِمِ وَنَهَى
 عَنِ الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَكَهَانِ عَنْ تَخْتِمْ الذَّهَبِ
 وَعَنْ رُكُوبِ الْمِيَاخِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِجِ
 وَالْقِسْبِيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

بَابُ ٦٩٣ السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

١١٦٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
 اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 آئِيَ الْإِسْلَامِ خَيْرًا قَالَ: نَطْعِمُ الطَّعَامَ وَنَقْرَأُ السَّلَامَ
 عَلَى مَنْ عَرَفْنَا وَعَلَى مَنْ لَمْ نَعْرِفْ.

١١٦٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
 عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي الْيُؤُوبِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلَمَاتٍ
 فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا
 بیٹھے ہوئے کو اور کھوٹے آدمی زیادہ آدمیوں
 کو سلام کریں۔

سلام کا پھیلانا۔

سعاد بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت
 براد بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں
 کا حکم فرمایا۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے
 ساتھ جانا، پھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد
 کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا
 کرنا، علاوہ بڑی چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے
 کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پہننے اور ریشم
 دیا ج۔ قمی۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع
 فرمایا ہے۔

واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا۔

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں
 کیا کام بہتر ہے، فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام
 کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

عطاء بن یزید نے حضرت ابوالیوبہ انصاری رضی اللہ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان
 کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے
 زیادہ بھجورے رہے کہ جب وہ میں تو ایک ادھر سے بھیرے اور دوسرا
 ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ بزرگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے کو تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے ہمدہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ اسے ایمان والو۔ نبی کے گھر میں داخل نہ ہونا۔۔۔۔۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اپنی زواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زواج مطہرات ذات کے وقت ہی نضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ پس ایک روز حضرت سودہ بنت زینب باہر نکلیں اور وہ دروازہ پر تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھیں۔ کہتے لگے کہ اے حضرت سودہ! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، صرف اس لالچ میں ایسا کہا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ عدائے بزرگ و برتر نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔

اجازت لینے کا حکم اسی لئے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا ہی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے ایک گھر کے اندر بھانکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت بیک لکھا جس کے ساتھ کھجور تھیں۔ چنانچہ اپنے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو اندر بھانکا رہا ہے تو میں سے زہری لکھ میں مانگتا۔

اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

عبید اللہ بن ابوبکر نے حضرت انس بن مالک رضی

كَانَ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقْرَأْ فَاخْتَلَسَ اِىْ ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ مِنْ قَامٍ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بِقِيَّةِ الْقَوْمِ وَانَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ بِكُمْ اِنْ هُوَ قَامُوا فَاَنْطَلَقُوا فَاخْبَرْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَالْتَقَى النَّبِيَّ بِنَبِيِّ قُبَيْبَةَ وَانْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اَلَا بِهٖ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا اِمْحَانُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي نَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بِنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عَمْرُؤُ مِنَ اَلْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَوْ يَعْنَلُ دَكَانَ اَمْ رَاجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُنَ لَيْلًا اِلَى لَيْلٍ قَبْلَ اَلْمَنَابِغِ فَخَرَجَتْ سَوَدٌ فَوَدَّتْ رُومَةَ وَكَانَتْ اَمْرًا اَطْوِيلَةً فَرَاها عَمْرُؤُ بِنِ اَلْخَطَّابِ دَهْرَفِي اَلْبَحْلِيسِ فَقَالَ عَرَفْتُكَ يَا سَوَدُ فَجِئْتِ صَاحِبَتِي اَنْ يُنْزَلَ اَلْحِجَابُ قَالَتْ فَانْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَيَّةَ اَلْحِجَابِ

بَابُ ۶۹۵ اَلْاِسْتِثْنَانُ مِنْ اَجْلِ اَلْبَصْرِ

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا اَنَّكَ هَلُمْنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ حُجَيْرٍ فِي حُجَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَحْكُ بِهٖ رَاسَهُ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَحَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اَلْاِسْتِثْنَانُ مِنْ اَجْلِ اَلْبَصْرِ

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اِبْنُ زَيْدٍ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک گھر سے میں بھانک کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا پھل یا کتنے ہی پھل نے کھائے اور گویا آپ اسے تلاش کر رہے تھے کہ اس کی آنکھ میں تیرا ماہ دیں۔

ترجمہ گاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کے قول سے زیادہ کم سے مشابہت کبھی دلی اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت میں بھی طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو کم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابوہریرہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور ترجمہ گاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے۔

سلام کرنا اور اجازت تین بار مانگنا۔

نامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام کرنے تو تین بار کرنے اور جب کچھ فرمانے تو اسے تین بار دہراتے۔

بہر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر سے تین بار اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی پس میں واپس لوٹ آیا حضرت عمر نے کہا کہ آپ کو کھڑا ہونے سے کس چیز نے مانع کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْقَالِ أَوْ بِمِثْقَالَيْنِ فَكَانِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ يَخْتَلُّ الرَّجُلُ لِيُطْعِمَهُ.

باب ۶۹۶ زنا الجوارح دون الفرج

۱۱۷۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ أَرَأَيْتُمْ أَشْبَهَ بِاللَّسِيمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّثِقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّسِيمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَفْظَةً مِنَ الزَّيْنِ أَدْرَكَ ذَلِكَ كَالْحَالَةِ فَرَزْنَا الْعَيْنَ النَّظْرَ وَزَيْنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ قَمِيًّا وَنَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَيِّدُ ذَلِكَ ضَلَّةٌ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

باب ۶۹۷ التَّسْلِيمُ وَالِاسْتِثْنَاءُ نَلَاقًا

۱۱۷۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا فَلَمَّا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا

۱۱۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سَفِيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْبَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ أَجَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُورٌ فَقَالَ: إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمَلٍ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَوَجَّهْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: إِسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا

قَلَّمَ يُؤْذَنُ لِي فَدَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللَّهِ لَتَعَيَّنَ عَلَيْهِ بَيْنَهُ أَمِنْتُمْ أَحَدًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعَيْبٍ: وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا اصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتَ اصْغَرَ الْقَوْمِ فَفَنَنْتَ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عَمَّا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرِ سَمِعَتْ أَبَا سَعِيدٍ يَهْدَا.

باب ۶۹۸ إِذَا أُرْعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَهُ هَلْ لِيَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ آذَنٌ.

۱۱۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ بِنَا فِي قَدَاجٍ. فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ الْحَقُّ أَهْلُ الصُّبَّةِ فَأَدْعُهُمْ إِلَيَّ، قَالَ فَاتَّبَعْتُمْ فَدَعَوْهُمْ. فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَادْنَلْنَاهُمْ فَدَخَلُوا.

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۱۱۷۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَلُهُ. بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَ النِّسَاءِ عَلَى الرَّجَالِ.

۱۱۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ پس ٹوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کو اس پر دلیل قائم کرنا ہوگی، کہ آیا تم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کی گواہی وہی ہے جو بھوکوں میں سب سے چھوٹا ہے حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ حاضرین کے اندر سب سے کم عمر میں مظاہرین میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ گیا اور حضرت عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن ہریرہ بھی حضرت ابو سعید خدی سے ایسا ہی سنا ہے۔

جب کسی آدمی کو بلا یا جملے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے؟ سعید، قتادہ، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لئے وہی اجازت ہے۔

مما بدکا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے ابو ہریرہ! اہل صفحہ کے پاس جاؤ انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت طلب کی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

بچوں کو سلام کرنا۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی تھا۔

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔

ابومارم کا بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ مجھ کے روز کی بہت خوشی مناتے ہیں نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟
فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو ہمیں بھصاعہ کی طرف بھیجتی تھی۔
ابن مسعود کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چند در
کی جڑوں سے کرائیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر ان میں جو کے چند دانے
ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر لوٹتے اور
اسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش
کرتی، جس کے باعث ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی
قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو
تمہیں سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا
و علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو
ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مراد تھے۔ شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس
نعمان، زہری (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ذکر کا تشریح
بھی ہے۔

جب کوئی کہے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔
پھر یہ کہنا کہ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آس کر ضے کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔
پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں
نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہوں،
گویا یہ ناپسندیدہ خاطر ہوا۔

جواب میں علیکم السلام کہنا

حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ و علیہ السلام ورحمۃ اللہ اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو
جواب دیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

ابن ابی حازمہ عن ابن عمر عن ابيه عن سهل قال: كنا نفرح
يوم الجمعة، قلت وليم: قال كانت لنا عجوة
تؤسب الى بصاعة، قال ابن مسعود: نخل بالدينية
فتأخذ من أصول النخل فتطرحه في قدر، و
تكرر حبات من شعير فإذا أصلنا الجمعة
انصرقنا ونسلم عليها فتقدمه اليتا فنفرح
من أجله، وما كنا نفضل ولا نتغذى إلا
بعد الجمعة.

۹۹۱ | بعد ذلك ابن مقابل أخبرنا عبد الله
أخبرنا معمر بن الزهري عن أبي سلمة ابن
عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة
هذا جبرئيل يقر عليك السلام، قالت قلت
وعلية السلام ورحمة الله، ترى ما لا نرى
ثريدا رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعه
شعيب فقال يونس والنعمان عن الزهري
وبركاته.

باب إذا قال من ذاق قال أنا

۹۱ | حدثنا أبو الوليد همام بن عبيد
الملك حدثنا شعبة عن محمد بن المنكدر قال
سمعت جابر رضي الله عنه يقول أتيت
النبي صلى الله عليه وسلم في دين كان على أبي
فدققت الباب فقال: من ذاق فقلت أنا،
فقال: أنا أنا، كأنه كرهها.

باب من ركب فقال عليك السلام و
قالت عائشة وعلية السلام ورحمة الله
وبركاته، وقال النبي صلى الله عليه وسلم
ركب الملائكة على آدم السلام عليكم و
رحمة الله.

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک
میٹھے ہوں۔

عزیز بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے
نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھر سے پر سوار
ہوئے جس پر فک کہرنائی ہوئی سپاہی ہوئی اسی اور نبی صارت ہی
خندرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی مزاج چوکی کے لئے روانہ ہوئے
اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کا
واقعہ ہے۔ آپ پہلے بیٹھے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں
عبدالرحمن بن ابی بن سلول بھی موجود تھا اور عبدالرحمن بن ابی کے مسلمان ہونے
سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس بھان مٹی کا کلبہ تھا جس میں مسلمان، مشرک
بت پرست اور یہودی موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن واہب
بھی وہاں تھے جب مجلس پر سوار کی گروٹری تو ابی بنی نے اپنی ناک چلا دی
سے پھیلائی اور کہہ دیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر مجھے انہیں خدا کی طرف
دعوت دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا، اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا۔
جناب واللہ آپ کا یہ طریق عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا، اگر یہ پیغام حق ہے تو
مجلسوں میں گواہین نہ رکھو، کیا کرو، جو آپ کے پاس جائے اُسے یہ کہئے سنا دیا
کہ حضرت عبداللہ بن واہب نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ ہماری مجلسوں میں
تشریف لیا کریں کیونکہ ہم سے پسند کرتے ہیں، اس پر مسلمانوں نے مشرکوں اور
یہودیوں کو بلایا اور انہیں لے کر یہاں تک لے گیا کہ انہیں لے کر لایا گیا
پر آواہ تھے چنانچہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بلا کر حاضر کر لے گئے پھر
اپنے جلاز پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا اے سعد
تم نے سنا جو ابو حباب نے کہا، اس سے عبدالرحمن بن ابی سلول تھا اور اس نے
ایسا ایسا کہا ہے، وہ عرض گزرا ہوسے کہ یا رسول اللہ اے مسافر فرما
دیکھو اور درگزر کیجئے، اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا
بیشک اس قسم کے باشندے اس بات پر متعلق ہو گئے مگر اے
اپنا ادا شاہ بنا کر اس کی تاج پوشی کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس حق
کے ذریعے جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اُسے رد کر دیا تو اس بات
سے وہ پست و اٹھتا ہے اور اسی لئے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَحْلَاطٌ
وَمِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ
۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْثَمُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ جِمَارًا عَلَيْهِ إِكَاظٌ نَحْتَةٌ قَطِيفَةٌ فَذَكَرَتْ
وَأَرَدَتْ وَسَادَةَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَحُودُ سَعْدَ
بْنَ جَبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ وَذَلِكَ قَبْلَ
وَقَعْتِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَحْلَاطٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَادَةُ الْأَوْقَانِ وَالرُّهُدِ
وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ وَفِي الْمَجْلِسِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ التَّجْلِسَ
بِحَاجَةِ الدَّابَّةِ خَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَةَ
بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغَيِّرُوا عَلَيْنَا كَسَلَمَ عَلَيْكُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَتَرَى
فَدَا عَاهُ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ رَكِبَهَا الرُّهُدَى لَا أُحِينُ
مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا لَأَتُودِنَا فِي
بِحَالِنَا وَإِسْجَعُ إِلَى رِيحِكَ مِمَّنْ جَاءَكَ مِنَّا
كَالْمُضْمِنِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اطَّلَعْنَا فِي
مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحْبُذُ ذَلِكَ فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا
فَلَمَّ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ فِيهِمْ
لَهُمْ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ
فَقَالَ أَيُّ سَعْدًا لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يَوْمَ بَدْرٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنِّي
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَإِنَّهُ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي
أَعْطَاكَ وَلَقَدْ أَمْرٌ مَطْلَعٌ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرِ وَعَلَى أَنْ
يَتَوَجَّهَ فَيَعْبُدُونَ بِالْإِصَابَةِ فَلَمَّا سَدَّ اللَّهُ ذَلِيلَهُ

sunnahschool.blogspot.com

نے ملاحظہ فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمادیا۔

جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا ارشاد ہے کہ شرفی کو سلام نہ کرو۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوہ تبوک سے پچھلے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمادیا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھو حضور سلام کا جواب دینے کے لئے لب ہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں اسی حالت میں پچاس روز پورے گزار گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد بارگاہِ محمد وندلی میں ہمارا توبہ قبول ہونے کا شہادہ سنایا۔

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَلَسَّامُ عَلَيْكُمْ یعنی تمہارے اوپر موت ہو۔ پس میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اے عائشہ! جانے دو اللہ تعالیٰ ہر کام میں تمہاری کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کی گفتگو سنی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں نے وہ علیکم یعنی اور تمہارے اوپر ہو، کہہ دیا تھا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودی تمہیں سلام

بِالْحَقِّ الَّذِي اَعْطَاكَ شَرِيفًا بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَّيْهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيَّ مِنْ اِقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يُؤَدِّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَ اِلَى مَتَى تَتَبَيَّنَ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيَّ شَرَابَةَ الْخَمْرِ.

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ جِبْنَ تَخْلَفَ عَنْ يَمِينِكَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَ اَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ اَقُولُ فِي قَلْبِي حَتَّى تَنْتَقِيَهُ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ حَتَّى كَمَلْتَ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَ اَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ.

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَيَّ اَهْلِ الدِّمَامَةِ السَّلَامُ

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّيْطِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَهَيْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ يَا اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كَيْلَهُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ لَوْ تَسَمَّ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہیں تو ان کے جواب میں تو علیکم کہہ دیا کرو۔
 عبیدہ بن ابو بکر بن السنہ نے حضرت انس بن مالک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل کتاب
 تمہیں سلام کہیں تو ان کے جواب میں وہ علیکم کہہ
 دیا کرو۔

قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُم
 السَّلَامَ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ .

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ حِينَمَا
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ
 فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ .

بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ يَهُودٍ
 عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَكْبِرَ أَمْرًا

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَبْلُولَ حَدَّثَنَا

ابن ادریس قال حدثني حصين بن عبد الرحمن
 عن سعد بن عبد الله عن أبي عبد الرحمن الشيباني
 عن علي رضي الله عنه قال بعثني رسول الله

صلى الله عليه وسلم والربيع بن العوام و
 ابان مرثد الغنوي فكلنا فارس فقال انطلقوا
 حتى تأتوا روضة خانة فان بها امرأة من

المشركين معها صبيقتان من خاطب بن ابي
 بلتعثة الى المشركين قال فادركناها تير علي

لها حيث قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 قلنا اين اتيك الكتاب الذي معك قالت ما معي

كتاب فالتفتنا فما بغيننا في رحيلنا فما وجدنا
 شيئا فقال صاحبناي ما نرى كتابا قال قلت

لعبا عنت ما كذاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
 والدي مختلف به لئن خرجت ابيك اولا جردت لك

قال فلما رأيت الجد مني اهوت ببديها الى محمد قريتها
 وهي محجزة بكساء فخرجت الكتاب قال

فاطلقنا به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقال ما حملك يا خاطب على ما صنعت ؟

قال ما ابي الا ان اكون مؤمنا بالله ورسوله ط

جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد کے
 خلافات لکھا ہوتا کہ صورت حال واضح ہو جائے۔

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت

ابو مرثد غنوی کو جبکہ تم یمنوں سے آ رہے تھے، ایک گم پھردانہ کیا اور
 فرمایا کہ تم جاؤ جہاں تک کہ جب روضہ خانہ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں

مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس مخاطب بن ابوسعد کا خط ہے
 جسے لے کر مشرکین مکہ کی طرف جا رہی ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے

اسے اونٹ پر چلنے ہوئے پایا، جیسا کہ ہم سے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط

دیکھو مجھے جو تمہارے پاس ہے اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں
 ہے، پھر ہم نے اس کو دکھا دیا اور اس کے ہالان وغیرہ کی تلاش کی لیکن

ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے
 پاس کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا

ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی نہیں کی۔ تمہارے منہ ات
 کی جس کی تم کھال جاتی ہے یا تم غلط نکال کر دیدو ورنہ میں تمہیں بھگا دوں گا

ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ
 اپنے سینے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے اراک جگہ کیل باندھا ہوا تھا اور

خط نکال کر دیدیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی جانب روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مخاطب ابی جو تم نے کیا تمہیں

اس پر کسی چیز نے آلودہ کیا، عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور
 اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، انہوں میں تغیر آیا اور میں تبدیل ہوا۔

نیز اللہ ہرگز قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے
جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے اصحاب سے یہاں
میرا رشتہ دار کون نہیں ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی
حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ کہا اس سے اچھی بات کے سوا اور
کچھ نہ کہتا۔ لاری کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں
اجازت ہو تو میں اس کی گون اڑا دوں حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔
اسے عمر انہیں کیا معلوم کرے اللہ تعالیٰ نے اہل بدد کے حالات پر مطلع ہونے
ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو، کیونکہ تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔
حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی
کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بستر جانتے ہیں۔

غَيْرَتْ وَلَا بَدَلَتْ أَرَدَتْ أَنْ تَكُونَ لِي عَسَا
الْعَوْمُ يَدَا يَدَا فَعَرَّ اللَّهُ بِمَا عَنِ أَهْلِي وَمَا لِي وَلَيْسَ
مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدَا فَعَرَّ اللَّهُ بِهِ
عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ: صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لِلدُّنْيَا
حَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ فِتْنَةَ بَنِي
اللَّهِ وَمَسْئُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَعَدَّ عَيْبِي فَأَصْرَبَ غَنَقًا
قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدَارِيكَ نَعَدَّ اللَّهُ قَدِ اطَّلَعَ
عَلَى أَهْلِي بَدَلًا فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِدْتُمْ
لَكُمْ الْجَنَّةَ، قَالَ فَذَامَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَتَالَ:
اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ:

فت: پشمران اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۹ میں بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑی شان کے مالک ہیں کہ پروردگار
عالم سے ان تمام حضرات کی مغفرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ ہمدردی صحابہ ساری امت محمدیہ کے سردار ہیں حتیٰ کہ باقی تمام صحابہ کرام پر
بھی انہیں فضیلت حاصل تھی۔ ان کے خلاف فوراً بھی زبان کھولنے کا شرف کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ انہیں بزرگوں میں سے ایک
حضرت طاہب بن البرہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جنہوں نے ایک عورت کے ہاتھوں کتار کتار کے لیے خط بھیجا تھا جس کا اس
حدیث میں ذکر ہے۔

دوسری بات یہاں یہ بھی قدر نظر رکھنی چاہیے کہ حدیث سے ذوالمنن نے اپنے مہرب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو ایسی حیران کن اور عجیبہ اندنگا میں مٹا فرمائی تھیں کہ آپ نے اس خط سے متعلقہ ساری کارگزاری کو ملاحظہ فرمایا تھا اور حضرت علی، حضرت
زبیر اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیج کر کہہ کر پیچھے سے پہلے اس خط کو مٹا دیا۔ انہوں نے فرمایا تھا۔ بظاہر ان کی یہ کارگزاری سب
کے نزدیک انتہائی غورناک اور قابل اعتراض تھی، جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراخیں قتل کر دینے کا اہانت بھی طلب فرمائی تھی۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے وضاحت طلب فرمائی۔ انہوں نے جو ضرورت اور
مصلحت عرض کی اس کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔
صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لِلدُّنْيَا
حَيْرًا۔

انہوں نے سچ کہا، لہذا ان کے لیے سب سے نفلوں کے

سوا کچھ نہ کہنا۔

ظاہری لحاظ سے وہ مثل اتنا ہی قابل اعتراض اور مسلمانوں کے لیے بہت ہی نقصان دہ تھا لیکن دل مقصد اچھا تھا اور جب انہوں نے اپنا دلی
مقصد بیان کیا جو ان کی مجبوری کا آئینہ دار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی اور دوسروں کو ان کے خلاف زبان کھولنے
سے بھی منع فرمایا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو ایسی جہانی عطا فرمائی تھی جس سے دل ارادے بھی نظر آجاتے تھے۔ اسی لیے تو
کہا گیا ہے کہ یا رسول اللہ!

حیثم تو رہندہ اے ذی الصدور

اہل کتاب کے لئے خط کس طرح لکھائے۔

بَابُ كَيْفَ يَكْتُبُ الْكِتَابُ إِلَى

أَهْلِ الْكِتَابِ .

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُكَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتْبَةَ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَ قُلَّ أَمَّا سَلَّ إِلَيْهِ فِي تَغْيِ هَيْنِ قُرَيْشٍ كَانُوا يَخَارِبُونَ بِاللُّثَامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ لِمَ مَا يَكْتُابُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَعْتُ فَأَذْرَيْتُهُ بِسَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَ قُلَّ عَظِيمِ التَّوْبِ لِلَّهِ عَلَى مَنْ آتَمَّ الْكَلِمَاتِ مَا بَعُدَ .

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابو سفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں سریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا یا جو شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے لئے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اس کے بعد۔

يَا بَنِي الْكَلْبِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَبْعَةَ عَنْ

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔

عبد الرحمن بن ہرمل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ جُلَّالِينَ يُقَالُ إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشْيَةً فَتَقَدَّرَ هَا فَأَدْحَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مَرْقُومَةً إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْرَ خَشْيَةً فَجَعَلَ الْمَالُ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ قُلَّابٍ إِلَى قُلَّابٍ .

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ہرمل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار دیکھے اور اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اس میں دیکھ دیا۔ ابو سلمہ

يَا بَنِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ .

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے لکڑی کھولی۔ اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اس کے لئے رکھا کہ یہ قُلَّاب کی طرف سے قُلَّاب کے لئے ہے۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

مقصود نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ابو امامہ بن سہل بن عقیق نے حضرت ابو سعید خدری رضی

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَلَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قَرْيَةَ تَدْرَكُوا عَلَى حَكِيمٍ سَعْدِيٍّ فَأَمَّا سَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَجَاءَ فَقَالَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَقَالَ خَيْرٌ كُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے علم پر ان کے توڑی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلوایا جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار یا فرمایا کہ اپنے ہنر آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ (یہودی) تمہارے فیصلے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

sunnahschool.blogspot.com

میں یہ فیصلہ کرنا ہوں کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ابو الولید کے واسطے سے حضرت ابو سعید کے بیان میں علیؑ کی حکمت کی جگہ مجھے ابی حلیک کا بتایا ہے۔

مصافحہ کرنا۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تشدد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیری جا ب پکے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات، ابو عقیل زہرہ بن عبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

دونوں کا ہاتھ پکڑنا۔

حماد بن زید نے عبد اللہ بن مالک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح تشدد سکھایا۔ جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کہ نے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا اور وہ یہ ہے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور رضی و مالی عبادتیں بھی۔ اسے نبی، آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے ساتھ اور پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی میں گواہی دیتا ہوں

فَقَالَ: هُوَ لَا يَنْزِلُ عَلَيَّ حَتَّى يَأْتِيَ أَحْكُمُ أَنْ تَقْتُلَ مُقَاتِلَهُمْ وَتُسَبِّحَ ذَمَّ أَرْجُلِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَفَلَمْ يَنْبُ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حَكِيمِكَ.

بَابُكَ الْمَصَافِحَةَ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ وَكَيْفِي بَيْنَ كَفَيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَحَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بَرَسُؤُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهْرُؤُلُ حَتَّى صَادَ حِينَ دَهَتَانِي.

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا

هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ أَكَانَ لِلْمَصَافِحَةِ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْجَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اجْتَذِبَ بِيَدِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ.

بَابُكَ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ. وَصَافِحَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِبَيْدَائِهِ

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفِي بَيْنَ كَفَيْهِ التَّشَهُدَ كَمَا يَعْلَمُنِي السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَجِيَّاتِ ذِيهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

کراشمکے سوال اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس
 کے رسول ہے اور رسول ہیں جو نکلا اس وقت آپ ہمارے درمیان موجود تھے
 اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے اسلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
 رَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرِنَا فَلَمَّا قَبِضَ قَلْبُنَا
 السَّلَامُ يُحْفَىٰ عَلَيَّ الْبَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

الحمد لله الذي جعل في الدنيا آية خاتمها هو

sunnahschool.blogspot.com

پارہ — ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معاذ کہنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

بَابُ الْمَعَانِقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ

كَيْفَ اصْبَحْتَ

۱۱۹۵ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُو شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا اَبُو عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ اَبِي

طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي وَجْعِ الدِّمِ نَوِي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَمَّا اَحْسَنُ

كَيْفَ اصْبَحْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اصْبَحْتُ بِحَدِّ اللّٰهِ بَارِيًّا فَاِذَا خَدَّ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ اَلَا

تَرَاهُ اَمْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللّٰهُ اِنِّي لَارِي

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَتَوَقَّى فِي رَجْعِهِ

وَاِنِّي لَا اَعْرِفُ فِي وُجُوْهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاَذْهَبُ

بِنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلُنِي فَيَمْنَعُ

يَكُوْنُ الْاَمْرُ قَانَ كَانُ فَيُنَاقِلُنَا ذَلِكَ وَاِنْ كَانَ فِي

غَيْرِنَا اَمْرًا فَاَوْضَعِي بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهُ لَنْ

سَأَلْتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا

لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ اَبَدًا وَاِنِّي لَا اَسْأَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔۔۔ عبداللہ بن کعب بن ہاشم

کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی

طالب اس مرض کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے جس کے اندر ہاتھ پاؤں ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے ابوالحسن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں پھر آیا اللہ کا شکر

ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

کہ تم دیکھو نہیں کہ یمن دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے

خدا کی قسم بیشک میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم منقریب اس بیماری میں وفات پائیں گے کیونکہ میں نے نبی عبدالمطلب

نے چہرے موت کے وقت دیکھے ہیں پس میں چاہیے کہ جا کر رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کون کے

پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر ہم سے

ہوا دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے

لئے وصیت فرمادی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ خدا کی قسم،

اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی

اور آپ نے انکار فرمایا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں

گے۔ لہذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کبھی

نہیں پوچھوں گا

الْحَيْثُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ مَرَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ
 وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِيَرْبِي إِنَّهُ بَلَعَنِي أَنَّهُ
 أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْرَهْنَا لِحَدِيثِ أَبِيهِ أَبُو ذَرِيٍّ بِالرَّبِيَّةِ
 قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
 نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو تَيْمَةَ هَابَ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمُكْتُ عِنْدِي
 قَوْلِي ثَلَاثًا

بَابُ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ
 ۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ
 سَلَوَانَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ
 مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

بَابُ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ
 فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا
 فَانشُرُوا الْآيَاتِ

۱۲۰۰ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَمِيَّانُ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ سَلَوَانَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَهْيَ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ
 يُجْلِسُ فِيهِ أَخْرَجُوا لَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَشَّعُوا وَكَانَ
 ابْنُ عُمَرَ يُكْرَهُ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ
 مَكَانَهُ

بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ
 وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ
 النَّاسُ

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
 سَمِعْتُ أَبِي يَدْعُو عَنَ أَبِي مَجْلَزٍ عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعْمًا
 جَلَسُوا يَحْتَضِرُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَاتِبَتَهُ لَيْمَةً لِيَقِيَامَ فَلَمْ
 يَقُومُوا قُلْتُ رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ

کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جو نسل بھٹے، جنہوں نے اگر مجھے نہ پایا کہ
 امیر جو امتی اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا جو
 تو وہ جنت میں داخل ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا
 اور چوری کرے، فرمایا کہ وہ خواہ زنا یا چوری کرے میں (امش) نے
 زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ ہیں
 انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ پر بندہ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ
 کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی
 دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ
 بیٹھے

مجلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ دو تو جگہ دے دیا کرو اللہ تمہیں جگہ
 دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے تو کھڑے ہو جایا کرو (سورۃ المجادلہ آیت ۱۱)
 نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے
 کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، بلکہ کھل جایا
 نا پسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر
 اس کی جگہ پر بیٹھے۔

بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا

یہ اس سے کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے
 ابو جحزہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت
 جحش کے ساتھ نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھڑے ہو گئے
 انہیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں تا نذر
 فرمایا کہ گویا اٹھنے والے میں لیکن وہ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے
 یہ صورت حال دیکھی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے لہذا کچھ لوگ آپ کے

ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جو نسل بھٹے، جنہوں نے اگر مجھے نہ پایا کہ امیر جو امتی اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا جو تو وہ جنت میں داخل ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا اور چوری کرے، فرمایا کہ وہ خواہ زنا یا چوری کرے میں (امش) نے زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ ہیں انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ پر بندہ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَيَقِي ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا فَأَمَّا أَنْظَفُوا قَالَ فَبِحَبْتِ مَا حَبَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ قَدْ انْظَفَرُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَا هَبَّتْ أَدْخُلُ فَأَسْرَعِي الْحِجَابَ بِيَدِي فَبَيْنَمَا وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

۱۲۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحَرَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنَأُ الْكُفَّةَ مَحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا

۱۲۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتَّابٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدًا بَرْدًا قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قُلُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعُقُوبَةُ الْوَالِدَيْنِ

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ كَانَ مُتَكِنًا فَنَجَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَكْتُمُهَا حَتَّى قُلْنَا أَيْنَ لَتَهُ سَكَتَ بِأَنْفِكَ مِنْ أَسْرَعِ فِي مَشِيئَةٍ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

ساتھ کھڑے ہو گئے اور تین آدمی باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر فرمایا جانے کی خاطر وہیں آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے اور میں بھی اندر داخل ہوئے لگاتار کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لگا دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو کر دیکھو کہ تمہیں اجازت مل جائے۔ سورہ الاحزاب گھنٹوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھنٹوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے

جو اپنے ہاتھوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے حضرت قتیبہ کا بیان ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ اس پر آپ اٹھ بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ بتاؤں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا

مسترد نے پھر سے اسی کے مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھے اور فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچتے رہنا۔ آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصد تہنیز چلے

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور پھر جلدی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

تحت پر نماز

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبیلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرتا ہا پسند کرتی اور سر کر آہستہ آہستہ ایک جانب ہوجاتی تھی۔

جس کو تکبیر پیش کیا جائے

ابو اللہیح کا بیان ہے کہ میں تمہارے (ابو قلظبہ کے) والد ماجد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چڑھے کا کلمہ پیش کیا جس کے اندر کھجور کی جھال بھری ہوئی تھی۔ حضور زمین پر جلوہ افروز ہو گئے اور تکبیر آپ کے اوپر سرے درمیان رہا جتنا نجد آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مینے میں تین روزے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ پانچ رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ دواؤں سے اوپر نفل تین روزے نہیں ہیں کیا یکایک تین روزہ رکھنا اور دوسرے روزہ نہ رکھنا۔

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے۔ چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی مجلس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ حَارِثٍ حَدَّثَنَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى الْمَبِيتِ.

بَابُ الشَّرِيرِ

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مَتِيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الطُّمَّحِي عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِي وَسَطَ الشَّرِيرِ وَأَنَا مَطْطِجَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَاسْتَلَّ السِّلَاكًا.

بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وَسَادَةٌ

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيكِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَلَاخَلَ عَلَيَّ فَأَقْعَدْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفًا فَجَلَسَ عَلَيَّ الرَّسْمُ وَصَارَتْ أَلْيَسَادَةً لِي فِي يَدِي وَبَدَيْتُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ثَلَاثَاتٌ أَيَّامٍ! قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ حَسْبًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَمَانًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِكُلِّ صَوْمٍ قَوْفٌ صَوْمٍ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِطْرَارُ يَوْمٍ.

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَعْنِي بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَرْيَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ قَدَامَ الشَّامِ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ سَلْمَةَ إِلَى الشَّامِ

تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ عرض کی کہ کوفہ کا۔ دریافت کیا کہ کیا تم میں شخص موجود نہیں ہے جس کے سودا ایک بھید کا جائزے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت عبدالغنیؓ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے بچایا ہو اسے یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں مسواک اور سر ہانے والا نہیں ہے، یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبدالغنی بن مسعود آیت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ كُفْرًا كَمَنْ يَرْجُو تَزْوَاجًا مِّمَّنْ هُمْ كَمَا كَانُوا وَلَا يَذْكُرُونَ مَا أَتَوْا بِهِ وَلَسَوْفَ يَنصُرُهُمُ اللَّهُ لَهُمْ خُزْيَانٌ غُدُوزٌ أَلَمْ تَرَ أَنزَلْنَا مَا زَالًا رَسُولًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

ابو ہازم کا بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا اور رکھنا کھانا نماز جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

مسجد میں قیلولہ کرنا

ابو ہازم کا بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کو ابو تراب سے بڑھ کر اپنا کوئی نام نہیں تھا۔ یہ نام سے بلا جاتا تو بہت خوش ہوتے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چھاند بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے اوسان کے درمیان کوئی ات ہو گئی ہے لہذا وہ مجھ سے نالافظ ہو کر باہر چلے گئے، اور میرے پاس نہیں تھکے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا کہ دیکھو تو یہی وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اس وقت بھی وہ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ اسکی چھاند ان کی کمرٹ سے ہٹ گئی تھی اسلئے وہ شی سے ہر گز نہیں بچتا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے جسم سے شی جھاڑنے

فَاتَىٰ لِلْمَسْجِدِ فَصَلَّىٰ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حَلِيسًا فَقَعَدَا إِلَىٰ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ جَمْتٌ أَمْتُ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرَالِ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ. يَعْنِي حَدِيثُ الْعَيْسِ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَىٰ لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّا دَا أَوْ لَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرَالِ وَالْوَسَادَةُ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ قَالَ وَالذِّكْرُ الْأُنْثَىٰ فَقَالَ مَا زَالًا هُوَ لَا يَحْتَشِي كَادُوا الشَّيْخَ كُوفِي وَقَدْ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب القائلين بعد الجمعة

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَعَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب القائلين في المسجد

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَا كَانَ إِعْرَابِي إِسْمَ أَحِبَّ إِلَيَّ مِنْ أَبِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيْسَ سُرُّهُ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ. فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَنَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِسَانَ، انْظُرْ أَيْنَ هُوَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَتَمَسَّقَطَ رِدَائِي عَنْ يَتْلِيهِ فَأَصَابَهُ تَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ

sunnahschool.blogspot.com

اچکھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ نے بچے کو سے یہ بلکہ بچے سے حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی :- یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے کچھ اسی دکھائے گئے جو اس سمندر کی سطح پر سوار ہو کر اس طرح راہِ خلا میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تخت پر بادشاہوں کی طرح یہ اسحاق ملو کی کانٹک ہے میں نے عرض کی :- اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی پھر اپنا سر دکھا اور سو گئے پھر منٹے ہوئے بیدار ہونے میں عرض گزار ہوئی :- یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کیے گئے جو راہِ خلا میں اس سمندر کی سطح پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تخت پر بادشاہوں کی طرح میں عرض گزار ہوئی :- اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس یہ حضرت

عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَتَخَلَّ يَوْمًا فَاطَّحَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَأَسُ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عَزَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُونَ تَبَجُّرًا لِي عَلَى الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَيَّ الْأَمِيرَةَ أَوْ قَالَتْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةَ سَلَكُ اسْتَحْيُ، قُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَنَادَا عَائِشَةَ وَضَعَرَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَأَسُ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عَزَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُونَ تَبَجُّرًا لِي عَلَى الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَيَّ الْأَمِيرَةَ أَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةَ فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَقْدَلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مَعَارِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

معاویہ کے زمانہ میں سمندر کی جہاز پر سوار ہوئیں جب سمندر سے جس میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا

عطاء بن زبیر لیشی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ لباس میں تو اشمال تمام اور احتیاط میں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپیٹ کر بیٹھنا کہ ٹھکانا ہو گئے بلکہ نہ ہو۔ تجارت میں ملاسا اور منانہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ، عبد اللہ بن بکر نے

عطاء بن زبیر لیشی اور معمر بن ابو حفصہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ لباس میں تو اشمال تمام اور احتیاط میں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپیٹ کر بیٹھنا کہ ٹھکانا ہو گئے بلکہ نہ ہو۔ تجارت میں ملاسا اور منانہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ، عبد اللہ بن بکر نے

زبیری سے روایت کی ہے۔ جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے اور جو اپنے دوست کا بھید ظاہر نہ کرے بلکہ اسکی وفات کے بعد اسکی مسروق کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انوارِ مطہرت آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی نہیں سے غیر حاضر نہ تھی تو حضرت قاترہ امیں اور عذرا کی قسم ان کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

بَابُ ۲۳۶ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيْسَّرُ ۱۲۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَسْتَيْنِ وَعَنِ بَيْعَتَيْنِ أَسْتَقَالِ الضُّمَّانِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَامَسَةَ وَالْمَنَابَذَةَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَوَحَّدَهُ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ ۲۳۷ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ وَمَنْ لَوْ كُنَّ لَيْسَ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرِيْمُ ۱۲۱۴ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانََةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ مَسْرُوقِ بْنِ حَلْفَنْطِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : قَالَ تَارُوَاجِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كَجَمِيْعًا لَمْ تَخَادُمْ مَاتًا وَاحِدًا فَاقْبَلَتْ

علیہ وسلم کے چلنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے جب آپ نے نہیں دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا۔ میری بیٹی مرجبا پھر نہیں اپنے ظاہر یا بالیں بانب بٹھالیا۔ پھر ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئے۔ جب انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو ان کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی۔ اس دفعہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور کی اندازہ مطہرات میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھید کے لئے ہر میں سے تمہارا انتخاب کیا، پھر بھی تم رو رہی ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آٹھ گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ حضور نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی، انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہ کواش نہیں کوئی وجہ حضور کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس حق کا واسطہ بنی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتا دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب بتا دوں گی چنانچہ انہوں نے مجھے بتانے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ

آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا، تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آ گیا، لہذا اللہ سے ڈرتا اور میرے کام لینا اور میں تمہارے لئے اچھا آگے جلسے والا ہوں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میں رو رہی تھی جیسا کہ آپ نے دیکھا پھر میرے دل کو ملامت کرنے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں

چست لینا

عبادہ بن تمیم کا بیان ہے کہ میرے عم محترم حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چست لینے بھوئے دیکھا اور آپ نے ایک پسر دوسرے پسر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

تمہیرے کوچھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

ارشاد باری ہے۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں صلاح مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا شوق نہ کرو

فَاظْمَنَ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمَشِي لَا دَ اللّٰهُ مَا تُخْفِي مَشِيَّتَهَا مِنْ مَّشِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا حَبَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي دَعُوْهُ اجْلِسْهَا عَنْ يَمِيْنِيْ اَوْ عَنْ شِمَالِيْ ثُمَّ اَدَّهَا فَيَكْتُمُ بَكَاءَ سَيِّدِيْ اَفْلَمَّا رَأَى حَزَنَهَا سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ اِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا اَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَاءِ حَضْرِكَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا عَمَّا سَأَلْتُهَا قَالَتْ مَا كُنْتُ كَأَنْتِيْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَّةً فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتَنِيْ قَالَتْ مَا الْاَنْ فَتَعَمَّرَ فَاخْبَرْتَنِيْ قَالَتْ اِمَّا حِيْنَ سَأَلْتَنِيْ فِي الْاَفْرَادِ

فَاِنَّهُ اَخْبَرْتَنِيْ اَنْ جَبْرِئِلَ كَانَ يُعَايِرُهَا بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَرَاَيْتُهَا قَدْ عَارَضْتَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَكَأَدَى الْاَجْلِ الْاَقْدِ اقْتَرَبَ فَانْفَقَى اللّٰهُ وَاَصْبَحَ فَاْتِيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكَ قَالَتْ فَكَيْتُ بِكَ اِيْ اَلَّذِيْ سَأَلْتِ فَلَمَّا سَأَلْتَنِيْ سَأَلْتَنِيْ فِي الثَّانِيَةِ قَالَتْ يَا فَاظْمَنَ اَلَا تَرْضَيْنِ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةً نِّسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ سَيِّدَةً نِّسَاءِ هَذِهِ الْاُمَّةِ

باب الاستلقاء

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ حَدَّثَنَا الرَّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرْتَنِيْ عَبَّادُ بْنُ يَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاِضْعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى

۲۹۹ - لَا يَتَنَاجَى اَتْمَانُ دُوْنِ الثَّلَاثِ وَ قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذْ تَتَأْتَوْنَ بَعْضَكُمْ بَعْضًا فَلَاتُنَّأَجْرًا بِالْاِسْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ

sunnahschool.blogspot.com

بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو۔۔۔ (سورہ الجولود آیت ۱۰۹) نیز فرمایا ہے ۱۔ اسے ایمان والو احب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی گزارش سے پہلے کچھ مدتہ دے لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور بہتر سنت ہے۔ بھرا کر نہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔۔۔ (سورہ المجادلہ آیت ۱۲، ۱۳)

ناقص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم عین آدمی ہو تو ہمسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یہ حدیث امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ پیش کی ہے)

رات کی حفاظت کرنا

معتز بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک لڑکی بات بتائی تو میں نے آپ کی وفات کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم نے پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی جب تمہیں سے زیادہ ہول تو آہستہ بات کہنے اور سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

الوداعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم عین آدمی ہو تو ہمسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے آدمیوں سے نہ مل جائیں، ورنہ یہ بات اسے بڑھتی ہے۔

ثقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ذوق مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم جس میں اللہ کی رضامندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا میں نے کہا کہ خطا کا قسم میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جاتا ہوں چنانچہ آپ کی بارگاہ

الرَسُولِ وَتَسْأَلُوا بِالْبُرِّ وَالْقَوِي إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فليَسْئَلُ كُلُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ مُوَابِقِينَ بِيَدَيْكُمْ كَلِمَاتٌ صَدَقَتْ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا قَوْلًا اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا تَصَلُّونَ ۱۲۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَاجَيْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَا جَنِي ثَلَاثِينَ دُونَ الثَّلَاثِينَ

باب حفظ السر

۱۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَبَّاحٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أَسْرَأَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا ابْنًا وَلَا ابْنَةً وَلَا نِسَاءً مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ

۱۲۱۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَجْرٍ رَوَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَا جَنِي رَجُلَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَتَحَلَّطُوا بِالثَّلَاثِينَ إِنْ تَحْزَنَهُ

۱۲۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَسَمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ الْقَسَمَةُ مَا أَرِيَا بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَأَنْتَ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَسَمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ الْقَسَمَةُ مَا أَرِيَا بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَأَنْتَ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر فرمایا نہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی وہ در تک سرگوشی کرنا

نہ جوئی یہ نالجیت کا مصدر ہے یہ ان کی عادت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز (مشاور) کی اقامت کہی گئی اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ بلا برسرگوشی کرتا رہا یہاں تک آپ کے اصحاب میں سے کسی کو گئے پھر آپ نے کفر ہو کر نماز پڑھائی

سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک گھر کو مدینہ منورہ میں رات کے وقت گھر ٹالوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بترتوں کو ڈھک دیا کرو، دروازے بند کرو یا کرو اور جھانکوں کو ٹھکادیا کرو کیونکہ بعض اوقات چوہا بچی کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

رات کو دروازے بند کر لینا

فَاتِيَةً وَهُوَ فِي مَلَأَةٍ فَسَارَدَتْهُ فَغَضِبَ حَتَّى اسْتَمَرَّ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى أَوْ ذِي بَاكْتَرٍ مِنْ هَذَا أَصْبِرَ

بَابُ ۳۲۳ طَوْلُ النَّجْوَى . وَإِذَا هُمْ يَخُورُونَ مَضَا أَرْبَعِينَ نَأَجِدَتْ قَوْصَمَهُمْ لَمْ يَلْهُدُوا الْمَعْنَى يَنْتَاجُونَ

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ أَنَّهُ عَدَّهُ قَالَ: أُفِيضَتِ الصَّلَاةُ دَرَجَلٍ يَتَأَمَّرُ رِجْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَالُ يَنْتَاجِيهِ حَتَّى تَأْمُ امْتِنَابُهُ حَتَّى قَامَ فَهَسَلِي

بَابُ ۳۲۴ لَا تَتْرُكُ الشَّارِفِيَّ فِي بَيْتِكَ عِنْدَ اللَّيْلِ

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو رَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا الشَّارِفِيَّ فِي بَيْتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: اسْتَرَقَ بَيْتِي فِي الْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهَا مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثْتُ بِشَارِئِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَذَا وَالْقَوْمَ إِتْمَاهِي عَدَاؤُكُمْ فَوَإِذَا يَمْتَكُمُ ذَاطِفَتْوَهَا عَنكُمْ

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَزِيدَ عَنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَجْرُوا الْأَبْيَةَ وَابْتَسِرُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَسَابِقَ فَإِنَّ الْقَوْلِيَّةَ رَبَّمَا حَجَرَتِ الْفَتِيَّةَ فَأَنَّ رُبَّتْ أَهْلُ الْبَيْتِ

بَابُ ۳۲۴ إِغْلَاقُ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

sunnahschool.blogspot.com

۱۲۲۳ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِقُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَأَيْتُمْ وَغَلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَيَّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ هَمَّامٌ وَأَخْبَيْتُهُ قَالَ وَكَوَيْعُودٍ بِأَهْلِ الْيَمَنِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَتَعَفُّ الْأَيْطِ

۱۲۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِرْبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفُطْرُ ثَمَسُ الْيَمَانِ وَالْإِسْتِجَادُ دَفْعُ الْبَطْرِ قَبْلَ الشَّرِبِ وَتَعْلِيمُ الْأَطْفَالِ

۱۲۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَنَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَنَنَ بِالْقَدِيمِ مِثْفَعَةً حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدِيمِ

۱۲۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عُبَّادُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَمْتَلُ مِنْ أَنْتَ حِينَ قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتَنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُمْدَدَ لَهُ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْتَنَنَ

بِأَهْلِ الْيَمَنِ كُلِّ لَوْ بِأَطْلٍ إِذَا اشْتَدَّ عَسَنَ طَائِفَةَ اللَّهِ وَسَمَنَ قَالَ لِصَاحِبِهِ لَقَالَ الْمَلَكُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ رات کے وقت جب تم سولے لگو تو چراغوں کو بڑھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، و مشک کا منباندہ دیا کرو اور پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو، ہمام کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ مگرڑی کیساتھ بڑا بچہ پر تختہ کر دانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فطری کام پانچ میں یعنی تختہ کر دانا، ہموئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں پست کرنا اور ناخن کٹوانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کے بعد قدوم آئے سے اپنا تختہ کر دیا۔۔۔ مثنیہ، مفیرہ، ابو الزناد نے کہا کہ یہ القادریہ وال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھال ہوا تو آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں میں میرا تختہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ ان دنوں آدمی کا تختہ آس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک من پونج کو تہ پہنچ جائے۔ ابن ادیس، ان کے والد ابو اسحاق، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھال ہوا تو میرے تختہ ہو چکے تھے۔ ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے اور جو اپنے ساتھی سے کئے نہ آجوا کھلیں۔ ارشاد

ربانی ہے :- اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں (سورہ لقمان آیت ۴)

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہے بیٹھے کہ لات و عجزی کی قسم تو اُسے حرام ہے کبریا اللہ! اللہ شہد ہے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ اُو جو اُکھیلیں تو اُسے جاہے کہ خیرات کرے

عمار توں کے بارے میں

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر تھیں گے۔

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں اپنا کھربنا یا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچاتا ہے اُس کی تعمیر کے اندر اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی بوز لگا یا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ان کے ایک اہل خانہ کے سامنے بیان کی تو اُس نے کہا کہ حدیث کی قسم انہوں نے مکان بتایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: جو سکتا ہے کہ عمارت بنا سے پہلے یہ کہتا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

اذا دربانی ہے نہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اُوپے کھینچے ہیں عنقریب جہنم میں جانیں گے ذلیل ہو

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَيَاةِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن حَلَفَ مِنكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعَزَى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَن قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۚ

باب ۳۶ مَا جَاءَ فِي الْبِتَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَ اشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُهَوِيِّ فِي الْبُنْيَانِ ۚ

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُرَابُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بَيْدَى بَيْتًا يَكْتُمُنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظَنِّي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ ۚ

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللَّهِ مَا قَضَيْتُ لَيْلَةً عَلَى لَيْلَةٍ وَعَرَسْتُ سَخْلَةً مِّنْهَا فَعَضَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرْتُ لِبَعْضِ أَهْلِيهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قَلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبِلَ أَنْ يَبْنِي ۚ

کتاب الدعوات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
باب ۳۸ قَوْلُهُ تَعَالَى: أَدْعُرَنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَدْعُرُونَ عَن عِبَادَتِي سَيَبْأَخْلُونَ جَلِيمٌ دَاجِرِينَ ۚ وَلِلَّهِ نَبِيٌّ

دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو
بِهَا وَإِذَا رِيدَ أَنْ أُجْتَبَى دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَتَى فِي
الْآخِرَةِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَخْتَلِفُ
الْبَيْتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ
سَأَلَ سُؤلاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دُعِيَ بِهَا
فَأَسْتَجِيبُ فَبَعَثْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَتَى يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

حدیث سورۃ المؤمن آیت ۴۰۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی
ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو اختیار کروں
جو آخرت میں میری امت کی شفاعت ہو۔ حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
۱۔ ہر نبی کے سوال کرنے کے لئے ایک سوال ہوتا تھا یا فرمایا کہ ہر
نبی کے مانگنے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی
پس میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت
قرار دے لیا ہے۔

بَابُ أَفْضَلِ الْإِسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى
اسْتَغْفِرْ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ وَاللَّهُ أَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ
كَرِيمٌ ۙ

افضل استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا مہربان

فرمانے والا ہے۔ تم پر موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں
سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا۔ اور تمہارے
لئے بہترین بنائے گا۔ سورہ نوح آیت ۱۱۲ اور جنت
کوئی بے حیائی اور اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں
کی معافی چاہیں۔ اور گناہ کون بخشے اللہ کے سوا اور اپنے گناہوں پر

وَيُنَبِّئُ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ
أَنْهَارًا. وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا وَالذُّنُوبَ وَمَنْ
يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلَى مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: -
۱۔ اے اللہ ابو میرا رب ہے میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تجھ پر بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و عہد کیا اس
پر اپنی بساط طہر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے میری پناہ چاہتا ہوں
جو امتوں سے کہہ مجھے نازل ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کو بھی
اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تجھے سوا انہوں کو کوئی معاف
نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن
میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ
جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح
ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ بَشِيرِ
بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْدَةُ بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ
الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ تَسَرُّعِ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ
لَكَ بِبِعْثَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي يَا غَفُورَ لِي خَلِّتْ لِي
يَخْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ
مُقِرًّا بِهَا كَمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَهُوَ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ

بِمَعَادِمَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَصْبِيحَ فَيُؤْمِنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ -

فتا: یہ سید الاستفجار ہے جس کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۲۳۹ میں بھی ہے۔ ہمارا استفجار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استفجار کرنے کو گناہوں کی مغفرت کہنے کے لیے نہ سمجھ لیا جائے بلکہ وہ اعلیٰ سے ادا عملی درجے کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۲۳۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ مترجم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استفجار کرتا ہوں اور اس کی طرف توجیہ کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے اُس کی اگلی حالت میں ترقی پانے کی درخواست تھی۔ جس کو گناہوں کی مغفرت سمجھنا شاہن رسالت سے بے خبری ہے کیونکہ حضور توفیق کی ساری مخلوق میں ہر پاک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہ کی کیا مجال کہ ان کی بارگاہِ عالیہ کے قریب سے بھی گزرسے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی تقدس بارگاہ کا ادب دان بنائے آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۱۲۳۶، ۱۲۳۷ اور ۱۲۵۱ میں سوتے اور جاگتے وقت کی دعاؤں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۲۳۶ میں لَئِذَا الْاَلَمُ اَشْرَطَ بِرُءُوسِنَا مِنْ نَفْسِنَا وَارْتَمَيْنَا فِي سَعَاتِنَا اللَّهُ - پڑھنے کا اجر بتایا گیا ہے اور حدیث ۱۲۳۸، ۱۲۳۹ اور ۲۳۰۸ میں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے کلمات کو بھی ضرور معمول بنانا چاہیے کہ محنت بہت تھوڑی اور اجرت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۲۳۲۵ میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

بہر حال سید الاستفجار کو اپنے معمولات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھنا چاہیے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے والے کو جتنی قرار دیا گیا ہے۔ استفجار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استفجار کرتے رہیں گناہ بھی کتے رہیں توجیہ استفجار کرنا کہاں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوں گے اور جنت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ پہلے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور پھر ان کی معافی کی درخواست پیش کی جائے یعنی استفجار کیا جائے تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں۔ استفجار کے اندر ہماری اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حضرت مرد علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا:-

وَيَقُومُ اسْتِغْفِرُ وَاَمَّا بَكُمْ فَتَوْبُوا الْيَوْمَ
يُوسِّلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ وَمَدَارًا قَرِيضًا كَفًّا
قُوَّةً اِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ
اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو
جو اس کی طرف رجوع کرو۔ تم پر زور کہ بارشیں بھیجے گا
اور تم میں ممتنی قوت ہے اُس میں اور اضافہ کرے گا
اور جو تم سے ہوتے روگردانی نہ کرو۔

(۵۲: ۱۱)

حضرت روح علیہ السلام ان سے بھی پہلے اپنی قوم کو یوں تلقین فرما چکے تھے:-

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُواْ اَمَّا بَكُمْ اِنَّهٗ كَانَ عُقَابًا ۝
يُوسِّلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيَجْعَلُ لَكُمْ
يَا مَوَالِ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَابًا ۝
يَجْعَلُ لَكُمْ اَنْهَارًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ
اِلَيْهِ وَقَارًا ۝ (۱: ۱۳۶)

تو میں نے کہا:- اپنے رب سے معافی مانگو۔
وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر زور وار
بارشیں بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد
کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے
لیے نہریں بنائے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ اللہ سے عزت
حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے۔

رسول کریم کی رو سے استفجار کرنے والوں کو مذکورہ نعمتیں ملتی ہیں اور سب سے بڑی نعمت توبہ کی معافی ہے جو آخرت

ہاں دکھا دے یا الہی! پھر وہ صبح و شام تو
دور پہنچے کی طرف اسے گردشِ ایام تو

میں نصیب ہوگی۔ لیکن استغفار اس کا نام نہیں ہے کہ استغفار کا تیسرا رشتہ رہیں اور اسے گناہ کرتے ہیں۔ یہ استغفار نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ اپنی جان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ جان برادر اپنے گناہوں کو چھوڑا جاتا ہے اور پھر گزشتہ گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے۔ اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو صاحبِ حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔

تو یہ کہہ دو تو کھلا ہوا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ برائیوں پر کمر بستہ ہوا پڑا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن برائیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے ان سب کو بڑی محبت سے مسلمان کہلانے والوں نے اپنا رکھا ہے۔ کس درجہ بے راہ و بروکچے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہل نظر اس صورت حال پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی اللہ ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور خطرہ روزِ جزا پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں نے آخرت کو پس پشت ڈال رکھا ہے لیکن اپنی دنیا کو سنوار لیا۔ دنیا کو تو اپنے لیے جنت بنا لیا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر رکھا ہے۔ کبھی یہ قوم پرری دنیا کے سامنے انسانیت کا ثبوت پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔

حضور کا دن اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خدا کی قسم، میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہِ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

توبہ کرنا

قادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے یعنی خلوص دل سے۔ علامہ ابن توبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا انکا اپنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ میں اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ ڈبے کے کہیں یہ اور پتہ اگر ہے جبکہ قاصد و قاصد آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے گھسی گھندی ہوئی پہاڑ کی اور فرمایا کہ اس طرح ابوہریرہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گزند ایتا یا پھر حدیث

يَا أَيُّهَا اسْتَغْفِرَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَالرُّؤْيُ إِلَيْهِ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ إِلَّا مِنْ سَبْعِينَ مَلًّا

بَابُ التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ تَوْبُوا إِلَى

اللَّهِ تَوْبَةً تَصَوِّحُ الصَّادِقَةَ النَّاصِحَةَ
۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
شَرِيحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ
بْنِ سُرَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ
إِنَّ الْعُرْمِينَ يَرْجَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعٌ تَحْتَهُ جَبَلٌ يَخْبِئُ
أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرِينَ ذُنُوبُهُمْ كَذَبَابٍ مَرَّ
عَلَى النَّعْلِ فَقَالَ يَهْ كَذَابٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ يَبِيدُهُ
فَوْقَ أُنْفِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَنْزَلَ بِتَوْبَةِ نَبِيِّهِ مِنْ

میرا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ
خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی پرخطر منزل پر ٹھہرے اور اس کے پاس
سواری ہو جس کے ادب رکھانے پینے کی چیزیں ہوں چنانچہ وہ اپنا تر
نکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا
چکی ہوتی ہے پھر گری اور پیاس کی شدت اسے تڑپاتی ہے یا جو
اللہ نے پہنایا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔
چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے جب (بیدار ہو کر) سر اٹھاتا،
تو اس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابو عوانہ اور جریر نے
اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اسامہ، اعمش، عمارہ نے عمارش بن
شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ، ابو مسلم، اعمش، ابراہیم تمیمی نے
حارث بن شوید سے روایت کی۔ ابو معاویہ، اعمش، عمارہ اسود نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے
تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ
اسے مل جائے۔

دائیں کروٹ لیٹنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر
جب فجر طلوع ہو جاتی تو پہلی کسی دو رکعتیں
پڑھتے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے
جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو بلائے کے
لیے آتا۔

ظہارت کی حالت میں رات گزارے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سو جاؤ

رَجُلٌ نَزَلَ مَنْزِلًا قَرِيبًا مَمْلُوكًا وَمَعَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا
طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمًا فَلَتَبَتْ
وَقَدْ ذَهَبَتْ رَأْسُهُ حَتَّى اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ
أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَيْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَجَعَلْتُ نَوْمًا
لَمْ دَفَعْ رَأْسَهُ فَإِذَا رَأَيْتَهُ عِنْدَ تَابِعَةِ الْوَعْوَانَةِ
وَجَدَ يُرْعِنُ الْأَعْمَشُ وَقَالَ أَبُو اسْمَةَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ
شُعْبَةُ وَالْبُؤْسِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَقَالَ أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ
إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
۱۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ حَدَّثَنَا
هَذَا مُحَمَّدٌ لَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّسَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتُوبَةِ
عَبْدٍ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى يَمِينِهِ وَقَدْ اضْطَلَّ فِي
أَرْضٍ فَلَاةٍ

باب الضجج على الشيق الأيمن

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الرَّهْمِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ أَحْدَى عَشْرَةَ
رَكْعَةً فَإِذَا أَطْلَمَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
فَمَا اضْطَجَعَ عَلَى شَيْقِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيئَ الْمُؤَذِّنُ
فَيُؤَذِّنُهُ

باب إذا بات طاهرًا

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ
مَنْصُورًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرَّةَ

sunnahschool.blogspot.com

میں جانے لگو تو ڈھونڈ کر مجھے نازکے لے گیا جانا ہے، پھر اپنی زبان سے
 کہہ کر ڈھکے پر لٹے جا اور کہہ: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے
 پیڑ کی اور اپنا معاملہ تیرے پیڑ کی اور تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا
 تجھے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوں تیرے سوا کوئی جگہ پناہ
 اور ٹھکانا نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور
 تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تو میری جانے تو فطرت پرور سے
 گا۔ ان کلمات کو اپنی ہر گفتگو سے بعد میں رکھا کر
 میں نے کہا کہ کب ویرسولک الذی ارسلت
 کہہ لیا کروں، فرمایا کہ نہیں بلکہ ویرسولک الذی
 ارسلت کہا کرو۔

سوئے وقت کیا پڑھے

رہی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم صبح بستر پر جاتے تو کہتے: "تیرے نام کے
 ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں، جب اب بیدار ہوتے تو کہتے:
 اللہ اکبر ہے جس نے میں مرنے کے بعد زندہ کیا
 اور اسی کی طرف لوٹنا ہے؟"

ابو اسحاق نے حضرت ہریرہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو
 حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت ہریرہ بن عازب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب
 تم اپنی خواب گاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو: اے
 اللہ! میں نے اپنی جان تیرے پیڑ کی اور اپنا معاملہ
 تیری تحویل میں دیا اور میں تیری طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے
 اپنا پشت پناہ بن لیا، پھر تیری جانب رغبت ہونے کے باعث
 تیرے سوا جگہ پناہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اس
 کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو
 نے بھیجا۔ اگر تم میں سے کوئی فطرت پرور ہے۔

بْن عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ
 وَصَوِّءْ لِكَ الصَّلَاةِ ثُمَّ اصْطَبِحْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ
 وَقُلْ: اللَّهُمَّ اسَلِّمْتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَرَّقْتَ أَمْرِي
 إِلَيْكَ وَالْبَعَثْتَ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ
 لَا مَلْجَأَ وَلَا مَتَجَا مَعَكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ
 الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَتَّ
 مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ أَحَدًا نَقُولُ. فَقُلْتُ
 اسْتَدْرَكُوهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَأَوْ
 بِبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

۱۲۳۸. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَنْدِيفَةَ
 قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى
 إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا. وَإِذَا
 قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا
 وَالْيَوْمَ النَّشْرُ.

۱۲۳۹. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَحُمَيْدُ بْنُ
 هُرَيْرَةَ كِلَيْهِمَا الْحَدِيثُ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَمْرٍو الْبَرَاءِ
 بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا
 فَحَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
 الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَسَدَمْتَ
 مَضْجَعَكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ اسَلِّمْتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ
 فَرَّقْتَ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَجَعَلْتَ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ
 الْبَعَثْتَ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا
 مَلْجَأَ وَلَا مَتَجَا مَعَكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ
 الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَتَّ
 مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

sunnahschool.blogspot.com

كَمْ تَوَضَّأَ وَصَوَّأَ ابْنَانِ فَتَوَضَّأَ لَمْ يَكْفِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ
 قَهْبِي لَقَمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كِرَاهِيَةً أَنْ تَبْرِي أَيَّ مَكْنَتِ
 الْقَبْرِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقَمْتُ عَنْ يَسَارِيفِ الْفَنَدِ
 مَا ذُرِّي فَأَمَّا ادِّي عَنْ يَمِينِي فَكُنْتُ مَتَّ صِلَاةً كَلَاكَ
 عَشْرًا رَكْعَةً ، ثُمَّ اصْطَجَمَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ
 إِذَا نَامَ لَفَخَ فَاذْنَةٌ يَلَالُ بِالضَّلَاةِ فَصَلَّى وَنَسَى
 يَتَوَضَّأُ ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي
 قَلْبِي نُورًا أَقْبَى بَصَرِي نُورًا أَوْ فِي سَمْعِي نُورًا أَوْ عَنِ
 تَوْبِي نُورًا أَوْ عَنِ يَسَارِي نُورًا أَوْ قَوْي نُورًا أَوْ تَحْفِي
 نُورًا أَوْ أَمْرِي نُورًا أَوْ جَلِي نُورًا أَوْ اجْعَلْ لِي نُورًا قَالِ
 كَرِيْبٌ وَسَمِعَ فِي الثَّابُوتِ ، فَلَقِيَتْ رَجُلًا مِنْ تَوْلِيَا
 الْحَبَشِيِّ فَحَدَّثَتْهُ بِهَذَا فَذَكَرَ عَصِيْبِي وَوَلِحِيْبِي وَدَعِي
 وَشَمْرِي وَبَشْرِي وَذَكَرَ خَصْمَتَيْنِ .

وہو کیا یعنی تھوڑا یا زیادہ ہانی استعمال نہ فرمایا۔ پس آپ نے نماز
 پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر دیر کر کے اٹھا کیونکہ مجھے یہ اچھا
 محسوس نہ ہوا کہ آپ یہ بھیجیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ پس میں نے وضو
 کیا اور نماز پڑھنے کیلئے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا چنانچہ
 آپ نے میرا گلن پکڑا اور مجھے بائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے
 نے پوری تیز روکتیں پڑھیں، پھر لیٹے اور سوتے، یہاں تک کہ
 نترائے لیٹے گئے اور آپ جب بھی سوتے تو نترائے لیٹتے پھر حضرت
 بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور
 وضو نہ فرمایا اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے:۔ اے اللہ
 میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میری
 سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے
 اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور
 مجھے نور بنا دے کر یقین کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا وہ
 اہد ۱۲۴۷۔ نو کفر علیہ میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے

بلا تو اس نے ان کا ذکر کر کے بھی دلی دوزخ کی تشریح کا ذکر کیا نیز دوزخیں اور بیان کیں۔
ف : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے دوزخیں نہ
 سے نیز میرے تمام اعضاء کو نوزلانی بنا دے اور آخر میں دعا کی کہ **وَاجْعَلْ لِي نُورًا** اور مجھے میرا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ
 کہ پروردگار عالم نے ضرور ایسا ہی کر دیا ہو گا۔ لہذا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کسی کے نزدیک پہلے سے نہ نہیں تھے تو
 ایسا دیا کہ **يُؤْتِيهِ نُوْرًا** تو یہاں **نُوْرًا** بنا دے گا۔ لہذا **يُؤْتِيهِ نُوْرًا** کہ جس کے لئے وہ نوزلانی کا
 ترانہ کہہ کر اس اور وہ بھی کہا کریں کہ یا رسول اللہ!

تیری نسل پاک میں سے بچہ بچہ نور کا
 تر ہے میں نور، تیرا سب گھرانا نور کا

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا
 سَمِعْتُ سَيِّدَنَا بِنَ ابْنِ مَسْلُوبٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عَيْنِ
 عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
 مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
 نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ ، وَذَلِكَ الْحَمْدُ
 أَنْتَ قَيْدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَذَلِكَ
 الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ تَوْلِكَ حَقٌّ وَ

طاووس نے حضرت! بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت
 تہجد پڑھتے تو کہتے:۔ "اے اللہ! سب تعریفیں میرے لئے ہیں
 تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور وہاں نور
 تو ہے، تو اس نور، اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان
 میں ہے، تعریفیں میرے لئے ہیں۔ تو سچا ہے میرا وعدہ سچا ہے، تیری
 بات سچی ہے، میرا بلا لہذا جی جنت یقینی ہے، دوزخ یقینی ہے

sunnahschool.blogspot.com

قیامت لینی ہے مساجد نبی سے ہیں اور محمد مصطفیٰ سے ہیں اے اللہ! میں نے فرمایا اور میرا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا، تیری مدد کے سہارا (دشمنوں سے) تجھ کو اور تیرے سپرد میں نے اپنا فیصلہ کیا پس جو

میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں اُسے معاف فرما اور جو میں نے چھپایا اور ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے تھکا اور تو ہی سب کے نو سوتے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت فاطمہ نے ان چھالوں کی جو کلک پینے کے باعث ان کے ہاتھوں میں بڑ گئے تھے حضور سے شکایت کی چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کیلئے حاضر ہوئے لیکن آپ کو نہ پایا چنانچہ حضرت عائشہ سے اس امر کا ذکر کیا، جب حضور ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے وہ بات گوش گزار کر دی حضرت علی کو بیان ہے کہ پھر حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر بٹلے چکے تھے ہم کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جو تمہارا سنے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر بیٹھے لگو ایسی خواب گاہ بنھا لو تو نہیں مرتبہ اللہ اکبر کہو نہیں مرتبہ سبحان اللہ کہو اور نہیں مرتبہ الحمد للہ کہو جبکہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خیر ہے بہتر ہے شعبہ، خالد، محمد

سوتے وقت نعوذ اور کچھ قرآن کریم سے پڑھنا عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الاس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر مل لیا کرتے تھے۔

بستر چھارہ کر سونا

ابوسعید خدری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

لِقَاؤِكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّلَامَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَبِالْيَكِ أَيْدَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَبِالْيَكِ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ مِمَّا أَعْدَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَرْوَاهُ السَّعْدُ لَكَ

باب ۴۸۸ التکبیر والتسبیح عند المنام ۱۲۴۳۴ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِلْيَانَ بْنِ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلَقَى فِي يَدَيْهَا مِنَ الرَّخِي نَأْتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُ مَا خَادِمٌ مَأْتُهُمْ يَجِدُهُ فَذَا كَرَّتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ فَجَاءُونَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ذَهَبَتْ أَقْوَمُ فَقَالَ مَكَانُكَ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدًا تَنْمِيهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَدَيْتُمْ إِلَى فِرَاشِكُمْ أَوْ أَخَذْتُمْ مَضَاجِعَكُمْ، فَذِكْرًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَيِّحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاحْمِدْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَسِيرٍ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ

باب ۴۸۹ التَّعْوِذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ الْمَنَامِ ۱۲۴۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَتِيقٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ كَفَّتْ يَدَايِهِ وَكَرَأَ بِالعَوْدِ ذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ

باب ۴۹۰

۱۲۴۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي

sunnahschool.blogspot.com

میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی آواز کے اگلے لاندے حصے سے صاف کرے کہ وہ اسے کیا معلوم کہ اس کے بعد کیا چیز آئے گی۔ پھر کہے: اے اللہ! میرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر سے اٹھاتا ہوں اور تیری عنایت سے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری دعا

سَعِيدُ الْمَعْرُوفِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَى أَحَدُكُمْ كَهْلَ الْوَرَيْثِمِ فَلْيَنْقُضْ فِرَاشَهُ يَدًا اخْتِارًا أَوْ يَدَانَهُ لَمْ يَدْرِ مَا خَلَعَهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَقُولَ: يَا سَمِيكَ رَبِّ وَصَدَّقْتَ جَنِّي

قبض فرمائے تو اس پر رحم کرنا اور اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی۔ اسی طرح ابو ہریرہ، اسماعیل بن یزید نے عبید اللہ سے روایت کی۔ یحییٰ، بشر، حبیب اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک احمد ابن حنبلان، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَيْكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَرْجُو أَنْ أَسْأَلَهُمَا فَكُلُّهُمَا مَا مَحْفُوظٌ بِهِ الصَّالِحِينَ. تَابَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدٍ وَنُكْرِيَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. وَقَالَ يَحْيَى وَبَشَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب الدعاء بضعف الدليل

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَلُّ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْغِي ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ تَدَاخَوْفِي فَاسْتَجِيبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرْ لَهُ.

ابو عبد اللہ اشعری اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اپنی شان کے مطابق نزل فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا تاکہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اس کی مغفرت کر دوں؟

باب الدعاء عند الخلاء

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَيْثِ وَالْخَبَائِثِ.

بيت الخلاء میں جانے کے وقت کی دعا
عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو کہتے: اے اللہ! میں ٹھکانے اور ناپاکوں سے جبری پناہ چاہتا ہوں۔

باب ما يقول إذا أصبح

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ يَسْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صبح اٹھے پر کیا پڑھے
حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سید الاستغفار ہے۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو

sunnahschool.blogspot.com

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْثَارِ اللَّهُمَّ
 أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَ
 نَعَى عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أBRؤُ لَكَ
 بِنِعْمَتِكَ وَالْغَضَبِ لَكَ بِذُنُوبِي سَأَعِظُكَ بِقَاتِنَةِ الْأَعْيُنِ
 الدُّنُوبِ إِلَّا أَنْتَ اسْتَزِيدُكَ مِنْ شَيْءٍ مَا صَدَقْتَ إِذَا
 قَالَ سَبِّحْ بِمِائِينَ فَسَاتِ حَظْلُ الْجُودَةِ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ إِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ
 ۱۲۵۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَيْبِيِّ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ
 حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ يَا سَمِيكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا
 إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَدَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا
 بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

۱۲۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ مَنْسُورِ
 عَنْ رَيْبِيِّ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ سَدْرَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتْ
 وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا
 بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

بَابُ الدَّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْبُوعٍ أَخْبَرَنَا
 اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَرْبُوعٌ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَدْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِظْ قِي دُعَاءَ أَدْعُرْ أَيْمٍ
 فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا
 كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ذَلَعِغْزِي لِي مَخْرَجًا
 مِنْ عَذَابِكَ وَارْحَمْنِي أَنْتَ أَنْتَ الْعَفْوَ الرَّحِيمِ
 قَالَ عَمْرٍو عَنْ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ: سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ

تو نے مجھے سید کہا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد
 وعدہ کیا تھا اس پر بسا پھر قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں
 ان کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار
 کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو

کوئی بخش نہیں سکتا میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ
 چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو مر جائے تو
 جنت میں داخل ہوا۔ اہل جنت سے ہو گیا اور اگر صبح کے وقت
 ریلی بن حراش نے حضرت سعد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
 سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: اے اللہ! میں تیرے نام
 کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں اور جب بندے سے بیدار ہوتے تو
 کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ
 کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے!

حضرت بن کابیان سے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: اے
 اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب
 بیدار ہوتے تو کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے
 مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے!

مَا زِلْمِي بِطَرَفِ عَيْنٍ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصم کابیان سے کہ حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا سکھا
 جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم لوگوں
 کو ہا کرو: اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت
 زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس
 مجھے بخش دے اپنی خاطر مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم
 فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ عمرو بن زید ابو بکر
 عبداللہ بن عمرو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم

۱۲۵۰ اور اس روز رات اسے پڑھنے میں داخل ہو گا۔

sunnahschool.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الدُّعَاءِ.

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ لَسْنَا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ السَّلَامَ عَلَى قَلَابٍ فَقَالَ لَنَا التَّيْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا تَقَدَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى تَوَلَّيَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا أَتَا لَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِنْ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ كَرَّمَ مَخْرَجَ مِنَ النَّبَاءِ مَا شَاءَ.

يَا رُفَيْدُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّسُولُ فِي الصَّلَاةِ فَاصْبِرُوا لِمَا تَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ وَلَا تَجَاهِدُوا أَكْمًا جَاهِدُوا فَإِذَا تَلَفَضُوا مِنْ قَوْلٍ فَصَلُّوا لِمَا رَأَيْتُمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أُمُورٌ قَالَ: إِذَا أَخْبَرَكَ رُفَيْدٌ مَرَّ تَذَرِكُونَ مَنْ كَانَ فَبَلِّغُوهُ وَسَلِّمُوا لَهُمْ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدًا بِمِثْلِ مَا جَاءَهُمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تَسْبِغُونَ فِي دُبُوكُمْ صَلَاةَ عَشْرًا أَوْ تَحْمَدُونَ عَشْرًا أَوْ تَكْبِرُونَ عَشْرًا تَابَهُ عَلَيْهِمَا اللَّهُ بِنِعْمَتِهِ عَنْ سَهْبِيِّ وَرِجَالِهِ ابْنِ حَبِيبَةَ وَأَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَمْرٍو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عمرہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آیت: اور نہ اپنی نازیں بہت بلند آواز سے ٹھہراؤ اور نہ بالکل آہستہ یہ دعا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت: براہِ راست، مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نمازوں میں یوں سلام کہا کرتے۔۔۔ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو ظلال پر سلام ہو پس ایک روز تک یہ کلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام سے جب تم میں سے کوئی نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اسے پہلے کہے کہ یوں کہے:۔۔۔ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الْعَلِيِّينَ مَكْرَمًا اس طرح کہے گا تو آسمان و زمین میں مننے والوں کے نیک بندے میں سب کو سلام پہنچنے کا پھر کہے:۔۔۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ آپ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر جو چاہے دعا کرے نماز کے بعد دعا۔

ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ نماز گزارتے تھے۔

یارسول اللہ! اللہ اللہ لوگ تو درجبات اور پیشہ کی نعمتوں میں ہارے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا، لیکن انہوں نے اپنا دامن فرما لیا وہ غلطیوں سے بچ گیا جبکہ ہماری پاس بیل نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں۔ جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گئے تھے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ گمراہ جو تمہاری طرح کرے۔ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہو۔۔۔ عجل اللہ فرج عمرتے منتم، ہے اسی طرح روایت کی، ابن بلال نے منتمی اللہ وجاہی حیات سے روایت کی۔ جو یہ ہو جلا لغیر بن رفیع، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ شیبلی، ابن کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم و نداد کوئی مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور دعا کرو۔

sunnahschool.blogspot.com

عَنْ مُنْصُورٍ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ بْنِ زَائِعٍ عَنْ قَدَاحِ مَوْلَى
الْمُعَاوِيَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُخَيَّرَةُ لِي مَدَاوِيَةَ بِنِ ابْنِ
سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
قَدْ بُرِّئَ كُلُّ صِدْقٍ إِذَا سَلَّمَ كَلِمًا إِلَّا اللَّهَ وَحَدَاةً
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُدُودُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نِعْرَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجُدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ
مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ

بَابُ ۵۵ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَصَلَ عَلَيْهِ هِمٌّ
وَمَنْ حَضَّ أَخَاهُ بِالْدُعَاءِ دُونَ كَفْسِهِ وَقَالَ
أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
اعْفُ عَنِ عِبِيدِ أُمَّيِّ عَامِرٍ اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قَيْسِ ذَيْبَةَ

۲۵۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَوْمِ أَيُّ عَامِرٍ نُوَاسِمُنَا مِنْ حَيْبَرَ
قَالَ لَيْتَهُ وَبِهِمْ يَدٌ كَرَّمَ تَالَهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْدَيْنَا
وَذَكَرَ شِعْرًا عَزِيزُهُدً أَوْ لَيْكِي لَمْ أَحْفَظْهُ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِلُ
قَالَ عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِفَلَطَانَاتِ
الْقَوْمِ قَاتَلْتَهُمْ فِي أَبِي سَيِّبٍ عَامِرٍ يَقَامَةُ سَيِّبٍ
فَنَفْسُهُ دَمَاتٍ فَلَمَّا أَمْسُوا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرًا
فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَفِيهِ
التَّارُ عَلَى أَبِي شَيْءٍ تَوَقَّ دُونَ قَالَ لَوْ أَعْلَى حُسْرٍ
النَّبِيَّةِ فَقَالَ أَهْبِ يُقْرَأُ مَا فِيهَا دَكَّةٌ تَرُدُّهَا قَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ يَتَّقُ مَا فِيهَا أَوْ تَغْسِلُهَا
قَالَ أَدُّكَ

تعالیٰ عنہ نے حضرت مراد بن ابوسفیان کے لئے خط میں لکھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھرتے ہی ہر نازکے بعد کہتے۔۔۔
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک
نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک
نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان و کرامت
اسی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے
شعبہ نے منصور اس کی حدیث کی اور کہا کہ میں نے اسے مسیب سے سنا

جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے دعا کرے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے لئے دعا کیجئے۔ حضرت ابوسبی سے سنا
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اسے اللہ! عبد اللہ
بن عامر کی منقذ فرما۔ اسے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے
گناہ بخش دے۔

یزید بن ابوعبید مولى سلمة کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ایک شخص نے کہا:۔۔۔ اسے عامر! کیا ہی اچھا
ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں۔ پس یہ سواری سے اتر کر حمدی
خوانی کرنے لگے کہ خلا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم راہ ہتایت
نہ پاتے اور اس کے علاوہ اور کتنے ہی اشعار پڑھے جو مجھے یاد نہیں
ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہاتھ رکھنے والا کون
ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس
پر رحم فرمائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ
ہمیں ان سے فائدہ حاصل کرنے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے
تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم لگا جس کے سبب ان کا وصال ہو
گیا۔ خاتم کے وقت لوگوں نے فری کثرت سے آگ جلائی تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیسی آگ سے اور کس چیز کیلئے
جلائی جا رہی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاتھ لگے ہوں گے۔ لیکن
فرمایا کہ جو کچھ ہاتھ لگیوں میں ہے اسے پھینک دو اور انہیں توڑ ڈالو ایک
اوی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہاتھ لگیوں میں

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا مُسَيْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو
سَمِيعِ بْنِ إِسْحَاقَ وَفِي رِضَى اللَّهِ عِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَازَهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
أَبِي خَلَّانٍ فَإِنَّهُ أَيْ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي إِدْنِي.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مال صدقہ لے کر آتا تو آپ کہتے: اے
اللہ! فلاں کی اکل پر رحمت نازل فرما جتنا پورا اس طرح میرے والد ماجد
ماضی رحمت ہو کر گیا: اے اللہ! ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَلَا تُرِيدُنِي مِنْ
ذِي الْخَلِصَةِ؟ وَهُوَ نَصِيبٌ كَانُوا يُعْبُدُونَ وَنَهَ يَسْتَى
الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَجُلٌ لَانَ لَكَ
عَلَى الْخَيْلِ فَصَلِّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ قَبِّضْهُ
اجْعَلْهُ هَادِيًا مُقْبِلًا قَالَتْ خَرِيْتُكَ فِي خَنْزِيرٍ
مِنْ أَحْسَنٍ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سَعِيدَانُ وَأَنْطَلَقْتُ
فِي نَصِيبٍ مِنْ قَوْمِي فَأَكْبَرْتُهَا فَخَرَقْتُهَا لَأَكْرَأَتِيكَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
اللَّهُ مَا أَكْرَأَتِيكَ حَتَّى تَرَكْتُمَا مِثْلَ الْجَحِيلِ الْأَجْرِبِ
فَدَعَا لِأَحْسَنٍ وَخَيْلًا

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن
ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلیصہ
کے منج سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ
پوجا کرتے اور اُسے کعبہ ماننے کہتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول
اللہ! اس عاجز سے گھوڑے پر تم کو نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے
بچھڑے ہاتھ مالا اور دعا کی: اے اللہ! اسے جہاد سے امداد سے
نجات دے۔ والا نیز نجات یافتہ بنان کہ بیان ہے کہ میں اپنی قوم احس
کے پاس آدمی (گھوڑا سوار) لیکر نکلا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں اپنی
قوم کی ایک جماعت لیکر نکلا۔ جتنا پورا میں اُس کے پاس پہنچا اور
اُسے علاویا بچھڑے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خلیصہ کی قسم میں نے اُسے
قادر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کہا کہ اس تو آپ کا خادم ہے آپ دعا کی: اے اللہ!
اسکے مال و اولاد کو بڑھا اور جو اسے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک
آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے کہ اُس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد
کروادیں پھر میں فلاں فلاں سورتوں سے وصول کیا تھا۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمُّ سَلِيمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَوُا النَّبِيَّ خَادِمًا
قَالَ اللَّهُمَّ اكْتُمِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فَمَا أُعْطِيَ:

۱۲۶۱ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُكَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
يَكْفُرُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَجُلٌ لَللَّهِ لَقَدْ أَذْكَرُنِي كَذَا وَ
كَذَا أَيْ اسْتَظَّنَّ فِي صُورَةٍ كَذَا وَكَذَا.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم
فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو ملحوظ نہیں
رکھا گیا۔ پس میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا

۱۲۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَخْبَرَنِي سَلِيمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَتِ الْ
قَسَمِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا قَدَّ الرَّجُلُ
إِنْ هَذَا لَقَسَمَهُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَبَهُ اللَّهُ أَخْبَرْتُ

sunnahschool.blogspot.com

دی تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے جبڑہ انور پر ہاتھ کے آٹا رو دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضور کو سب پر رحم فرمائے کہ انہیں اس کبھی زیادہ متا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

دعا میں تقاضہ آرائی اچھی نہیں

بکرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو بھٹنے میں ایک بار دعا حفظ سناؤ، اگر زیادہ کی نسا ہو تو دوبارہ اور اگر بہت زیادہ چاہو تو تین بار اور ایسا ذکر نہ کہ لوگ قرآن کریم سے اکت جائیں اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی خوش طبعی کی باتوں میں مصروف ہوں تو تم ان کی بات کاٹ کر اپنی تخریر جھاڑنا شروع کر دو کہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کرو اور اور اگر وہ تم سے وعظ کرنے کو کہیں تو تخریر کرو اور لیکن ان کی خواہش کو دیکھ کر دعا میں متفقہ عبارت نہ ہو اس کرنے سے اجتناب کر دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اسے چاہیے کہ حتمی سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلان چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر دباؤ ڈالنے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں دعا کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما! بلکہ حتمی سوال کرنے کیونکہ خدا پر دباؤ ڈالنے والا کوئی نہیں ہے۔

جلد بازی سے کام نہ لے تو ہندے کی دعا قبول ہوتی ہے
ابو عبیدہ مثنیٰ ابن انزہر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتَهُ الْغَضَبَ فِي رُجُوبِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا أَنْصَبَ بَرًّا

یاد ۵۵ مَا يَكْرَهُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۶۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَنِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونَ الْمَعْرُوفِيُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْحَرْثِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّاسُ كُلُّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ آيَّتْ مَرَّةً تَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرَتْ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَمَلِّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا لِقَيْتِكَ نَائِي الْقُرْمِ وَهَمَّ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ بَرٍّ مَنَعَهُ عَنْهُمْ فَتَنَّهُ عَلَيْهِمْ حَدِيثًا مِمَّا كُنْتُمْ تَقُولُونَ إِذَا أَمَرْتُكَ نَحْيًا فَهَلُمَّ وَهَمَّ لَيْسَتْ هُنَّ إِلَّا أَنْظُرِ الشَّجَرَةَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهَا فَإِنِّي عَيْدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَخْفَى وَلَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الْاجْتِنَابَ

باب ۵۵ لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۱۲۶۱۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي سَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۱۲۶۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْنِنِي فِي الْفُلْهِمْ وَرَحْمَتِي إِنْ سَأَلْتُ لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

یاد ۵۶ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَجْعَلْ يَسْئَلُ

۱۲۶۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

sunnahschool.blogspot.com

عندہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اس کی دعا قبول ہوئی ہے لیکن یوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن تو نے قبول نہ فرمائی

جہاں میں ہاتھوں کا اٹھانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی ہاتھوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ: اے اللہ! جو خالد نے کہا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی ہاتھوں کی سفیدی دیکھی۔

دعا میں قبلہ رو ہونا ضروری نہیں

قنادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ تم پر ہواؤں جو اسے آسمان پہنچا دے اور وہاں سے اسی جہنم لگی یہاں تک کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچا دے اور وہاں سے جہنم تک بارش ہوئی تو وہی آدمی یا کوئی دوسرا گھڑا لے کر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے مٹا لے کیونکہ ہم تو فرق ہو چکے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسائے۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد چلے گئے اور مدینہ منورہ پر بارش نہ ہوئی۔

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

یحییٰ بن خیباد بن تیمم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کی دعا کرنے کے لئے عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے بارش کے لئے دعا مانگی۔ پھر قبلہ رو ہو گئے اور آپ نے

مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عَبِيدٍ مَوْلَى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْتَجَابَ لِيْ لِاحِدٍ كَرَّمَ مَالَهُ لِيَجْعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ .

باب رفع الايدي في الدعاء وَقَالَ ابُو مُوسَى الْاشْعَرِي دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ اَنْطِيهِ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرُ الْبَلِيْكَ مَا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ ابُو عَبِيْدٍ اللّٰهُ، وَقَالَ الْاَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَشُرَيْكٍ سَمِعَا اَنْسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ اَنْطِيهِ

باب الدعاء غير مستقبل القبلة ۱۲۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا ابُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْعُر اللّٰهُ اَنْ يَسْقِيَنَا فَنَتَخَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمَطَرٌ نَّاحِقٌ مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ اِلَى مَتْرَلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تَمَطُرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ اَدْعُرِيْكَ فَقَالَ اَدْعُر اللّٰهُ اَنْ يَصْرِفَ عَنْكَ فَقَدْ سَرَقْنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَرِّ اَلدِّيْنَا وَكَأَعْلِيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّرُ حَرًّا الْمِيْئَةَ وَلَا يَمُطِرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ .

باب الدعاء مستقبل القبلة ۱۲۶۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وَهِيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبِيْدِ اللّٰهِ بْنِ نَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى هَذَا الْمُصَلِّي لِيَسْتَسْقِي ذُنُوْبًا وَاسْتَسْقِي ثُمَّ

sunnahschool.blogspot.com

اپنی بہادر لٹ دی۔
حضور کا اپنے خادوم کے لئے بھی عمر اور مال بڑھنے کی
دن کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: میری والدہ ماجدہ عزر گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ
: اپنے خادوم انس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: ”
اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا
فرمایا ہے اس میں برکت دے۔“

تکلیف کے وقت کی دعا۔

ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے
وقت یوں دعا کیا کرتے: ”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو
عظمت اور سلم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو
آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرض عظیم کا رب
ہے۔“

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: ”نہیں
ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرض عظیم کا رب
ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور
عرض عظیم کا رب ہے۔“

سخت مصیبت سے پناہ مانگنا

ابوہریرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مصیبت
پر کوشش کے لئے، بڑی تقدیر اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پنا
مانگا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں ہمیں
باتوں کا ذکر تھا، ایک کا ترجمہ سے اضافہ ہو گیا۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں
کہ وہ ایک کونسی ہے۔

اسْتَقْبَلَ الْفَيْلَةَ وَقَلْبٌ بِرَدِّهَا
بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِحَادِثِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالٍ
۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا
حَنْبَلُ بْنُ حَدَّادٍ شَعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ
أَدْعُ اللَّهَ لَهُ. قَالَ: اللَّهُمَّ اكْتُبْ لَهُ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ
۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَدْرِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ.

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَشَارَافِ
بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
وَقَالَ وَهَبُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

بَابُ التَّعَوُّدِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ
۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ
الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ. وَسُورَةِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ
الْأَعْدَاءِ. قَالَ سَفْيَانُ الْهَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً
لَا أَذْرِي أَيَّتَهُنَّ هِيَ.

حضور کا رفیقِ اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا
وعا کرنا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب اور عمرو بن زبیر نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی یہاں تک کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور پھر اُسے اختیار دیا گیا۔ جب آپ جیلر پڑے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر رکھا اور گڑھی بھر بھوشی رہی۔ جب افادہ ہوا تو آپ نے جنت کی دیکھا اور کہا: اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ! میں عرض گزار ہوں کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ ہر وہی بات سے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے اے اللہ

ار رفیقِ اعلیٰ

موت اور زندگی کی دعا کرنا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات داغ لگوائے جو مجھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا نہ ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر ہات لگا لگوائے جو مجھے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

عبد العزیز بن حبیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کر جو اُسے پہنچے اور اگر موت کی آرزو کرنے کے سوا چارہ کار نہ ہو تو میں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھا

۱۲۴۳ دَعَاءُ الرَّبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

۱۲۴۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ جَالِ بْنِ أَهْلِ
الْبَيْتِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَعْبٌ لَنْ
يَقْبُضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَمْ يَخْتَرِ
فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَسَأَلَهُ عَلَى فَيْحَيْدَى عُنْتِي عَلَيْهِ سَأَلَهُ
شَرَّ أَهَانٍ فَاشْتَصَّ بِصَمَاءَ إِلَى الشَّقِيقِ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَا لَمْ يَخْتَارُوا وَ
عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ
صَحِيحٌ قَالَتْ كَمَا نَتَّيْلِكَ أَخْبَرْتُ كَلِمَةً تَكَلَّمُ بِهَا
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

باب الدعاء بالموت والحياة

۱۲۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَكَيْدَ الْتَوَيْ
سَبْعًا قَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَمَّا دَعَوْتُ بِهِ

۱۲۴۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ فِي حَدِيثِهِ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ
خَبَابًا وَكَيْدَ الْتَوَيْ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتَهُ يَقُولُ
لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو
بِالْمَوْتِ لَمَّا دَعَوْتُ بِهِ

۱۲۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ سَلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَمْتَنِينَ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ لِيَصْرَ نَذْلًا بِهِ إِنْ
كَانَ لَا بُدَّ مِنْ مَقْتَلِ الْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا

كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّيْتُ إِذَا كَانَتْ التَّوْفَاةُ خَيْرًا لِي.

جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دینا جبکہ

موت میرے لئے بہتر ہو۔
بچوں جیسے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔

حضرت ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس

کے لئے برکت کی دعا کی۔

بَابُ الدَّعَاءِ لِلصَّبِيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَ مَسْحِ رُؤُسِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُرْسَى وَلِدَايَ

عَلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ.

۱۲۷۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

عَنِ الْجَعْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ

زَيْدٍ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخِي

فَجِئْتُ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ فَشَفَّرْتُ فَمَنْعَتُهُ

مِنْ دُصُورِهِ، فَتَرَقَّمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى

خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ ذِمَّةِ الْحَجَلَةِ.

۱۲۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

أَبْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي آدَمَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ

أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِمِجْدَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ مِنَ

السُّوَبِ أَدْرَى السُّوَبِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ

التَّرْبِيزِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَيَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا أَصَابَ

الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَتَرِ.

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزَّيْدِ وَهُوَ الَّذِي

جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُجُوبِهِ وَهُوَ

عَلَامٌ مِنْ بَنِي هَرَمَةَ.

۱۲۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُؤْتِي بِالصَّبِيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَإِنِّي بَصِيتِي قَبَالَ تَلِي

رُؤُوسِهِمْ فَدَعَا بِنَاءً فَأَتْبَعَهُ آيَاتُ وَلَمْ يُفْصِلْهُ.

جَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَابِيَانِ بَعْدَ مِثْلِ مَا سَأَلَ بَنِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُوْفَرَاتِهِ مِثْلَ مَا سَأَلَ بَنِي

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حُدُوتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِقِ بْنِ

عزرو بن تسلیم زرتقی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر ان کی ازواج و مطہرات اور اولاد پر درود و طہا ن فرما جسے

تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو جیسے تو نے آل ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

حضور نے دعائی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اسے کفارہ اور رحمت بنا دے

سعید بن سائب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! اجر، صاحب ایمان کے لئے میں نے نامناسب لفظ کہا ہو تو قیامت کے روز اسے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دیتا۔

قتلوں سے پناہ مانگنا

قادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دلاڑ بولگا تو آپ تامل فرمے اور فرمایا کہ آپ نے فرمایا۔ آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں۔ آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر شخص کہنے میں اپنا سر جھکا کر مدد فرما رہا تھا۔ جتنا بچہ ایک شخص جس کو لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرنے سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر حضرت عمر گویا ہوئے اور عرض کی۔ ہم اللہ کے رب ہوئے اسلام کے دین ہوئے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہوئے پر ایمانی ہیں ہم قتلوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح صحابہ کی اور بڑائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور درود بخ کھانی گئیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پر سے دیکھا۔ قادہ اس حدیث

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَّاقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقُولُ عَلَيْكَ قَالَ

قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ جَمِيدٌ مُجِيدٌ بِأَنَّكَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أذْيَبْتَهُ فَأَجْعَلْهُ لَكَ رَكَةً وَرَحْمَةً.

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَهَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا مَوْجِبٌ سَبَّبْتَهُ فَأَجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بأبواب التعوذ من الفتن

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِّي أَحْفَوهُ الْمَسْئَلَةَ فَخَضِبَ فَصَبَعُ الْبَيْتِ فَقَالَ الْإِنْسَانُ فِي الْبَيْتِ عَنْ تَمِيٍّ إِذَا بَيْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ مِمَّا دُونِي مَا إِذَا أَكَلْتُ نَجِلِي لَأَفْتِدَا سَهَةً فِي تَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا أَحَى الرَّجُلَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ عَمْرًا قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِحَبَّتِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ وَالشَّرِّكَاءِ الْبَيْتِ قَطْرًا أَنْ صَوَّبَتْ فِي الْجَنَّةِ وَاللَّهِ أَحْسَنُ رَأْيَهُمَا وَرَأَى الْفَاطِمَةَ وَكَانَ قَتَادَةَ يُدْكَرُ عِنْدَ هَذَا الْعَرَبِ بَيْتَ

هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَن
أَشْيَاءَ إِن مَبْدَأُكُمْ تَسْوُؤُهُمْ

فَس؛ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے پروردگار نے قیامت تک کی تمام باتیں بتا دی تھیں اور ان کی چیزیں لگا ہوں سے قیامت تک ہونے والا کوئی چھوٹا یا بڑا واقعہ پر شدید نہیں تھا، اسی لیے بار بار صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمایا اور سوال کرنے کے لیے کہا۔ اس پر ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا عام انسانوں کو حقیقی علم نہیں ہوتا بلکہ آدمی کی والدہ ہی اس کے بارے میں کچھ تو جانتی ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ تارا باپ خدا ہے۔ یہ سنا کر وہ تعجب سے کہتا ہے کہ یہ ہے نگاہ معطفے کا عالم۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک چھپا ہوا منافق کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرا شک کا کہاں ہو گا؟ آپ نے جواب دیا کہ جہنم میں۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب کو ہر آدمی کا شک کا نا اہل انہام ہی معلوم ہے جیسا کہ آپ نے ایک دفعہ صحابہ کرام کو دکھایا میں بھی دکھائیں۔ ایک میں تمام اہل جنت کے نام تھے اور آخر میں ان کی کل تعداد تھی اور دوسری میں جنہوں کے نام اور ان کی کل تعداد درج تھی۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باتوں سے بے خبر ہونے پر زبرد گناہ آیات و احادیث کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی گنجینہ گیسٹ کراچی پبلسٹی میں پیش کرنا اور اس کا رنگاری سے حوام اناس کو اپنا جرم بنا کر بنانا شاہین رسالت کے خلاف سازشیں، جنہیں مسلمانوں کی سکھائی ہوئی شرارت اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا تو ہے لیکن اس رسول دشمنی سے اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا حاصل اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا نے تو انسان تمام مدعیان اسلام کو سچا ہدایت نصیب کرے، آمین۔

لوگوں کے غالب ہجانے سے پناہ مانگنا

عمر بن ابو العز و محمد بن مطلب بن عبد اللہ بن خطاب نے حضرت

اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے ان کے لوگوں میں سے ایک لڑکا اپنی خدمت کیلئے مانگا۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ مجھے سوا ہی ہلانے چکے بھاگ کر نکلے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا جب آپ اتارنے تو میں اکثر آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں رنج و غم سے عاجز ہوں اور سستی سے، کل اللہ تبارک و تعالیٰ سے، اگر ممکن تو میں اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ جب ہم حجر سے واپس آئے تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حنیس کو سنا کہ وہ لڑکا جنہیں آپ نے اپنے لئے منتخب فرمایا تھا۔ چنانچہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے چاند یا کابل سے اپنے چچے کے لئے ایک ساڑھ سا بنا دیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ہم صحابہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک

باب التَّوَدُّعِ مِنَ غَلْبَةِ الرِّجَالِ

۱۲۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

عَبْدِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي طَلْحَةَ أَلَيْسَ لَنَا غُلَامًا مِنْ غُلَامَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرُدُّنِي وَرَاءَ مَا كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا تَدَلَّ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ إِنَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اعْرِضْ بِي مِنَ الْهَيْدِ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ دَاخِلِينَ وَصَلِّعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ، فَلَمَّا أَرَلْنَا أَخْدُمَهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَنِيصٍ قَدِ احْتَارَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يَخْبُوَنِي وَرَاءَ مَا يَعْجَبُ أَهْلَهُ فَكُنْتُ يَرُدُّنِي وَرَاءَ مَا كُنْتُ أَخْدُمُهُ إِذْ كُنَّا بِاللَّيْثِيَّةِ صَنَعْتُ حَيْسًا فِي نِطْعٍ كُنْتُ

sunnahschool.blogspot.com

چروے کے دسترخوان پر لمبدرہ تیار کر دیا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لیے بچھے بھیجا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی اٹکی دعوت و لمبدرہ تھی۔ پھر آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا۔ اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بنانا چاہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنا دیا۔

ارسلت قد دعوت رجالاتك لواءك ان كان ذلك بئانه
بهاخذ اقبل حتى بداله احدك قال هذا جليل
يعدنا وخذية فلما اشرفت على المدينة قال
اللهم اني احرم ما بين جليلها مثل ما احرم
به ابراهيم مكة اللهم بارك لهم في مدينتهم
وصاعيتهم

فت : یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۶۶۰، ۲۱۶۶ اور ۲۱۹۱ میں بھی موجود ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ خدا نے ذوالمنین نے اپنے حبیب اور خلیل کو تعمیل و تحریم یعنی حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس بارے میں تفصیلی ماحشیہ پیچھے گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمایا جائے۔

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

باب ۱۳۸۹ التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَدَانَ حَدَّثَنَا مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ وَلَدًا سَمِعْتُ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عبدالملک بن عمر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بارگاہِ بائوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن کا حکم فرمایا کرتے۔ اے اللہ! ہمیں مکمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی ضعیفی کی عمر تک لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یعنی دجال کے فتنے سے اور میں عذابِ قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۱۳۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتُرُ مَعْجُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَقْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجِينِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَرَدَ إِلَيَّ أَرْدَلُ الْعَمْرُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَتَقَى فِتْنَةَ الدُّنْيَا وَالْجَحْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی ڈرو پڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں غدا دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹکنا یا اور ان کے خیال کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس تشریف لے آئے میں عرض گزار ہوئی۔

۱۳۹۱ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَيْرٌ عَنْ مَنْقُوشٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَانِ مِنْ عَجُوزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا يَا أُمَّ الْاهْلِ الْقَبْرِ يَعْبُدُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَلَّمْتُهُمَا وَلَهُمَا نَجْوَانُ أُصِدَّ قَلْبُهُمَا فَخَرَّبَتَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا

sunnahschool.blogspot.com

یا رسول اللہ! اور پورے ہی عورتوں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا ان دونوں پر حج کیا، بیشک انہیں غلب دیا جاتا اور سارے مخلوقات اس غلب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

معتز نے اپنے والد ماجد کو اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزوری، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں غلب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی، گناہ قرض، فتنہ قبر، غلب قبر، فتنہ دوزخ، غلب دوزخ اور میری کے فتنے کی بولائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عزت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میری دوجہاں کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برت اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا تیرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔

بزوری اور سستی سے پناہ مانگنا۔

عروہ بن ابو عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزوری اور نکل سے، قرض کے دباہنے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزِيْنَ وَذَكَرْتُ لَهُ كَقَالَ: صَدَقْتَا إِنَّهُمُ يُعَذِّبُونَ عَذَابًا لَسَمِعَهُ الْبُهَامِيُّ كُلِّهَا وَمَا رَأَيْتُكَ بَعْدَ فِي سَلَاةٍ إِلَّا تَعُوذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

باب التَّعُوذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .

۱۱۹۱۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّسَبِيْنَ مَالِكَ بْنَ يَسْفَرَ اللَّهُ عَنَّهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَيْبَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .

باب التَّعُوذِ مِنَ الْمَأْكُورِ وَالْمُعْرَمِ .

۱۱۹۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَيْبَةِ وَالْمَأْكُورِ وَالْمُعْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَأْكُورِ وَعَذَابِ الْمَأْكُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِيْبِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَوْسِيْبِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اشْفِ عَنِّي خَطَايَا مَاءِ النَّخْلِ وَالْبُرْدِ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقِيْتِ الشُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

باب الاستعدادِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ .

۱۱۹۱۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْجُبْنِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلِيمِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ .

۱۱۹۱۲-۱۱۹۱۳-۱۱۹۱۴-۱۱۹۱۵-۱۱۹۱۶-۱۱۹۱۷-۱۱۹۱۸-۱۱۹۱۹-۱۱۹۲۰-۱۱۹۲۱-۱۱۹۲۲-۱۱۹۲۳-۱۱۹۲۴-۱۱۹۲۵-۱۱۹۲۶-۱۱۹۲۷-۱۱۹۲۸-۱۱۹۲۹-۱۱۹۳۰-۱۱۹۳۱-۱۱۹۳۲-۱۱۹۳۳-۱۱۹۳۴-۱۱۹۳۵-۱۱۹۳۶-۱۱۹۳۷-۱۱۹۳۸-۱۱۹۳۹-۱۱۹۴۰-۱۱۹۴۱-۱۱۹۴۲-۱۱۹۴۳-۱۱۹۴۴-۱۱۹۴۵-۱۱۹۴۶-۱۱۹۴۷-۱۱۹۴۸-۱۱۹۴۹-۱۱۹۵۰-۱۱۹۵۱-۱۱۹۵۲-۱۱۹۵۳-۱۱۹۵۴-۱۱۹۵۵-۱۱۹۵۶-۱۱۹۵۷-۱۱۹۵۸-۱۱۹۵۹-۱۱۹۶۰-۱۱۹۶۱-۱۱۹۶۲-۱۱۹۶۳-۱۱۹۶۴-۱۱۹۶۵-۱۱۹۶۶-۱۱۹۶۷-۱۱۹۶۸-۱۱۹۶۹-۱۱۹۷۰-۱۱۹۷۱-۱۱۹۷۲-۱۱۹۷۳-۱۱۹۷۴-۱۱۹۷۵-۱۱۹۷۶-۱۱۹۷۷-۱۱۹۷۸-۱۱۹۷۹-۱۱۹۸۰-۱۱۹۸۱-۱۱۹۸۲-۱۱۹۸۳-۱۱۹۸۴-۱۱۹۸۵-۱۱۹۸۶-۱۱۹۸۷-۱۱۹۸۸-۱۱۹۸۹-۱۱۹۹۰-۱۱۹۹۱-۱۱۹۹۲-۱۱۹۹۳-۱۱۹۹۴-۱۱۹۹۵-۱۱۹۹۶-۱۱۹۹۷-۱۱۹۹۸-۱۱۹۹۹-۱۲۰۰۰

sunnahschool.blogspot.com

نخل سے پناہ مانگنا

النَّخْلُ وَالْعُذُوبُ فِيهِ مِثْلُ الْحَزْنِ وَالْحَزْنُ وَالْحَزْنُ
عبد الملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی
سے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں
کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کرتے تھے۔ ۱۔ اسے اللہ! میں نخل سے تیری پناہ
چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی
ضعیفی کی عرک کو پہنچ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
میں دُوب کے نفع سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں غلاب

قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں
بہت سی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا
اُرَاذِلْنَا هَارِے گھینے لوگ۔

عبد العزیز بن حبیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کب کرتے
۱۔ اسے اللہ! میں سُستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
بُزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی سے تیری
پناہ چاہتا ہوں اور نخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعا ویا اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا
کی کہ اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دیجیے
تو نے کہ گھر کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس گھر کی زیادہ اور
اس کے بخار کو جگہ کی طرف بھیج دے۔ ۱۔ اسے اللہ! میں اس کے مدد
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے باعث میں موت کے منہ
تک پہنچ گیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف
ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک

بَابُ التَّعْوِذِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ

وَأَحَدٌ مِّثْلُ الْحَزْنِ وَالْحَزْنِ
۱۲۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَانُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَسْعَدِ بْنِ
أَبِي سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ يَأْمُرُ بِهَذَا لَا بِالْحَمْسِ وَبِحَبْدِ نَيْفٍ عَنِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَ إِلَى أَرْضِي
الْعُمُرُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ التَّعْوِذِ مِنَ أَدْزِلِ الْعُمُرِ أَدْزِلْنَا

أَسْفَاطِنَا
۱۲۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

بَابُ الدَّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجْعِ

۱۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ
إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ عَمَّا هَا
إِلَى الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا وَوَسَائِعِنَا
۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرِبَابٍ عَنْ عَابِدِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَاكَ قَالَ: عَادَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَتَبَةِ الْوُدَّاسِ مِنْ شَتْوَى اشْفَيْتُ
مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ بِي مَا تَدْرِي

sunnahschool.blogspot.com

بیشی کے سوا میرا کوئی طرفت نہیں، تو کہا میں اپنا دو تہائی مال خیرات
 کر دوں، فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی تو اٹھا، فرمایا کہ نہیں میں
 عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ سے اگر تم اپنے وارث
 کو اللہ چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑ دو
 اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا لیں اور تم رضائے الہی کے لئے
 جو کچھ خرچ کرتے ہو اس کا تمہیں ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ جو
 علم تم اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ
 کیا میں اپنے ساتھیوں سے کچھ جدا کرنا؟ فرمایا کہ تم پھر جدا کر کے نہیں
 بلکہ تم رضائے الہی لینے کا اگر وہ جس کے باعث تمہارا دہے اور عزت
 میں اضافہ ہوگا اور شاید تم مردانہ باوجود جسکے ہوش کھتے ہی لوگ تم سے
 نفرت پائیں اور کھتے ہی نقصان پہنچائیں۔ اے اللہ میرے ساتھیوں کی بیعت پوری فرما
 دے اور انہیں واپس نہ لو، لیکن حضرت سعد بن حویلی کا انہوں نے کہا
 بہت عیبی تھی عمر، دنیا اور دوزخ کے قتلے سے
 پناہ مانگنا

مِنَ الرَّوْحِ وَأَنَادُ مَالِي وَلَا يَرْتَضِي إِلَّا ابْنَةَ رَجُلٍ وَلَيْسَتْ
 أَفْلَاحُ مَدِينَةٍ بِمَالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبَشَطِي بِهِ
 قَالَ اللَّيْلُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِن تَدَارَ وَرَثَتِكَ أَشْيَابَ
 عَمْرٍ مِّنْ أَنْ تَدَارَ هُمْ عَالَةً يَتَكَنَفُونَ النَّاسَ ذ
 إِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرَتْ
 حَتَّى يَأْتِجَعَلُ فِي فِي أَمْرَاتِكَ قُلْتُ: أَخْلَفْتُ بَعْدَ
 أَحْصَانِي قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي
 بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا لَكُنَّ دَرَجَةٌ ذَرَفَةٌ وَلَعَلَّكَ
 تَخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْرَامٌ وَيَسْتَمْرِكُ آخِرُونَ
 اللَّهُمَّ امْضُ بِصَحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَيَّ
 أَعْقَابِيهِمْ لِيَكُنَ الْبَائِسُ سَعْدًا بَنَ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ
 لَنِي كَلِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُؤْتِي بِمَكَّةَ
 بَابُ ۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 الْحُسَيْنُ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبِ
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِالْكَلِمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
 تُنْزِلَ عَلَيَّ أُنْزُلَ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 الْحُسَيْنُ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبِ
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِالْكَلِمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
 تُنْزِلَ عَلَيَّ أُنْزُلَ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
 اُن لفظوں کے ساتھ پناہ مانگا کہ جو، کے ساتھ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے: - اے اللہ
 میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے
 تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمگی عمر کی طرف لوٹ جانے
 سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری
 پناہ چاہتا ہوں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا
 کیا کرتے تھے: - اے اللہ! میں سستی، نکمگی عمر، قرض کے بوجھ
 اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ
 کے عذاب، فتنہ، جہنم، عذاب قبر، امیری کے فتنے کی برائی، سعرت
 کے فتنے کی برائی اور سرخ و جلال کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ
 چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور ازلے کے پانی
 سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعَةُ
 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَالْمَعْرُومِ وَاللَّيْلِ وَاللَّيْلِ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 وَشَرِّ فِتْنَةِ الْعَيْشِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
 الْمَيْمِ وَالْمَسْجَلِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ سَطِيئَاتِي بِمَاءِ الْوَالِدِ
 وَالْبَرِّ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَتَّقِي الْمَثُوبُ

sunnahschool.blogspot.com

دے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جائے نیز تیر اور میرے
گناہوں کے درمیان آبی وودری کر دے جتنی وودری توڑے لے شرق و
دولت مندی کے قتلے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یوں پناہ مانگا کرتے تھے :- اے اللہ میں فقنہ
جنیم اور غلاب جنیم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور غلاب قبر
سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دولت مندی اور مفلسی کے
قتلے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جلال کے قتلے سے تیری
مفلسی کے قتلے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم یوں دعا کیا کرتے :- اے اللہ میں فقنہ جنیم، فقنہ قبر
غلاب جنیم، غلاب قبر، فقنہ دولت مندی کی برائی، فقنہ مفلسی
کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں سرج
و جلال کے قتلے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے
اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے یوں
صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف
کر دیا ہے نیز میرے گناہوں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ
کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھ لیا ہے

اے اللہ! میں سستی بار عسایاں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ
تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں :- یا رسول اللہ! اس آپ کا خادم
ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ آپ نے دعا کی :-
اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اس میں اسے
برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔ بشام بن زبیر کا بیان ہے کہ

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

باب ۸۱۱ الاستعاذۃ من فتنۃ الغنی

۱۳۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَالْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

باب ۸۱۲ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

۱۳۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ
الطَّلْحِ وَالطَّلْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا لَقَبْتَ
الشُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرِمِ

باب ۸۱۳ الدُّعَاءُ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۱۳۰۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَدُوْدُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْأَلْ خَادِمَكَ أَدْعُ
اللَّهُ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ اكْرِمْ آلَهُ ذَلِّدْ ذُلَّهُ وَبَارِكْ لَهُ
فِيمَا أَعْطَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ

بَيْنَ مَا لَكَ بِمَثَلَهُ .

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ كَثَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: النَّسَائِيُّ خَادِمُكَ قَالَ: اللَّهُمَّ الْكَبِيرُ مَالَهُ وَوَلَدُهُ ذَبَابُكَ لَوْ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ .

بَابُ ۸۶۵: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا مُطَرِّبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ مَثَلَهَا كَالشُّرْبِ مَاءً مِنَ الْقُرْآنِ: إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَقْرَأِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عِلْمُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي دَعَا قَبِيَّةٌ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي فَأَجِله فَإِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي دَعَا قَبِيَّةٌ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي فَأَجِله فَأَمْرِي عَيْبٌ وَأَصْرِي عِنْدَهُ وَأَقْدَارِي فِي الْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ

لَعَنَ نَفْسِي بِهِ وَبَيْتِي حَاجِنَهُ .

بَابُ ۸۶۶: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا الْعَبْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا دَفَعُوا عَنْهُمُ رَدَّ عَنْ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَبِينِي أَبِي عَاطِرٍ وَرَأَيْتُ بِيَاضَ ابْطِيهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ .

میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں:۔ انس آپ کا خادم ہے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی:۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بربطھا اور اس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

استخارہ کے وقت دعا کرنا

محمد بن منکدیم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں استخارے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت کی جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو:۔ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔

کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جانتے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم میں میرے لئے دینی، معاشی اور آخری لحاظ سے بہتر ہے یا حلال اور مال میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے معجز فرما دے اور اگر میرے لئے میرے لئے دینی، دنیاوی اور آخری لحاظ سے بُرا ہے یا یہ فرمایا کہ حلال اور مال کے لحاظ سے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دفع کر دے اور مجھے اس سے دور رکھنا اور جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرا

مقتدر فرما دے پھر اس کے ساتھ مجھے راضی کرو بنا اور اپنی حاجت عرض کرے وضو کے وقت دعا کرنا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی نکلوا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی:۔ اے اللہ! عبید بن جراح کی مغفرت فرما اور میں نے آپ کی بیعتوں کی بیعت کی دیکھی۔ پھر دعا کی:۔ اے اللہ! قیامت کے روز اپنی مخلوق میں سے اس کا مرتبہ اکثر لوگوں سے بلند رکھنا۔

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو کبیر کہتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے لوگو! اپنے اوپر برہم کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں اپنے دل میں لاَحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا:۔ اے عبد اللہ بن قیس! لاَحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں نہیں ایک اس کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لاَحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔
 واوی میں اترتے وقت دعا کرنا
 اس بارے میں حضرت جابر کی حدیث ہے۔

سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا

ناقص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب کسی غزوہ مروج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو میرا اونچی جگہ پر عن مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یوں گویا ہو:۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی پادشاہی ہے اور سب تو نہیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم واپس لوٹنے والے، تو یہ کہنے والے عبادت اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

دو لہرا کے لئے دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف ہرندو نشانات دیکھے تو فرمایا:۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے

باب ۸۷ الدعاء إذا علا عقبه

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يَتُوبَ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا عَدُوًّا وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلِيٌّ وَأَنَا أَحْوَلُ فِي نَفْسِي لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ قُلْ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَلِمَةٌ مِّمَّنْ كُنْتُمْ فِي الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ كَلِمَةٍ هِيَ كَثْرَتُهَا كَثْرَتُ الْجَنَّةِ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

باب ۸۸ الدعاء إذا هبط وأدياً فيه

حدیث جابر
باب ۸۹ الدعاء إذا أراد سفراً أو رجعاً

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عَمْرَةٍ يَكْبِرُ عَلَىٰ كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّوبُ أَيُّوبُ تَابِعُونَ عَائِدُونَ لِيَرْتَابُوا عَائِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَرَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

باب ۹۰ الدعاء للمترجم

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

گھٹلی کے برابر سوتا دے کہ ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ویکمہ کر دو خواہ ایک
 بکری ہی بتر آئے۔

عمر و بنو زید کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فرمایا: میرے والد محترم کا وصال ہو گیا اور پچیس سات یا نو ماہ جزا دیاں
 چھوڑیں تو میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تمہارے شوادی کوئی ہے؟
 میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں عرض کر
 ہوا کہ شوہر دیدہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ دل
 بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ پایہ فرمایا کہ تم اس کو منانے اور وہ
 نہیں میں عرض گزار ہوا کہ میرے آبا جہاں فوت ہو گئے اور انہوں نے
 سات یا نو ماہ جزا دیاں چھوڑ دی ہیں پس میں نے یہ ناپسند کیا کہاں جیسی
 (تاجر بہ کار) لڑکی نے آؤں لہذا میں نے ایسی عورت سے شادی کی ہے۔
 جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ۶۔
 نیوی کے پاس آکر کیا دعا کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی
 شخص باپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے۔
 اللہ کے نام کے ساتھ: اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا اور
 اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تم میں عطا فرمائے۔ کیونکہ
 اگر اس سے اُن دونوں کی قسمت میں کوئی اولاد ہے تو شیطان
 کبھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضور نے دنیا کی بھلائی کیلئے بھی دعا کی

عبدالغفرز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے
 تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں
 بھی بھلائی دیتا اور ہمیں غلاب جہنم سے بچانا
 دنیا کے فتنہ سے سناھا لگنا

أَنْرُصَمَّةَ هَكَذَا. مَا هَيْمَ أَوْ مَهْ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ
 امْرَأَةً عَلَى وَثْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ
 لَكَ أَوْلَادٌ وَتَوْبَاتٌ.

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
 زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ
 أَبِي وَتَرَكَ سَبْعًا أَوْ ثَمَنَةَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا
 جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بَكَرًا أَمْ تَيْبًا؟ قُلْتُ تَيْبًا
 قَالَ: هَلْ جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ أَوْ تَضَاجَعُهَا
 وَتَضَاجَعُكَ؟ قُلْتُ هَلْكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعًا أَوْ
 ثَمَنَةَ بَنَاتٍ فَفَكَّرْتُ أَنْ أُجِيبَهُ مِنْ رَيْبٍ لِي لَنْ
 فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً نَعُومٌ عَلَيْهَا، قَالَ فَبَارَكَ
 اللَّهُ عَلَيْكَ. لَمْ يَقُلْ أَبُو عَيْدِيَّةَ وَتَحَدُّدُ بَنَاتٍ
 مَسِيحٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ.

باب مَا يَقُولُ إِذَا اتَى أَهْلَهُ

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 جَدِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا إِذَا دَانَ يَأْتِي
 أَهْلَهُ قَالَ يَا سَيِّمُ اللَّهُ! أَلَيْسَ خَيْرًا لَنَا الشَّيْطَانُ وَ
 خَيْرٌ لِلشَّيْطَانِ مَا رَدَّ قَتْنَا حَيَاتِهِ إِنْ يُفْعَلُ مَا
 بَيْنَهُمَا وَلَدَانِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

**باب ۹۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبَّنَا
 إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ**

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
 عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعَاةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الدُّنْيَا

بِأَبِيكَ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

sunnahschool.blogspot.com

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمات میں اس
طرح سکھایا کرتے تھے جیسے تمہیں لکھنا سکھایا
جاتا ہے۔ اے اللہ! میں نکلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
میں بزودی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی کی عمر
کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں غنم دنیا اور
غلاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بار بار دعا کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے روایت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر جادو کر دیا گیا تو حالت یہ ہوئی کہ آپ ایک کام کے بارے میں
خیال فرماتے کہ کر لیا ہے۔ لیکن کیا نہیں ہوتا تھا چنانچہ آپ نے اپنے
رب سے دعا کی بھر فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بات
بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں
کہ یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ جس کو دُور آدمی آئے۔ پس اُن
میں سے ایک سرسکے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا سرسکے پیروں کے پاس
چنانچہ ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہا ہاں آدمی کو کیا
تکلیف ہے؟ اُس نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس
نے کیا؟ جواب دیا کہ لیبید بن اعلم نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں؟ جواب
کہ کنگھی، کنگھی سے نکلے ہوئے بال اور زبر کھجور کی جھال میں۔ پوچھا کہ

وہ کہاں میں؟ جواب دیا کہ قردان میں۔ قردان بنی تریقہ کا کنوئیں
تھا حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اُس کنوئیں پر گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کے پاس واپس لوٹے تو
تو فرمایا: ہنلا کی قسم! اس کا پانی تو منبری کے دھوون کی طرح ہے
اور اسکی کھجوریں گویا شیطین کے سر ہیں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس آکر کنوئیں کے حالات بتائے۔ میں
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے نکلوایا کیوں نہیں فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی تو میں نے اسے نکلوایا کہ برائی کو لوگوں

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرَّةُ بْنُ أَبِي الْمَخْرَامِ حَدَّثَنَا
شَيْبَةَ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مَسْعَبِ
بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي قَتَابٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هُوَ لَا
الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعَلَّمُوا الْكِتَابَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ
بِكَ أَنْ تُرَدَّ إِلَيَّ أَرْدَلُ الْحُسْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

باب ۹۴ تکرار دعا

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا
الْأَسَدُ بْنُ عِيَّانٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طُبَّ حَتَّى آتَتْهُ لَيْعِبَتُ الْيَهُودِ فَدَسَعَتْ الشَّيْءَ
وَمَا صَنَعَهُ، وَأَنَّهُ دَعَا رَبَّهُ مُحَمَّدٌ قَالَ: أَشْعَرَتِ
أَنَّ اللَّهَ قَدْ آتَانِي نِيْمًا اسْتَفْتَيْتَهُ فِيهِ: أَفَدَّ الْتَّ
عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: جَاءَنِي رِيْلَانٌ
فَجَلَسَ أَسَدٌ سَمَاعِئِدًا رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ
أَحَدُهُمَا لِبِصَاحِيهِ مَا دَجَرَ الرَّجُلُ؟ قَالَ مَطْبُورٌ
قَالَ مَنْ دَلَبَهُ؟ قَالَ لَيْبَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ قَالَ نِيْمًا ذَا؟
قَالَ فِي مَشِيْطَةٍ مَشَاطَةٍ دَجِفَتْ طَلَعَةٍ قَالَ فَايَنْ
هُوَ؟ قَالَ فِي دَرَوَانَ: دَرَدَرَانٌ بِأَرْضِ بَنِي دَرِيْسٍ
قَالَتْ فَاتَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَمَّ رَجَعِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَانَ مَا عَافَقَاكَ
الْحَيَاءُ وَكَانَ تَحْتَهُ رَأْسُ الشَّيْءِ جَاطِيْنَ قَالَتْ
فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِهِ
عَنِ الْبُخْرِ فَعَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبًا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ
أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَّانِي اللَّهُ وَكَوَهْتُ أَنْ آتِيَهُ عَلَى النَّاسِ
شَرًّا رَأَدَ عَيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُجِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہیں مفسر کہیں۔۔۔ مدد مری مند کیا ہے حضور، حالہ سے حمد ثابت ہے
مشکر کہیں کے خلاف دعا کرنا

حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما
اور دعا کی۔ اے اللہ! جوہل کو نبھال۔ حضرت ابن عمر کا بیان
کہ حضور نے نمازیں دعا کی۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:۔۔۔ یہاں تمہارا اللہ
میں نہیں.... (سورۃ آن عمران، آیت ۱۳۵)

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افواج کفار کے
خلاف دعا کی... اے اللہ! کتاب نازل فرمائے واسے جلد حساب
لینے واسے، کفار کو فوجوں کو ہزیمت دے اور ان کے قوم
اکھاڑ دے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں کھڑے
رکعت کے اندر سبھ اللہ یمن جحد کھنے کے بعد قنوت پڑھی اے
اللہ! عیاش بن ابی ریبہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید
کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو
کہ نجات دے۔ اے اللہ! کزادہ سلمہ بن ہشام کو
کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر بن ابی مضر کو نجات
سخت فرمائے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے
سال مسلط فرما۔

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ روانہ فرمایا
اور ان حضرات کو فرمایا کہ جا جا کہ یہاں وہ شہید کر دیے گئے تو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتنا اس حادثے کا رونا بھواتا میں نے کسی ہلو
واقعہ پر نہیں دیکھا جتنا آپ نے فخر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت
پڑھی ہلو کہتے ہیں ایک شخص نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی،
عروہ بن عدسہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعَانِ دَعَا دَسَانَ الْهَدْيِ
بِأَهْلِكَ الدَّعَاءَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ. وَقَالَ
ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ اغْنِي عَالِيَهُمْ بِسَبْعِ كَسْبِيعِ يَوْسُفَ وَقَالَ
اللَّهُمَّ عَلَيْنَا يَا جَبَلِي وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ
الْعَن فُلَانًا وَقُلْنَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

۱۳۱۵ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنزِلِ الْكِتَابِ سَرِيعِ
الْحَالِ ابْهَرِمْ الْأَحْزَابَ أَهْرَ مَهْمٍ وَتَلْزِمِ لَهْمَ

۱۳۱۶ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْبَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَدَّثَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخْرَجَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ
قَبَّلَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْبَةَ اللَّهُمَّ
انجِ الْوَالِدَيْنِ الْوَالِدِ اللَّهُمَّ انجِ نِيْلَةَ بْنَ هِنَاءِ
اللَّهُمَّ انجِ الْمُشْتَقِقِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ
اسْتَدِّدْ قِطْمَانَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا بَيْنَيْنِ
كَيْفِي يَوْسُفَ.

۱۳۱۷ حَدَّثَنَا الشَّيْخَانُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْتَدِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْقَوَائِدِ
فَاصْبِرُوا قِمَارِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَعَلَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَبَّلَتْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ
الْفَجْرِ يَقُولُ: إِنَّ نَفْسِيَةٌ عَمَّرَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
۱۳۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ

sunnahschool.blogspot.com

عنها نے فرمایا: یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرنے ہوئے کہا کرتے تھے۔ تم پر موت ہوگی حضرت عائشہ انہی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اور موت اور لعنت ہو پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے عائشہ جلنے بھی دو اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ بعض گزارشچوں میں کہ ہمارے رسول اللہ اکبر آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے جنہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا: تمہارے اور ہجو۔“

عبید اللہ کابسان سے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنگ خندق کے روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں صلوات الوسیطی سے روک رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

مشرکین کے لئے دعا کرنا

احمرق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! بیشک دوس قبیلے نے تمہاری امت کی اور حق کا انکار کیا لہذا ان کے لئے ہر باوہی کی دعا کیجئے: لو گور۔ لے گمان کیا کہ ان کے خلاف دعا کی جائیگی۔ چنانچہ آپ نے

دعا کی:۔ اے اللہ دوس کو باریت دے اور انہیں میرے پاس بھیج۔ حضور نے دعا کی کہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں وہ معاف فرما دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدو حاکم لگا کرتے:۔ اے اللہ! امیری خطا، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرما دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! امیری خطا میں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا جنسی ندان میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانِ الْيَهُودُ لَيَسْمُونَ عَلِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ التَّامُّ عَلَيْكَ فَظَنَنْتُ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمْ التَّامُّ وَاللَّحْنَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَأَيَّ عَائِشَةَ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْبِرَّ لِي فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَمَا لَنْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ، قَالَ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُي أَرَدُّ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ فَأَهْوَلُ وَعَلَيْكُمْ.

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْسَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُؤْتِيَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلْنَا عَلِيَّ صَلَاةَ الْوَسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.

باب ۹۶ الدعاء للمشرکین

۱۳۲۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ سَكِيَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ الْقَطِيفُ بْنُ عَمْرٍو وَعَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَيْتُ وَأَبَتْ فَأَدْعُ لَهُ عَلَيْهِمَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنْ يَدْعُوَهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبْتِ بِهِمْ.

باب ۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَاتَ وَمَا أَخْرَجْتَ

۱۳۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي كُفْرِي وَسَيِّئَاتِي وَجَهْلِي وَأَسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَعْلَمُ بِهِ

جانب سے ہیں۔ اسے اللہ! میں نے جو بیٹے کیا اور جو بعد میں کب دوں، جو چھاپا اور جو چھاپا، سب کو معاف فرماوے تو ہی اول، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔
عبداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابواسحاق، البرزہ
حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو بکر بن ابو موسیٰ اور البرزہ نے میرے خیال میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں دعا مانگا کرتے تھے۔
اسے اللہ امیر عطا میں، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرماوے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اسے اللہ انفاق کی رو سے کئے ہوئے، سرچ سمجھ کر کئے ہوئے بھول کر کیے اور دانستہ کیے ہوئے میرے گناہ معاف فرماوے کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہیں۔

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا

محمد بن سیرین نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ روز جمعہ ایک ساعت ہوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھنے ہوئے اسے نہیں پاتا مگر جو جلائی مانگتا ہے اسے عطا

فرمادی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے کہا کہ اشارے کی کمی وقت کی کمی پر دلالت کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہمارا دعا مقبول ہے لیکن ہمارا خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: تمہارے ادھر

میں اللہ اعزلی خطا بائی و عمداً حذیہ لی و ہدی دکل ذلک عندی اللہ اعزلی ما اذمت و ما احدثت و ما اسررت و ما اعلنت انت المقدم و انت الموحود و انت علی کل شیء قدير و قال عبد اللہ بن معاذ و حدثننا ابی حدثننا شعبہ عن ابی اسحق عن ابی ہریرۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۳۲۲۔ حدثننا محمد بن المتقی حدثننا عبید اللہ بن عبید الجعفی حدثننا اسرائیل حدثننا ابو اسحاق عن ابی بکر بن ابی موسیٰ و ابی ہریرۃ احبہ عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو: اللہ اعزلی خطیستی و جلی و اسرانی فی امری و ما انت اعلم بہ منی اللہ اعزلی ہر لی و حدی و خطافی و عمدی و کل ذلک عندی۔

۹۸۔ الدعاء فی الساعۃ الی فی یوم الجمعة

۱۳۲۳۔ حدثننا مسد و حدثننا اسماعیل بن ابی اہیم اخبرنا ایوب عن محمد بن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فی الجمعۃ ساعۃ لا یوافقها مسلم و هو قائم یرضی یرسال خیر الا اعطاه و قال یریدہ قلنا یقللہا یرہدہا۔

۹۹۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس نجاب لنا فی الیہود ولا یستجاب لہم فینا۔

۱۳۲۴۔ حدثننا قتیبۃ بن سعید حدثننا عبد الوہاب حدثننا ایوب عن ابن ابی ملیکہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الیہود اتوا النبی صلی

موت ہوئے آپ نے جواب دیا: ۲ اور تمہارے اوپر میری حضرت عائشہ نے کہا: تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عائشہ جانے دو۔ نرجی اختیار کرو نیز سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو عرض گزار ہوئیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں خود بخود بدیا وہ ان کے بارگاہ فرجوں ہوا اور انہوں نے جو خبر متعلق کہا وہ بولیں آئین کہتا

سعید بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب قرآن کریم پڑھنے والا آئین کہے تو تم بھی آئین کہنا کہہ دو کیونکہ فرشتے اس وقت آئین کہتے ہیں، تو اس کا آئین کہنا فرشتوں کے آئین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ ، کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے:۔ میں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو دن میں دس مرتبہ کہے تو اس کے لئے دس غلام آزاد لانے کا ثواب ہے اور اس کے

لیے نو سکاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی سوراشاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس مذہب نام تک یہ عمل اس کے لئے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو یا اس سے زیادہ عمل کرے۔ عبداللہ بن محمد، عبدالملک بن عمرو، عمر بن ابو زائدہ، ابواسحاق، عمرو بن ہشام نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابو زائدہ، عبداللہ بن ابوالسفر، شعبی، ربیع بن خثیم، یہ بھی ایسا ہی کہا ہے۔ میں (شعبی) نے ربیع سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ وَعَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلِكَا عَائِشَةَ عَلَيْكَ يَا لِرَفِيٍّ ذَايِلِي وَالْعَنْفُ أَوِ الْفُحْشُ قَالَتْ: وَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا، قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْكُمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لِمُؤْمِرِي.

بَابُ السَّامِ

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الرَّهْزِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَنَّ الْقَارِئُ فَأَمْتُوا كَبَرُ الْمَلَائِكَةِ كَوْنِ مَنْ ذَاتِ تَأْمِينَةٍ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ غَيْرَ لَهُ مَا تَقْتَدِمُ مِنْ ذَنْبِهِ.

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحُكْمُ دَهْرًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِقَدْرٍ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٍ مِائَةٍ وَكُتِبَ لَهُ بِأَنَّهُ حَسَنٌ مُّجِدِّتٌ عَنْهُ بِأَنَّهُ سَيِّئٌ وَكَانَتْ لَهُ حِجْرٌ مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيتِي وَلَوْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَهْتَابِ مِثَاجِءِ الْأَرْجُلِ عَمِلَ الْكُفْرِيَّةَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ تَانَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَمْرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي

پوچھا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ فرمایا کہ عمرو بن مہمون سے، پس میں عمرو بن مہمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ سے پس میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابوالیوب انصاری سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن یوسف، ابوالساقی، عمرو بن مہمون، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوالیوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی۔ موسیٰ بن جب، داؤد، عامر، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوالیوب انصاری نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اسمعیل، ضعی، ربیع نے بھی یہی کہا۔ آدم، شعبہ، عبداللہ بن میسر، بلال بن رباح، ربیع بن خثیم، عمرو بن مہمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی اس کی روایت کی۔ اعش، حنین، بلال، ربیع نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسے روایت کیا۔ ابو محمد حضرمی، حضرت ابوالیوب انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

بہتان اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے دن میں سبْحَانَ اللہ وحمْدُہ تلو مرتبہ کیا، اس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سندن کی جھانک کھرا برہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان میزان میں بھاری اور خدا کے رحمن کو پیارے ہیں یعنی:۔ سُبْحَانَ اللہ وحمْدُہ، سُبْحَانَ اللہ العظیم

السُّبْحَانَ عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ شَيْمٍ مَثَلَهُ فَذَكَرْتُ لِلزُّبَيْرِ مَثَلًا سَمِعْتَهُ، فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَذِنْتُ عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مَثَلًا سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. فَأَذِنْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مَثَلًا سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَخْبِئُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاؤُدَ عَنْ عَامِرِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ قَوْلَهُ. وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ شَيْمٍ وَعَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحَصِينٌ عَنْ هِلَالَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ وَمَوَاكِلُ الْوَجْهَاءِ الْحَضْرَاءِ عَنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

۱۳۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدُهُ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَنْ يَأْتِيَ بِشَيْءٍ مِنْ خَطَايَاهُ

۱۳۲۸ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرَّاعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۳۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى نَبِيِّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ النَّجِيِّ وَالْمَيْتِ.

۱۳۳۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَهُمَا مَلَأَتْكَ تَطَوُّونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الدِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا أَحْوَمَا يَذْكُرُونَ اللَّهُ تَنَادَوْا أَهْلُوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْتَوِنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهِيَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عَبْدِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يَسْتَحْوِنُكَ وَيَكْتُرُ ذَنْكَ وَيَحْمَدُ ذَنْكَ وَيَمَجِّدُ ذَنْكَ. قَالَ فَيَقُولُونَ هَلْ رَأَى فَنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَى ذَنْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ تَوَسَّأْتَنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ تَوَسَّأْتَنِي كَأَنَّا أَسْتَدُّ لَكَ عِبَادَةً وَأَسْتَدُّكَ تَحِيَّةً إِذَا كَثُرَ لَكَ تَسْبِيحًا. قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْمَجِيئَةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَى هَذَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ مَا رَأَى هَذَا. قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ تَوَسَّأْتَنِي رَأَى هَذَا قَالَ فَيَقُولُونَ كَوْنَهُمْ رَأَى هَذَا كَانُوا أَسْتَدُّ عَلَيْهِمْ حِرْصًا وَأَسْتَدُّ لَهَا طَلِبًا فَاعْظَمُ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ فَيَقُولُ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَى هَذَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَى هَذَا. قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ تَوَسَّأْتَنِي رَأَى هَذَا؟ قَالَ فَيَقُولُونَ تَوَسَّأْتَنِي كَأَنَّا أَسْتَدُّ مِنْهَا فَرَادَ إِذْ أَسْتَدُّ لَهَا حَاجَةً. قَالَ فَيَقُولُ فَأَسْتَدُّكُمْ أَيُّ فَنَدَعُكُمْ لَكُمْ؟ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ قَلَانٌ لَيْسَ مِنْكُمْ إِنَّمَا سَأَلُوا لِحَاجَةٍ قَالَ لَهُمْ

اللَّهُ تَعَالَى كَمَا ذَكَرَ فِي فَضِيلَتِهِ

ابو بکر نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مثال اُس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ سے اور مردے جیسی مثال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو بگاڑتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اُس پرانے پروں سے سایہ لگن جو جاتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بند سے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، معرفت اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ نکلی قسم مجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا گا:۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرماتے گا:۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے:۔ وہ تجھ جنت مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا؟ عرض کریں گے کہ اب اسے

۱۳۲۹۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ ۱ عرض کریں گے کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ حرم، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمایا کہ وہ کس چیز سے بنا ہوا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ دوزخ سے؟ فرمایا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ نکلی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمایا کہ اگر وہ بڑیا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو

۱۳۳۰۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ ۱ عرض کریں گے کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ حرم، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمایا کہ وہ کس چیز سے بنا ہوا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ دوزخ سے؟ فرمایا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ نکلی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمایا کہ اگر وہ بڑیا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو

sunnahschool.blogspot.com

اپنی حاجت کے تحت آیا تھا۔ فرمایا: گاؤں کے پاس بیٹھا اور پاس بیٹھے دل سے غمزدگ نہیں رہتے۔ جبکہ ان اعمش سے اسکو حدیث کیا لیکن غیر فرود۔ بسبیل ان کے والد حضرت ابو ہریرہ نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنَّا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی جگہ پہنچا تو پھر چلنے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر گئے تو ایک آدمی سنبھلا کر ان سے کہا: اللہ الا اللہ واللہ الا اللہ! اور راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت غمزدگ سے بے بس تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے پھر فرمایا اے ابو موسیٰ ایسا ہے اللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتا دوں؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

اعراج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وعظ وقف کے ساتھ ہوں۔

حقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ معاویہ بن زبیر کوئی آگے ہم نے ان سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں تمہارا ساتھ کر لیکر آتا ہوں اور نہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے زبیر بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: میں تمہاری موجودگی سے باخبر تھا لیکن مجھے تمہاری طرف نکلنے سے اس بات نے روک دیا۔

الْحَبَسَاءُ لَا يَشْفِي بِرَأْسِهِمْ حَبْلِيْسًا مَّ. رَوَاهُ الْمُتَعَبِّعَيْنِ الْأَعْمَشُ وَنَعْمَ يَرْفَعُهُ. رَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِاللَّهِ

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ فِي قَوْلِهِ قَالَ قِيلَ مَا عَلَا عَلَيْهِ مَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ، قَالَ مَا إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَدْرَهُ وَلَا عَارِبَاتِكُمْ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِلَّا ذَلِكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قَدْ تَبَيَّنَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

بَابُ مِائَةِ اسْمٍ غَيْرِ وَاحِدٍ

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ قَالَ حَفِظْنَا مِنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ قَالَ يَلَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتَرَى يُحِبُّ التَّوَنُّرَ.

بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: كُنَّا نَسْتَنْظِرُ عَبْدِ اللَّهِ إِذْ جَاءَ زَيْدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ فَقُلْنَا الْإِخْلَاصُ قَالَ لَا وَلكِنْ أَدْخَلَ فَأَخْرَجَ لِيَكُنْ صَاحِبَكُمْ وَإِذْ جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَجْدَلُ بَيْدَةٍ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّهَا النَّبِيُّ كَيْفَ تَكُونُونَ وَلَكِنَّهُ يَنْعَبُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مقررہ دنوں میں
واعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم آگیا جانے
رفت کا بیان۔

رفت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی
زندگی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یہ
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔۔۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر
نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں۔
عباس غزیری، صفوان بن عیسٰی، عبد اللہ بن
سعید بن ابو جند، سعید بن ابی جند، حضرت ابن
عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث
مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

معاویہ بن قزہ نے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
لہذا انصار و مہاجرین کو درست رکھنا۔

ابو ہازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے براہ تھے۔ وہ کھود رہے تھے اور ہم شی دو سری
جلہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے:۔ اے اللہ!

زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔
حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح
روایت کی ہے (میں نابت ناقابل فہم سے شاید کتابت کی غلطی ہو)۔

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد باری ہے۔ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور لڑائی اور مہلہ
اکیس میں بڑائی مارنا اور ماں و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑی بڑی جھگڑنا
اس بارش کی طرح جس کا اگلا ہوا سبزہ کسانوں کو بھایا، پھر سوکھا کہ تو اسے
نرد و دیکھے پھر روتدن ہو گیا اور آخرت میں سخت غلاب ہے اور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا يَا مَعْزِلَةَ فِي
الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا

کتاب الرقاق

بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنَّ لَأَعْيَشَ
الْأَعْيَشَ الْآخِرَةَ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَيْفَ بَرَّ مِنَ
النَّاسِ الْيَقِيحَةِ وَالْعَدَاغَةِ كَالْعَبَّاسِ الْخَثْبِيِّ
حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ خُرَّازَةَ عَنْ النَّبِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا
عَيْشَ الْآخِرَةِ: فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا
الْقَضَائِيُّ بْنُ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِزِيمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ
بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَجِدُّ وَنَحْنُ نَقْلُ

الْأَرْبَابِ وَيَمْتَرُ بِمَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ
الْآخِرَةِ: فَأَغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ: تَابَعَهُ هَذَا
بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ. وَقَوْلُ
تَعَالَى: إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ
وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاكُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ أَجْحَبَ الْكُفَّارِ نَبَاتٌ شَقَّ فِيهِ جُبٌّ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا أَوْ فِي الْآخِرَةِ

الشک طرف سے بخشش اور اس کی رضا مندی اور دنیا کی زندگی تو نہیں مگر دھوکے کا سرمایہ (سورۃ الحمد آیت ۲۸)

ابو حازم نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا ہونے لگا۔ دنیا اللہ جو کچھ اس میں ہے اس سے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بچ رہے اور صبح و شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب اور مسافر کی طرح رہو

جماد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: - دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک مفلس آدمی یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو نیز شام کی میں میں ساری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیار کر لو۔

الحمد اور اس کی لمبائی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: - جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی ہی دھوکے کا مال ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۵) نیز فرمایا: - انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں اور پریں اور امید انہیں کھیل میں ڈالے۔ دیکھ تو اب جاننا چاہتے ہیں (سورۃ الحج آیت ۳۰) حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا بڑھ چیر کر چلی جائے تو ابی آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں ہوگا پتہ خیر ہے۔

سے مراد ہے اس سے دور کرنے والا۔

زیچ بن عظیم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عَدَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورِ

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يُرَى فِيهَا نَهْرٌ يُقَالُ سَبِيلٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ تَخِيرُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَدْ وَدَّعْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَادِحَةً تَخِيرُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِأَذَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطَّلَافِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَعْبَسِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنِّي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَقِرِ الْعَصِيَاءَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْظُرِ الْفَسَلَةَ وَخُذْ مِنْ مَوْتِكَ بِمَرْضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ بِمَوْتِكَ

بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطَوْلِهِ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَكُنْ مِنَ الْغَائِبِينَ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَتَنَادَ: زَوْمًا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا الْإِمْتَاعُ الْغُرُورُ. ذَرُهُمْ يَا كُفْرَانَ وَيَمْزُجُوا وِيلَهُمْ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَجَامُونَ. وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا تَحَلَّتِ الدُّنْيَا مَدْبْرَةً وَارْتَحَلَّتِ الْأَخْرَجَةَ مُنْبِلَةً وَبِحِلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكَلُوا تَرَاوِينَ أَبْنَاءَ الْأَخْرَجَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ مَعَهُ مَلَكٌ وَكَانَ حِسَابٌ وَقَدْ أَحْسَبَ وَلَا عَمَلَ يَمْرُؤُورِ

۱۳۳۹ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

sunnahschool.blogspot.com

ابن شہاب نے سعید اور ابوسلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جو ابوسلمہ کی عمر بھتی ہے اسی قدر اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور عمر کی دلداری۔ شعبہ نے بھی قنادہ سے اسے روایت کیا ہے۔

جو عمل رضائے الہی کے لئے کیا جائے اس بارے میں حضرت سعد کی روایت ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر کئی فریاتی یعنی حضور نے ڈول سے ہانی لیکر ان پر کئی کی تھی جو ان کے گھر میں تھا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو نبی سالم کے ایک فرزند تھے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ قیامت کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الہی کیلئے کمالاً اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو آگ حرام کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے: اپنے بندہ مومن کے لئے میرے پاس کوئی جزا نہیں جبکہ میں اس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے مگر حجت۔

ذیالی چمک و مک اور اس کی جانب راغب ہونے کے بچنا

عروہ بن زہیر کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن عمرو نے انہیں بتایا کہ حضرت عروہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور عروہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا آدَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَكُفُولُ الْعَمْرِ رِوَاةٌ شُعْبَةَ عَنْهُ قَتَادَةَ

بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فِيهِ سَعْدُ

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَسْرُوعٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو قَالَ: وَعَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: وَعَقَلَ حُجَّةً نَجْدًا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ شَخْرًا حَدَّثَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ عَدَا عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَعِينِي بِهِ وَجْهَهُ اللَّهُ لَا يَحْزَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا تَصَيَّتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ أَحْتَسِبُهُ إِلَّا الْجَنَّةَ

بَابُ مَا يَجْذَرُ مِنَ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَالِيسِ فِيهَا

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

sunnahschool.blogspot.com

الزَّبِيرَانِ الْمَسُورَيْنِ مَخْرُومَةً أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ
عَوْفٍ وَهُوَ لَيْفٌ تَبِيْعِيٌّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِيْدًا
بِدَارِ مَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَسَا
عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَجْرِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِرِزْقِهِمَا
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ
أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرُ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ مِنْهُمَا
فَقَدِمَ الْبُرَيْدِيُّ عَلَى مَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ
الْأَنْصَارُ بِشُدُّومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةُ الْفَجْرِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّتْهَا أَنْصَرٌ
فَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَ حِينَ رَأَاهُمْ وَقَالَ أَطْلَعْتُمْ
سَمْعَكُمْ بِعَدُوِّهِمْ ابْنِ عُبَيْدَةَ ذَاتَ حَيَاةٍ لَيْسَ
قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَابَسِيرٌ وَأَقِيلٌ
مَا يَسْرُكُمُ فَرَأَى اللَّهُ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ وَاللَّيْنُ
أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمُ الدُّمَى لَمَّا بَسَطَتْ
عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَذُنُوبُنَا سَوْفَا كَمَا تَنَا سَوْفَا
وَقُلُوبِكُمْ كَمَا لَهْتُمْ كُمْ.

۱۳۴۷. حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَجْرِ عَنْ
عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمَ مَا أَحْضَرْتَنِي عَلَى أَهْلِ أَهْلِ صَلَاتِهِ عَلَى
الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ أَهْرَفَ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ يَا قَوْمَ
وَأَنَا أَتَّبِعُكُمْ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي
أَلَا نَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَعَايِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
مَعَايِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحَاتُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَنَا قَسُوْرًا فِيهَا.

علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا کہ جزیرہ
کراچیوں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بحر ہی
سے صلح کر کے ان پر حضرت علاء بن حضرت علی کو حاکم مقرر فرمایا تھا۔
پس حضرت ابو عبیدہ بحرین کھال بکروا پس آئے اور انصار نے
ان کی واپسی کے بارے میں سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھا اور جو چیز آپ فارغ ہوئے تو
سارے سامنے آگئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ
خیال میں تم نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سنا لیا ہے کہ وہ کچھ لا
پس بعض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ابھی آپ ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ
اور اس چیز کی امید رکھو تو ہمیں خوشی پہنچائے، ہمیں
خدا کی قسم تھے تمہاری مفلسی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ تمہارے
متعلق یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا کی شہادت اور کر دی جائے
جیسے تم سے پہلے لوگوں پر گناہ کر دی گئی تھی اور
اس کے ساتھ ایسا ہی پیار کرنے لگو جیسا پہلے لوگوں
نے اس کے ساتھ کیا اور یوں تمہیں بھی ہلاک کر دے جیسے
پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

ابو الحخر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز
باہر نکلے اور شہدائے اعداء پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر
پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا:۔ میں تمہارے
سے پیش خمیہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں
اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں
کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم
مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شہد
کر دو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں جھسلانے
ہو جاؤ۔

ف | یہ اجتہاد ہی بلکہ حدیث ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲

یا تو پیٹ چھو کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور بری بھری گھاس چرے اور پیٹ بھرتے ہی دھوپ میں جا کھڑا ہو جاتا ہے۔
 کرے گو برا اور پیشاب کرے پھر دوبارہ اگر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ
 یہ دنیا کا مال نہیں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو
 ثواب حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور جس نے بغیر حق کے اسے حاصل
 کیا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔۔۔ سب سے بہتر میلانہ ہے
 پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے
 حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے بعد اسے ڈر و نعرہ دہرایا یا نہیں تیرہ
 پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں
 گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیانت کریں گے اور ان کا کوئی
 یقین نہیں کرے گا، میت مانیں گے لیکن انہیں پورا
 نہیں کریں گے ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ بہترین لوگ میرے
 زمانہ کے ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد
 ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں
 ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر ہوتی
 یعنی پھریں گی۔

تیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز انہوں نے اپنے پیٹ پر سات
 داغ لگوائے، ہوتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں
 ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے ساتھ دنیا کو خیر باد کہہ گئے لیکن دنیا ان کے اعمال
 میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور میں جو دنیا کا مال بلاؤں کے رکھنے

أَكَلْتُ الرِّبْعَ يَقْتُلُ حَبِطًا إِلَّا الْكَلَةَ الْخَضِرَةَ
 أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ
 الشَّمْسُ فَاجْتَرَتْ وَتَلَطَّتْ وَمَالَتْ خَرَّ عَادَتْ
 فَأَكَلْتُ وَإِنَّ هَذَا الْعَالِ حُلْوَةٌ مِنْ أَحَدِهِ بِحَقِّهِ
 وَفَضْلُهُ فِي حَقِّهِ فَنَعَمُ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهَا
 بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرٌ
 حَدَّثَنَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا تَهْدَامُ بْنُ مَضْرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ
 بْنَ حَصْبَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرِيبِي خَيْرُ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُكُمْ
 الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُكُمْ. قَالَ عِمْرَانُ فَمَا ذَرِيَّتِي قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
 كُمْ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يُشْرِكُونَ وَلَا يُسْتَشِيرُونَ
 وَيَجُودُونَ وَلَا يُؤْمِنُونَ وَيَتَنَادَرُونَ وَلَا يَصُورُونَ
 وَيُظَاهِرُونَ فِيهِمُ الشُّعْرُ.

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ
 النَّاسِ قَرِيبِي لِقَوْمِ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُكُمْ
 نَهْمُكُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ بِمَا نَمُّ
 وَإِيمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ.

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَ
 قَدَاكْتُوِي يَوْمَ مَيْدَا سَعَانِي بَطِيحِهِ وَقَالَ: لَوْ لَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَنَا أَنْ نَذْهَبَ
 بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ. إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضُوا أَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا بَشِيئَةً
 وَإِنَّا أَصْبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَجْدُلُهُ مَوْضِعًا إِلَّا

التراب

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ لَقِيتُ
نَحْيَابًا وَهُوَ يَدِينِي حَائِطًا لَهُ كَكَالِ إِنْ أَصَابَنَا
الذَّبَابُ مَضَى أَوْ تَقَرَّبَ إِلَيْهِمُ الدُّبَابُ خَيْبًا وَإِنَّا أَصَبْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا يُجَدِّدُهُ مَوْضِعًا إِلَّا التَّرَابَ.

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُبَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ هَلَجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَيِّهَا قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا فَلَا تَخْذَلُوا
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَلَا يَغْوَتْكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا
إِنَّمَا يَدْعُو حُزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ
السُّعُرِ جَمْعُهُ سَعْرٌ قَالَ لِمَجَاهِدٍ الْغُرُورُ
الشَّيْطَانُ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ
أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ يَطْمُورُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى
لَبَقِ أَوْ كَتُوطِ أَفْ أَحْسَنَ التَّوَضُّؤِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا
الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤِ ثُمَّ قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ
مِثْلَ هَذَا التَّوَضُّؤِ بَرَّتُمْ أَنِّي الْمُسْجِدُ فَدَرَكْتُمْ رُكْعَتَيْنِ
ثُمَّ جَلَسَ غَيْرَ لَهُ مَا لَقَّتُمْ مِنْ دَنِيهِ قَالَ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَغْتَرُّوا

بِأَيِّ ذَهَابِ الصِّرَاحِينَ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ سَيَّانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَرْدَانَ

کے لئے ہمیشہ کے سوا اللہ کوئی جگہ نہیں ہاتے۔

تیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں
موجود تھا جبکہ وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ
ہمارے جو سامنے وقت ہاگے دنیا ان کے لٹاب کو خدا ہی کہیں
کر سکتی اور ہم نے ان کے بعد کچھ مل پایا تو ہمیں امن کو رکھنے کے
لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں مٹی۔

ابو واہل کا بیان ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ ہجرت کی تھی۔

دنیا کی زندگی نہیں دھوکا نہ دے جائے۔

ارثر ربانی ہے بسے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز
تیس دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز نہیں اللہ کے حکم پر۔

غریب نہ دے وہ بڑا فرسی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔
تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو ہسی لٹے بلا تا ہے کہ
دو چیزوں میں ہو جائیں (سورۃ الفاطر آیت ۴۰۵) التبیہ کی جمع
سَعْرٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے۔

معاذ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے نہیں
بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے
وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چوتھے پر بیٹھے ہوئے
تھے تو انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہی
جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا
جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے،
پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے
سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے ان کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

نیک لوگوں کا چلے جانا

حضرت مرداس بن اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

sunnahschool.blogspot.com

نے فرمایا:۔ سب سے پہلے نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور پھر جو ان کے بعد میں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جوڑا بھروسہ کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حُفَالَةُ خُرَاب حصے کو کہتے ہیں۔ جو مال کے قتلے سے بچا لیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ عیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد اگر مائوس ہیں (سورۃ التغابن، آیت ۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دنار و درہم کے بندے تیرے شیشی چادروں اور اونے کپڑوں کے بندے ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو راضی ہو گئے اور نہ دی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے ڈو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کوٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میلان بھر جائے تو ضرور چاہے گا کہ اتنا ہی اس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو ٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ نہیں فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو خبر یہ کہتے ہوئے سنا۔

عباس بن ہبل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے لوگو! بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

الاسمعی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدھب الصالیحون الاقل قالوا قول ربی حوالہ کمفالة الشحیر أو الشحیر لا یبالیہم اللہ بالہ قال ابو عبد اللہ یقال حوالہ وحقالہ۔

بالیہ ما یسفی من فتنۃ المال وقول اللہ تعالیٰ: اثمًا أموالکم واولادکم فتنہ

۱۳۵۶۔ حدیثی یحییٰ بن یوسف اخبارنا ابو بکر عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یحس عبد الیدیتار والیدرہم والقطیفۃ والحیصۃ ان أعطی رضی وان لم یعط لم یرض۔

۱۳۵۷۔ حدیثنا ابو عاصم عن ابن جریر عن عطاء وقال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لو کان لابن آدم وادیان من ممالک اربعی تالیثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا الخراب ویؤوب اللہ علی من تاب۔

۱۳۵۸۔ حدیثی محمد بن احمد بن محمد اخبرنا ابن جریر قال سمعت عطاء یقول سمعت ابن عباس یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو ان لابن آدم مثل وادی مالا لاحت ان له الیہ ومثلہ ذی مئذعین ابن آدم الا الخراب ویؤوب اللہ علی من تاب۔ قال ابن عباس ذلہ ادری من القرآن هو امرہ۔ قال سمعت ابن الزبیر یقول ذلک علی الیمین۔

۱۳۵۹۔ حدیثنا ابو نعیم حدیثنا عبد الرحمن بن سلیمان بن الفحیل عن عباس بن ابن سہیل بن سعید قال سمعت ابن الزبیر علی الیمین کہتہ

علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے: اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک واوی عطا فرمادی جائے تو وہ چاہے گا کہ ایسی ہی دوسری مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی آرزو کرے گا۔ حقیقت میں آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک واوی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس ڈو واویاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ ابو الولید، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۃ النکاح نازل ہو گئی۔

حضور نے فرمایا کہ مال میں تانگی اور مٹھاس سے ارتداد بانی ہے۔ لوگوں کے لئے آگاہی گئی ان کی خواہشوں کی محبت، عورتیں اور بیٹے اور تیلے اور ہونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور چرواہے اور کھیتی بہ جیتی دنیا کی پونجی ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۴) حضرت عمر نے دعا کی: اے اللہ! ہم میں طاقت نہیں مگر یہی کہ جن چیزوں کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے ان سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو وہیں خرچ کروں جہاں خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمادیا۔ دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عنایت فرمادیا۔ سہ بارہ سوال کیا تو آپ نے پھر رحمت فرمادیا۔ پھر فرمایا کہ بد مال۔ کبھی سفیان نے بوں روایت کی: مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال تیرا تارہ اور بیٹھا ہے۔ جو اسے اچھی نیت سے لے لو اس میں اسے

فَاُخْطِبَ بِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مِثْلًا مِمَّنْ ذَهَبَ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَ لَوْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا أَحَبَّ إِلَيْهِ فَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۱۳۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّسَبِيُّ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِثْلًا مِمَّنْ ذَهَبَ أَحَبَّ إِلَيْهِ تَكُونُ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَهُ إِلَّا التَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، وَكَانَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ أَبِي قَالَ لَنَا كَرِي هَذَا مِنْ الْقُرْآنِ حَتَّى تَوَلَّاتُ الْهَيْكَلُ التَّكَاتُرُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالُ خِيَرَةٌ حُلْوَةٌ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذِينَ لِلنَّاسِ حُبَّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْبَنِينَ وَ الْفَنَاءِ طَيْرًا مَقْتَطَرًا مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْأَنْعَامِ وَ الْحَرِثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا ذَيْلَتْنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَدَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لے گا تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور زیادہ کھوے اور پر والا ہاتھ نیچے دالے ہاتھ سے بہت ہے۔

۳۔ جو زیادہ خدا میں تخریح کر دیا وہی مال اپنا ہے ۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایسا کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے ماں سے زیادہ پیارا ہو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا تو جو آگے تخریح دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارث کا مال ہے۔

زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں ارشاد رہتا ہے: جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا بھل دیں گے اور اس میں کمی نہیں کریں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور ناہود ہوئے جو ان کے عمل تھے (سورۃ ہود، آیت ۱۹)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں بلزنگلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا میں نے سوچا کہ شاید آپ کو ناپسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے پس میں چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے سر کر رکھے دیکھ لیا اور فرمایا: کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ تجھے آپ پر خدا کرے۔ میں ابو ذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابو ذر! اہل ایمان کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایک ساعت چلا رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اس کے ذریعے نیکی کرائے۔ حضرت ابو ذر کا بیان ہے

إِنَّ هَذِهِ الْمَالُ غَيْبَةٌ حَلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَ لَا يَطْلُبُ نَفْسَ بَوْبِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَ لَا يَشْرَفُ نَفْسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْبَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَيْدِ السُّفْلَى -

بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ ۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْفِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَكْمُرُ مَالًا وَارِثَةً أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَثَلُ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ تَيَّانَ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالًا وَارِثَةً مَا آخَرَ.

بَابُ الْمَكْرُورُونَ هُمُ الْمُقْلُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوِّقَ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُوَ بِهِمْ أَلْبَسْتُمْ أَوْلِيَاءَ لِمَنْ كَانُوا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا النَّارَ وَجِئْتُ مَصْنُوعًا فِيهَا وَبِأَيْدِي مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ -

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ يَوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ فَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ فَجَعَلْتُ يَمْشِي فِي ظِلِّ النَّقْمِ فَالْتَمَعْتُ كَرَأْيِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ كَلَّمْتُ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَدَاءَلَ، قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَى، قَالَ فَتَشَبَّهْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمَكْرُورِينَ هُمُ الْمُقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ سَبِيْرًا فَفَنَعِمَ فِيهِ يَمِيْنَةٌ وَ

شِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَسَاءَهُ وَسَمِعَ فِيهِمْ خَبْرًا
 قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَهُنَا
 قَالَ فَاجْلَسْتُ فِي فَنَاءِ حُزْنٍ لَمْ يَجِزْهُ فَقَالَ لِي
 اجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى أَنْجِعَ إِلَيْكَ، قَالَ فَاذْطَلِقْ فِي
 الْحَدِيثِ حَتَّى لَا آذَا فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى أَطَالَ اللَّيْلُ،
 ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ، وَإِنْ
 سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَكُلَّمَا جَاءَهُ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى
 كُنْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ ذِدَاءً لَكَ مِنْ كَلْبٍ
 فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ
 شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ
 لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ، بَلِّغْ أُمَّتِكَ أَنَّهُ مَنْ
 قَامَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَدْ
 يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ لَعُوٌّ قَالَ كُنْتُ
 فَكُنْتُ سَرَقٌ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
 قَالَ النَّصْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا جَبْرِيلُ بْنُ
 أَبِي كَابِبٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ كَوْثِرٍ حَدَّثَنَا
 زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ هَذَا لَعَالِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ
 أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَمُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِسْتِثْنَاءً
 لِي ذِكْرًا لِلْمَعْرُوفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثٌ أَبِي ذَرٍّ
 وَقَالَ أَصْبَرُ وَأَخِي حَدِيثٌ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ قِيلَ كَلَّيْتُ عَبْدَ اللَّهِ
 حَدِيثٌ عَطَاؤِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ هُوَ مُرْسَلٌ
 أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثٌ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 - الدَّرْدَاءُ هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 عَدْنَا الْمَوْتِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُمِثَّلَ أَحَدٌ ذَهَبًا
 ۱۳۶۴ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ التَّمِيمِ حَدَّثَنَا
 أَبُو الْحَوَاسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ
 قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کبیر میں گھڑی پھر آپ کے ساتھ چلتا رہا، پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔
 وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ پر چھوڑ دیا جس کے چاروں طرف پتھر
 تھے اور فرمایا کہ جب تک میں وہاں آؤں تم نہیں بیٹھے رہنا۔ پس
 آپ پتھر کی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے اوچھل ہو گئے
 چنانچہ آپ نے کان در لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لائے
 ہوئے فرما رہے تھے: اگرچہ میں نے محمد کی یا زنا کیا یہ جب
 آپ تشریف لے آئے تو میں مہر نہ کر سکا اور عرض گزار ہوں۔ یا نبی
 اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پتھر کی زمین میں آپ کس
 کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے
 گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا، فرمایا کہ وہ جزیرہ جبلہ المسلم تھے
 جو پتھر کی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی اُمت کو نصرت
 دینا کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا:۔ اسے چھوڑا!
 خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا، کہا، ہاں۔ میں نے کہا، خواہ اس
 نے محمد کی یا زنا کیا، کہا، ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔ نظر
 شعبہ، حبیب بن الوثابت اور اعمش اور عبد العزیز بن رفیع
 نے زید بن وہب سے اس کی روایت کی۔ امام بخاری
 نے فرمایا کہ ابو اسحاق نے جو حدیث حضرت ابو ذر سے روایت
 کی وہ مرسل سے درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔ ہم نے بائیں وجہ
 بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابو
 ذر سے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابو ذر سے تو عظیم
 بیارنے بھی اسے روایت کیا ہے فرمایا کہ وہ بھی مرسل سے صحیح۔
 حدیث ابو ذر سے نیز فرمایا کہ حضرت ابو ذر سے حدیث پر یہ افادہ کہ
 لو کہ جب کوئی مراد مرتے وقت کہ لا الہ الا اللہ - کے
 حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ احمد کے
 برابر سونا ہوتا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا میں پتھر کی زمین میں تھی کہ تم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 ساتھ چل رہا تھا اور ہمارے سامنے احمد پہاڑ تھا تو آپ نے فرمایا

sunnahschool.blogspot.com

وَسَلَّمُ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ
 يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسْتُرِي
 أَنْ يَكُونَ بِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا أَذْهَابًا تَمَضِي عَلَى
 ثَلَاثَةِ رَعِيصٍ مِنْهُ دِيمَارٌ إِلَّا نَيْفًا أَوْ صِدْقًا
 لِلدِّينِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِيَ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا
 وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ
 مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَفْتَاؤُنَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا
 عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ذُقْ لَبِيلُ
 مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانِكَ لَا تَبْرَسَ حَتَّى
 آتِيكَ ثُمَّ الطَّلَقُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى
 فَسَمِعْتُ مَوْتًا قَدْ ارْتَعَمَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ
 قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ
 أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَسَ حَتَّى آتِيكَ
 فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى آتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ
 سَمِعْتُ مَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ
 سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ آتَانِي فَقَالَ
 مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
 الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ مَرِنِي وَإِنْ سَرِقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى
 وَإِنْ سَرَقَ

۱۳۶۵ - حَدَّثَنَا شَيْخُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي عَنْ يُونُسَ وَكَانَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ
 ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَكَانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا هَذَا
 أَنْ لَا تَمْرَعُ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ
 إِلَّا شَيْئًا أَوْ صِدْقًا لِلدِّينِ

بَابُ الْإِحْنَى غَيْرِ النَّفْسِ وَتَحْوِيلِ اللَّهِ
 تَعَالَى أَيَحْسَبُونَ أَنْ مَأْتِيَهُمْ

۱۔ اے ابو ذر! میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں
 فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہ احمد
 کے برابر سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اس میں سے
 ایک دینار بھی بچا رہے، البتہ جو فرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں
 ورنہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خیر کما کرنا ہوں یعنی ذہن
 بائیں اور چپے سے پھر چپے رہے کہ آپ نے فرمایا۔ تبادہ مال
 والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے،
 ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور چپے سے خرچ کریں مگر
 ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھے مجھے فرمایا کہ ابھی جگہ بزرگ خاں جہاں تک کہ
 میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں چلے
 گئے یہاں تک کہ او چھل جو گئے یہاں تک کہ میں نے اونچی آواز
 سنی پس میں ڈرا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو کچھ

پیش نہیں آگیا میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے
 ارشاد گرامی یاد آگیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں
 نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے میں عرض
 گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی اور ڈرا لیکن مجھے
 حضور کا ارشاد حالی یاد آئی فرمایا کہ کیا تم نے سنی؟ میں عرض گزار
 ہوا:۔ ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریل تھے میرے پاس آئے اور کہا۔ جو
 آپکا اتنی اس حال میں رہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا
 ہو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا۔ خواہ اس نے زنا کیا اور

عبداللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر میرے پاس کوہ احمد کے برابر بھی سونا ہو تو یہ
 بات مجھے پسند نہیں کہ اس پر تین راتیں گزار جائیں اور
 مجھ بھی اس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں عرض
 ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

اصل تو مگر می دل کی رغبت ہے۔
 ارشاد و ربانی ہے۔ کیا خیال کر رہے ہیں کہ جو ہم ان کی مدد کر

sunnahschool.blogspot.com

رہے ہیں مل اور بیٹوں سے... تا (سورۃ المؤمنون ۹۲ تا ۹۵)
- ابن علیہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں
ضرر نہ کرے رہیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: تو نگرہی مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ
تو نگرہی تو یہ ہے کہ دل تو نگرہی جو

فقر کی فضیلت

الرحازم کا بیان ہے کہ حضرت اسم بن سعد سادری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
پس سے ایک آدمی گنہگاروں نے اپنے پاس بیٹھ کر بولنے ایک
آدمی سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس

نے کہا کہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل
ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو
منظور ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خاموش رہے پھر ایک آدمی گنہگاروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر
کہیں پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ دے اور سفارش کرے تو اس
کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو کوئی اس کی

الوداع کا بیان ہے کہ ہم حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رضائے الہی کے لئے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ
کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو خیر باد کہہ
گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا، جن میں حضرت
مصعب بن عمیر میں جو فرزہ اول میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک
چادر چھوٹی تھی جس کے ساتھ ان کے گھوڑے کو چھپانے اور رکھ جانے اور
پروں کو چھپانے اور رکھ جانے تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

مِنْ مَّالٍ ذَبْنَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ
ذَلِكَ هُوَ لَهَا عَامِلُونَ. قَالَ ابْنُ عِيَّادَةَ لَمْ
يَعْمَلُوهَا إِلَّا بَدَأَ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

۱۳۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْخَيْرُ عَنِ
كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْخَيْرَ غِيَا النَّفْسِ:

باب فضائل الفقير

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِبِيِّ
أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِيَرْجُلٍ عِنْدَكَ أَجَالِيْسَ مَا رَأَيْتَ فِي هَذَا! فَقَالَ

رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا إِذَا اللَّهُ حَرَمِي إِنْ
حَطَبَ أَنْ يَنْتَكِرَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يَشْفَعَ كَأَنْ تَسَكَّتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتَ
فِي هَذَا! فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ
السُّيْدِيْنَ، هَذَا أَحْرَبِي إِنْ حَطَبَ أَنْ لَا يَنْتَكِرَ وَإِنْ
شَفَعَ أَنْ لَا يَشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يَسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحْرَبُ مِمَّنْ
مَلَئَ الْأَرْضَ بِمِثْلِ هَذَا.

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَائِبٍ قَالَ عَلَيْنَا
جَنَابًا فَقَالَ هَذَا جَنَابٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرِيْدٌ وَجَهَةٌ اللَّهِ لَوْ قَعَرْنَا جَرْنَا عَلَى اللَّهِ فَمَا
مَنْ مَقْضَى لَهُ يَا سُدَّ مِنْ أَجْرِهِ، وَمَنْ مَصْحَبٌ بَن
عَمْرٍ تَبِيلُ يَوْمٍ أَحْبَبَ وَتَرَكَ تَمَدَّةً نَبَا إِذْ أَعْطَيْنَا
لِنَاسِهِ بِلَدَاتِ رِجَالٍ إِذَا إِذْ أَعْطَيْنَا رِجَالَهُ بَدَأَ
رَأْسَهُ فَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

... اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے پھر ایک آدمی گنہگاروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ دے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو کوئی اس کی

sunnahschool.blogspot.com

مَسَأَلْتَهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَتَرَوَلَمْ يَفْعَلْ أَضْمَرَ
 فِي عَمْرٍو مَسَأَلْتَهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ
 إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَتَرَوَلَمْ يَفْعَلْ، فَقَرَأْتَنِي أَبُو
 الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَّخْتُ حِينَ رَأَيْتُ
 وَعَرَفْتُ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي رَجَمِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَاهِزْ
 قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْمَسْئُومُ مَضَى فَيَحْتَبُ
 فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأِذِنَ لِي فَدَخَلْتُ فَوَجَدْتُ لَيْثًا
 فِي قَدَاحٍ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّيْثُ؟ فَتَأَلَّوْنَا
 أَهْدَاهُ لَكَ فَلَانَ أَوْ فَلَانَةً قَالَ: يَا أَبَاهِزْ
 قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَبْرُ إِلَى أَهْلِ
 الصُّفَّةِ هَذَا سَمِعْتُ لِي قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَهْلُ
 الْإِسْلَامِ لَا يَدْخُلُونَ إِلَى أَهْلِ ذَلَا مَالٍ وَلَا عُلَى سَيْدٍ
 إِذَا آتَيْتَ صَدَقَةً بَعَثْنَا بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَوْ سَأَلُوا لَمَنَّا
 شَيْئًا وَإِذَا آتَيْتَ هَدِيَّةً أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ
 مِنْهَا وَأَشْرَكُهُمْ فِيهَا فَسَاءَ فِي ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا
 هَذَا اللَّيْثُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَوْ
 أُجَيْبُ مِنْ هَذَا اللَّيْثِ شَرِبْتُ الْفَقْرَ فِي بَيْتِي إِذَا
 جَاءَ أَمْرِي فَكُنْتُ إِنَّمَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي
 مِنْ هَذَا اللَّيْثِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ
 رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَأَلَيْتُهُمْ فَذَعَبُونَهُمْ
 فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأِذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مِنْهُمْ
 مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَاهِزْ، قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ: أَخَذُوا عَظِيمَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْفَقْرَ
 فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوِي ثُمَّ
 يَرُدُّ عَلَى الْفَقْرِ أَعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى
 يَرُوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْفَقْرِ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوِي
 ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْفَقْرِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كَلِمَهُمْ فَأَخَذَ
 الْفَقْرَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَنَظَّدَ إِلَى قَتَبِ سَمِ

حضرت بھگت سے تو میں نے ان سے بھی کتاب الہی کی ایک آیت
 پوچھی اور ان سے بھی کھالے کے باعث سوال کیا تھا پھر پانچ
 روہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس
 حضرت ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرنے اور مجھے دیکھ
 کر تبسم فرمایا۔ یونہی آپ نے میری درخواست اور چہرے کی حالت
 کو جان لیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:۔ اے ابوہزیر! عرض گزار ہوا۔ یا رسول
 اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ آگے آؤ اور آپ چل دیے تو میں
 بھی آپ کے پیچھے رہا۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی
 اجازت مرحمت فرمائی پس میں اندر داخل ہوا۔ چنانچہ آپ نے پہلے
 میں دو روہ پائے تو فرمایا کہ یہ دو روہ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے
 جواب دیا کہ نال مرد یا نال عورت نے بطور ہیرہ آپ کے لئے
 پیش کیا۔ فرمایا کہ اے ابوہزیر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
 میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے
 پاس بلاؤ۔ جو نہ تیرے ابوہزیرہ کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے پہلے
 تھے، ان اور عیال، مال اور کسی شخص کے پاس نہیں جاتے تھے
 جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو ان کے لئے صحیح دیتے اور خود
 اس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی خدمت میں
 پیش کیا جاتا تو اس میں اہل صفہ کو بھی شامل فرمایا تھے۔ پھر یہ بات
 اچھی نہ لگی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ ذر ذر اہل صفہ کا کیا پائے
 گا! جبکہ اسکا زیادہ حقدار میں ہوں اگر یہ دو روہ مجھے عطا فرما
 دیا جائے اور میں اسے بی لوں تو کچھ جان میں جان آئے پس
 جب وہ آئیں جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں دوں تو فاق
 گمان ہے کہ یہ دو روہ مجھے تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور
 اس کے رسول کا حکم ماننے بغیر چارہ نہیں پس میں گیا اور انہیں
 بلا لایا چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت
 دے دی گئی اور وہ گھر کے اندر بیٹھ گئے فرمایا کہ اے ابوہزیر! عرض گزار ہوا
 تمہاریوں اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اے لیکر انہیں دو روہ عطا کیا
 جسکے میں پہلے پکڑ لیا اور ایک آدمی کو دیا چنانچہ جب وہ تم میرے پاس
 آئے پھر مجھے واپس کر دیا پھر دو روہ پکڑ لیا پھر دو روہ عطا کیا

sunnahschool.blogspot.com

فَقَالَ: أَبَاهِي قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَلْ
 يَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.
 قَالَ أَقْعَدْنَا شَرْبًا، فَتَعَدَدْتُ فَتَرَبُّتُ فَقَالَ
 أَشْرِبُ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ أَشْرِبُ حَتَّى قُلْتُ
 لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْدَلُ مَسَلْمًا، قَالَ
 فَأَرَبِي خَاطَبْتَهُ الْعَدُوَّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ
 شَرِبَ الْفَنَسَلَةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور اصحاب صفہ سب شکم کبیر
 ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے پالہ لے لیا اور اسے اٹھوس گھم پر رکھا پھر وہی
 طرف دیکھ کر تیس فرمایا، ارشاد ہوا: آج کو ہر شخص کو ہر سو لہ انہی میں
 ماہر ہوں، فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے، ہر شخص کی کمر بازوار، انہی آپ
 نے سب فرمایا، ارشاد ہوا کہ جیتھ جاؤ اور پوچھنا چھو، پوچھ گیا اور میں یہاں
 فرمایا کہ پوچھنا میں کچھ ماہر، آپ بلبرسی فرما رہے کہ اور پوچھنا میں کچھ
 ماہر، انہی نے انکار کرتے ہوئے کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو
 کیرا مہوٹ فرمایا ہے، مجھے اب کوئی چیز نظر نہیں آتی، فرمایا کہ مجھے دکھاؤ:

پناہ چھینے پر عرض کر دیا میں آئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور نبی اللہ

فت: پہلی بات اس حدیث کی قابل غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے
 مائزات یوں بیان کر رہے ہیں کہ قَتَبْتُمْ حَيِّينَ مَا فِي وَعْرِكَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِ هِي. آپ نے
 مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جان لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ چہرے کی حالت تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے
 لیکن حضور نے ان کے دل کی آرزو کو بھی جان لیا تھا۔ واقعی نگاہ مصطفیٰ کو یہ اعجاز حاصل تھا کہ آپ دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں
 کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے ترشاعر مشرق عرس گذار ہوئے تھے کہ یا رسول اللہ!

چشم تر، میندہ، خافی السدور

دوسری یہ بات قابل غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے شتر اصحاب صفہ کو شکم کبیر
 کر دیا تھا۔ ہر کوئی پتیا گیا اور پیالے میں ذرا بھی دودھ کم نہیں ہوتا تھا۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو تصرف کی یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی جس کو قدم قدم پر صحابہ کرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کے باعث انہوں نے سرکار کی راہوں
 میں دیدہ و دل کے فرش بچھائے ہوئے تھے اور اس عظیم الشان شمع رسالت پر تن من و عن سے پروانہ دار بنا رہے تھے کہ لیے ہمہ
 تیار رہتے تھے۔ خدا نے تو اپنے محبوب کو تصرف کی ایسی طاقت مرحمت فرمائی تھی لیکن بعض لوگ کہتے ہیں:۔۔۔ اللہ صاحب
 نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی تو تیرا ایمان، ص ۳۶۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود دے
 خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخش ہے کہ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے ص ۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے خلاف یوں محاذ آرائی کرنا رسول دشمنی کے ہوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نبی کو صحابہ کرام کے زاویہ نظر سے ترفیق مرحمت
 فرمائے، آمین:۔

قیس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا
 جو بے ناکہ میں وہ پہلا عزم ہو گا جس نے اللہ کی راہ میں سب کچھ پیٹیر
 چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو اس وقت جو یاد کرنے دیکھا جبکہ جلد کے
 ہتھوڑا اندر اس ہر درخت کے سوا ہمیں کوئی اور خود رکھنا نہیں تھی
 ہم میں سے کسی نے حاجت ہوتی تو کبیری ملی میں گھنٹیوں کی طرح ہوتی جس۔

۱۳۷۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ
 إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى لِسَامٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا
 نَعْرُودُ وَمَا نَأْطَعُهُمْ إِلَّا وَرَأَى الْحَبْلَ تَدْوِي هَذَا السَّعْدُ
 وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهَ خِلْطًا

ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزَّرُ بِنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خَيْبَةُ إِذَا أَضَلَّ سَعْيِي.

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَانُ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شِيعَ أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَدًا قَدِيمَ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرَزَلَتْ لَيْالِي تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَدْرَقِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ كُرَّامٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدَاهُمَا تَمَرًا.

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدِيمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لَبِيبٍ.

۱۳۴۷ - حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي النَّسْرَةَ بِنِ الْبُرْجِ وَرَجُلٌ قَائِمٌ وَقَالَ كَلُوا مِنَّا أَعْلَمُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيغَةً مَرَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاءَ سَبِيطًا يَعْلِيهِ قَطْرٌ.

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشُّهْرُ مَا نُؤْتِيهِ فِيهِ نَارٌ إِنَّهَا هِيَ التَّمَرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتِيَ بِاللَّحْمِ.

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۳۴۳ - میں تیزی کا نشان ہی تک نہ ہوتا ہے جو نماز نہ پھیرے اسلام پر طاعت کرنے کیلئے پورا اگر صورت حال یہی ہے تو میں برنصب ہوا اور میری اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے مدینہ منورہ میں اگر حضور کے درمیان تک گندم کی روٹیاں منواتر تھیں دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

۱۳۴۵ - عسودہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر ان میں سے ایک کھانا کھوریں ہوتی ہیں۔

۱۳۴۶ - عسودہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر چڑھے کا ہوتا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی۔

۱۳۴۷ - قنادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا نانہائی بھی کھڑا تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو بھی کھائے اور پانی پر علیہ وسلم نے کبھی پانی چھائی ہو وہاں تک کہ بارگاہِ خداوندی میں جائے اور نہ میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بچے ہوئے گوشت کو آنکھوں سے دیکھا بھی ہو۔

۱۳۴۸ - عسودہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم برابسا مہینہ بھی آجاتا جس کے اندر چارہ سے گھر میں آگ نہ جلائی گئی ہے جسکے کھجوریں اور پانی پر ہی خود آگ کا دار و مدار ہوتا تھا سو اسے اس گوشت کے چھو میں دیا جاتا۔

۱۳۴۹ - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عسودہ بن زبیر سے فرمایا کہ اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے ہیں تک کہ وہ

sunnahschool.blogspot.com

ہیں اور میں تم سے چاند دیکھ لیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلا نے کی نوبت نہ آئی ہوتی میں عروہ بن زبیرؓ سے عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزراوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ تو سیاہ چیزوں پر یعنی بھجھریں اور ہانی ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند انصاری مسائے تھے جن کے رپوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا بدیدہ پیش کیا کرتے تو آپ میں بلا دبا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی :- اے اللہ! آل محمد کو انہی روزی دے جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

عمل میں مہمانہ روزی اور ہمیشگی ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ ہو مسروق کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور محمد کے لئے کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہوا کرتے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پایا اعلیٰ تھا جس کو عمل کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل نہات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھاپ لے۔ لہذا سیدھی راہ اختیار کرو، میانہ روزی اختیار کر کے صبح و شام اللہ کی

يَزِيءُ بَيْنَ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنِ أُخْتِي أَنْ كُنَّا لَنَنْتَظِرُ إِلَى الْبَهْلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلِيَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعْبِثُكُمْ؟ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَارِحٌ وَكَانُوا يَمْتَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ.

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُرُونًا.

بَابُ الْقَصْبِ وَالْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ ۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: التَّائِمُ قَالَ قُلْتُ: قَاتِي حَيِّينَ كَانَ يَتُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِبَ.

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عِشَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَعْبُورِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُبَيِّحَ أَسَدًا مِنْكُمْ عَمَلَةً قَالُوا: وَكَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَ فِي اللَّهِ بِرَحْمَةٍ سَيَدُودًا وَقَارِبُوا دَاغِدًا وَادْرُوحًا وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلِجَةِ.

sunnahschool.blogspot.com

کے آخری حصے میں لکھا ہے کہ یہاں تک کہ نزل منصوص ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اعمال میں میانہ روی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور یہ ذہین نہیں کرو کہ تم میں سے کسی کے عمل اُسے جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو اور فرمایا کہ اعمال کی بساط بھر پابندی کیا کرو۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا؟ کب کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا؟ فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئے وہ تم میں سے کون کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو۔ خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشی مناؤ کہ اپنے عمل کے نتیجے کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ کیا آپ بھی۔ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپا ہے۔۔۔ پھر خیال میں اسے ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبَلَّغُوا
۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَقِبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤَابٍ وَكَارِبُؤَادٍ أَعْلَمُ بِأَنَّ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا كُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ خَلَّ

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سِئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: أَدْوَمُهَا وَإِنْ خَلَّ أَصْلَفُ أَمِينِ الْأَعْمَالِ مَا لَطِيفُونَ.

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَدُّنَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ: قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْتَصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا كَانَ عَمَلُهُ دَائِمًا وَالْيَوْمَ لَسْتُ طَيِّبَةً مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ طَيِّبَةً.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤَابٍ وَكَارِبُؤَادٍ أَعْلَمُ بِأَنَّ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا كُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ خَلَّ أَصْلَفُ أَمِينِ الْأَعْمَالِ مَا لَطِيفُونَ. قَالَ أَظُنُّكَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَقَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ

کہہ دو اور خوش ہو جائے۔ مجاہد کا قول ہے کہ سداً اور سدیداً سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

بہلول بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر بیٹھ کر فرماتے ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پورے جنت اور درد بخ کو ان کی مثال شکل میں دیکھا ہے میں نے خیر و شر کے بارے میں کسی روز ایسا نہیں دیکھا جیسا تمہیں وہ شر کو آج دیکھا ہے۔

امیر بھی خوف کے ساتھ رہے۔

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے برابر نہیں آتا کہ تم ابھی نہیں جانتے کہ تم کو تواریخ اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تہا رب کے پاس سے آتا (سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سوچتے کیے اور بتا دے تھے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لئے بیچ دیا پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا غلاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر آیت ۴۱) حضرت عمر کا قول ہے کہ ہم نے صحیح ترین زندگی پائی۔

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَدَّ دَاوَأَ وَالْبَشِيرُ ذَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَدَّ إِذَا سَدَّ يَدًا أَصْدُقًا.

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبِيمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْنُ أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمَ الْفِطْرِ فَكَفَّرَ فِي الْمَنَابِقِ فَأَسَارَ بِيَدِهِ قَبْلَ قَبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ أَرَيْتُ الْآنَ مِنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الْفِطْرَةَ الْجَمَّةَ وَالنَّارَ فَمَثَلْتَنِي فِي قَبْلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمَّا أَتَى يَوْمَ فِي الْغَدِيرِ وَالشَّرِيفِ لَمَّا أَدَّكَ الْيَوْمَ فِي الْغَدِيرِ وَالشَّرِيفِ.

۲۵۵) الرَّجَاءُ مَعَ الْخَوْفِ. وَقَالَ سُفْيَانٌ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَيَّ شَيْءٌ حَتَّى تَقِيمُوا الشُّرُوءَ وَالْإِيْتِمَالَ وَمَا أَسْزَلُ إِلَيْكُمْ مِنْ دَرِكِكُمْ.

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ سَعَادًا تِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَأَجِدُهُ لَا فَلَ يُعْلِمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَسْأَلْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ بِنُكْحِ الْمَوْمِنِ بِرَبِّ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.

۲۵۶) الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَقَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا خَيْرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي الصَّامِرِ.

۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار نے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ماں کا سوال کیا۔ پس ہر سوال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دیا کہ جتنا مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا تو آپ نے فرمایا: میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھ کرنا لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچتا ہے اسے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا۔ جو عمر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر دوسے گا اور جو فوت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستفیق کر دے گا اور تمہیں ہر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گی

زیاد بن علاقہ نے حضرت میسرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھا کہ آپ کے بدمذک قدسوں پر درم آجاتا اور سو سو حج جاتے تو آپ سے کب گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار ہوں؟

جو لوکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ ہر عیش آمدہ مشکل کے متعلق ہے۔

خصم بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری نصف کے مترادف افراد بغیر صاحب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر فری جہاد چھوٹ کر کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رہ پیر بھروسہ کریں۔

سکار قیل وقال نالپ سندیدہ ہے۔

بیشیم کا بیان ہے کہ ہم نے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی جن میں سے ایک حضرت میسرہ بن شعبہ ہیں، دوسرا انان اور تیسرا ایک اور آدمی۔ شعبی نے حضرت میسرہ بن شعبہ کے کاتب سے نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت میسرہ کے لئے کہا کہ مجھے ایسی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَسَا مِعْبُودَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَسْطَاطًا حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْتَقِ بِمَدِيْنِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنَ عَيْبِهِ أَوْ خَيْرُهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مِمَّنْ يَسْتَهْفَأُ بِعَفْوِ اللَّهِ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ يُغْطِرَ عَطَاءُ خَيْرًا وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا وَسْعُوٌّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغْبِرَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرْمِ أَوْ تَنْتَفِعَ قَدَمَا أَقْبَالَ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

بَابُ ۱۲ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ قَالَ الدَّرْبِيُّ بْنُ خَثِيمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاعَ عَلَى النَّاسِ.

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَضْرَةَ حَضْرَةَ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَبَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَخِشَوْنَ.

بَابُ ۱۳ مَا يَكْرَهُ مِنَ قَبْلِ وَقَالَ

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغْبِرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ تَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ذَرِّادِ كَاتِبِ الْمُغْبِرِيِّ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغْبِرَةِ

حدیث لکھ کر صحیحے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ درآد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے تھے: میں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی فریق نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب اشیاء کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ان کا بیان ہے کہ حضور سیکار قبیل و قال انہما سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ دگر کر کے سے منع فرمایا کرتے تھے، شہیم، عبدالملک بن عمیر درآد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

زبان کی حفاظت کرنا۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور شادمانی ہے۔ کہہ لیا کہ وہ زبان سے نہیں نکالت کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (سورہ ق، آیت ۱۸)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں چیزوں کے درمیان سے اور اس کی جو دونوں مانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

فت: یہی بات اسی جلد کی حدیث ۱۷۱۲ میں بھی موجود ہے۔ پہلی بات تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی کہ زبان اور شرم گاہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بچکنے آدھی جہنم کا ستم ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح نگاہ رکھے اور بچکنے نہ دے۔ دنیا اور آخرت کے اندر مصیبت میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے یہ دونوں سرفہرست ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں چیزوں کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو جنت دینے کا ضامن بنا رکھا ہے۔ یعنی تاکہ حقیقی تو واقعی نصاب ہے مگر خدا نے اپنے محبوب کو ضامن جنت بنا دیا تھا۔ یہ بات ہر صاحب علم و دانش جانتا ہے کہ زبان، حقیقی تاکہ نہیں بلکہ حقیقی تاکہ کا معنی خاص اور مجازی تاکہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

أَنَّ التُّبَّ إِلَىٰ يَحْيَىٰ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ الْمُخَيَّرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ الصُّبْحِ مِنْ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُودُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ وَكَانَ يَسْمَعُ عَنْ قَيْلٍ وَقَالَ دَكُّرَةُ السُّؤَالِ وَإِصْلَاحُ الْأَمْوَالِ وَمَنْعُ ذَهَابِهَا، وَعَقُوبُ الْأَقْرَبَاتِ وَوَادِ الْأَبْنَاتِ وَعَنْ هُكَيْمِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ دَرَّادَ الْيُحَوِّثَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُخَيَّرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۹ حفظ اللسان ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت وقوله تعالى: ما يلفظ من قول إلا لديه رقيب عتيد.

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْنٍ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِإِسَابَتَيْنِ لِحَيْثِهِمَا وَمَا بَيْنَ وَجْهَيْهِمَا أَطْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ.

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

و سلم نے فرمایا:۔ سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

اللہ سے ڈرنا

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی پہلی امت کا کوئی آدمی تھا

جس کا اپنے اعمال کے بارے میں بڑا گمان تھا چنانچہ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے جسم کے قندے کو زمین پر بنا لیتا۔ پس جس روز صبح ہوا پہلے تو میری ہانک کو سمندر میں اٹھا دینا چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھ ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اٹھا کر کے فرمایا:۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوا کہ ترس کر نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا پس

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ماں و اولاد سے خوب نوازا ہوا تھا۔ لڑائی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا:۔ میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی تیارہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کروائی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ مجھے غلاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا، یہاں تک کہ جب میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے بیس لینا، یا یہ کہ میرا سفوف بنا لینا جس روز خوب ہوا پہل رہی ہو تو مجھے اس میں اٹھا دینا چنانچہ اس کا ان سے پکا وعدہ لیا، خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ان کو آدمی کھڑا تھا پھر فرمایا:۔ اسے میرے بندے اجو تو نے کیا؟ یہاں پر تجھے کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ میرے خوف نے یہاں کہا کہ مجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔ ابو عثمان، مسلمان نے اسی طرح

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْبَلِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَأَضَاءَتْ عِيْنَاهُ .

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَمُنُّ كَانَ قَبْلَهُ لَيْسِيٌّ الْفَلَنَ يَعْمَلُهُ فَقَالَ لَا هَلْهَذَا أَنَا مَتَّى فَعَدَدِي فِي قَدْرِي فِي الْبَيْتِ فِي بَوْمٍ مَسَائِفٍ ففَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الذَّنْبِ صُنِعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا خِيفَتُكَ فَغَفَلَةٌ .

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْرُوفٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَاثِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا يَمُنُّ كَانَ سَلَفًا أَوْ قَبْلَهُ أَنَّهُ اللَّهُ مَا لَأَوْ لَدَا يَعْبُدُ أَعْطَاهُ . قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ لِبَنِيهِ : إِنِّي أَتَى كُنْتُ قَالُوا خَيْرًا يَا قَتَادَةُ لَمْ يَبْتَدِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَشَرَّهَا قَتَادَةُ وَلَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَتَمَّحَمُّ نَبِيَّ اللَّهِ يُحِبُّهُ فَانظُرْ وَأَفِئْدًا مَيْتًا فَاسْحَرُ قُوِي حَتَّى إِذَا صَبَتْ فَحَمًا فَاسْحَقُوِي أَوْ قَالَ فَاسْهَلُوِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَدْمُوِي فِيهَا فَاخْذُوا أَيُّ شَيْئِهِمْ عَلَى بِلَيْكٍ وَمَتَّى ففَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ . فَإِذَا رَجُلٌ قَاتِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ عِبَادِي مَا سَمَلَكُ عَلَى مَا نَعَلْتُ؟ قَالَ مَخَافَتِكَ أَوْ ذَرَقِ مَيْتَكَ فَمَا تَلَاكَ أَن رَحِمَهُ اللَّهُ . فَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو أَن قَالَ سَمِعْتُ

سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ رَأَى خَازِرًا فِي الْبَحْرِ وَأَوْكَمَا
حَدَّثَنَا وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ سَعْدٍ نَسْتَشْعِبُ عَنْ قَتَادَةَ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

۱۳۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي وَمِثْلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمِثْلِي
رَجُلٌ أَمَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتَ الْجَيْشَ بَعِيثِي طَلَبِي أَنَا
السُّبُحِيُّوَالْعُدْيَانُ وَالْجَاءُ الْجَاءُ فَطَاعَنِي طَائِفَةٌ
فَأَذْجُوا عَلَيَّ مَهْلِكِي فَنَجَرُوا كَذِبَتَهُ طَائِفَةٌ
فَصَبَّوْهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَا حَرَمِي

۱۳۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَدَّثَنَا
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مِثْلِي
وَمِثْلُ النَّاسِ كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدْنَا نَارًا فَاكْتَمْنَا
أَهْنَاءَ مَا حَوْلَهُ جَعَلْنَا الْهَرَّاشَ وَهَذِهِ الذُّوَابُ
الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَمَعَلَّ يَنْزِعُهُنَّ
وَيَقْلِبُهُنَّ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا أَخَذْتُ بِعَجْرِكُمْ
عَنِ النَّارِ وَإِنَّكُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا

۱۳۰۴ حَدَّثَنَا أَبُو تَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا
عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلَّمَ
الْمُسْلِمِينَ مِنْ نِسَائِهِ وَوَيْدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَعَّمُونَ مَا أَعْلَمُوا لِحِكْمَتِهِ قَلِيلًا

بیان کی لیکن اتنا اضافہ کیا کہ مجھے سمندر میں بکھیر دینا، یا پس
طرح حدیث بیان کی۔ معاذ، شعبہ، قاتادہ، عقبہ، حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

گناہوں سے بچنا

حضرت ابو موسیٰ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال
جسے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس آدمی جیسی ہے جو
اپنی قوم کے پاس آیا اور کنبہ لگا۔ میں نے پہنچا خود ایک لشکر حجاز
دیکھا ہے اور میں واضح طور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہذا
ابتداء کو بجا لوانے آپ کو بجا لوانے ایک گروہ میری بات مانی اور کئی
مخوفہ تمام کی طرف چلے گئے لیکن نجات پالی اور دوسرے گروہ اسے
جھٹلا کر باوجود لشکر حجاز کے ہٹا دیا اور اس کو تیر بخ کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
میرے اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی
جب اس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں
گرنے والے کی طرح اس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس
وہ انہیں اس سے بٹانے لگا لیکن وہ اس پر قابو آکر
اس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کر سے پکڑ کر تمہیں
آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی
ہمارے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بن روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ
ہے جس کو زبان اور باطن سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور جو
وہ ہے جو ان کاموں سے دست بردار ہو جائے جن سے اللہ
تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

مخوفہ نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو
کم ہتے اور زیادہ دوتے۔

لَبِكَيْتُمْ كَثِيرًا.

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَبِيذِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبِكَيْتُمْ كَثِيرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم ہنستے اور ضرور سی تھا کہ زیادہ ہنستے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور سی تھا کہ کم ہنستے اور

ضروری تھا کہ زیادہ ہنستے۔
جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے چھپایا گیا ہے۔

جنت اور جہنم جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے

زیادہ قریب ہیں

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح ہے ووزخ بھی۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ، آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کے

سوا ہر چیز ذاتی ہے۔
اُس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبِكَيْتُمْ كَثِيرًا.

بَابُ حُجُبَاتِ النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجُبَاتِ النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجُبَاتِ الْجَنَّةِ بِالمَكَارِهِ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ مَنْسُورِ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونَةَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكٍ تَعْبُدُ وَالنَّارِ مِثْلُ ذَلِكَ.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُنْدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُنْتُ شَيْءٌ مَا أَخْلَا اللَّهُ بِأَطْلُ

بَابُ لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْوَةٌ.

sunnahschool.blogspot.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور حسن میں اُس سے بڑھ کر ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اُس سے گرا ہوا ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کرنے سے تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے پوری نیکی کا لواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک یعنی کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اُسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اُسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہلال لکھتا ہے۔

جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا

عقلان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم عمل کرتے ہو اور اپنے بعض اعمال کو بال سے بھی زیادہ باریک سمجھتے ہو (یعنی معمولی لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیادہ مبارک میں ہم انہیں تباہ کنی شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک المؤمنین سے سے ہلاک کرنے والی چیزیں ملا ہیں۔

اعمال کا دار و مدار نجات ہے لہذا جو خاتکے سے ڈرتا

ہے

حضرت سہیل بن سعد راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب تو صوفیائی

۱۳۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فَضِيلٌ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ.

بَابُ مَنْ هُوَ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

۱۳۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَةَ الْعَطَارِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرُدُّ عَنْ سَابِقِهِ عَدُوًّا قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَكَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ بَيْنَ بَيْنٍ ذَلِكَ فَمَنْ هُوَ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ لَهَا عِنْدَ أَحْسَنَ كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِينَ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ أَحْسَنَ كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

۱۳۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيلَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالَ أَهْلِ آدَمَ فِي أَعْيُنِكُمْ فِي الشَّعْرِ أَنْ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ أَعْمَالَ أَهْلِ آدَمَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْبِقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُعْنَى بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

بَابُ الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُجَاوِزُ مِنْهَا

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور لحاظ دو بات وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھے چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا پورا ہوتہ اس پر رکھ دیا یہاں تک کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ تمہی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب تک کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کر رہا ہے لیکن جو نادمہ جنسی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جنم کے کام کر رہا ہے لیکن وہ جو باجستی ہے اور اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

بڑے ساتھیوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت

عطا بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عطا بن یزید لشی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھائی میں بیٹھ کر اپنے رب کی جہاد کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کی۔ زہری، عطا بن یزید، عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسعود اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب عطاء بن یزید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے تمہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

الشَّيْبَانِي قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً مَتَّعَهُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَذَيْفَ نَجَلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ يَا بَارِسَ سَيِّبِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَمَّ مَلَّ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ

لثَدْيَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسُ مِمَّا لَأَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ لِمَنْ أَهْلَ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسَ مِمَّا لَأَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْاِتِّمَالُ يَخَوَاتِمَهَا

بَابُ الْعِزَّةِ رَاحَهُ مِنْ خَلَاطِ

السُّوَى

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَنْ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَسُلٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شَيْبٍ مِنَ الْبُغْيَابِ يَصْبِرُ رَيْبَهُ وَيُدْعَى النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَمْرُو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ اللَّهَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ ابْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ شَرِيحَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

sunnahschool.blogspot.com

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَعِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَزِيمُ الْمَالَ الرَّجُلُ أَسْلِمَ الْعِلْمَ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْفُطُرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ»

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہو گا جس کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت واری کا اٹھ جھلنا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَيْبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَبَهَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ أَصَابَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا اسْتَبَدَّ الْأَمْرُ إِلَى سَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ واری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حَذْفِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْأَخْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَلْتَفِتُ فِي حَذْفِ قَلْبِهَا إِلَى الْعَمَالِ ثُمَّ يَمُوتُ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَمُوتُ مِنَ التَّوْبَةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَنْقُصُ الْأَمَانَةَ مِنْ كَلْبِهِ فَيَنْظِلُ أَنْزَهَا مِثْلَ أَنْزَلِ الْوَكَيْتِ ثُمَّ يَمُوتُ النَّوْمَةَ فَتَنْقُصُ فَيَأْتِي أَنْزَهَا مِثْلَ الْمَجُولِ كَيْفَ دَخَرْتَهُ عَلَى بَيْتِكَ فَتَنْقُصُ فَتَمُوتُ مَنْتَبِرًا أَوْ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يُنْسَبُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي فَلَانِ رَجُلًا أَمِينًا، وَيَقُولُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْدَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مَشْفَالٌ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلِيٌّ زَمَانًا وَمَا بَالِي أَيْكُمُ بَأَيْعَتِ، لَكِنَّ كَانَ مَسِينًا رَدَّةَ الْإِسْلَامِ وَإِنْ كَانَ نَصْرًا إِنِّي أَرَدُهُ عَلَى سَاعَتِهِ»

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کرنا ہوا۔ اب میں بتاؤں کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن اور سنت سے اس کا حکم لیا اور اس کا اٹھا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور آئے جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جو تنگاری کی طرح نظر آئے گا۔ اسے پیر سے لڑھکایا جائے تو اور بھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اس کے اندر موکا کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا اور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، بلکہ کہہ جائے گا کہ فلاں خانہ میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اس کے دل میں دانہ رانی کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ نازل ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی فخر و محسوس نہیں ہوئے گا کیونکہ اگر

sunnahschool.blogspot.com

وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اُسے حق کی طرف پھیر دیتا اور اگر وہ نصرتی
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اُنہوں
کی طرح ہو جائیں گے کہ تعداد میں تھو ہوں لیکن سوار
کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

دکھاوے اور شہرت کے لئے

مسند و صحیحی ہفیان نے سلمیہ بن کھیل سے روایت کی۔
سلمیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جنذب بن عبد اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اُن کے سوا
میں نے کسی دوسرے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا پس میں اُن کے نزدیک ہوا تو کہہ رہے تھے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شہرت کے لئے کام کرے تو اللہ تعالیٰ
اُسے مشہور کرے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے اللہ تعالیٰ اُسے
چھٹا دے گا۔

جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے

حضرت انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سوار ہی رہتی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز اور آپ کے درمیان صرف پالان کی
لکڑی ہی تھی مائل تھی کہ آپ نے فرمایا: اے معاذ عرض گزار جو کہ بار رسول
اللہ میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے دوبارہ
فرمایا: اے معاذ عرض گزار جو کہ بار رسول اللہ میں خدمت میں حاضر
و مستعد ہوں پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے سہ بارہ فرمایا: اے معاذ
عرض گزار جو کہ بار رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم جانتے
ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا
رسول جہاں ہوتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہی ہے کہ اسی کی عبادت میں
اُس کے ساتھ کسی کو ٹھکرے نہ کریں پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا: اے معاذ عرض گزار
میں عرض گزار ہوا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ
تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور

فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَا بَعْرَةَ فُلَانًا وَفُلَانًا
۱۳۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ
يُرِيدُونَ الْمَالَةَ لَا تَكَادُ تُجْعَدُ فِيهَا رَأِحَةٌ
بَابُ الرِّيَاءِ وَالتُّمَعَةِ

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَفْيَانَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ. وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا يَقُولُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَمْعُرْ أَحَدًا يَقُولُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ
بَابُ مَنْ جَاهَدَا نَفْسَهُ فِي
طَاعَةِ اللَّهِ

۱۳۲۰ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رِدِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا
أَخْرَجَهُ الرَّحْلُ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَتَبِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَسَعْدًا يَكُ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ
لَتَبِيكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدًا يَكُ نَحْوَ سَاعَةٍ ثُمَّ
قَالَ يَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَتَبِيكَ رَسُولَ اللَّهِ
وَسَعْدًا يَكُ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ
أَنْ يَجِدُوهُ وَلَا يُشِيرُوا بِهِ تَمِيثًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَتَبِيكَ رَسُولَ اللَّهِ
وَسَعْدًا يَكُ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸۳۱-۱۸۳۲-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۸۳۵-۱۸۳۶-۱۸۳۷-۱۸۳۸-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۱-۱۸۴۲-۱۸۴۳-۱۸۴۴-۱۸۴۵-۱۸۴۶-۱۸۴۷-۱۸۴۸-۱۸۴۹-۱۸۵۰-۱۸۵۱-۱۸۵۲-۱۸۵۳-۱۸۵۴-۱۸۵۵-۱۸۵۶-۱۸۵۷-۱۸۵۸-۱۸۵۹-۱۸۶۰-۱۸۶۱-۱۸۶۲-۱۸۶۳-۱۸۶۴-۱۸۶۵-۱۸۶۶-۱۸۶۷-۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۷۰-۱۸۷۱-۱۸۷۲-۱۸۷۳-۱۸۷۴-۱۸۷۵-۱۸۷۶-۱۸۷۷-۱۸۷۸-۱۸۷۹-۱۸۸۰-۱۸۸۱-۱۸۸۲-۱۸۸۳-۱۸۸۴-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸-۱۸۸۹-۱۸۹۰-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-۱۸۹۵-۱۸۹۶-۱۸۹۷-۱۸۹۸-۱۸۹۹-۱۹۰۰-۱۹۰۱-۱۹۰۲-۱۹۰۳-۱۹۰۴-۱۹۰۵-۱۹۰۶-۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-۱۹۱۲-۱۹۱۳-۱۹۱۴-۱۹۱۵-۱۹۱۶-۱۹۱۷-۱۹۱۸-۱۹۱۹-۱۹۲۰-۱۹۲۱-۱۹۲۲-۱۹۲۳-۱۹۲۴-۱۹۲۵-۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲-۱۹۳۳-۱۹۳۴-۱۹۳۵-۱۹۳۶-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۲-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۶-۱۹۴۷-۱۹۴۸-۱۹۴۹-۱۹۵۰-۱۹۵۱-۱۹۵۲-۱۹۵۳-۱۹۵۴-۱۹۵۵-۱۹۵۶-۱۹۵۷-۱۹۵۸-۱۹۵۹-۱۹۶۰-۱۹۶۱-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴-۱۹۶۵-۱۹۶۶-۱۹۶۷-۱۹۶۸-۱۹۶۹-۱۹۷۰-۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹-۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۵-۱۹۹۶-۱۹۹۷-۱۹۹۸-۱۹۹۹-۲۰۰۰-۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۰۴-۲۰۰۵-۲۰۰۶-۲۰۰۷-۲۰۰۸-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲-۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۱۷-۲۰۱۸-۲۰۱۹-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴-۲۰۲۵-۲۰۲۶-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۲۹-۲۰۳۰-۲۰۳۱-۲۰۳۲-۲۰۳۳-۲۰۳۴-۲۰۳۵-۲۰۳۶-۲۰۳۷-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۲۰۴۰-۲۰۴۱-۲۰۴۲-۲۰۴۳-۲۰۴۴-۲۰۴۵-۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸-۲۰۴۹-۲۰۵۰-۲۰۵۱-۲۰۵۲-۲۰۵۳-۲۰۵۴-۲۰۵۵-۲۰۵۶-۲۰۵۷-۲۰۵۸-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲-۲۰۶۳-۲۰۶۴-۲۰۶۵-۲۰۶۶-۲۰۶۷-۲۰۶۸-۲۰۶۹-۲۰۷۰-۲۰۷۱-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۷۷-۲۰۷۸-۲۰۷۹-۲۰۸۰-۲۰۸۱-۲۰۸۲-۲۰۸۳-۲۰۸۴-۲۰۸۵-۲۰۸۶-۲۰۸۷-۲۰۸۸-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۱-۲۰۹۲-۲۰۹۳-۲۰۹۴-۲۰۹۵-۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲-۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۰۶-۲۱۰۷-۲۱۰۸-۲۱۰۹-۲۱۱۰-۲۱۱۱-۲۱۱۲-۲۱۱۳-۲۱۱۴-۲۱۱۵-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۱۸-۲۱۱۹-۲۱۲۰-۲۱۲۱-۲۱۲۲-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۵-۲۱۲۶-۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۲۹-۲۱۳۰-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۳-۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶-۲۱۳۷-۲۱۳۸-۲۱۳۹-۲۱۴۰-۲۱۴۱-۲۱۴۲-۲۱۴۳-۲۱۴۴-۲۱۴۵-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۴۸-۲۱۴۹-۲۱۵۰-۲۱۵۱-۲۱۵۲-۲۱۵۳-۲۱۵۴-۲۱۵۵-۲۱۵۶-۲۱۵۷-۲۱۵۸-۲۱۵۹-۲۱۶۰-۲۱۶۱-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۴-۲۱۶۵-۲۱۶۶-۲۱۶۷-۲۱۶۸-۲۱۶۹-۲۱۷۰-۲۱۷۱-۲۱۷۲-۲۱۷۳-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۸-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۸۲-۲۱۸۳-۲۱۸۴-۲۱۸۵-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۸۸-۲۱۸۹-۲۱۹۰-۲۱۹۱-۲۱۹۲-۲۱۹۳-۲۱۹۴-۲۱۹۵-۲۱۹۶-۲۱۹۷-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۳-۲۲۰۴-۲۲۰۵-۲۲۰۶-۲۲۰۷-۲۲۰۸-۲۲۰۹-۲۲۱۰-۲۲۱۱-۲۲۱۲-۲۲۱۳-۲۲۱۴-۲۲۱۵-۲۲۱۶-۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۱۹-۲۲۲۰-۲۲۲۱-۲۲۲۲-۲۲۲۳-۲۲۲۴-۲۲۲۵-۲۲۲۶-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۲۹-۲۲۳۰-۲۲۳۱-۲۲۳۲-۲۲۳۳-۲۲۳۴-۲۲۳۵-۲۲۳۶-۲۲۳۷-۲۲۳۸-۲۲۳۹-۲۲۴۰-۲۲۴۱-۲۲۴۲-۲۲۴۳-۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۶-۲۲۴۷-۲۲۴۸-۲۲۴۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲-۲۲۵۳-۲۲۵۴-۲۲۵۵-۲۲۵۶-۲۲۵۷-۲۲۵۸-۲۲۵۹-۲۲۶۰-۲۲۶۱-۲۲۶۲-۲۲۶۳-۲۲۶۴-۲۲۶۵-۲۲۶۶-۲۲۶۷-۲۲۶۸-۲۲۶۹-۲۲۷۰-۲۲۷۱-۲۲۷۲-۲۲۷۳-۲۲۷۴-۲۲۷۵-۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۷۸-۲۲۷۹-۲۲۸۰-۲۲۸۱-۲۲۸۲-۲۲۸۳-۲۲۸۴-۲۲۸۵-۲۲۸۶-۲۲۸۷-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۰-۲۲۹۱-۲۲۹۲-۲۲۹۳-۲۲۹۴-۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷-۲۲۹۸-۲۲۹۹-۲۳۰۰-۲۳۰۱-۲۳۰۲-۲۳۰۳-۲۳۰۴-۲۳۰۵-۲۳۰۶-۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹-۲۳۱۰-۲۳۱۱-۲۳۱۲-۲۳۱۳-۲۳۱۴-۲۳۱۵-۲۳۱۶-۲۳۱۷-۲۳۱۸-۲۳۱۹-۲۳۲۰-۲۳۲۱-۲۳۲۲-۲۳۲۳-۲۳۲۴-۲۳۲۵-۲۳۲۶-۲۳۲۷-۲۳۲۸-۲۳۲۹-۲۳۳۰-۲۳۳۱-۲۳۳۲-۲۳۳۳-۲۳۳۴-۲۳۳۵-۲۳۳۶-۲۳۳۷-۲۳۳۸-۲۳۳۹-۲۳۴۰-۲۳۴۱-۲۳۴۲-۲۳۴۳-۲۳۴۴-۲۳۴۵-۲۳۴۶-۲۳۴۷-۲۳۴۸-۲۳۴۹-۲۳۵۰-۲۳۵۱-۲۳۵۲-۲۳۵۳-۲۳۵۴-۲۳۵۵-۲۳۵۶-۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۱-۲۳۶۲-۲۳۶۳-۲۳۶۴-۲۳۶۵-۲۳۶۶-۲۳۶۷-۲۳۶۸-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۱-۲۳۷۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۷۶-۲۳۷۷-۲۳۷۸-۲۳۷۹-۲۳۸۰-۲۳۸۱-۲۳۸۲-۲۳۸۳-۲۳۸۴-۲۳۸۵-۲۳۸۶-۲۳۸۷-۲۳۸۸-۲۳۸۹-۲۳۹۰-۲۳۹۱-۲۳۹۲-۲۳۹۳-۲۳۹۴-۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۴۰۱-۲۴۰۲-۲۴۰۳-۲۴۰۴-۲۴۰۵-۲۴۰۶-۲۴۰۷-۲۴۰۸-۲۴۰۹-۲۴۱۰-۲۴۱۱-۲۴۱۲-۲۴۱۳-۲۴۱۴-۲۴۱۵-۲۴۱۶-۲۴۱۷-۲۴۱۸-۲۴۱۹-۲۴۲۰-۲۴۲۱-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۲۴۲۴-۲۴۲۵-۲۴۲۶-۲۴۲۷-۲۴۲۸-۲۴۲۹-۲۴۳۰-۲۴۳۱-۲۴۳۲-۲۴۳۳-۲۴۳۴-۲۴۳۵-۲۴۳۶-۲۴۳۷-۲۴۳۸-۲۴۳۹-۲۴۴۰-۲۴۴۱-۲۴۴۲-۲۴۴۳-۲۴۴۴-۲۴۴۵-۲۴۴۶-۲۴۴۷-۲۴۴۸-۲۴۴۹-۲۴۵۰-۲۴۵۱-۲۴۵۲-۲۴۵۳-۲۴۵۴-۲۴۵۵-۲۴۵۶-۲۴۵۷-۲۴۵۸-۲۴۵۹-۲۴۶۰-۲۴۶۱-۲۴۶۲-۲۴۶۳-۲۴۶۴-۲۴۶۵-۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰-۲۴۷۱-۲۴۷۲-۲۴۷۳-۲۴۷۴-۲۴۷۵-۲۴۷

اِس کے رسول ہی بہتر جلتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ کوئے۔
تواضع اختیار کرنا۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ محمد الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عَضْبَاء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اسرائیلی اباجو اونٹ پر سوار تھا تو وہ اُس سے آگے نکلنے لگا مسلمانوں پر یہ بات گلاں گندی اور انہوں نے کہا کہ عَضْبَاء پیچھے رہ گئی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہ کرے مگر اُسے پست بھی کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میری طرف سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند میں آئے ہیں۔ اِس پر فریق کی پس بلکہ مزید یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سفر ہے اور اُسکی بھارتی جانا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ کھڑا ہے اور اسکا پیرو بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو ضرور میں اُسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جسکو میں کرتا ہوں مگر میں اس کی موت کو بُرا سمجھتا ہوں کیونکہ میں اُسکے اس بُرا سمجھنے کو بُرا سمجھتا ہوں۔

ف اِس حدیث قدسی کے اندر اللہ رب العزت نے اولیاء اللہ کے مشفق جبرائیل بتائی ہیں۔ اُن میں سے قدباتیں خاص طور پر قابلِ فہم ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرے کسی دل سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ نمازیوں کے ساتھ ہے لہذا ایسوں کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اِس

اِذْ اَفْعَلُوهُ۔ قُلْتُ اللّٰهُ دَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُوْا قَالَ حَتّٰى الْعِبَادِ عَلٰى اللّٰهِ اَنْ لَا يَحْتَدِبُوْكُمْ۔

باب ۱۲۲۲ التَّوَاضِعُ

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مَا لِيْكَ بِنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حَمِيْدٌ عَنْ اَبِيْ اَنْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً۔ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَرَزْدَقِيُّ وَالْبُوْحَالِيُّ الْاَحْمَرُ عَنْ حَمِيْدِ الطَّرِيفِيِّ عَنْ اَبِيْ اَنْسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسْبِقُ فَحْلًا اَعْرَابِيًّا عَلٰى قَعْوِدِهِ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلٰى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعَضْبَاءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حَقَّ عَلٰى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْفَعُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ اَنْ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَغَانُ بْنُ يَلَالٍ حَدَّثَنَا شَدِيْكَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَمْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اللّٰهُ قَالَ مِنْ عَادِيٍّ لِيْ وَبِيْتًا فَيَقْدُ اِذِيْتَهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ اِيْتِيْتُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَرْضِيْتَهُ عَلَيَّ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَنْتَقِرُ اِلَيَّ بِالتَّوَاضِعِ حَتّٰى اَحِبُّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَيَبْصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَيَجْلَهُ الَّتِي يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لِاعْطِيْتُهُ فَلَنْ اَسْتَعَاذَ فِيْ الْاَعْيُنِ وَدَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ نَفْسِيْ اَنَا فَاَعْلَهُ تَرَدَّدَتْ عَنِّيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْفِيْكَ الْمَوْتُ وَاَنَا اَكْثَرُ مَسَاعِدَتُهُ۔

sunnahschool.blogspot.com

لوگوں کے لیے خاص طور پر توجہ طلب ہے جو نے نئے نئے فرقی بنا کر اپنی عیحدہ علیحدہ ڈیڑھ ٹھانیٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے تہذیب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بریلویت ٹھہرا کر مٹھوں کرتے اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ خدا سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف صحت آراء ہونے سے جس میں آخرت کی کوئی سہولتی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات بھی خصوصی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بھارت، سماعت، اخلاقیات اور اخلاقیات پر ڈیڑھ ٹھہرا ہوا ہے جو اس کے انہماک سرزد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بھارت و سماعت یا اخلاقیات اور پیر کے ساتھ خدا ہوا ان سے سے واقع ہونے والے افعال اور عام لوگوں کے افعال میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ جب اولیاء اللہ کے افعال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انہماک کے افعال اولیاء اللہ سے بدرجہا افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہوں گے کیونکہ خدا کی جڑ تا بیحد و حمایت حضرت انبیاء و کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام انسان اور انہماک کے کام کے ہوا اس و افعال میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو انہماک کے کام کو زول و دی سے ہٹ کر عام لوگوں کی طرح ہی باور کرانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات مقام نبوت ہی سے نا آشنا ہیں۔ اولیاء اللہ کے متعلق ماہر تہذیب نے فرمایا:

اولیاء اللہ بہت قدرت از اللہ

تیر جہتہ باز گرداند نہ ملک

حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا چہرہ ہونا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۷۷)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور اپنی دو آنکھوں سے اشارہ فرمایا پھر امید و راز کر دیا

ابوالنیاج نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو آنکھوں کی طرح۔ اس میں نے بھی ابوہریرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ
السَّاعِيَةِ إِلَّا كَمَنْحِ الْبَصْرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَاةٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَ
السَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ أَوْ يُصْبِعُهُ فَيَمُدُّ يَدَهُ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجَعْفَرِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ لَا دُونَ النَّبِيِّ سِنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسَعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ
يَعْنِي إِصْبِعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ

حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ
اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے
تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر نے کتنے ہی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت
کی حالت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی نبی کی روح کو بخش
نہیں فرماتا، یہاں تک کہ جنت میں اُسے اُس کا مقام دکھا دیتا ہے
اور پھر اُسے اختیار دیتا ہے۔ جب آپ بیمار پڑے اور آپ کا مہرک
میری زبان پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی۔ پھر جب
افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور کہا
:۔ "اے اللہ! برحق اعلیٰ"۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا
آپ عین پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ
وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔
اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں:۔
"اے اللہ! برحق اعلیٰ"۔

موت کی سختی

ابو عمرو ذکوان مولى عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں
۱۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیالہ
یا گونڈا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمری معد
راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں
ہاتھوں کو داخل کرنے اور پھر انہیں جبرہ نور پر ملتے
اور کہتے:۔ "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں
تکلیف ہوتی ہے" پھر دست مبارک کو گھڑا کر کے کہتے:۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بَدْرِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ
اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ
اللَّهُ لِقَاءَهُ .

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيْبِ وَعَدُوْدُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
ذَهَبَ صَدْرِي إِذَا لَمْ يَقْبَضْ مِنِّْي قَطُّ حَتَّى يَرَى
مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخِيرُ فَلَئِمَّا نَزَلَ بِهِ وَ
رَأَسُهُ عَلَى فُجْدِي غَشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَفَاقَ
فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ
الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذَا الْآخِرَاتُ نَاوَعَرَتْ
أَنَّهُ الْمُحَدِّثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ
فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ
الْأَعْلَى .

باب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ
عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي
يَدَيْهِ رُكُوءًا أَوْ عَلِيَّةً فِيهَا مَاءٌ يُشْرِكُ بِهَا فَيَجْعَلُ
يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا أَرْجِفَهُ وَيَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ كَثْرَتُهَا يَدَاهُ

”رفیق اعلیٰ میں یہ یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔“

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی پابرمنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کرتے۔ ”قیامت کب قائم ہوگی؟“ جتنا آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے۔ ”اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، بشام کا بیان ہے کہ اس سے مراد ان کی موت ہے۔“

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: ”مُسْتَرِيحٌ اَوْ مُسْتَرِيحَةٌ“ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مُسْتَرِيحٌ اور مُسْتَرِيحَةٌ سے کب مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں جانا چاہتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مرجھانے سے اللہ کے بندے خیر، درخت اور جانور بھی راحت پانا چاہتے ہیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مُسْتَرِيحٌ“ اور مُسْتَرِيحَةٌ یہ ہے کہ مومن دنیا سے نجات پا کر آرام

پانا چاہتے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اُس کے اہل و عیال، اُس کا مال و اُس کے اعمال۔ پس اُس کے اہل و عیال اور اُس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اُس کا مالہ عن اُس کے

فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَبِّ قَبِيحِ الْأَعْلَىٰ أَحْسَىٰ فَبَصَنَ وَ مَا لَت يَدَاةُ -

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا ثَنِي صَدَقَةٌ أَخْبَرَنَا عَيْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُنَاقًا يَا كُونَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَىٰ أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَحِيشُ هَذَا لَا يَدَا بَرَكَةُ اللَّهِ لَمْ أَحْسَىٰ تَقْوَمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَخْبَثُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ، مُسْتَرِيحٌ وَ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ! قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ لَيْسَتْ مِنْهُ مِنْ نَصِيبِ الدُّنْيَا وَ إِذَا هِيَ إِلَىٰ رَحْمَةِ اللَّهِ وَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ لَيْسَتْ مِنْهُ مِنَ الْعِبَادَةِ وَ الْبِلَادُ وَ الشُّجْرُ وَ الدَّوَابُّ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنَا ثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ لَيْسَتْ مِنْهُ

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفِيانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ مِمَّنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيُرْجَعُ اثْنَانِ وَ يَبْقَىٰ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَ عَمَلُهُ

ساتھ رہ جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح و شام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اُس سے کہیں جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اٹھا یا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سروروں کو بڑا اہملا نہ کہو کیونکہ وہ اُس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔

فَيُرْجِعُ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ يُبَيِّنُ عَمَلَهُ.

۱۴۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ كَرَّ عُرْضٌ عَلَيْهِ مَقْعَدٌ لَا عُدْوَةَ وَوَعِشِيًّا إِمَّا التَّارُؤَ إِمَّا الْجَنَّةَ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ

۱۴۳۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

پارہ ۲۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بفتح صوڑ۔ مجاہد کا قول ہے کہ الصوڑ مسکنہ کی تم کا آلہ۔ زخیرۃ بیحج۔ ابن عباس کا قول ہے، انما صوڑ صوڑ۔ اور اخصیہ صوڑ دفعہ صوڑ ہونگیا۔ الزاد فقہ دوسری دفعہ صوڑ کا ہونگیا۔

۱۲۳۶) فَفِيهِ الصُّوْرُ، قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَقَبِيْعَةِ الْبُوتِيِّ زَجْدَةٌ صَيِّعَةٌ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، التَّقْوَرُ الصُّوْرُ التَّرَاجِقَةُ؛ التَّفْنِخَةُ الْاَفْلُكُ، وَالتَّرَادِقَةُ: التَّفْنِخَةُ الشَّائِبَةُ؛

ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن اعرج دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ذو الاربعة کی آپس میں توڑ توڑ میں جو مٹی۔ ایک ان میں سے مسلمان تم اللہ دوسرا یودی۔ مسلمان نے کہا کہ تم ہے اس ذات کی جن نے تمہیں صلیبی کو تمام جانوں سے جن لیا۔ یودی نے کہا کہ تم ہے اس ذات کی جن نے تمام جانوں سے حضرت موسیٰ کو جینا رادک کا بیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یودی کے منہ پر طمانچہ کھینچ لیا۔ چنانچہ وہ یودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ اس کے اور مسلمان کے درمیان واقع ہوا وہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش برآؤں گا اور دیکھو تمہارا حضرت موسیٰ عرض کا کہ راکر سے ہوسے میں جس نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ ان میں سے ہیں جو بے ہوش ہونے اور ان سے پہلے ہوش میں آگئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرمایا۔

۱۲۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَبْدُ اللَّهِ الْغَدَّيِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيُّ أَنَّهُمَا حَدَّثَا جَبَّاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَخَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلطم وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَنَادَى الْيَهُودِيُّ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَتْ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمَسِيحِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْبِرُونِي عَلَى مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكُونُوا فِي أَوَّلِ مَنْ يَفِيضُ فَإِذَا مُوسَىٰ بَا طِيَشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَىٰ يَمِينِ صَيْعٍ فَانَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَتْ وَحِينَ اسْتَشْفَى اللَّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بخاری صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تمام انسان بے ہوش

۱۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

sunnahschool.blogspot.com

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔
لوگوں کو قیامت کے روز سفید اور پھیل جگہ پر جمع کیا جائے
گا جو گزیم کی سفید روٹی کے مانند ہوگی۔ حضرت اسل یا
کسی دوسرے نے فرمایا کہ مشر میں کسی کا جھنڈا نہیں
ہوگا۔
مشر کس طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مشر کے روز لوگوں
کے مین گروہ ہوں گے۔ ایک زنجبٹ رکھنے والوں اور ٹوٹے
والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو، تین، چار،
اور دس ویں تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اٹھا
کرے گی یعنی ان کے ساتھ بیٹے گی، ان کے ساتھیوں کو مارے
گی، ان کے ساتھ بیچ کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے
گی جہاں وہ شام کریں گے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! کانہ کو
رندہ مشر منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے
دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا یا کھادہ اس بات پر قادر
نہیں کہ روز قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔
قتادہ نے کہا۔ ہمارے پروردگار کی قسم، کیوں
نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت
میں ملاقات کرو گے کہ سنگے پاؤں، سنگے بدن، پاپیادھار
غیر مٹھوں ہو گے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان
حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَسْمَانٍ
بَيْنَهُمَا عَفْرَاءٌ كَقَرْمِذِهِ يُقَالُ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ
لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ كَأَحَدٍ

۱۳۲۱۔ بِأَسْمَانٍ كَكَيْفِ الْحَشْرِ

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا
ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي كَثَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ ظُلُمَاتٍ: رَأْسَيْنِ
وَأُذُنَيْنِ، وَأَشَانٍ عَلَى بَعِيرٍ ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ
وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْمَسُ
بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ يَقْبَلُ مَعَهُمْ جَبْثٌ فَأُولَٰئِكَ كَبِدَتْ
مَعَهُمْ حَبِثٌ فَأُولَٰئِكَ تَصِيبُهُمْ مَعَهُمْ جَبْثٌ أَصْبَحُوا
وَتَمَسُّوهُمُ مَعَهُمْ حَبِثٌ أَمْسَوْا

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى
وَجْهِهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ الْكَلْبُ أَمْشَاةً عَلَى الرَّجُلَيْنِ
فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يَمْشِيَ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ؟ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِدَّةٌ مَا بَنَاهُ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ قَالَ
عَرَوْتُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَأَنْتُمْ
مَلَائِكُوا اللَّهَ حَفَاءَ عَدَاةٍ مَشَاءَ غَدَاةٍ. قَالَ سَعْيَانُ
هَذَا وَمَا نَعَدَا ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ
سبز پر فرما رہے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں
لوگے کہ نئے پیر، ننگے بدن اور غیر محزون ہو گے

مُعْبَانَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخُطِبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّهِ
حِفَاةٌ عُرَاةٌ عُرَاةٌ ۚ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
منہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ
دینے کو مجھے ہوئے تو فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حالت
میں ہوگا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:
"جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلے دفعہ پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹائیں گے"
روزِ قیامت مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے
گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ
سے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے کپڑا ہوا ہو
گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کسے والا کہے گا کہ آپ
کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چاند چڑھائے؟ پس میں
دی کہوں گا جو ان کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ: "اور میں ان پر
مقطع رہا جب تک ان میں رہا" (سورۃ النازعہ آیت ۱۱۷)۔ راوی کا بیان ہے:

یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
منہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم اور غیر محزون
ہو گے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول
اللہ! کیا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ
وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب توجہ بھی نہیں کر
سکیں گے۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُبَيْرِغَةِ بْنِ الْأَنْعَمَانِ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطِبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حَفَاةٌ
عُرَاةٌ كَمَا بَدَأْنَا إِذْ لَمْ خَلَقْ نَبِيئُكُمْ كَالْأَبْيَةِ
وَإِنَّ أَدْلَ الْخَلَائِقِ يَكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَ
إِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ فَاتِ
السَّمَاءِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَصْبَحْتَ بَارِكًا يَا رَبِّ أَصْبَحْتَ
قَدِيرِي مَا أَخَذْنَا بِعَدْلِكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الْبَصَالِحُ: وَكُنْتُ عَلَيْكُمْ شَرِيئًا أَمَا دُمْتُ فِيهِمْ
إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمِ: قَالَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ نَحْسٌ لِقَوْلِهِ
مُرْتَدِينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ۚ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاجِمُ بْنُ أَبِي صَيْغَةَ عَزَمَهُ اللَّهُ
بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ أَبِي بَكْرٍ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَحْشُورُونَ حَفَاةٌ عُرَاةٌ عُرَاةٌ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُونَ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: أَلَا مَرَأَتُهُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
ذَلِكَ ۚ

عمر بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہم ایک قبے میں تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی
ہو کہ اہل جنت کا جو قبضہ ہے وہاں ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں فرمایا کیا تم اس بات
راضی ہو کہ اہل جنت کا قبضہ وہاں ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم اس بات

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قُبَّةٍ فَنَالَ: اتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا مَبْعَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا أَقْدَفَ

sunnahschool.blogspot.com

أَهْلِ الْجَنَّةِ؛ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا
شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ إِنْ لَدَرَجْوَانَ كَتَرْتُمْ نَفِصَتْ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ
أَنَّ الْجَنَّةَ لِأَيِّدِ خُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ
فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ
الْأَسْوَدِ وَأَكْبَرُ شِعْرَةِ السُّودِ أَيْ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ كَأَحْمَرِ
۱۳۲۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ
سَلِيمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَشْدَى
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَدَمٌ فَتَرَى دَرِيئَتَهُ فَيَقَالُ هَذَا
أَبُوكُمْ أَدَمٌ يَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ
أَخَذْتُمْ بَعَثْتُمْ جَهَنَّمَ مِنْ دَرِيئَتِكَ يَقُولُ يَا رَبِّ
كَمْ أَخْرَجْتُمْ؟ فَيَقُولُ أَخْرَجْتُمْ مِنْ كَيْ مِائَةِ تِسْعَةٍ وَ
تِسْعِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخْرَجْتُمْ مِائَةً
مِنْ كَيْ مِائَةٍ تِسْعَةٍ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟
قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأَمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي
الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ

بِأَطْرَافِهِ قَوْلُهُ عَدَّوَجَلَّ إِنَّ نَزَلَ
السَّاعَةَ شَيْءٌ عَظِيمٌ - أَرَفَتِ الْأَرْوَاحُ
إِقْبَابَ السَّاعَةِ

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا
جَدْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ
اللَّهُ يَا أَدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْحَكِيمُ فِي
يَدَيْكَ، فَإِنْ يَقُولُ أَخْرَجْتُمْ النَّارَ قَالَ وَمَا
بَعَثْتُمْ النَّارَ؟ قَالَ مِنْ كَيْ أَلْفٍ تِسْعِ مِائَةٍ وَتِسْعَةٍ
وَتِسْعِينَ، فَذَلِكَ حِينَ يَشْتَبِهُ الصَّغِيرُ وَتَصَحُّ
كُلِّ ذَاتِ حَنَلٍ حَمَلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سَكْرَى وَمَا
هُمْ بِسَكْرَى وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ سَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ

پورا صحنہ ہو کہ آدم سے اہل جنت تم ہو، ہم نے عرض کی کہ ہاں، فرمایا کہ قسم
ہے اس فات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے
مجھے یہ حتیٰ امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور وہ
یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں
کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر
سفید بال یا کسی سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روز قیامت جب سے
پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں
گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔
وہ عرض کریں گے کہ میں سامع دستہ ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی
اولاد میں سے جنہوں کو نکالو۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اسے
رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سیکڑے سے
تین نوے نکال لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یوں تو
ہمارے شو میں سے بھی تین نوے نکالے جائیں گے تو باقی ہمیں
سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے
میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔

قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے
ارشاد ربانی ہے۔ "اِنَّ وَالِ الْاَرْوَاحُ" قیامت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں سامع دستہ
ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ
فرمایا جائے گا۔ "جہنم کے لیے نکالو۔" عرض کریں گے
کہ کس حساب سے! فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو
تین نوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ پوڑھا ہو جائے اور گل
والی کا محل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ
بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب سخت ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

صحابہ کرام پر اس بات کا کفر اتر سوا اور عرض گزار ہونے کے یارسول اللہ وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں بشارت ہوگی کہ ایک ہزار ایسویں روز جنت سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم سے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تعلق حصہ ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ میری ہر آرزو ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بے شک دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال یوں ہے جیسے کاسے پیل کے پل کے پل پر سفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ (جو بالکل نمایاں نظر آتا ہے) دوبارہ زندہ ہونا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک منطقت والے دن کے لیے، جس روز سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورۃ المطففین، آیت ۴) ۱۶ ابن عباس کا قول ہے: کہ تم نے قطعاً یہ ہم آٹھ شبات فرمایا کہ تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پسینے میں اپنے کانوں کی ٹونک غرق ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہ نکلے گا، یہاں تک کہ بعض لوگوں کا پسینہ تو زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

قیامت کے روز قصاص کیا جائے گا۔ قیامت کو الحاقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس روز آج بٹے گا اور سب کالوں کا بدلہ لے گا۔ الحاقہ اور الحاقہ یہ ہم معنی ہیں اور اسی طرح القارعة، القارعة اور القارعة قیامت کے نام ہیں۔ الثائبین سے مراد ہے اہل جنت اہل جہنم کو بھلا دیں گے۔

ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيُنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ أَبَشِيرٌ وَأَفَانٌ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ الْفِئَةِ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدَيْهِ إِنْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا كَأَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ تَحْمِيدُ نَا اللَّهُ وَكَتَبُوا نَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدَيْهِ إِنْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا كَأَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنْ مَثَلَكُمْ فِي الْأَمِيمِ كَمَثَلِ الشَّعْبَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ لَتَرْفَعَهُ فِي ذُرَاعِ الْجَبَّارِ، يَا أَيُّهَا نَفْسُ نَفْسِ اللَّهِ تَعَالَى: الْأَيْطُنُ أَقْلَبُكَ أَنْتُمْ مَبْعُوثُونَ يَوْمَ كَبِيرِهِمْ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَنَقَطَعَتْ يَوْمَ الْأَسْبَابِ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ فِي الدُّنْيَا؛

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَيْبِهِ إِلَى أَنْصَابِ أَدْنِيهِ،

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ مِنْ رِيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْدَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَدَمُهُمْ فِي الْأَسْبَابِ سَبْعِينَ ذُرْعًا وَيُلْحِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ إِذَا نَفَسُوا: يَا أَيُّهَا الْقِصَاصُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَعَوَاقِبَ الْأَعْوَابِ الْعَقْفَةَ وَالْحَاقَةَ وَاحِدًا، وَالْقَارِعَةَ وَالْعَاشِيَةَ وَالصَّاحِبَةَ، وَاللَّفْظَيْنِ غَيْبُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ؛

sunnahschool.blogspot.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے دریا میں چیز کا (اس روز) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ سات کروا لے کیونکہ اس روز پیلے تو ہوں گے نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کا بھائی اس کے بھائی کو دیکھ جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، بیان تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ تم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی تھان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنی اپنی شکل لگا کر اعماسے لیا جائے پسپانے گا جتنا وہ دنیہ میں اپنے گم کو پہچانتا ہے۔

جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں بچتا۔

ابن ابی حنیفہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے حساب کی پڑتال ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب ان سے آملہ صاب لیا جائیگا، فرمایا کہ یہ تو صحت عامرہ کی (پیشی) ہے۔
عرو بن علی، یعنی عثمان بن امرو، ابن ابی لیکہ،

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِاللَّيْلِ: دَمٌ.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسَلَةَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ تَمَّ دِيْنُهُ وَلَا دِيْنُهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُحَلَّلَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ آخِجَهُ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ.

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَعْنَنَا مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاسِجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْلُصُ الْمُزْمِنُونَ مِنَ النَّارِ يَجِيسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْحَيَّةِ وَالنَّسَارِ يَفْتَقِرُونَ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَطَالِيكَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِبُوا وَقُرَأَ الْإِذْنَ لَقَعَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَرَأَى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِأَخِيهِمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا.

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مَالِكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَمْرٍَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذِبَ قَالَتْ قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: فَسَوْفَ يُجَاسَبُ جَسَابًا يُسِيرُ فِي ذَلِكَ خَلْقُ الْعَرْضِ؟

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی — ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی عمیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ — تو وہ جس کا نام اعمال دہانے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا، سورۃ الانشقاق، آیت ۷، ۸، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو محض پیشی ہوگی ورنہ روز قیامت جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمٍ وَ يَتُوبُ وَ صَالِحُ بْنُ رَسْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۳۵۸ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَبِيحَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ حَدَّثَنَا الْقَائِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أَدْرَىٰ كَيْنَا بَلَدَ يَمِينِهِ فَسَوَّىٰ يَحْسَبُ حِسَابًا بَاطِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَازِلِكُ الْعَرْضُ وَ لَيْسَ أَحَدٌ يَنَاقِشُ أَحِبَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذِبَ :

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: يَحْأَمُرُ بِأَنَّكَ فِرْدَوْمُ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْكُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهَا فَبِقَوْلِ نَعَمْ يُقَالُ لَهُ تَدَا كُنْتَ سَلِّتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ :

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ خَبَّابٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَّيَلْتُمْهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ

ابن عبد اللہ: معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی — محمد بن سمر، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز جب کانز کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے درمیان کوئی ترجمان

اللَّهُ وَيَبِينَهُ شَرِّحَانٍ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ آمَنَهُ
ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنْ
اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفِيَ النَّارَ كَوَيْشِقِ تَمْرَةٍ فَإِنَّ
الْأَعْمَشَ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ
حَاشِيَةِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَوُّوا
النَّارَ كَمَا تَقَوُّونَ الْبَرَّ فَإِنَّ النَّارَ تَأْتِيكُمْ
أَعْرَضَ وَأَشَارَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنْتَ أَنَّهَا بِنَظَرِهَا
ثُمَّ قَالَ: أَتَقَوُّوا النَّارَ كَوَيْشِقِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ
تَيْبَةً طَيِّبَةً

۱۵۶۱. يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا
بَغِيرِ حِسَابٍ

۱۴۶۱۔ حدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حَصْبِينٌ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي عَدْنَانَ
ثَبِيهٌ حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ عَنْ حَصْبِينٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
سَيِّدِي ابْنِ جَبْرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضَتْ عَلَيَّ الْأُمَّةُ
فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ الْأَيْمَةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ
الْيَسْرَةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ الْعَشْرَةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ
الْخَمْسَةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ الْفَلَّاحِ لِيَأْتِيَ سَوَادٌ
كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِيْلُ هَذَا كَرِيْمٌ أَمَنِي قَالَ لَا وَلَكِنْ
أَنْظُرُ إِلَى الْأَفْقِ فَتَنْظُرُ فَتَأْتِي سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ
هَذَا بِعَامَتِكَ وَهَذَا بِسَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَنُوا
لِحِسَابِ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ:
كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَكْفُونَ وَلَا يَتَطَهَّرُونَ
وَعَلَى نَبِيهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَنَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ
مُحْسِنٍ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ
اللَّهُ كَرًا جَعَلَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرٌ
قَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ
بِمَاعِ عَكَاشَةَ

بھی نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گی۔
پھر اور آگے نظر دوڑائے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جرقم میں سے ک
سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک حشر ہی دے کر۔ دوسری سند
کے ساتھ حضرت مدکی بن عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ "آگ سے بچو۔ پھر پھر لیا اور دوڑنے سے ڈرایا۔ پھر لیا کہ آگ
سے بچو اس کے بعد مزید لیا اور دوڑنے سے ڈرایا۔ چنانچہ آپ نے
تین مرتبہ ایسا کیا اور میں گمان گزارا کہ آپ اسے لاحظ فرما رہے ہیں۔ پھر
فرمایا:۔ آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک کڑا دے کر۔ جس میں یہ حالت نہ ہو تو
بھی بات کہنے کے ذریعے۔

جنت میں تترتر از بغیر حساب داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر تمہیں بیٹس کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی کریم
مکا اور اس کے ساتھ اس ذات تھی ایک نبی ایسا بھی گزارا کہ اس کے
ساتھ ایک ہی "تی" تھی۔ ایک نبی کے ساتھ اس آدمی، ایک نبی کے ساتھ
یاخ سو۔ ایک نبی صرف تھا۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت
نظر آئی۔ میں نے پوچھا، اسے جبرائیل آیا یہ میری امت ہے۔ کہا کہ
یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی
بڑی جماعت تھی، کہا کہ آپ کا امت ہے اور ہم جو نظر گزارا
کے گے میں ان کا نہ حساب سے عذاب۔ میں نے پوچھا کہ کس
وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ مانع نہیں گواتے، غیر شرعی عبادت پھونک
نہیں کرتے، شگونی نہیں لیتے اور اپنے رب پر ہم دوسرے رکھتے ہیں۔
چنانچہ حضرت عکاشہ بن محسن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا
کر اسے اضرہ اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض
گزار ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔
فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت سے
گئے۔

+ + + + +

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ عکاشہ بن محسن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دیا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس اپنے فرمایا۔ عکاشہ تم پر سبقت سے گئے۔

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار گروہ جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر تک ہے، یہاں تک کہ ان کے پیسے سے آنکا تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرنے لگا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی لوگوں سے کہا جائے گا۔ کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جہنم! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔ جنت اور دوزخ کا سال۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنَ أُمَّتِي لِمَمْرَةٍ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا نَجِيًّا وَوُجُوهُهُمْ عَلَى هَيْئَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ يَدْفَعُ حِمْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِنْهُمْ شَمًّا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عَكَاشَةُ؛

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيرَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْدًا خَلَّتْ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعًا تَهْ أَلْفَ شَكٍّ فِي أَحَدِهَا مِمَّا يَسْكِبُ أَخْبَدَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَدْخُلَ أَوْ لَهْمٌ وَأَخْرَجَهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؛

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَتَقَدَّمُ مَوْزُونٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خَلُودٌ؛

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خَلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خَلُودٌ لَا مَوْتَ؛

sunnahschool.blogspot.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کانف کے بدنوں کدھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں جتنی دور جا سکے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایے میں تڑسال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی پھرتیے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے ساتھ میں ایک سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنكَبَيْ الْكَافِرِ مِثْرَةٌ شَدَاثَةٌ أَيَّامٌ لِيَذُكَّ الْمُسْرِعُ. فَقَالَ لِسَمَاقِ بْنِ إِدْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يُسِيرُ التَّرَاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا. قَالَ أَبُو حَالِيمٍ حَدَّثَنَا بِهِ النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يُسِيرُ التَّرَاكِبُ الْجَوَادُ الْمُخْتَرِ السَّرِيَّةَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں میری امت کے ستر ہزار ایسات لاکھ اذلو داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مردی سے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پٹے سے اڑھائی لاکھ باطل ہو جائیں گے۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعٌ مِائَةٌ أَلْفٌ. لَا يَدَارِي أَبُو حَالِيمٍ أَيُّهَا قَالَ مَتَى سَكُونُوا أَخِذْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْ لَهْوٌ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں بالافانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمانی ستاروں کو دیکھتے ہوئے سیر سے عبدالعزیز کے والد ماجد نے نعمان بن ابو عیاش سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ یہ اضافہ کرتے ہیں: جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر ڈوبنے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

أَيُّهَا الْبَكَارَةُ ۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَبْتَدَأُونَ الْعَرُونَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَبْتَدَأُونَ الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ. قَالَ أَبُو حَالِيمٍ حَدَّثَنَا النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ أَشْفَهُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَبْتَدَأُونَ الْكَوْكَبُ الْغَارِبُ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْعَرَبُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ

sunnahschool.blogspot.com

میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سے کبھی کم عذاب ہوگا
 کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے درہ
 میں دے دیتا۔ وہ انجاب میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے
 گا کہ میں نے اس سے بھی آسمان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم
 کی پیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ
 شرک کرتا رہا۔

بُن مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْلِ
 النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ
 مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَبُولُ نَعْدٍ
 فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْرُونَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي
 صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَابْتَدَأَ
 أَنْ يُشْرِكَ بِي.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (نکاحت کے ذریعے
 کچھ لوگ دوزخ سے نکلے جائیں گے تو وہ ٹھیکہ کی طرح
 ہوں گے۔ میں (عقار) نے پوچھا کہ تفادیر کیا ہے تو عمر دین
 دینار نے فرمایا کہ سفید لکڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں
 گے۔ میں نے عمر دین دینار سے پوچھا کہ اسے ابو محمد! کیا آپ
 نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ عذاب پانے
 کے بعد دوزخ سے نکلے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت
 میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جسنی کہہ کر پکاریں
 گے۔

۱۴۶۵. حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا
 عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ
 كَانَهُمُ الْتَعَارِيضُ قُلْتُ مَا التَّعَارِيضُ. قَالَ
 الضُّغَابِيُّ وَكَانَ قَدْ اسْقَطَ فَمُهْ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو
 ابْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
 يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 يُخْرِجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعْدٍ.
 ۱۴۶۶. حَدَّثَنَا حَدَّابَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
 هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ
 بَعْدَ مَا مَسَّهْمُ مِنْهَا سَفَعٌ فَيَبْدَأُ خَلُونَ الْجَنَّةِ
 فَيَسْتَبِهُرُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت
 میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے
 گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان سے اسے
 بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ ہمیں گروہ
 کی طرح بوجھتے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا
 جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے
 دانہ تر و تازہ اگتے سے آپ نے خیشل ایشل فرمایا یا حمیہ سہیل
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھی کہ دانہ

۱۴۷۷. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ
 حَدَّثَنَا هَكَرُ بْنُ صَيْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
 أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
 مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِمَّنْ خَدَّلَ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
 فَيُخْرِجُونَ قَدًا مُمْتَحِنًا وَوَعَادُوا حَمَامًا فَيُلْقُونَ
 فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَسْتَبِهُرُونَ كَمَا تَسْتَبِهُرُ الْجَنَّةُ فِي
 حَمِيلِ السَّبِيلِ أَوْ قَالَ حَبِيَّةِ السَّبِيلِ وَقَالَ

sunnahschool.blogspot.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّسُولَ وَأَمْرًا تَبَيَّنَتْ
صَفْرًا مَكْتُوبِيَةً ۚ

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ أَهْلَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرَجَلٍ
تَوْصِيَةٍ فِي أَحْمَصٍ قَدَامِيَةٍ يَخْلِي مِنْهَا

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشَّارٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ
أَهْلَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرَجَلٍ عَلَى
أَحْمَصٍ قَدَامِيَةٍ يَخْلِي مِنْهَا وَمَاعَةٌ
كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ وَالْقَوْمُ ۚ

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَثْرَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدِّيَةَ بْنِ حَاتِمٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَاشَارَ
بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَاشَارَ
بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ، اتَّقُوا النَّارَ وَتَوَّ
بِشِقِي تَسْرَةً فَمَنْ تَوَّعِيذًا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۚ

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْدَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي حَارِيزٍ وَاللَّهْدَاوِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ
عَذَابَةَ عَمَلِ ابْنِ مَرْثَدَةَ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي مَحْضَرٍ مِنَ النَّارِ
يَبْلُغُ كَهَيْئَةِ يَخْلِي مِنْهُ أَمْرًا عَمَلًا ۚ

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
تَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جب اس سے تو زرد اور پشما ہوا ہوتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخوں میں سے جس شخص کو
قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں
پیروں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی، جس کے باعث
اس کا دماغ بھی کھوٹا ہوگا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روز قیامت
جس دوزخی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں گزروں
پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے باعث اس کا دماغ لیوں
کھول رہا ہوگا جیسے ہانڈی یا دیرگھی میں آبال آتا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو میرا ہاتھ
پھر گیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا کہ دوزخ
سے بچو خواہ محمد کا ایک ٹکڑا ہی (دلو خدا میں) دے
کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ
کے حضور آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو فرمایا: - شاید روز
قیامت انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ پایاب
دوزخ میں ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچ جائے گی،
جس کے باعث ان کے دماغ کا اصلی مقام بھی کھوٹا
ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - روز قیامت جب اللہ

sunnahschool.blogspot.com

یہی قیامت میں بلا دیا جانے کا اور لوگ وفد بنا کر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر بڑی سے بڑی سرکار میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست پیش کریں گے اور اپنا مال زار و عرض کریں گے۔ صغریٰ و نجی اور عیسیٰ و کلیم علیہم السلام تک نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے اور لوگوں کو عرض کن کہ اِذْ هَبُوا الْاِیْ حَیْرِیٰ منائیں گے۔ آخر میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے تو وہ بتائیں گے کہ تم اِدھر اُدھر کیوں پھرتے رہے؟ اس شفاعت کا تاج تو پروردگار عالم نے اپنے حبیب سرور نبیاً محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس پر سجایا ہے۔ یہ کام صرف وہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرضیں کرنا کریں گے تو آپ فرمائیں گے: اِنَّا نَحْنُ اِسْمٰیعیْلُ ہوں۔ شَبَّحْتَ اللّٰہَ۔ اسی کے لیے پروردگار عالم نے اپنے حبیب سے فریاد فرمایا ہوا ہے:

عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَقْمُوْدًا ۝۱۴ (۱۴ : ۱۴)

قریب ہے کہ تہا را رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے
جہاں سب تہا را ہی حمد کریں۔

پروردگار عالم نے یہ جس مقام پر اپنے محبوب کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہی تو مقام محمود ہے۔ یہی شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے جہاں وہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے، اسی کو وسیلہ کہتے ہیں، اسی کو فضیلت کہا جاتا ہے اور یہی جگہ ہے جو درجہ رفیع کہلاتی ہے جس کے لیے اذان سننے کے بعد ہر مسلمان دعا کرتا ہے کہ اے الہی! یہ مقام ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما۔ یہ مقام اپنے محبوب کو عطا کرنے کا اگرچہ خدا نے وعدہ فرمایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود ہر مسلمان پھر بھی یہ دعا کرے کہ وہ اعاذیث مطہرہ کے مطابق غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو ختمہ کی شفاعت کا مستحق بناتا ہے۔

خود کا مقام ہے کہ میدان محشر کی ہونٹا کی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے باعث خدا کے سب سے لائے بدہ حضرت انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم پکارا نہیں گئے۔ جمائے ذوالنہن نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو روک فرماتے کے لیے اپنے محبوب کو واقع ابلا دینا ہے۔ اسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا بنایا ہے اور ان کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنایا ہے اور سب کو بتا دیا ہے کہ وہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پروری عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ صدائیں بلند ہوتی ہیں:

ہے خلق کے داؤد رسا سب کے فریاد رس
کہ بھڑ رعدہ مصیبت پر لاکھوں سلام

ہر مسلمان کے لیے فریاد رس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خدا داد مقام و منصب کو تسلیم کرے، اپنے پیدا کرنے والے کی دین اور اپنے نبی کے اس خدا داد منصب کا انکار نہ کرے۔ اُن کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے پر جان و دل سے ایمان لانے ورنہ انکار کی صورت میں ہر روز محشر کس سے مشکل کروائیں گے؟ کس سے حاجت روائی ہوگی؟ ربا خدا کا کرم فرمانا تو وہ اپنے محبوب کے واسطے کے بیخیر تو جلیل القدر، معبودوں تک کو بھی میدان محشر کی ہونٹا کیوں سے نہیں نکاسے گا اور نہ محبوب پروردگار کے سوا اُس روز کوئی بڑے سے بڑا بھی بارگاہ خداوندی میں لب کشائی کی جرات کرے گا۔ نشان رسالت کے منکرین کو اسی لیے تو ان کے بھنے کی خاطر یوں نہائش کی جاتی ہے:

آج کے ان کی مدد آج پڑھا گیا ہے
پھر زبانی کے قیامت میں مگر مان گیا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يُشْفَعُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

تمیذ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اُمّ حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت عریشہ شہید ہو گئے تھے عرس گزرا ہوئیں کہ یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ عریشہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا دکھاؤ ہے لہذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ عمقریب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم پر اگل ہوگی جو کیا ایک ہی جنت؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوسِ اعلیٰ میں ہے نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور تمہاری کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو نضا جھلکے اٹھے اور زمین و آسمان کی بدبالی جگہ منظر ہو جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ عَرِيْشَةُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَابَةَ غَدَبَ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْضِعَ عَرِيْشَةِ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَسَأَلْتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَأَلْتُكَ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبْ لِي الْجَنَّةَ وَاحِدَةً هِيَ إِتْمَاهُ جَنَّاتُ كَثِيْرَةٌ وَإِنَّ فِي الْغُرُودِ مِنَ الْأَعْلَى وَقَالَ غَدَاوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دُوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْمٍ أَحَدًا وَمَوْضِعٌ قَدِيمٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً تَسَاءَلَتْ

أَهْلَ الْجَنَّةِ أَطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَخْبَارِ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَّا لَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيْفِهَا يَعْنِي الْخِيَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہو گا مگر اسے دوزخ کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو برائی کرنے پر اسے ملتا کہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہو گا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھادی جاتی ہے جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ اسے افسوس ہو۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَئِذٍ لِيُرِيَهُ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا أَحَدًا إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنْ لَا يَسْأَلَنِي مِنْ هَذَا الْخَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ
لِيَأْتِيَتْ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْخَدِيثِ، أَسْعَدَ النَّاسَ
بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ كَذِبًا لِأَنَّ اللَّهَ
خَالِصًا قَبْلَ نَفْسِهِ.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَدِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَجْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا يَخْرُجُونَ بِهَا وَأَجْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَيْفَا فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ
أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قِيَامَتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهَا أَتْمَهَا
مَلَائِكَةٌ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَائِكَةٌ
فَيَقُولُ أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قِيَامَتِيهَا فَيُخَيَّلُ
إِلَيْهَا أَتْمَهَا مَلَائِكَةٌ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا
مَلَائِكَةٌ فَيَقُولُ أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ
مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتِزَاجِهَا وَإِنْ لَكَ مِثْلُ
عَشْرَةِ امْتِزَاجِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسَعَّرَ مَتْنِي أَوْ تَضَعَكَ
مِثْمَلِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاحُدُهُ وَكَانَ
يَقُولُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مُنْزِلَةً.

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفِيلٍ
عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَيْتِي؟
بِأَبِ الصَّرَاطِ جَسْرُ جَهَنَّمَ.

عبد بن ابوسید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عندہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:۔ میں عرض گزار ہوا
کہ یا رسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ
مستحق کون ہوگا؟ فرمایا کہ اسے ابو ہریرہ میرا لگان ہی تھا کہ اس بارے میں سب
سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری
بے پناہ وابستگی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت
کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے غلو میں دل سے
نَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے ابھی طرح
معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے
آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے نکلے
منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا:۔ جا۔
پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا
کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ وہاں لوٹ کر عرض گزار ہوگا۔
اسے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا:۔
جا۔ لہذا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پس اس میں جا کر اسے خیال آئے
گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ وہاں لوٹ کر عرض کرے گا:۔
اسے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے چنانچہ اس سے
فرمایا جائے گا:۔ جا اور جنت میں داخل ہو کر کوئی تیرے لیے دنیا کے بارگاہ میں
یا تیرے لیے دوزخ دنیا کو کر رہے۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے کیوں مانتے تھے دنیا یا بارگاہ
تو صحت رکھتے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان
مہلک نظر آنے لگے اور اس کا جانے لگا کہ یہ کون جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

عبداللہ بن مارت بن لافظ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا
آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا۔

العقراط جہنم کے در پر پل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مردوں کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی وقت پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاندنی رات میں جب کہ اس کے اوپر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم قیامت کے روز اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا کہ جو میں کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ جو جاناے۔ پس صبح کے پہلے اس کے ساتھ جو جاناے گے، چاند کی پوجا کرنے والے اس کے ساتھ اتولا کی پوجا کرنے والے ان کے ساتھ ایوں ہی امت باقی رہ جائے گی لیکن اس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس میں صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس کے سوا دوسری صورت میں آئے گا اللہ ان سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں رو کہیں گے کہ تم جو سے اللہ تعالیٰ کی پوجا چاہتے ہیں۔ ہم اسی جگہ میں گے جب تک ہمارا جب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ جو جاناے گے اور جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس روز رسولوں کی یہی دعا ہوگی: اے اللہ! بچا، بچا۔ اس کے ساتھ مسلمان کے کانٹوں جیسے آنکھوں سے ہوں گے۔ کیا تم نے مسلمان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو مسلمان کے کانٹوں کی طرح لیکن کتے بڑے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ آگے اعمال کے مطابق لوگوں کو ایک لیں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اعمال کے مطابق جلاک ہو جائیں گے اور بعض جہنم چھلا کر نجات پا جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فدا فرمائیے جو جاناے گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کو نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور ارادہ ان کے لیے ہی فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہوگی کہ میں کوئی مسیوگر

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ أَنَسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدْرِي رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَضَامَرُونَ فِي الشُّمُسِ لَيْسَ دُرَّتُهَا سَعَابٌ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: قَالَ هَلْ تَضَامَرُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْتَهُ الْبَدْرُ لَيْسَ دُرَّةٌ سَعَابٌ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَيَتَّبِعُهُ فَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوْغَيْتَ وَيَتَّبِعْ هَذِهِ الْأُمَّةَ فِيهَا مَنَافِقُوهَا فَيَاتِيَهُمْ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَخْرُجُونَ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقْرَأُونَ نَعُوذًا بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا أَمَا نَأْتِي يَا بَنِي آدَمَ فَإِذَا أَنَا نَا سَرَّ بَيْنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاتِيَهُمْ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقْرَأُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَضْرِبُ جَسَدَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكُونُ آدَمَ مَنْ يَجِيرُ وَدَعَاءُ الرَّسُولِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَسَلِّمْ، وَبِهِ كَلَامٌ مِثْلُ شُرْكَ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شُرْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شُرْكَ السَّعْدَانِ عَيْدَانِهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَخَطَفُ النَّاسَ بِأَعْيَانِهِمْ مِنْهُمْ الْمُؤْتَقِ بِحَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخْرَدُ لِيُشْرَبُوا حَتَّى إِذَا قَدَّمَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

امرا الملائكة ان يخرجونهم فيعزفونهم بعلامته
 اثار السجود وحرّم الله على النار ان تاكل من
 ابن ادم اثار السجود، فبخرجواهم فدا امتحشوا
 فصبت عليهم ماء ويقال له ماء الحياة فينبثون
 نبات الجنة في حليل السيل وينبى رجل مقبل
 يوجهه على النار فيقول يا رب قد تشبني ربها
 واحرفني ذكاهما فاصرفني وجري عين النار
 فلا يزال يدعو الله فيقول لعلك ان اعطيتك
 ان تسألني غيره فيقول لا وعزيتك لا اسالك
 غيره فيصرف وجهه عن النار ثم يقول بعد
 ذلك يا رب تشبني في باب الجنة فيقول
 اليس قد رعمت ان لا تسألني غيره؟ ويدك
 ابن ادم ما اغدرت، فلا يزال يدعو فيقول
 لعلى ان اعطيتك ذلك تسألني غيره فيقول
 لا وعزيتك لا اسالك غيره، فيعطي الله من
 ثم يذوق حلا شين ان لا يسأل له غيره فينتدبه الى
 باب الجنة، فاذا رأى ما فيها سكت ما شاء
 الله ان يسكت، ثم يقول رب ادخلني الجنة
 ثم يقول اوكيس قد رعمت ان لا تسألني غيره؟
 ويدك يا ابن ادم ما اغدرت، فيقول يا رب لا
 تجعلني اشقى خلقك فلا يزال يدعو حتى
 يضحك، فاذا ضحك منه اذن له بالدخول فيها
 فاذا دخل فيها قيل لمن من كذا فيتمنى، ثم
 يقال له لمن من كذا فيتمنى حتى تنقطع به
 الالمان فيقول له هذا لك ومثله معه، قال
 ابو هريرة وذلك الرجل اخر اهل الجنة ودعولا
 قال واوسعيد الخذ رجى جاليسى ثم ابي هذيرة
 لا يغير عليه شيئا من حديثه حتى انتمى
 الى قوله هذا لك ومثله معه، قال ابو سعيد

اللہ چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں مسجدوں کی
 نشانیوں سے پھرائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ
 مسجدوں کی نشانیں کو رکھائے، پس وہ انہیں نکالیں گے بلکہ وہ کولے جیسے
 ہونچکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو بار انہیات کہتے ہیں۔
 پس وہ پانی سے یوں تر و تازہ نکھیں گے جیسے دریا کے کنارے وہاں آگے۔
 ایک آدمی جہنم کی طرف منہ کر کے کہے گا۔ اے رب! اس کی ہوا سے مجھے بھرا
 دیا اور اس کی گرمی نے بھلا دیا۔ پس دوزخ کی طرف سے میرا منہ پھیر دے۔
 وہ برابر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ
 میں تجھے یہ عطا کر دوں تو کوئی دوسرا سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری
 عزت کی قسم، میں تجھ سے کوئی دوسرا سوال نہیں کروں گا پس اس کو جہنم کی
 طرف سے پھیر دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کے بعد عرض کرے گا۔ اے رب!
 مجھے دروازہ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ
 اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ وہ کہی کہ اولاد پر انوس ہے کہ
 کتا وہ خلات ہے۔ وہ برابر یہ دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس
 سے کہا جائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو
 کوئی اور سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا۔ کہ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور
 سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو یہ بھی عطا فرمائے گا اور اسے باب
 جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو
 اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا۔
 اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے، چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو سفیر
 وہ نہیں کیا کہ اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا انوس! ابن آدم کتا وہ خلات ہے۔
 وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ برابر
 دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ ہنس پڑے گا۔ چنانچہ جب وہ ہنسے گا تو اسے جنت میں
 داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اسے کہا جائے گا
 کہ اپنی تمنا بیان کر۔ چنانچہ وہ تمنا میں عرض کرے گا کہ میں اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی
 آرزو اور بیان کر۔ چنانچہ وہ تمنا میں بیان کرے گا کہ میں اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی
 ہو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ ترے لیے اور تمنا ہی اس کے
 علاوہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ شخص وہ ہے جو جنت کے اندر سب سے قریب

sunnahschool.blogspot.com

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ ۖ

۱۳۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عُمَيْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَحْتُ
عَلَى الْخَوْضِ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي
قَدْ طُفْتُ عَلَى الْخَوْضِ وَلَمْ يَفْرَعَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ تَعْرُ
لِيُخْتَلِجَنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَاتُوا بَعْدَكَ - تَابِعَهُ
عَاصِمٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ. وَقَالَ حَمِيدٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ حَدِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۳۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَمَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَمَا مَكَرُ خَوْضٍ كَمَا بَيْنَ جَدِّ بَاعِ وَأَذْرَجِ ۖ

۱۳۹۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ
آيَاتِهِ. قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ لِمَ سَعِيدٌ إِنْ أَنَا سَأَلْتُ
يَزْعَمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَلَا تَهْرُ

داخل ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس حضرت ابو سعید خدی
بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرت کی باتوں میں کوئی فرق نہیں رہا یہاں تک کہ جب وہ
پہنچے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خوض کوثر کا بیان - ارشاد فرمایا ہے: اسے محبوب! ایسے شک سے
تمہیں خوض کوثر عطا کیا (سورہ الکوثر، آیت پیل) حضرت عبداللہ
بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوض کوثر
پہنچے سے لے کر تک مہر کر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ذر! - ابو ذر نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - میں خوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ
ہوں۔ تم میں سے کچھ آدمی مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھ سے
بدا کر گئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اسے رب! یہ تو میرا
ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے
بعد کیا چاند بڑھائے - اسی طرح عاصم نے ابو ذر سے
روایت کی ہے - حمید بن عاصم نے ابو ذر سے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسے روایت کیا ہے۔

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے
خوض کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا حیرا اور اذرج کے
درمیان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائی ہیں جو اللہ تعالیٰ
نے حضور ہی کو عطا فرمائی ہیں۔ ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے
سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت
میں ایک نہر ہے، حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کردہ
نہر یہی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ

نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

الَّذِي فِي أُجْتَتِهِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي آعْطَاكَ اللَّهُ
إِيَّاهُ ۖ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایک جینے کی سانت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دروہ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے آبخور سے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُبَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةٌ تَهْتَجِ وَأَوْدُ أَيْبُضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْيُسْبُوبِ وَكَيْزَانُهُ كَنْجَرِيمُ السَّمَاوِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا ۖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے حوض کی لہائی اتنی ہے جتنی دروہ کی اسیلہ اور صنعاؤ کی سین سے ہے۔ اس میں اتنے آبخور سے پھٹنے آسمان کے تارے۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَيْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ تَهْمَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْدِيهِ وَصَنَعَاءِ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نَجْمِهِ السَّمَاوِ ۖ

ف: بگزشتہ حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ حوض کوثر کے آبخوروں کی تعداد اتنی ہے جتنے آسمان میں ستارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی کی نیکیوں کا شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں۔ حوض کوثر کے کتنے آبخورے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری عمر کی نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ یہ تمہیں برابر ہیں، سبحان اللہ۔ پر دروہ کا در عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عنایت فرمائی تھیں کہ ان ما زاع البصر و ما ظفی کے سرے وال آنکھوں سے ملوانی کا کوئی فرد گئے پر لپیہ وہ سکتا جیکہ مردمان کا ناسات ہی پر شیدہ دروہ سکا۔ نگاہ معطفی کے بارے میں اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے:

سر نیگیں آنکھیں حرم حق کے وہ مشکیں طرز ال
ہے نفا سے لاسکان تک بن کارنا نور کا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تمہارے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نر پر پہنچا جس کے دونوں جانب کھر کھے عترتوں کے گند بنے ہوئے تھے۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدَّيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهَيْبَةٍ فَتَأْتَاهُ قَبَابُ اللَّهِ تَرِي الْمَجُوفِ

میں نے کہا اسے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی منی یا خوشبو اس میں ہر وہ راوی کو خشک ہے نیز مشک کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - عرض کوثر پر میرے سامنے سے سیر کی امت کے کچھ لوگ گزریں گے، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نیا دین ایجاد کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - میں عرض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو میرے پاس سے گزرے گا وہ پائے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پانی نہیں ملے گا۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اردان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن ابو میاض نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے محمد پر حضرت سہل سے سنت ہے؟ میں نے کہا، ہاں انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے۔ "یہ تو میرے ہیں۔" چنانچہ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا دین نکالا؟ پس میں کہوں گا: - دور، دور۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تمہارے دوری مراد ہے۔ اسحٰقہ اس کو دور کر دیا۔ سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - قیامت کے روز میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی۔ پس وہ عرض کوثر سے دور کر دے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اسے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا نیا دین نکالا۔ یہ اپنے آٹے پیروں پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔

قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِيْ
اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا هَيْبَتُهُ اَوْطَيْبَتْهُ مِنْكَ اَذْفَرُ
شَاكَ هُدْيَتَهُ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَلْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَلنَّبِيِّ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُرِدُنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِي
اَلْحَوْضِ حَتّٰى عَرَفُوْهُمُ اَخْتَلَجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ
اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا تَدْرِيْ مَا اَخَذْتُمْ وَاَبْعَدَاكَ

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي
فَرَطْتُكُمْ عَلَيَّ اَلْحَوْضِ مِّنْ مَّرَعَلَى شَرِبَ وَمَنْ
شَرِبَ لَوْ يَطْبُأ اَبْدَانًا، لَيُرِدُنَّ عَلَيَّ اَقْوَامًا
اَعْرَفُوْهُمُ وَيَعْرِفُوْنِيْ، ثُمَّ يَجَالُ بَيْنِيْ وَيَبِيْنَهُمْ

قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَمَسَعَنِي النَّعْمَانُ بْنُ اَبِي عِيْنَانَ
فَقَالَ اِهْكَذَا سَمِعْتُمْ مِنْ سَهْلِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ
فَقَالَ اَشْهَدُ عَلَيَّ اِنِّي سَمِعْتُ اَلْخُدْرِيَّ يَسْمَعُهُ لَسِيْمٌ
وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْهَا فَاَقُوْلُ: اِنَّهُمْ مَعِيَ فَيَقُوْلُ
اِنَّكَ اَلَا تَدْرِيْ مَا اَخَذْتُمْ وَاَبْعَدَاكَ فَاَقُوْلُ سَحَقًا

سَحَقًا لِمَنْ عَدِيَ بَعْدَايَ۔ وَقَالَ اِبْنُ هَيْبَانَ
سَحَقًا بَعْدًا، يُقَالُ سَحِقْتُ: بَجَيْدًا۔ وَاَسْحَقُهُ
اَبْعَدًا۔ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ سَمِعْتُ اَلْحَبَشِيَّ
حَدَّثَنَا اَبُو عَنْ يُونُسَ عَنْ اِبْنِ سَهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ
اِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِيْدُ
عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ فَيُحَلِّوْنِ
عَنِ الْحَوْضِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ، فَيَقُوْلُ
اِنَّكَ لَا عِيْلَمَ لَكَ بِمَا اَخَذْتُمْ وَاَبْعَدَاكَ، اِنَّهُمْ
اَرْتَدُّوْا عَلَيَّ اَدْبَارِهِمْ اَلْقَهْقَرِيَّ

سید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرمین کو تیرہ برسے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دئے جائیں گے۔ میں عرض کرنا گا: اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا جو کیا کیا طریقہ اختیار کیا۔ یہ اٹھنے یا ٹول پھیر کر تیرہ برسے تھے۔ شعیب ازہری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جبکہ عقیل بن یحییٰ نے فرمایا ہے: اس کو زبیدی، ازہری، محمد بن علی عبید اللہ بن الجراح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کمرا بھرا تھا کہ ایک جماعت نظر آئی۔ یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلتا گا، پھر ان سے کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں نے کہا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھیر کر تہہ ہو گئے تھے۔ پھر ایک جماعت نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلتا گا۔ پھر وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھیر کر تہہ ہو گئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چوہے کے انہوں نے ان میں سے کچھ نجات نہیں پاسکتے۔

حضرت بن عباس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اللہ میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حرمین کو تیرہ برسے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ ابْنِ الْمَيْتِيبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيَحْلَوُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدٌ نَوَّابِحًا لَكَ إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارَهُمُ الْقَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْلُونَ. وَقَالَ عَقِيلُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْتُي أَنَا قَابِضٌ إِذَا رَمَرَةٌ حَتَّى إِذَا عَدِفَتْهُمُ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلَوُ؟ فَقُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَ مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارَهُمُ الْقَهْقَرَى إِذَا عَدِفَتْهُمُ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلَوُ؟ قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارَهُمُ الْقَهْقَرَى، فَلَا أَرَأَهُ يَخْلُصُ مِنْهُمُ إِلَّا بِمِثْلِ هَبْلِ النَّعَمِ.

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُرَيْبِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَرَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنَابِرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْ بَرِّي

عَلَى حَوْضِي ۞

۱۵۱. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَنِّي سَمِعْتُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ
عَلَى الْحَوْضِ ۞

حضرت جندب بن عبد اللہ جلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خمیہ ہوں گا۔

۱۵۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّنْ خَالِدٌ حَدَّثَنَا
الْمَلِيحُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا
فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّتِ سَخَّرَ
أَنْصَرَفَ عَلَى الْبُسْرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا
شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا نَظْمَ لِي حَوْضِي
الآن، وَإِنِّي أَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَتَأَخَّسُوا فِيهَا ۞

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ نے شہداء اُحُد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر حوض پر حوضِ حویلی اور فرمایا۔ میں تمہارا پیش خمیہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے حوض کو آب بھی دیکھ نہ ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے شریک ہونے کا کوئی ڈر نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دنیا میں پھنسنے کا ڈر ہے۔

۱۵۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَرِيصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ
خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ
كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ. وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ
صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسَوِّدُ: أَلَمْ تَسْمَعْ
قَالَ الْأَدَوِيُّ؟ قَالَ لَا، قَالَ الْمُسَوِّدُ تَرَى فِيهِ
الذُّبِيَّةَ مِثْلَ الْكَدَاكِبِ ۞

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور صنعا کے درمیان ہے۔ اتنا ہی حد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے شہر، صعد بن خالد، حضرت حارثہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حوض کا حوض صنعا اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلہ جتنا ہے۔ سنو، دے ان سے کہا کہ کیا آپ نے ادنیٰ کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مسترد دے کہا۔ اس کے برتن سناروں جتنے ہیں۔

۱۵۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى

ابن ابی بکر نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر ہوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے پاس سے

أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤَخِّدُنَا مَنْ دَخَرَنِي فَأَقُولُ
يَا رَبِّ مَتَى وَمِنْ أَهْتِي، فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا
عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللَّهِ مَا يَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَهْلِهِمْ
فَكَانَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ
تَرْجِعَ عَلَيَّ أَهْلَابَنَا أَوْ نَفْسِنَ عَنْ دِينِنَا. أَهْلَابُكُمْ
تَنْكِبُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ؛

باب ۱۶۲ کتاب القدر

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ابْنُ سَلِيمَانَ الْأَهْمَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ ابْنَ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ:
إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجِبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَسْرَابِعِينَ يَوْمًا تَمُرُّ
عَلَيْهِ وَشِبْلٌ ذَلِكَ تَمُرٌّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ تَمُرٌّ
يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَ فَيَوْمُرُ يَأْتِيهِ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ
وَشِقَى أَوْ سَعِيدًا فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ أَحَدَكُمْ أَوْ الرَّجُلَ يَحْمِلُ
بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ
بِأَجْرٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَحْمِلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهَا، وَإِنْ الرَّجُلُ يَحْمِلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ
أَوْ ذِرَاعِينَ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَحْمِلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهَا. قَالَ أَدَمُ الْإِدْرَاعِيُّ؛

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي تَكْرِبٍ ابْنِ أَبِي عَسْرَةَ بْنِ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
ذَكَرَ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكَ فَيَقُولُ أَيُّ سَرَابٍ نَطْفَأُ أَيُّ
رَبِّ عِلْقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ
يُلْقِي خَلْقَهَا قَالَ أَيُّ رَبِّ ذَكَرَ أَمْرًا نَشَى أَشَقِي
أَمْ سَعِيدًا فَمَا الذَّرْقُ فَمَا الْأَجَلَ فَيَكْتُبُ كَذَا لِيَكُنَّ

گرفتار کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ تمہارے اور
میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے
تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنے اسٹھے پاؤں پھرتے رہے
ہیں۔ ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے، اے اللہ! میں اس سے
تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اسٹھے پاؤں پھروں اور اپنے دین کے
بارے میں فتنہ میں پڑوں۔ اے اللہ! تمہیں صحت کی طرف پھرنا۔

تقدیر کے بارے میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدق ہیں، فرمایا۔ تم میں سے
ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر
خون کی بوٹی کی شکل میں، پھر گوشت کے ٹوٹنے کی صورت میں اسی طرح
پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیتا
کہ جیبتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بد بخت ہے یا نیک بخت
دیر رکھے، پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی کوئی جنسیوں جیسے کام
کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ
یا ایک میٹر کا فاصلہ رہتا ہے، اس پر نوشتہ غالب آتا ہے اور
وہ اہل جنت کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا
ہوتا ہے کہ جنسیوں کے عمل کے درمیان ایک یا دو میٹر کا فاصلہ رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے
اور جنت کے درمیان ایک دو میٹر کا فاصلہ رہتا ہے تو اس پر نوشتہ
غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے
آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک میٹر کا فاصلہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم
پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب!
یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا ٹوٹا ہے۔
پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ
عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نرسے یا مارہ؟ بد بخت۔
نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟

sunnahschool.blogspot.com

بتائے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں۔

فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۝

ف: یہی معنون اسی جلد کی حدیث ۲۳۹۲ میں بھی موجود ہے۔ جب ماں کے پیٹ میں بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس کام پر مقرر کرتا ہے جو اس بچے کی چار چیزیں لکھ جاتا ہے جو یہ ہیں: ۱۔ لڑنے سے یا مادہ (س) منبتی ہے یا جنسی (۲) اس کا رزق (۳) اس کی عمر۔ ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں خوب غم سے ہیں جو ہر بچے کے بارے میں اس کے متعلقہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور جب تک انسانوں کی پیدائش جاری ہے گی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتاتا رہے گا۔ اس حدیث سے صحت طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بروگ پر دعویٰ کرتے ہیں کہ خوب غم سے علم اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا وہ غلط کہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ والوں کی شان سے ان لوگوں کو ایک قسم کی پڑ ہو گئی اور خاص طور پر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عداد اور اقتیادات کوئی مسلمان ان کے سامنے بیان کرنے لگے تو ان مہربانوں کو یہ بات اتنی ناگوار گزرتی ہے کہ ایسا کہنے والے کو مشرک ہونے کا تہ نہ تو فریض کے مطلع کی طرح شروع میں ہی ثابت فرما دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی بولوں گا کہ خطاب سے لڑا دیا جاتا ہے اگر کوئی آزاد قسم کا سختی ہو تو اس مہلے پر جنیم کا تہر ٹھیکٹ بھی مرمت فرما دیتا ہے۔ عدائے دوالممن ان مہربانوں کو ہدایت اور عقل دے کہ جب عام فرشتوں تک کو ہر درکار عام فیورب غم سے ایک معجزاتیات کا علم مرمت فرما دیتا ہے تو اس ہستی کے علم کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے جو تمام اولین و آخرین کے علوم کی جامع ہے۔ ان کے عداد و کمالات کو ماننا ہی تو ان پر ایمان لانا کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ بریجان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

علم الہی کے حضور قلم خشک ہو گیا۔ ارشاد ربانی ہے:۔ اور اللہ نے باوجود علم کے اسے گواہ کیا سورۃ العنکبوت آیت ۱۶۳ حضرت ابو ہریرہ کا بیان کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم تمہاری تقدیر لکھ کر خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تمنا سابقون سے مراد ہے کہ نیک بخشنی ان پر غالب آگئی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنم سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے لگا رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کو لڑنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ جتنا نخر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو لوگ عمل کرتے ہیں۔

۱۶۱۔ بِأَنَّ جَعْفَ الْقَوْمِ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَ أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَعْفَ الْقَوْمِ مِمَّا أَنْتَ لَاقٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ ۝

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الرِّثْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الشَّخِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُمَيْمٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْرِضُ أَهْلَ أُيُوتَةَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَيُؤْتُونَ النَّارَ؟ قَالَ كَلَّ يَعْطَلُ مِمَّا خَلَقْتُ لَهُ أَوْ لِمَا يَسْتَرْكُهُ ۝

۱۶۲۔ بِأَنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۝ ۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۝

sunnahschool.blogspot.com

مطار بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بچہ نہیں گزرتا کہ اس کے والدین اس سے پیروی اور نگرانی وغیرہ نہ بناتے ہیں اسے چھوڑتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو گن گنا پاتے ہو؟ بیان تک کہ تم خود ان کے کان نہ کاٹ دو۔ لوگ سن کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! جو بچہ اس میں سے کسی کو گنا پاتا ہے تو اس کا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ کا حکم ایک مقررہ انداز پر ہے۔
 ارجحاً نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ اس کے لیے فارغ ہو جائے، بلکہ غیر مشروط نکاح کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جبکہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بیسیا ہوا آدمی حاضر بارگاہ ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت سعد بن جبیل بھی تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لب دوم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کھانا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو وصلے اور اللہ کا ہے جو درہ عطا فرمائے۔ یہ ایک اذیت مقرر ہے لہذا مبرا کرنا اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ، قَالَ وَآخِرُ فِي عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ؛

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرِ ذَا بَرٍّ أَوْ كَهْرَبَةٍ وَيُنْقَرُ لَهُ كَمَا تُنْقَرُ الْبُهْمِيَّةُ هَلْ تَعُدُّونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَائِشَةَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدُ عَوْنَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزَلَيْتَ مِنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَبِيْرٌ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ؛

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجِبِيِّ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ طَلَاقَ أُخْتِهِمَا لِيَسْتَفْرِغَ مَحْفَمَتَهَا وَلَتَعْلَمَنَّ فَرَانَ لَهَا مَا قَبِيْرٌ لَهَا؛

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاجِزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَخَاوَاتُ ابْنِ ابْنَتِ كَعْبٍ وَمَعَاذَاتُ ابْنَتِهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا يَتِيْمًا أَخَذَ مِنْهُ مَا أُعْطِيَ، كُلُّ يَأْجِبُ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ؛

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ عَرَفَ

sunnahschool.blogspot.com

گوار ہوا۔ میں لوٹ آیاں تھی ہیں (جن کے ذریعے اہم مال بھی چاہتے ہیں) انہما عمل کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی جان بھی نہیں جس کا منظر عام پر آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا، ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

ابوہاشم کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور قبول کیا جو قبول کیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے قبول کیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شتا ساگم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

ابو عبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک کڑوی تھی جس کے ساتھ زمین کی پوری پھٹی اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں گرا اس کا ٹھکانا اور رخ یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہماری پر بھر دے دے کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور تو وہ جس نے مال دیا اور بڑھ گاری کی (سورۃ والصلیٰ، آیت ۱۰۷)۔ اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیر گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو بدعتی اسلام تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کا رنڈا گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب بڑھ چڑھ کر اہتدار سے لیکن سخت زخمی ہوا، مگر ثابت قدم رہا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص اگر عرض گزار

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ سَبَبًا وَنَحِبُ الْمَالَ كَيْفَ تَدُلُّ فِي الْعَدْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلَا تَكْفَرُ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ لِأَعْيُنِكُمْ أَنْ تَدْفَعُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَحْرُمَ إِلَهِي كَأَيْتَةٍ.

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَعْرُوحَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ حَظَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ لِذِكْرِهِ عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِهِ وَجَهْدِهِ مِنْ جَهْلِهِ إِنَّ كُنْتُ لِلَّذِي الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ تَرَاهُ فَعَرَفَهُ.

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُرْدٌ بَنَتْ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَ مَقْعَدًا مِنْ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ الْأَنْعَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَالَ لَأَعْمَلُوا فَعَلَّ مَيْتَرٌ شَوْقًا فَمَا مَنَ أَعْطَى وَتَفِي الْأَيْتَةُ: إِنَّهُ بِأَكْمَلِ الْعَمَلِ بِالْخَوَاتِمِ.

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَابِرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

الْقِتَالُ مَا تَلَّ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ
بِهِ الْجُدَاهُ فَاجْتَنَّتَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْكَلْبُيَّ حَدَّثْتُمْ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَمَا قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ
بِهِ الْجُدَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَارَتُهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ
يُوقَاتِبُ قَبِيحًا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلَ
الْحَا جِدَاهُ فَاهْرَى بِبِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَنَازَعَهُ
بِيَقَاتِهِمَا فَانْتَحَبَرَهُمَا، فَاسْتَدْرَجَ مِنْ
سَائِلِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدْ أَنْتَ حَدَدَ
فَلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ قَدْ فَازَ لَأَيُّهَا خَلَّ الْجَنَّةَ
إِلَّا الْمُؤْمِنَ فَإِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ
الْفَاجِرِ.

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ رَجَاءٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَطَّرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَنْظُرَ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَاكِ مِنْ أَشَدِّ
النَّارِ عَلَى الشَّرِكِيِّينَ حَتَّى جَرَحَهُ فَاسْتَجْعَلَ
الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَهُ سَيْفَهُ بَيْنَ شَدَائِبِهِ
حَتَّى جَرَحَهُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَاقْتَبَلَ الرَّجُلُ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَرَ عَاقِلًا: أَشْتَهَى
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ قُلْتُ
يَعْلَانُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ

ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے لا حظ فرمائیے جس کے بارے میں ارشاد
ہوا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ ملاح خدا میں کیسی بے جگہ سے
راہ سے اور کیسا شدید زخمی بھی ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم بھی وہ ہے جہنمی۔ بعض لوگوں کو شک لاحق ہوا یا اس شخص
نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر کھینچا اور اسے
گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف بکے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے
آپ کا ارشاد گرا ہی سچا کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خود کشی کر لی ہے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلال!
کھڑے ہو کر اعلان کر۔ کہ جنت میں نہیں داخل ہو گا مگر مومن
اور بے شک اللہ تعالیٰ نے بلکار آدمی کے ذریعے بھی اس رب

کی مدد
فرماتا
ہے

الہدایہ نے حضرت سلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جو انہر دلوں میں سے ایک
آدمی کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا
تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا:۔
جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ چنانچہ
مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے چلایا جبکہ وہ اسی طرح مسزکوں
کے ساتھ جان توڑ کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے ہنر
میں جھڑکی۔ چنانچہ تلوار کی ٹوک اس نے اپنے سینے کے درمیان لگا
یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جھڑکی سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے پیچھے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟
عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی
کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

sunnahschool.blogspot.com

جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں رہے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جنسیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور اعمال کا دار و مدار مانتے رہے۔

النَّارَ فَلْيَنْظُرُوا لَيْبِهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا عَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَحَرَفَتْ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جَزِيحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ السَّائِرَاتِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيُحْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَرَأَيْتَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَرَأَيْتُمَا الْأَعْمَالَ بِالْأَعْمَالِ

نہ اپنی واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ربانی گزشتہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کے مسلمان ہونے میں کسی صحابی کو شک بھی نہیں تھا اور وہ کافروں کے ساتھ لڑ بھی دلیر بنی سے رہا تھا۔ اسی لیے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی بہادری کی تعریف کی مگر اس کے باوجود اللہ کے محبوب نے اس کے مستحق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے اور اس پر صحابہ کرام کو حیرت ہوئی تھی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ گزر چکا ہے کہ وہ شخص منافق تھا اور حضرات صحابہ کرام کو اس کے منافق کا پتہ نہیں تھا۔ جب اس نے خودکشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دوڑ کر باگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہاں اس بات پر زور کرنا ہو گا کہ اس گواہی کا اس شخص کے جنہی ہونے کی خبر سے کیا تعلق ہے؟ تعلق پر لا ہوا ہے عداوت کسی کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن حضرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے دل میں ایمان جگمگا رہا ہے اور کس کے دل میں نفاق نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق واقعہ ہوا تو اس کی خودکشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابی باگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے کہ یا رسول اللہ! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ پورا عالم بیرون اور رسولوں کو ایسی آنکھیں مرحمت فرماتا رہا جو ان چیزوں کو بھی دیکھ لیتی تھیں جنہیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے تھے اس آستی کی نگاہوں کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے جس کو خدا نے اہم الانبیاء اور سید المرسلین بنایا ہے۔ جن نگاہوں نے منافق کائنات کو دیکھ لیا ان سے کائنات کی کوئی چیز چھپ سکتی ہے؟

بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کرے

بِأَذْنِ الْقَدْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدْرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ قضا کو ذرا بھی رو نہیں کرتی، ہاں اس کے ذریعے کھیل کا مال نکل جاتا۔ ہے۔

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْرُدُ شَيْئًا قَاتِمًا يَسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی کے لیے ننداس چیز کو نہیں لاتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کے لیے اس چیز کو لے آتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

ابو سخام حنفی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک خزوفہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لہذا جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھنے یا کسی وادی میں نیچے اترتے تو بعد آواز سے خبر کتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوتے اور فرمایا:۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ تم کسی ہرے یا فاقہ گرنہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سننا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا:۔ اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے دروازوں میں سے ہے اور وہ ہے:۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ)

بیچتا وہ ہے جس کو اللہ بیچائے۔

غابمہ رکھنے والا۔ مجاہد کا قول ہے:۔ سدا من النجی مگر اس میں بھٹکتے پھرنا۔ دشمنان اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی کو غلیظہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دلو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب راغب کرتا ہے۔ لیکن بیچتا

وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بیچائے۔

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور علامہ ہے اس

بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں سورۃ الانبیاء

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَبَابٍ عَنْ مَنَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآيَاتُ ابْنِ آدَمَ النَّبِيُّ رِيشَتِي بِرِيشَتِي قَدْ قَدَّرْتَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتَهُ لَهُ اسْتَحْيِرْ بِهِ مِنَ الْبُخِيلِ

بِأَحْلَالِ الْأَحْوَالِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَبُو الْحَسَنِ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَبَابٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي

عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا كَأَنَّ

نُصَعِدُ شَرْقًا وَلَا نَعْلُو شَرْقًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ

إِلَّا دَفَعْنَا أَصْرَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَذُنُوبَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا

النَّاسُ ارْتَبِعُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا

وَلَا غَايِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ:

يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ قَيْسٍ الْأَعْلَمُ كَلِمَةٌ هِيَ مِنْ

كُنُوزِ الْجَنَّةِ لِأَحْوَالِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِأَكْلَابِ الْمَعْصُومِ مِنَ عَصَا اللَّهِ

عَاوِئُوا مَا نَعِبَ قَالَ فَجَاهِدُوا سَدًّا عَنِ الْحَقِّ

يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ دَسَائِهَا: أَعْوَاهَا:

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدَ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِيفَ خَلِيفَةً إِلَّا لَمْ يَطْلُتَّانِ

بِطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَتُحْضِرُهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ

تَأْمُرُ بِالشَّرِّ وَتُحْضِرُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ

عَصَمَ اللَّهُ

بِأَيِّهَا وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَدِيحٍ أَهْلَكُنَّهَا

أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، أَنَّهُ لَنْ يَوْمَ مِنْ قَوْمِكَ

یہ اپنے دستِ قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر
 اطمینان کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری بیداشت سے بھی
 چالیس سال پہلے مقرر فرمادی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے
 تین مرتبہ کہا اور اس بحث میں وہ مولیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ سفیان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔
اللہ سے نو کوئی روکنے والا نہیں۔

وزاد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت سعاد نے
 حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھی ہے جو آپ نے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا اور چنانچہ حضرت
 مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں
 نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا۔ انہیں
 کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ!
 جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی
 روکنے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابلے پر کام نہیں
 آسکتی۔ ابن جریر، عبدہ کو وزاد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے
 حضرت سعاد کی حدیث میں بھی لایا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو
 اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بدبختی اور برائی تقدیر سے پناہ مانگنا۔

ارشاد ربانی ہے: کہو میں آسمان کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں
 مخلوق کی برائی سے (سورہ الفلق)

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 مصیبت کی سختی، بدبختی کے آنے، ایسی تقدیر
 اور دشمنوں کے تسمیر سے اللہ کی پناہ مانگا۔

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حامل ہوتا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ایوں
 قسم کھایا کرتے:۔ قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے

مِنْهُ أَتَى مَوْسَى عَلَىٰ أَمْرٍ قَدَّارًا اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ
 يَخْلُقَنِي يَا رَبِّ عِلْمٌ سَنَةٌ، فَجَعَلَ آدَمَ مَوْسَى فَجَعَلَ
 آدَمَ مَوْسَى ثَلَاثًا. قَالَ سَفِيَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ
 عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْكَ وَسَكَوْ مِثْلَهُ. ابوالزنادر، العرج، حضرت ابو ہریرہ
بِأَنَّكَ لَا مَا فَعَيْلَا أَعْطَى اللَّهُ:

۱۵۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَيْدُ
 حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَادِ مَوْلَى الْمُغِيرَةَ
 بْنِ شُعْبَةَ قَالَ، كَتَبَ مَعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةَ: أَكْتُبُ
 إِلَيْكَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
 لَدَائِمًا إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ لَا مَانِعَ
 لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَلِكَ الْجِدْ
 وَنَفَاكًا أَبَدًا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ
 وَرَادًا أَخْبَرَنِي بِهَذَا سُورَةً فَذَكَرَ بَعْدَهَا إِلَى مَعَاوِيَةَ
 فَمَسَحَتْهُ بِأَمْرٍ لَتَأْسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ:

بِأَنَّكَ مَنْ كَعَوْذًا بِاللَّهِ مِنْ دَرِكِ

الْشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ:

۱۵۲۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ عَنْ
 مَوْسَى عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ دُوايَا اللَّهِ مِنْ
 جَهْدِ ابْتِلَاءِهِ وَدَلِكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ
 وَشِمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ:

بِأَنَّكَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ:

۱۵۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

sunnahschool.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلُهَا وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ ۚ
 ۱۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبْنِ حَتِيَّاءَ : خَبَأَتْ لَكَ
 خَيْبَتًا قَالَ أَلَمْ تَقَالِ إِخْسًا فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ لَكَ
 قَالَ عَمْرٍو إِذْ نَأَى لِي فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ قَالَ دَعَا إِنْ
 تَمَكَّنَ هُوَ فَلَاطِطِيْعَةٌ وَإِنْ لَمْ يَمَكَّنْ هُوَ فَلَاطِخِيْرٌ
 لَكَ فِي قَتْلِهِ ۚ

کی۔
 سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا: "میں تیرے
 بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔" اس نے
 کہا، اللہ عز و جل فرمایا، پرے ہوا تو اپنے مقام سے آگے نہیں
 بڑھ سکتا۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں: مجھے اجازت
 دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ جانے دو۔ اگر یہ وہی
 وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس
 قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

ۚ يَا كَيْفَ مَا قُلْنَا لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ
 اللَّهُ لَنَا قَضَى. قَالَ مَجَاهِدٌ: يَا تَائِبِينَ
 مُضِيِّينَ، إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنْهُ يُصَلِّيَ
 الْحَيِّيمُ: فَتَدْرُفُهُ دِي. قَدَّارُ الشُّعَاوِ
 السَّعَادَةِ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ بِمَرَاتِعِهَا ۚ

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی۔
 کتب مغز فرمادی۔ مجاہد کا نزل ہے: "بعض تائب گمراہ ہونے
 والے۔ مگر جس کے تعلق اللہ نے لکھ دیا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔
 فقدر فہدی بد یعنی اور نیک یعنی مغز فرمائی۔ اور جانور کو چراگاہ
 تک پہنچانا۔"

۱۵۲۹ - حَدَّثَنَا حَنِيئُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُخْظَلِيُّ
 أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْعَرَابِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقُبَ أَنَّ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ: كَانَ
 عِدَابًا يَأْتِيْعُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً
 لِمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُكُوْنُ فِي بَدَلٍ يَكُوْنُ فِيْهِ
 وَيَمُوتُ فِيْهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْبَدَلِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا
 يَعْلَمُ أَنَّه لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ
 لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ ۚ

یحییٰ بن یسیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے
 میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ
 جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے
 مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا
 نہیں جو اس شہر میں جو جس میں طاعون پھوٹے تو اسی میں ٹھہرا
 رہے اور اس سے نہ نکلے اور صبر کرتا اور اجر کی امید
 رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ
 نے لکھ دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ اس
 کے لیے شہید کے برابر اجر ہے۔"

مِبَادِيْهَا وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِيَ كَوْلَا ان
 هَدَانَا اللَّهُ. لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ
 السَّافِيْنَ ۚ

خدا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے۔
 اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگاروں سے
 ہوتا۔

۱۵۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ مِّنْهُ
 - ابْنُ حَارِثٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبُرَيْقِ بْنِ عَارِبٍ

حضرت تبار بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 خندق کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہارس

ساتھ صحیح بخاری سے لے کر اور یوں گویا تھے۔
 قرابت گزرتا تھا ہمیں پروردگار
 کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تھے طاعت گزار
 ہم پر لے رحمن فرما اپنی رحمت کا نزول
 ہوں مقاب دشمنوں کے قلعہ مرموس دار
 ہر کس گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہمیں باخبر
 ان کبے نیتوں اور مکروں سے ہمیں ہریشاد
قسموں اور عقوبتوں کا بیان

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
 يَنْعَلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ
 مَا اهْتَدَيْتُمْ - وَلَا هُمْنَا وَلَا صَدَيْتُمْ - فَأَسْزِلُنَّ
 سِكِّينَهُ عَلَيْنَا وَكَيْتِ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَأَقْبِتَا
 وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَخُوا عَلَيْنَا - إِذَا الرُّادُوا فِتْنَةً
آيَاتِنَا

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنَّدْوَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِاللَّهِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: لَا يُؤَاخِذُكُمْ
 اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا
 عَقَدْتُمُ الْإِيمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ
 مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَطَعْتُمْ مِنْ أَهْلِيكُمْ
 أَوْ كِسْفٌ مِنْ أَوْسَطِ بَدْرٍ قَبْلَهُ فَمَنْ تَوَجَّهَ
 فِيهِمْ غَلَاظَةُ آيَاتِهِ ذَلِكَ كَفَّارَةٌ
 أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ
 كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
 تَشْكُرُونَ

اللہ کے نام سے شروع جو براہِ مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
 لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں
 نہیں پکڑتا تمہاری غلط قسموں پر، ان قسموں پر گرتا فرماتا،
 جنہیں تم نے مضبوط کیا، تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا
 ہے، اپنے گمراہوں کو جو کھلاتے ہو، اس کے اوسط میں سے یا انہیں
 کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین
 دن کے عذب سے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور
 اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی
 آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو اور سورۃ المائدہ
 آیت ۸۹

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 لَوِيكُنْ يَنْتَفِي فِي يَمِينٍ قَطَّحَتْهُ أَنْزَلَ اللَّهُ
 كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ: لَا أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ
 فَدَابَّتْ فِيهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَقْبِتُ الَّذِي
 هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم
 نہیں توڑی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت
 نازل فرمادی۔ وہ فرماتے ہیں جب میں کسی بات پر قسم کھا لیتا
 ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھنا
 ہوں تو بھلائی واسے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ
 دے دیتا ہوں۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّثَّانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
 حَدَّثَنَا جَدِيدُ بْنُ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ الْأَسْأَلُ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن
 بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں ہے
 دی گئی تو تمہیں اس کے پیرو کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر

طلب کے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی مانگی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا لو لیکن صحابہ اس کے غیر میں دخی تو اپنی قسم کا کفارہ سے رو اور بھلائی کو اختیار کر لینا۔

الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِيْتَهَا مِنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلِمَاتٍ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوْتِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَهِنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَلَا يَتَّعِبُهَا خِيَارُهَا فَكَلِمَةٌ عَنْ يَمِينِكَ وَأَمْرٌ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ +

حضرت ابو موسیٰ اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشجریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگنے لے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری انہیں دونوں گلاہ میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور مقربے رہے پھر آپ کی خدمت میں میں خوبصورت اونٹیل پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سواری کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرمادیں۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلے اور یہ بات آپ کے گوش گزار کر دی۔ چنانچہ ہم حاضر ہارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں میں نے سواری نہیں کیا بلکہ اللہ نے سواریاں سے اور خدا کی قسم، ان شاء اللہ میں تمہیں کھانا کریم بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوا لیکن آپ نے انہیں سواریاں نہ دیں اور آپ نے انہیں قسم کھائی تھی کہ میں نے سواریاں نہیں دیں گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے روز ہم ہی سب سے پہلے ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَابٍ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِيْلَانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيَّةِ اسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ. قَالَ ثُمَّ لَبَّيْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَلْبَيْتَ نَحْنُ فِي بَثَلَاتٍ ذَوُو غَيْرِ الدَّارِ، فَحَمَلْنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا: وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا شَوْحَمِنَا فَأَرْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرَ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلَى اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ لَا أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي +

معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ ادا کر دو۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَنبَةَ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ تُخْرَجُوا مِنَ الْبَيْتِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِمِيْنِهِ فِي أَهْلِهِ أَتَمُّ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ +

مگر میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت برا گناہگار ہے۔ چاہے تریہ بخاک کفارہ دے کر پاک ہو جاتا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم الشرف زمانا۔

عبداللہ بن زینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکر بھینے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر نکتہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم نے اس کی عمارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ حضرت اسامہ ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔

حضور کس طرح قسم کھاتے تھے۔
حضرت سعد بنے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: "قسم سے اس ذات کی جس کے نیسے میں میری جان ہے" ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے والشہ، بالشہ، بالشہ کی جگہ لا والشہ کہا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ جوتی تھی: "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم"۔

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمَاعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَلَجَرَ فِي أَهْلِهِ يَمِينًا فَمَوَّعَظًا لِمَا كَيْتَبُ بَعْضُ الْكُفَّارَةِ ۖ بِأَكْبَرِهَا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِيحَى اللَّهُ ۖ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وسأ بعثا فأمر عليهما أسماء بن زيد فطعن بعض الناس في أمره فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن كنتم تطعنون في أمرته فقد كنتم تطعنون في أمراءه إيه من قبل، وإيحه الله إن كان ليخلفنا للأماره وإن كان لمن أحب الناس إلى وإن هذا لمن أحب الناس إلى بعدنا ۖ

بأدب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم وقال سعد قال النبي صلى الله عليه وسلم: والذي نفسي بيده وقال أبو قتادة قال أبو بكر عند النبي صلى الله عليه وسلم: لا والله إذا يقول: والله وبالله وتالله ۖ

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَ مَقْلِبِ الْقُلُوبِ ۖ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ
وَإِذَا هَلَكَ كَيْسَرِيٌّ فَلَا كَيْسَرِيَّ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ
۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا ثَمَّأُ بْنُ أَبِي لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا فِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا هَلَكَ كَيْسَرِيٌّ فَلَا كَيْسَرِيَّ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ
فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَدِيًا بِيَدِهِ
لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو گیا تو اس کے
بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے، تم ضروران کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کر گے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کسری ہلاک ہو
گیا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو
گیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی
جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضروران کے
خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر گے۔

۱۵۳۹ اس حدیث اور سابقہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بشارت سنائی ہے کہ جب یہ کسری (شاہ ایران) ہلاک
ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد بھی کوئی اور قیصر (شاہ روم) نہیں ہوگا۔ کیا بات
ہے نگاہِ مبطلے کی! سبحان اللہ!

گویا اسی اور مستقبل کے حالات و واقعات میں آپ کے سامنے دستِ بدستہ موجود ہوتے اور آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کوئی
حال میں واقع ہونے والے واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ اُن مَآئِنَا اَسْرَ الْبَصَرِ وَ مَا أَطَّلَعِي - کے سُرے والی آنکھوں
سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم ضروران دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دو گے۔ یعنی آپ کو لگا ہی دیکھ رہی تھیں
کہ ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ دنیا میں اس وقت سپر پاور دکھانے والی یہ دونوں حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ شیعہ عباسیت کے پروانے
معتزب ان کی طاقت کا غرور توڑ کر ان کے مقبوضات پر تادمِ برون گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیرِ نگیں آئیں گے اور ان
دونوں حکمرانوں کے خزانوں کو لوٹ کر راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس وقت تمہارا سربراہ اہلِ اہم دولت کے طلب گار نہیں ہو گے کہ
لوٹ کر پیش کرنے لگو بلکہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کر کے اپنے پروردگار کی رضا حاصل کر دو گے، سبحان اللہ!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے
امتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم
بہت زیادہ روٹے اور ضرور تم بہت کم ہنستے۔

۱۵۴۰ - حَدَّثَنَا ثَمَّأُ بْنُ أَبِي لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا فِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا هَلَكَ كَيْسَرِيٌّ فَلَا كَيْسَرِيَّ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ
فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَدِيًا بِيَدِهِ
لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

ابو عقیل زہرہ بن سعید نے اپنے حیدر امجد حضرت
عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ نے
حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا ثَمَّأُ بْنُ أَبِي لَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَمَّأُ
بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا فِي حَبِيبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَمَّأُ بْنُ أَبِي
عَاقِيلٍ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ هِشَامٍ قَالَ أَكُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَهُ عُمَرُ

تو کیا یہ نامراد اور نقصان میں نہ رہے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایسے شک یہ ان سے بہتر ہے:-

مردہ کو حضرت ابو حمید ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا۔

جب وہ اپنے کام سے ناراض ہو کر حاضر بارگاہ ہوا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مال آپ کے گھر میں بھیج دو اور پھر دیکھو کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز کے بعد آپ گھر سے ہوئے، ذات النبی کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی مدد و ثنایاں کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر نماز ادا کیا اور دعا مانگا کہ اسے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو ہمارے پاس اگر کتا ہے کبیا پ کی تصویر اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ بعد ازاں اپنے مال آپ کے گھر میں کھینچ کر لیا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے اندر غیبت نہیں کرے گا کہ وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو ٹہلاتا ہوا آئے گا، اگر گائے ہے تو رڈ لگاتے ہوئے آئے گی اور اگر بکری ہے تو سمیٹا ہوا آئے گی۔ میں نے تم تک یہ بات پہنچائی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دستِ اقدس بند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی ہاتھوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید بن ثابت نے سنا تھا۔

حضرت ابو حمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم جانتے ہو میں جانتا ہوں تو ضرور بہت زیادہ دوتے اور ضرور بہت

اسلّمَ وَغَفَارٌ وَمُزْنِيَةٌ وَجَهَيْنَةٌ خَيْرًا مِّنْ تَيْمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ وَعَطْفَانَ وَأَسِيدَ عَابِتًا وَخَيْرًا، قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بَيِّنًا ۖ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ ۖ

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَمِينٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدْرَةُ عَنْ أَبِي حَبِيذٍ

السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْبَدَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَعَهُ مِنْ قَبْلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ خَيْرًا

أَهْدَى لِي، فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَيْتِكَ وَأَمْرِكَ فَظَنَنْتَ إِيَّاهُ لَكَ أُمَّ لَا تَشْرَقَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَهُ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَنَّهُ هَذَا وَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هَذَا هَلْكَ تَحَقَّقَ قَالَ إِنَّمَا بَعْدَ فَمَا بَالَ الْعَامِلُ نَسْتَعِينُكَ يَا نَبِيَّنا فَيَقُولُ هَذَا

مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أَهْدَى لِي أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمَّهِ فَظَنَنْتَ إِيَّاهُ لَكَ أُمَّ لَا، فَوَدَّ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنًا لَا يَخْلُ أَحَدًا كَوْضِعَهَا

بَشِيرًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يُؤَمِّرُ نَقِيًّا مَتَّهٍ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَحِيرًا جَلَبَ بِهِ لَهُ سُرْعَاءُ وَإِنْ كَانَتْ بَعْدَ جَاءَ بِهَا خَوَارِ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَبَعٌ فَقَدْ بَلَغْتَ : فَقَالَ أَبُو حَبِيذٍ شَرَّ

رَفِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَا حَتَّى رَأَى نَسْفَةَ رَأَى عَقْدَةَ أَبِيهِ . قَالَ أَبُو حَبِيذٍ وَ قَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنِّي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَوُا :

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ هُرَيْرٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنًا تَوْعَلَمُونَ

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ هُرَيْرٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنًا تَوْعَلَمُونَ

کم ہتے -

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سامنے میں آپ فرما رہے تھے ۱۔ رب کعبہ کی قسم، وہ خسارے میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم، وہ خسارے میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ بات کیا ہے؟ کیا میرے اندر کوئی ایسی بات لاغظہ فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس میو گیا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموشی نہ کر سکا۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک کعبہ پر رنج و غم ظاہر نہ کرنا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ان باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ زیادہ مال دینے کے واسطے لوں فرج کریں، لیوں فرج کریں، لیوں فرج کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ آج رات میں اپنی نوٹسے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک شہسوار بنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ شکا۔ چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی حاطہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناگل پھرنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان فساد اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہو کر ساری راہ خدا میں جہاد کر لے۔

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رعیطہ کا ایک ٹکڑا بطور خیرہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے یکے بعد دیگرے دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نراکت پر حیران تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے درمال اس سے بہتر ہیں۔ شعبہ اور اسلم نے جو ابوجحان سے روایت کی ہے اس میں کاذب نسیبہ نہیں ہے۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ ابْنِ بَدْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَنْتَ هَيْبَتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ، فَمَنْ مَاشَى فِي شَيْءٍ مَوْ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ أَسْكُتَ وَتَعْشَأُ فِي مَا شَاءَ اللَّهُ، فَخَلْتُ مِنْ هُمُ يَا أَبِي أَنْتَ وَآبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْكَثْرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا؛

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا مَتِّعِبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سَلِيمَانٌ لَا طُرُقَ لِلْإِيْلَةِ عَلَى تِسْعِينَ أَمْرًا كَلِمَتٌ تَأْتِي بِفَارِسٍ يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَوْ يَقُولُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَطَّافٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا أَمْرًا تَأْجِدُ جَاءَتْ بِشِقِي رَجُلٍ، وَآيِمُ الَّذِي نَفْسُ كَعْبِدِ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ كَبَاهُ هَذَا رَأَيْتَ سَبِيلَ اللَّهِ قَرَسَانَا أَجْمَعُونَ؛

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَبْرَارِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيُعِجِبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَيْزِنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ عَجِبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسْنَا بِدِيلِ سَعْدِي فِي الْبَيْتَةِ خَيْرَ مِنْهَا، أَمْ يَقُولُ سَتَعْبَهُ وَأَسْرَأَ سَيْلٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؛

sunnahschool.blogspot.com

عزیز بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: - حضرت ہند بن غنبد بن ربیع نے عرض کی: - یا رسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذات سے زیادہ رومے زمین را در کسی کی ذات عزیز نہ تھی۔ بخاری راوی کو شک ہے کہ یہاں اخبائیک ہے یا اخبائیک، لیکن آج مجھے آپ کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ اور کسی کی عزت عزیز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہو گا۔ وہ عرض گزار ہو میں کہ یا رسول اللہ! بے شک ابوسعیان ایک گنہگار آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے بچوں کو کھلانے میں مہر پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرنا اور ستودہ کے صحابین۔

عزیز بن سیمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: - اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبر سے کے ایک ٹپے کے ساتھ بیٹھ رہا کرتے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: - کیا تم اس بات پر خوش ہو کر اہل جنت کا پر تھائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راغبی ہو کہ اہل جنت کا تھائی حصہ تم ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (نازمیں) بار بار سورہ افعاف پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ آدمی اس تلاوت کو قبیل شمار کرتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تمہارا قرآن

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبَشِيرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَرَابٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بِنِ رَيْبَعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ أَحَبَّ أَوْ أَحَبَّ أَحَبَّ إِلَىَّ أَنْ يَدُلُّوا مِنْ أَهْلِ أَحْبَابِكَ أَوْ

حَبَابِكَ فَهَلْ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلٌ أَحَبَّ أَوْ أَحَبَّ أَحَبَّ إِلَىَّ مِنْ أَنْ يَدُلُّوا مِنْ أَهْلِ أَحْبَابِكَ أَوْ حَبَابِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَعْيَانَ رَجُلٌ مَيْتٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ لَا إِلَّا بِالْعَدْوِيِّ؛

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ بْنِ عَمَّانٍ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرُوبَ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيفٌ ظَهَرَكَ إِلَى قَبْلَتَيْنِ آدَمِ سَمَانَ إِذْ قَالَ لِأَحْبَابِهِ: اتَّصَلُوا أَنْ تَكُونُوا رَجُلًا أَهْلًا الْجَنَّةِ؟ فَأَنْوَابِلِي، قَالَ أَهْلًا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا أَهْلًا الْجَنَّةِ؟ فَأَنْوَابِلِي قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَأَسْرَجُوا أَنْ تَكُونُوا رَجُلًا أَهْلًا الْجَنَّةِ؟

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قَدْ هَوَّاهُ اللَّهُ أَحَدًا يَرُدُّهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَّقَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

ناصح نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار جو جواز ہے تنگ اللہ تعالیٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھائی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تو ٹھنڈا یا سووا ایسی قسم نہیں کھائی۔ عباد کا قول ہے۔ اذ انزلت من قبلہ علمت انہما کفرا بالذکر انہما کفرا بالذکر انہما کفرا بالذکر۔ اسی طرح حکمیں ازبیدی، اسحاق کلبی، زہری سے روایت کی ہے۔ ابن قتیبہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے سنا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

الوقلاء اور ذمہ داری کا بیان ہے کہ زہری نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعاروں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس بھی تم اللہ کا ایک مرغ رنگ آدمی بھی موجود تھا، گویا وہ ان کے

بَابُ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ سَائِرٌ فِي رَكْبٍ يَخْلِفُ يَأْتِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهَا كَهَذَا أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَضْمَتْ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهْقَابٍ قَالَ قَالَ سَالِحٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهَا كَهَذَا أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا كَرٍّ وَلَا إِذْرًا. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ أَشْرَفَ مِنْ عِبْرٍ يَأْتِيهِ عَلَيْهِمْ تَابَعَهُ عَفِيرٌ وَالرَّبِيعِيُّ وَالسَّعْدِيُّ الْبَكْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ عَمِيْرَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا النَّبِيِّ مِنْ حَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَذُو خَا عَمْرٍ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرِيبَ إِلَيْهِ صَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ

إِنْ تَمَرِيحَلَفَتْ ۚ

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَطْنَمَ خَاتَمًا مِنْ
ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبِسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ
فَصَنَمَ النَّاسُ، ثُمَّ لَاتَهُ جَسَسٌ عَلَى الْيَنْدَرِ فَزَرَعَهُ
فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ
فَصَّهُ مِنْ دَاخِلِ قَدَمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا
أَلْبِسُهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاطِيمَهُمْ قَهْرًا ۚ

۱۵۶۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ
عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي حِلَابَةَ عَنْ تَابِتِ بْنِ
الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ
قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدَبَ بِهِ فِي تَارِيهِ
جَهَنَّمَ، وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ تَرَفَى
مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۚ

۱۵۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
وَهْلُ يَقُولُ أَنَا يَا اللَّهُ شَرِّبَكَ، وَقَالَ عُمَرُ
بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هُنَّ مَرَّ حَدَّثَنَا اسْتَحَاقُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبِيدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ
أَنَّ أَبَاهُ رِيْدَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُبْتَلِيََهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى
الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعْتَ فِي الْحِمَالِ فَلَا بَلَاءَ
لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ۚ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو ٹکیہ ہتھیل کی جانب رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا اور اس کا ٹکیہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حولات و عتقی کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے اور اسے کافر نہیں کہا۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر چھوٹنے کی قسم کھائے تو وہ اپنے کئے کے مطابق ہے نیز فرمایا کہ جو شخص جس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے صاحب ایمان پر کفر کی قسمت لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔

جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں یہ نہیں کہنا چاہئے۔

کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مجھے اللہ کا آسرا ہے اور آپ کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو نریشہ بیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اللہ کہا کہ میرے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں لہذا اب میرے لیے غمناک سہارا ہے اور پھر آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

ارشاد ربانی ہے کہ انہوں نے اللہ کی سفت قسمیں کھائیں۔
ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر عمن گزار ہوئے۔ ۱۔ یا رسول
اللہ! خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتائیے جو میں نے خواب کی تعبیر
میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

قیسہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن،
حضرت یارانے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔ محمد بن یشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن
سوید بن مقرن، حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا
علم فرمایا۔

۱۵۶۱۔ یا حذیفہ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاقْسَمُوا
بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ قَوْلَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي بِالَّذِي
أَخْبَرْتُ فِي التَّوْبَةِ، قَالَ لَا تَقْسِمُمْ؛

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَعْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سَفْيَانَ يَخْتَلِفُ
عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَصَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَتَسْعَدًا وَأَيْتَ أَنْ
أَبِي قَدْ اخْتَضَرَ فَأَشْهَدَانَا، فَأَرْسَلَ يَقُولُ
السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ
مَقْصُودٍ عِنْدَهُ مُسَبَّبٌ فَلْتَصِدَّقُوا وَتَحْسَبُوا، فَأَرْسَلَتْ
إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْهِ فَعَامَ وَقَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَا
رَفَعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرَةٍ وَتَفَسَّ الصَّبِيُّ
تَفَعَّقَهُمْ فِقَاصَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هَذَا حِمَّةٌ
يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا
يُرِدُّمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ؛

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكًا عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكًا عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكًا عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكًا عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

ابو سفیان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے
آپ کو طویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت
حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن
کعب تھے، وہ یہ تھی کہ ان کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے
پیغام بھیجا کہ انہیں سلام کہنا اور کہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا مال
ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے ہاں مدت مقرر
ہے۔ لہذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔
صاحبزادی نے پیغام دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہوئے اور
آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ (ان کے پاس)
بیٹھے تو بچے کو لاکر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا سانس

اکھڑ چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جہان مبارک کے ان لوگوں
ہو گئے۔ حضرت سعد عمن گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ
جس کو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہے رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے تو جہنم کی آگ اسے
نہیں چھوٹی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكًا عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

sunnahschool.blogspot.com

كَبَشَةُ النَّاسِ لَدَى حَكَّةَ الْقَسِيمِ ۚ
 ۱۵۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 عُثْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ
 حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُنَّ
 خَبِيبَاتٍ مُتَضَعِفَاتٍ نَوَّاسِمَاتٍ عَلَى اللَّهِ لَابِرَةٌ وَآخِلِ
 النَّارِ كُلِّ جَوَائِظَ عَسَلٍ مُسْتَكْبِرِينَ ۚ
 ۱۵۶۵- إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللهِ أَوْ
 شَهِدْتُ بِاللهِ ۚ

حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
 کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
 کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہرگز وہ اللہ ناطقان
 گر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اگر قسم کھائیے تو وہ
 اسے سچا کر دکھاتا ہے اور دوزخ میں کون نہیں گئے؛ ہر
 بہت زیادہ جھگڑا والے اور مستکبر۔
 جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے۔

۱۵۶۵- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ إِدْرِاهِيْلٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَى النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ أَقَدِفِيكُمْ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ
 ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ يَجِبِي قَوْمٌ كَسِبُوا شَهَادَةَ
 أَحَدِهِمْ يَشِينُهُ وَيَشِينُهُ شَهَادَتُهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ
 وَكَانَ أَحْمَبًا بَنِي نَهْرُونَ وَنَحْنُ عِلْمَانُ أَنْ يَخْلِفَ
 بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ۚ

عقبہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ سبزی ہیں؟ فرمایا کہ یہ
 زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد
 ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے
 اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔
 ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں
 گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔
 اللہ عزوجل کا عہد۔

۱۵۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
 إِبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ وَمَنْصُورِ
 عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى
 بَيِّنَةٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ
 أَخِيهِ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَإِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ
 إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ - قَالَ سَلْمَانُ فِي
 حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يَحْدِثُ لَكُمْ
 عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَذَلْتُ فِي وَفِي
 صَاحِبٍ لِي فِي بَيْتِي كَأَنْتَ بَيْدَا ۚ
 بِأَجْبَتِ الْخَلِيفِ بِعَهْدِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ ۚ

ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس
 لیے جھوٹی قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال چرواہے کو
 جاسے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات
 کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق فرمائی
 کہ وہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل و نام
 لیتے ہیں..... (سورہ آل عمران، آیت ۷۷)۔ سلیمان نے اپنی روایت
 میں کہا کہ اشعث بن قیس تو کہا کہ حضرت عبد اللہ آپ کو کیا بتا رہے
 تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے ایک
 ساتھی اور بہت متعلق ہے جس کے ساتھ ہر کنوئیں کے پاس سے جھگڑا تھا۔
 اللہ تعالیٰ ناراض تھا، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔

sunnahschool.blogspot.com

كَلِمَاتِهِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ . وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ احْرُفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لِأَوْعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ . وَقَالَ أَيُّوبُ وَهَذَا تَكْلِيفٌ لِي عَنْ بَدْرِكَ .

۱۵۶۷ - حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَذَا مِنْ تَزْيِيدٍ حَتَّى يَضُمَّ رَبُّ الْجَنَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقْرَأُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْفَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ . رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ .

باب قول الرجل لعمره الدنيا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَبْرِكَ : لَعَيْشِكَ .

۱۵۶۸ - حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ عَنْ صَلْحَةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ وَحَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْيَمِينِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْكَافِرِ مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ وَكَلَّمَ حَادِثِيهَا لَعْنَةُ مِنَ الْعَدَايِكِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَّ رَمِيْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتِ أَبِي فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ لَعْمَرُ اللَّهِ لِنَقَلْتَنَّهُ .

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جہنم کے درمیان سے گزرے گا تو وہ اس کے لیے دعا کرے گا کہ اے اللہ! اس کو جہنم سے بچا دے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جہنم کے درمیان سے گزرے گا تو وہ اس کے لیے دعا کرے گا کہ اے اللہ! اس کو جہنم سے بچا دے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ - تَزْيِيدٌ کے تیزی حیات کی قسم ادا ہے۔

اولیٰ، ابراہیم، صالح، ابن خطاب - حجاج، عبد اللہ بن عمر النخعی، یونس انزیری، عمرو بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی جبکہ بتا رہے تھے کہ ان پر بتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی برأت ظاہر فرمادی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی سے بلند بیٹھے کے خواستگار ہوئے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی برأت ظاہر فرمادی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ - تَزْيِيدٌ کے تیزی حیات کی قسم ادا ہے۔

اولیٰ، ابراہیم، صالح، ابن خطاب - حجاج، عبد اللہ بن عمر النخعی، یونس انزیری، عمرو بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی جبکہ بتا رہے تھے کہ ان پر بتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی برأت ظاہر فرمادی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پکارتا ان قسموں میں جو بے لارہ زبان سے نکل جائے۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کلمہ

بِأَنَّكُمْ لَا يَأْتِيُوا إِخْدَاكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يَأْتِيُوا إِخْدَاكُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ قُلُوبِكُمْ

sunnahschool.blogspot.com

دلوں نے کیے اور بعض نئے ذوالا علم والہ سے (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۵)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۵ لَّا ذَا لَہِ اور لَّا ذَا اَہِ و غیبہ قسمیں کھانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
جو بھول کر قسم کے خلاف کرے۔

اور تم پر اس میں کچھ کنہ نہیں جو ماوانتہ تم سے صادر ہوا (سورۃ العزب آیت ۱۵)۔ کہا مجھ سے میرا بھول پر گرفت نہ کرو (سورۃ الکہف آیت ۱۷)۔
ذرا رہیں ان لوگوں نے حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مزید روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا:۔ بے شک میرے امتیاز کے دلوں میں جو دوسرے اور خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

عینی بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قربانی کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ نفل میں کھانا کھانے سے پہلے ہے۔ پھر درس اشخص کرا ہوا کہ کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب کو یوں سمجھتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روز ان کے بارے میں جب بھی کسی نے روایات کیا تو آپ نے یہ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

مطار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض گزار ہوا۔ میں نے تم سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربان ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ ۝۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَثَنِيِّ حَدَّثَنَا

يَحْيَىٰ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللُّغْوِ قَالَ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَىٰ وَاللَّهِ

بِأَنْبِيَائِهِ إِذْ أَحْبَبْتَ نَائِبِي فِي الْإِيمَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ. وَقَالَ: لَا تُؤَاخِذُنِي بِمَا نَيْبْتُكَ بِهِ. ۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا

مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زَيْدَارُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنْ اللَّهُ تَجَاوَزَ لِعَمَلِي عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَحْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّخْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا أَوْ كَذَا قَبْلَ كَذَا أَوْ كَذَا، ثُمَّ قَامَ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ

أَحْسِبُ كَذَا أَوْ كَذَا لِهَيْكَلِ الْثَلَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهَيْكَلِ الْثَلَاثِ يَوْمَئِذٍ فَمَا سَأَلْتُ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا لَمْ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَدَيْتُ قَبْلَ أَنْ أُرِي قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ أَحَدٌ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ

sunnahschool.blogspot.com

تیسرے نے گزارش کی کہ میں نے ری سے پہلے نزامی ذبح کر دی ہے، فرمایا کوئی عرض نہیں۔

سیدنا ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے تیسری دفعہ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے نماز سکھا دیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبیلے کی جانب رخ کر کے تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میرا آئے وہ پڑھو، پھر رکعت کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکعت میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر رکعت سے سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

عمر بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عمرو بن لعدی جب مشرکین شگست سے دوچار ہو گئے تو انہیں چلایا کہ اسے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو بٹھا لو۔ پس اگلے حضرات بیٹھے اور وہ بیچھے والوں سے برسریا کر ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان نے اپنے والد ماجد کو بس پھنسا ہوا دیکھا تو پلانے کہ میرے والد! میرے والد! حضرت صدیقہ زبانی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بیان فرمائے۔ عمرو کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو بارگاہِ خداوندی میں جانے تک اس بات کا صدر رہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے عمر سے روایت ہے

قَالَ لِأَحَدِهِمْ، قَالَ آخِرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَمْرِي قَالَ لِأَحَدِهِمْ:

۱۵۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْعَانَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ بِمَا رَجَعْتَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ: قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ فَأَعْلَيْتَنِي قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الرَّمْلَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَقَدْ أَمَّا تَيْسَرُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا:

۱۵۷۴ - حَدَّثَنَا فِرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمُنْكَرِ حَدَّثَنَا هُرَيْثُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ، فَصَرَخَ ابْنُ أَبِي عِبَادٍ اللَّهُ أَحَدًا كُمْ فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَاتُ هِيَ رَأْسُهُمْ، فَنَظَرُ حَذِيفَةُ بْنُ أَيْمَانَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَيْ أَيْ، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُوَا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَذِيفَةُ غَفِرَ اللَّهُ لَكُمَا قَالَ عُمَرُو فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهُ:

۱۵۷۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

sunnahschool.blogspot.com

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چلبیسے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا بنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مجہیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز عبادی رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے ہنر کہہ کر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

مفسر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو اس میں کچھ ٹکی یا پیشی کر دی۔ مسعود کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ مذکورہ وہم ابراہیم خلی کو ہوا یا علقمہ کو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ صاحب گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کر کے آخر میں یہ دو سجدے کرے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: - کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر یہ کام میں مشکل نہ ڈالو (موردہ الکھف، آیت ۷۲) تو حضرت ہوسنے کا پہلا اعتراض یہ تھا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے مہمان تھے، لہذا انہوں نے غپنے

أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَفْرَةَ عَنْ خَلِيسٍ وَخُتَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ صَوْمُهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ۖ
 ۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الذُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعِينَةَ قَالَ صَلَّى بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَبَضِي فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْظُرْنَا التَّمَامَ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يَسْلُطَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ۖ

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمَ وَهِيَ أَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَصَّرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا مَسِيتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَانِ السَّجْدَتَانِ لَكِنَّ الْأَيْدِي رَدَا فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيُخْتَرَى الصَّلَاةَ قِيَامًا مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۖ

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ أَنَّ سَيِّمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاجِدُ فِي بَيْتِ نَسِيتَ وَلَا تَرَهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا. قَالَ: كَانَتْ الْأُولَى مِنْ مَوْسَى نَسِيَانًا

sunnahschool.blogspot.com

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرُوبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ
لَهُمْ فَأَمَرَا هَلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ
يَسْأَلُ ضَيْفَهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ
يُعِينَهُ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَيْدِي عِنَاقِي
جَذَعُ عِنَاقِي لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَكَانَ
ابْنُ عَرُوبٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنِ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ
وَيَحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَسْأَلُ هَذَا الْحَدِيثَ
وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أَدْرِي أَبْلَغْتَ
الْمُرْخَصَةَ غَيْرَهُ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَبُو عَرُوبٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ
عَنِ ابْنِ عَرُوبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۵۷۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَابًا
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى يَوْمَ عَيْدِكُمْ خَطَبَ بَعَثَ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ
فَلْيَبْدَأْ بِمَكَانِهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ

بِاسْمِ اللَّهِ:

بَابُ ۸۹ - الْيَمِينِ الْعَمُوسِ وَلَا تَتَّخِذُوا
أَيْمَانَكُمْ فَخَلَّابَيْنَكُمْ فَتَرْتَلِقُوا قَدَامَ بَعَلِّبُوهَا
وَتَذَابُوا الشُّوْرَ بِمَا صَدَّادْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ دَخَلَا مَكْرًا وَهَيَانَةً -

۱۵۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا النَّظَرُ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِدَاؤُسُ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَاتُ مَا نَهَى وَعَقُوبُ الدَّوَالِبِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْعَمُوسُ:

بَابُ ۸۹ - قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّ الدِّينَ

گھر والوں کو حکم دیا کہ نماز سے لوٹنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ
ان کے مہمان کھانا کھالیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید سے پہلے
قربانی ذبح کر لی۔ پس لوگوں نے اس بات کا بھی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا
حکم فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس
بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو درود کی دو بکریوں سے گوشت
میں زیادہ ہے۔ پس ابن عربی اس مقام پر اگر شعبی کی حدیث
میں شہر جاتے اور پھر عربی سیرین کی حدیث بیان کرتے جو
اسی مقام پر اگر شعبی کی حدیث میں شہر جاتے اور پھر یہ کہتے کہ
مجھے یہ معلوم نہیں کہ حضرت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی
سے یا نہیں؟۔ اس کی ایوب ابن سیرین، حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

ابو بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں نے عید کی قربانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ پڑھی! پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے
قربانی کر لی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں
نے قربانی ابھی ذبح نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اللہ
کا نام لے کر ذبح کر لیں۔

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بیانہ نہ بنا لو کہ کہیں کوئی پانڈ
بھنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بلکہ اس کا
کہ اللہ کے ہاتھ سے مدد کے لئے اور تمہیں بڑا عذاب ہو درود انہی آیت ۱۲۴-۱۲۵
حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کبیرہ گناہوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک
کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور
جھوٹی قسم کھانا ہے۔

جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا۔ وہ جواہر کے عود اور اپنی

sunnahschool.blogspot.com

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا
 أُولَئِكَ لَأَخْلَقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْفُرُ
 اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
 وَلَا يَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا
 تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُزُوتًا لِآيَاتِنَا نَحْنُ مُتَبَرِّقُونَ
 تَتَّقُوا وَتَصَدَّقُوا بِالْبَيْنِ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
 عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ
 اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنْ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ
 إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا
 عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
 وَقَدْ جَعَلْتُمُوهَا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۝
 ۱۵۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَفْتَطِرُ بِهَا
 مَالَ امْرِئٍ مُسْتَمِرٍّ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصَدِيقِي ذَلِكَ إِنْ الدِّينَ يَشْتَرُونَ
 بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
 فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَبِيصٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ أَبُو
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِي ذَلِكَ
 كَانَتْ بِي بَكْرِي فِي أَرْضِ بَنِي عِمَّةٍ لِي فَأَقْبَلْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَتِكَ أَوْ يَمِينَتِكَ
 قُلْتُ إِذَا حَلَفْتُ عَلَيْهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
 صَبْرٍ وَهَوَافٍ فَاجْرُ يَفْتَطِرُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ بِ
 مُسْتَمِرٍّ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ ۝
 - بِأَمْرِ الْيَمِينِ فِيهَا كَأَنَّكَ مَلِكٌ رَفِي
 الْعَصِيَّةِ وَفِي الْغَضَبِ ۝
 ۱۵۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

قسموں کے بدلے ذمیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ
 نہیں اور اللہ نے ان سے بات کر کے اور ان کی طرف نظر نہ کرے
 قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دھناک
 مذاق ہے سورہ آل عمران آیت ۷۷ نیز فرمایا ہے اور اللہ کو
 اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا کہو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں
 میں صلح کرنے کی قسم کھاؤ اور اللہ سنا سنا جاتا ہے۔ (سورہ البقرہ
 آیت ۲۲۴)۔ یہ بھی فرمایا۔ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام
 مول نہ لو، بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر
 تم جانتے ہو (سورہ النمل، آیت ۹۵)۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو
 جب قول باندھو اور تمہیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے پریشان
 کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے (سورہ النمل، آیت ۹۱)
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ کو قسم اس لیے کھائے
 تاکہ کسی کا مال ہڑپ کرے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس
 پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:-
 ”جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذمیل دام لیتے ہیں...
 (سورہ آل عمران آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس شریعت
 لے آئے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے
 بتایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو میرے بارے میں نازل
 ہوئی ہے۔ میرے چچا زار جہانی کی زمین میں میرا ایک کنول تھا۔ میں اس
 کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا
 تو آپ نے فرمایا:- تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں
 عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اللہ جو اس میں جھوٹا
 تاکہ ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے
 ملاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیز کی قسم کھاؤ جس کا ناک نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے

ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جیسا
تاکہ آپ سواریاں مانگیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں
تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ فصیح کی حالت
میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ ایسے ساتھیوں
سے جا کر کہہ دو کہ بے شک اللہ نکلے یا اللہ کا رسول صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں سواریاں عطا فرما رہا ہے۔

عبد العزیز، ابوالہیثم، صالح، ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر، سعید
بن مسیب، ملقم بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مسطرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها کے واقعے کو روایت کیا ہے جبکہ بہتان تراشوں نے ان پر نہمت
لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر
ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے
ان الذین جاہروا بالانفس والی (سورۃ النور) دس آیتیں نازل
فرمائی اور ہر ایک میں میری برکت ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق
نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قربت کے باعث مال
دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر خدا بھی خرچ نہیں
کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”اور تم نہ کھائیں
وہ جو تم پر فضیلت والے اور تم کھائیں والے میں قربت والوں اور
مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی
... (سورۃ النور، آیت ۲۲) حضرت ابوبکر نے کہا: ”کیوں نہیں،
خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے
چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس
طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی
بندہ کروں گا۔“

زہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنه کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت
کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ
کو طے کی حالت میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے
میں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، اگر اللہ

آسائے عن بريد عن ابي بريدة عن ابي موسى قال
ارسلني اصحابي الى النبي صلى الله عليه وسلم
اسالته الجملان فقال والله لا اخيدكم على شئ
ووافقتة وهو غضبان فلما اتيتة قال يا نطليق
الى اصحابك فقل ان الله اولان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يحيدكم

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ

عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْمِيٌّ حَدَّثَنَا يُونُسُ
بْنُ يَزِيدَ الْاَنْبَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ وَعَلْقَمَةَ
بْنَ وَقَاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ عَنْ

جَدِّئِكَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جِئْتَن قَال لَهَا أَهْلُ الْاَفْكَ مَا قَالُوا فَجَاءَهَا اللَّهُ
مِثًا قَالُوا كُلُّ حَدَّثَانِي مَا يَفْقَهُ مِنَ الْحَدِيثِ
فَانْزَلَ اللَّهُ اَنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوا بِالْاَفْكِ الْعَشْرَ
الْاَيَاتِ كُلِّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
وَكَانَ يَفْقَهُ عَلَى مُسْطَحٍ لِقَدْرَابَتِهِ مِنْهُ. وَاللَّهُ لَا
اُنْفِقُ عَلَى مُسْطَحٍ شَيْئًا اَيْدًا اَيْدَا الَّذِي قَالَ
لِعَائِشَةَ، فَاَنْزَلَ اللَّهُ دَلَايَا تَلِ اَوْكُوا الْفَضِيلِ
وَمِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُوْكُوا وَاُولَى الْقُرْبَى الْاَيَةَ
قَالَ اَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ اِنِّي لَأَحِبُّ اَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لِي فَرَجَعِ اِلَى مُسْطَحٍ النِّفْقَةَ الَّتِي كَانَ يَفْقَهُ عَلَيْهِ
وَقَالَ وَاللَّهِ لَا اَنْزِعُهَا عَنْهُ اَبَدًا

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَرَارِثَ

حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زُهْدِيمَ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّتَيْنِ
قَوَافِقَتَهُ وَهُوَ غَضْبَانٌ فَاَسْتَهْمَلْنَا فَحَلَفَ

چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا مگر بھلائی۔ جب اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں۔

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا۔

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، الحمد للہ، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ اس کا نیت پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں چار ہیں۔ (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) الحمد للہ ابوسفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قول کے لیے لکھا کہ ایک بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ عبادہ کا قول ہے کہ کلمۃ العزلی سے لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

سعید بن سائب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابوطالب کا آخری وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کروں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ کلمے زبان پر رکھے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں وہ یہ ہیں:۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا اس نے کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو فریب ٹھہراتا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات جو اس نے کہی وہ یہ ہے کہ جو اس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو فریب نہیں ٹھہراتا تو جہنم میں داخل کیا گیا۔

أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَنْ شَاءَ رَبُّهُ إِلَّا أَنْ خَلِيفَ عَلَى يَمِينِ فَارَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَنْ تَيْتَ الْغَدَى هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّتْهَا+

مَا ۸۹۳ إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ قَضَى أَوْ كَرَأ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَمَوْ عَلَى نِيَّتِهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلِمِ أَسَابِعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ تَعَالَى إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، وَقَالَ تَجَاهِدُ كَلِمَةَ التَّقْوَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحْبَبْتُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ؛

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْبٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي رُوَيْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ

إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَةٌ وَقَلْتُ أُخْرَى، مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ يَدًا أُخْرَى النَّارِ وَقَلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ

لِلَّهِ يَدًا أُخْرَى الْجَنَّةِ؛

جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا اور مہینہ اٹلیس دن کا ہوا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے سر میں صفا آگنی اٹھلائی۔ دن تک اپنے بالاخانے میں جلوہ افروز رہے اور پھر اترائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک بیٹے کی قسم کھائی تھی، ہذا کیا مہینہ اٹلیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

جس نے قسم کھائی کہ بیٹہ نہیں پوچھوں گا۔
بیٹہ نہ بیٹے کی قسم کھائی، پھر طلا دیا مگر یا معیرہ پر تو قسم نہ ٹوٹی، جس کا بعض لوگوں (احسان) نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک بیٹہ نہیں ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابواسمید نے شادی کی اور اپنے دلیر کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدعو کیا۔ جبکہ سیزبانی کے فراتضبان کی دامن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عورت نے حضور کو کیا پایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں، یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو ان کا ظہر ہی حضور کو پایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سوزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا اور برابر اس میں نمیند بناتے رہے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا۔ پھر کھجور وغیرہ کوئی چیز روٹی کے ساتھ کھائی۔

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

مَا حَلَفَ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ أَهْلِيهِ بَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۚ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ رَأَيْتَ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۚ

۱۵۸۹۔ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرِبَ لَبَنًا أَوْ شَرِبَ ظَلَاوًا أَوْ سَكْرًا أَوْ عَصِيرًا أَوْ يَخْمَشَ فِي قَوْلٍ بَعْضُ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَثْبَتَةٍ عِنْدَنَا ۚ

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا نَبِيُّ عَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ أَخْبَرَ فِي أَبِي عَنْ مَهْدِي بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي أَسِيْبٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْرَافًا حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتِهِ مَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَتُهُمْ، فَقَالَ مَهْدِيٌّ لِقَوْمٍ حَلَّ تَدَارُونَ مَا سَقَيْتُهُ، قَالَ أَلَيْتَ لَكَ تَمْرًا فِي تَمْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَيْتَهُ إِيَّاهُ ۚ

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا تَبَتْ لَنَا شَاةٌ فَهَدَيْتُنَا مَبْكُهَا ثُمَّ مَاتَ لَنَا فَتَبَدَّرَتْ حَتَّى حَارَتْ شَاةٌ ۚ

۱۵۹۱۔ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِيَ بِمَاءٍ فَاحِلٍ جَمْدًا يَجْعَلُ، وَعَبَا يَكُونُ مِنَ الْكُرْمِ ۚ

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی اور
میں کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے
کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شمار کی
جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا
لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ
رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَدَارَكُهَا
فَهُجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَلَيْتَهُ

جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال
ترباں کرے

→ بِأَنَّكَ إِذَا أَهْدَى مَا لَكَ عَلَى
وَجْهِ التَّائِبِ رِقَابًا تَقُوبَةً

مبارک بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے
کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ نے انہیں بتایا جو حضرت
کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے
انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت کعب بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے بارے میں

۱۵۹۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ
كَانَ قَائِدًا كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَقِبِي قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ

بتایا جس کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: "اور ان تینوں
پر جو پیچھے رکھے گئے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) انہوں نے
واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ کی قبولیت کا شعر ہے
یے غیرت کے اس عدا ہو جاؤں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مالک
جب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے۔ ارشاد باری تعالیٰ
اسے نسیب بنانے والے (نبی) تم اپنے اور لوگوں کو اس کے لیے جو وہ چیز جو
اللہ نے تمہارے لیے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ نے اسے حلال
مراہا ہے۔ بیشک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قوموں کا امام مقرر فرمایا۔... سورۃ
المحکم، آیت ۲۱) نیز فرمایا اسے ایمان والوں اور اللہ کے پیروں کی طرف سے
عبید بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اللہ تعالیٰ نے تمہارے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب
بنت جحش کے پاس ٹھہرتے ارکان کے پاس سے شہدیا کرتے
تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کر لیا کہ جب ہم جس
کسی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کے کہ آپ
کے منہ سے تو منافق کی بواہر ہی ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے
پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے

خَلِفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْفِي
أَنْفَلِمُ مِنْ مَالِي صَدَقَةٌ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِينَ عَلَيْكَ بَعْضُ
مَالِكٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

→ بِأَنَّكَ إِذَا أَحْرَمَ طَعَامًا ، وَقَوْلُهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ
تَبَتُّنِي مَرْضَاتٍ أَنْزَلَ جَكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
قَدْ فَدَّضَ اللهُ لَكُمْ فَيْحَةَ آيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا
تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ

۱۵۹۵. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
الْحَجَّابُ عَيْنُ ابْنِ جَدْرٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ بْنُ رَبِيعٍ سَمِعَ
عَبِيدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْكُتُ عِنْدَ
زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا
فَتَوَصَّيْتُهَا وَأَوْحَفْتُهَا أَنْ آتِنَا حَقَّ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتْ فِي أَحَدِ

وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا فَلْيُفَضِّلْ عَلَىٰ
 أَحَدًا هَذَا فَتَمَّالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلَّ شَرِيْبٌ
 عَسَلًا وَنَدَّ رَيْتَبٌ يَنْتَبِجُ جَحِيْشٌ قَلْبًا أَعْوَدَ لَهُ،
 فَذَلَّتْ لِيَاثِمًا النَّبِيُّ بِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ
 إِنْ تَوَرَّأْتِ إِلَى اللَّهِ بِعَاقِبَةٍ وَحَفْصَةٍ. فَذَا سَرَّ النَّبِيُّ
 إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِ حَيْثُ يَقُولُ بَلَّ شَرِيْبٌ عَسَلًا
 وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ. وَلَنْ أَعُوذَ
 لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا
 - بِأَحْتِبُّ الْوَفَاءَ بِالْتَّذَارِ، وَقَوْلِهِ
 يُؤْفُونَ بِالْتَّذَارِ؛

اپنی مثنیں پوری کرتے ہیں (سورہ النور، آیت ۷)
 سعید بن عاص کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا لوگوں کو نذر سے
 منع نہیں کیا گیا ہے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ ناری کسی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کر سکتی، ہاں نذر کے ذریعے
 بخیل کا مال خرچ کر دیا جاتا ہے۔

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا
 فَيْلِخُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ
 سَمْعَةَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوْكَمَ يَهْتَمُّ
 عَنِ التَّذَارِ، إِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 إِنْ التَّذَارَ لَا يُقَدَّرُ شَيْئًا فَلَا يُدْخِرُ وَلَا يُسْتَحْرَجُ
 مِنَ الْبَخِيلِ؛

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيَانُ
 عَنْ مَنْصُورِ بْنِ خَبْرَةَ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّذَارِ
 وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرْتَدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَحْرَجُ بِهِ
 مِنَ الْبَخِيلِ؛

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
 أَبُو الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ التَّذَارُ بِشَيْءٍ
 لَمْ يَكُنْ قُدْرَةَ وَلَكِنْ يَلْقِيهِ التَّذَارُ إِلَى الْقَدْرِ قَدْ
 قُدْرَةَ فَيَسْتَحْرَجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْفَى
 عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْفَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ؛

- بِأَحْتِبُّ إِسْمَ مَنْ لَا يَفِي بِالْتَّذَارِ؛
 ۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدَةَ

عبداللہ بن مرثدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے
 منع فرمایا کہ یہ کسی چیز کو روک نہیں سکتی ہاں کتاب ہے کہ اس
 کے ذریعے بخیل کا مال نکلا دیا جاتا ہے۔

ابو الزبیر نے فرمایا: نذر آدی کے لیے کسی ایسی چیز کو نہیں لاتی جو
 اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر تو ایسی چیز کو تقدیر میں ڈالتی ہے جو اس کے
 مقدر میں ہے۔ پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلا دیتا ہے،
 لہذا وہ اس کے ذریعے وہ مال جسے دیتا ہے جس کے پلے نہیں دیتا تھا۔

نذر پوری نہ کرنے کا گناہ۔
 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

sunnahschool.blogspot.com

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے سب سے زیادہ
 ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ حضرت
 عمران فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنے زمانے کے بعد آپ نے
 ایسا دو مرتبہ فرمایا تین مرتبہ۔ فرمایا کہ میرے لوگ آئیں گے جو نذر
 مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، غیات کریں گے اور ان
 دار نہیں بنیں گے، گواہی دیں گے مگر ان سے گواہی دینے کو
 کہ نہیں جائے گا۔ فرمایا ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔

اطاعت میں نذر ماننا۔

اللہ جو تم خرچ کرے یا سنت مانو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا
 کوئی مددگار نہیں (سورہ البقرہ، آیت ۱۲۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے
 نذر مان کر وہ اس کا حکم مانے گا تو اسے ضرور حکم ماننا چاہیے اور
 جس نے نذر مان کر اس کی نذر مانی کوں گا تو اسے نذر ماننا نہیں
 کرنی چاہیے۔

حالت کفر میں کسی آدمی سے نذر ماننے کی نذر ماننی یا قسم کھانی اور
 پھر مسلمان ہوگی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
 حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے نذر مان جاہلیت
 میں نذر ماننی تھی کہ ایک رات دن غار کعبہ کے اندر امتکات
 کروں گا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔

جو مہ جائے اور اس نے نذر ماننی ہو۔ ابن عمر نے ایک
 عورت کو حکم دیا جس کا ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے
 کی نذر ماننی تھی کہ اس کی طرف سے نذر پڑھے، ابن عباس نے بھی اسی
 بھیداش بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی والدہ ماجدہ کے لئے ایک نذر
 تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پاگئیں۔ چنانچہ آپ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
 قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بْنِ حَرْبِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَّفْتُكُمْ فِي شَمِّ الْبَيْتِ
 يَكُونُ شَمُّ الْبَيْتِ يَكُونُ شَمُّ الْبَيْتِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 وَتَنْبِيْنِ أَوْ تَلَا ثَابِعًا قَدِيْبَهُ كَتَبْتُ حَيْثُ قَوْمٌ
 يَنْذِرُونَ وَلَا يَقُونَ وَيَخْرُجُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ
 بِشَهَادَتِهِمْ وَلَا يَسْتَسْتَهْدُونَ وَيَطْمَئِنُّ فِيهِمُ الْمَسْمُونُ
 - بِأَسْبَابِ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا أَنْفَقْتُمْ
 مِنْ لَفْظَةٍ أَوْ لَذَةٍ لَمْ تَنْذِرُوا لَهَا اللَّهُ يَعْلَمُ
 وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ -

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
 كَلْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَائِمِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ
 يُعْصِيَهُ فَلَا يُعْصِهِ -

- بِأَسْبَابِ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَكْفُرَ
 إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اسْلَمَ -
 ۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْتَدٍ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَافِعِ
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتِكُ قَبْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
 قَالَ: أَوْعِ بِتَذْرِكَ -

- بِأَسْبَابِ مَنْ قَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ
 ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمَّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً
 يَلْبَأِءُ فَقَالَ صَلَّى عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ -
 ۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
 الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

sunnahschool.blogspot.com

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا نثری دیا۔ پس بعد میں یہ طریقہ قرار پا گیا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مان تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اور پر حق ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔

فَإِنَّ رِجَالَ رِجَالِهَا عَلَى أَمْرٍ مَّقْبُولٍ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَضَاهَا أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سَنَةً بَعْدَ ۚ

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ عَنْ أَبِي

بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

اللَّهِ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ لَهُ إِنْ أَخِي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ وَرَأَتْهَا

مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ

عَلَيْهَا حَرْنٌ أَكْنَتُ قَابِضِيَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِي

اللَّهُ فَمَهْرًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهَا ۚ

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ عَنْ أَبِي

بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ

يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ۚ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

حَبِيبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلْفُ رَجُلٍ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلْفًا نَفْسًا لِيُذَبَّ عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ سَعِيرًا ۚ

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ

بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

ایسی نذر مانا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی نذر مان تو اسے مقرر اس کا حکم ماننا چاہئے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مان تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے جو اپنی جان کو عذاب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور وہ آدمی اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فرمایا اللہ عظیم و ثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رستی یا کسی دھڑکے چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اللَّهِ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنْ أَخِي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ وَرَأَتْهَا مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا حَرْنٌ أَكْنَتُ قَابِضِيَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِي اللَّهُ فَمَهْرًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهَا ۚ

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ۚ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلْفُ رَجُلٍ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلْفًا نَفْسًا لِيُذَبَّ عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ سَعِيرًا ۚ

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

۱۶۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِالْحَبِيبَةِ بِزَعَامٍ أَوْ غَيْرِهَا فَقَطَعَهُ ۚ

sunnahschool.blogspot.com

اشد علیہ وسلم نے اس رمی کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر سے جھانٹے۔

عکرم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ سے پہلے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوسراہیل ہے، اس نے ننگہ مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں، دوسارے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا لہذا اس سے رہے گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ یہ بات کرے اساتے میں آئے ایشیے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ اسی طرح عبدالوہاب، ایوب، عکرم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے

ابو سعید الخدری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سننا کہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب عید الاضحیٰ اور عید الفطر آئے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ کھڑے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزے میں لکھا کرتے تھے اللہ نے ان کے عذروں کو مناسب سمجھتے تھے۔

زیاد بن جبر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سنت مانی ہے کہ زندگی میں ہر مشکل یا ہر بد بھلا کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس روزہ عید الاضحیٰ آجائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور میں یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔ کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سب مان داخل

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِالنَّاسِ يَقُودُ نَسَائِنَا يَخْزَأَمْرَةً فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِدَاةِ ثُمَّ أَمْرَةً أَنْ يَقُودَ بِيَدِهِ ۝

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سُرَّاهِيلَ نَذَرَانِ يَصُومُ وَكَهْ يَقْعُدُ وَكَهْ يَسْتَنْظِلُ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَ يَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَةً فَلَيْتَ كُنْتُمْ وَ لَيْسَ تَنْظِلُ وَ لَيْسَ تَعْدُ وَ لَيْتُمْ صَوْمَهُ . قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَزْرَةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْأَصْحَامِ فَمَاتَ يَوْمَ الْأَصْحَامِ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَتْ يَوْمَ الْأَصْحَامِ وَالْفِطْرِ وَالْبَيْزَى صِيَامَهُمْ ۝

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَةَ أَوَارِبٍ وَمَا عِشْتُ قَوْمًا فَفَعَلْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَرَ اللَّهُ بِتَوَقُّفِ النَّذِيرِ وَتَمِيمَتِهِ أَنْ تَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَاعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَشَلْهَ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۝

بِأَكْبَرِ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْإِيمَانِ وَاللَّذْوِيرِ

sunnahschool.blogspot.com

الْأَمْثَلُ وَالْعَنَةُ وَالذَّرُوعُ وَالْأَمْثَلَةُ
 قَالَ ابْنُ عَسَاقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 وَسَكَرَ أَصَابَتْ أَرْضَنَا لَمْ أَصِبْ مَا لَأَقْطُ أَنْفُسِي
 مِنْهُ قَالَ إِنْ يُمُتُّ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتُ
 بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَيْتَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحَبُّ أُمَّةٍ إِلَى بَيْتِي مَا لَأَقْطُ لَهْ مُسْتَقِيمَةً
 الشَّحِيدُ

۱۱۱۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ عَبْدِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْعَيْشِ مَطْلُ بْنُ
 مَطِيئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَمَنْ ذَهَبَ
 وَلَا فِضَّةَ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْيَقَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى
 رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْقَيْسِ يَقَالُ لَهُ رِجَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَامًا يَقَالُ لَهُ
 مِدْعَمٌ فَدَخَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 قَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُدَى بَيْنَمَا
 وَمِدْعَمٌ يَحْطُ رَحَلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا سَأَلَهُ عَابِدٌ فَفَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ هَذِهِ أَلْجَنَّةُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
 مِنَ الْغَارِبِ لَوْ تَجَسَّسَهَا الْمُقَابِمُ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا
 فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَهُ رَجُلٌ يُشِيرُ إِلَيْهِ وَيُرَاكِبُ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْرَاكَ مِنْ
 نَابِ أَوْ شِرَاكَانٍ مِنْ نَابِ

ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ اور کوئی نہیں ملی۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر آمدنی خیرات کرو۔ حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا اب سے پسندیدہ مال میرا جاہ باغ ہے جو مسجد کے سامنے ہے۔

ابو العیث مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غیر سے میں غنیمت میں سونا پھانسی نہیں لایا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان بلا تھا۔ چنانچہ جی غنیمت کے ایک شخص رفاعہ بن زید ثمالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام بدریہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدغم کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولدی القریٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب ولدی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدغم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کجاوے کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیرا کر لگا جس کے باعث وہ جان بحق ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک جو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قسم سے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو چڑھی اس نے غیر کے روز مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ آگ بن کر ضرور اس پر شعلہ زن ہوگی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا روٹے سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے تھے۔

قسموں کے کفارے۔

بَابُ كَفَّارَاتِ الْكَيْمَانِ

ارشاد ربانی ہے :- پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا ناکھانا ہے اور وہ اللہ و آیت ۱۸۹۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر میں روزے، خیرات اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ. وَمَا أَهْرَأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ قَوْلِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ

اور مکر سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں چار آؤ کے ساتھ حکم ہے
وہاں ایک ججز کا اختیار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ندیر میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

سُئِلَ وَبَيَّنَّا كَرِيمًا ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءُ وَعِكْرِمَةُ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ، أَوْ، أَوْ، فَصَاحِبُهُ بِالْإِخْتِيَارِ
وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا
فِي الْفَدَايَةِ

عبدالرحمن بن ابوعبسی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عمرو
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: - نزدیک آؤ
میں نزدیک ہوا تو فرمایا: - کیا یہ جو میں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں
عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا دوز سے باخیرات یا قرآنی
سے ندیر سے دو۔ ابوشہاب کو ابن عمرو نے الیوم
کے عوائے سے بتایا کہ میں دن کے دوز سے، بکری کی قربانی
اور حج مسکینوں کو کھانا۔

۱۶۱۲. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
شَهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ مَجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْزِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدُنْ فَدَنَوْتُ
فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامِكُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدَايَةَ
فَرَنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نَسِيكَ. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ
عَنْ أَبِي دَرْدَةَ قَالَ: صِيَامٌ شَلَاكَ آيَاتِهِ، وَالنَّسِيكَ
شَاةٌ، وَالنَّسَاكِينُ سِتَّةٌ

کفارہ ادا کرنا فرض ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ فَرَضَ اللَّهُ

بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قوموں کا آواز فرمایا اور اللہ تعالیٰ
تمہارا سوا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے (سورۃ الاحقاف،
آیت ۱۲) اور غریب پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

لَكُمْ تَحِلَّةٌ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ. مَتَى تَجِبُ الْكِفَارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ
وَالْفَقِيرِ

محمد بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت البربرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا: - ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض
گزار ہوا: - میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کی کہ میں اللہ
کی عانت میں اپنی بوی سے صحبت کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گروں کو لٹا
کر سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ڈھینے کے ستارے
اندھے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساتھ مسکینوں کو
کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ مجھے جلاؤ۔ پس وہ
بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھوں کا بھرا ہوا ڈونڈ لایا
کیا گیا۔ افسوس ایک بڑے ہیانے کا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ
انہیں سے خریدتے کر آؤ۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دھلاؤ؟
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں پڑے یہاں تک
کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے
مردوں کو کھلاؤ۔

۱۶۱۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَعْيَانُ عَنِ الرَّهْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ
عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ:
مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فِي رَمَضَانَ.
قَالَ: لَسْتَ بِمِنَّمُ تَعْتَقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَلْ
تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَكَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ يَتِيمَيْنِ يَتِيمَتَيْنِ؟
قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ، فَبَعَثَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرَقُ فِيهِ تَمْرًا قَالَهُ عُرْقِي الْيَكْتَلُ
الضَّبْحُ، قَالَ: اخْذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ
أَعَنِي أَفْقَرَهُمَا؟ فَصَحَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ فَوَاحِدَةٌ قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ

sunnahschool.blogspot.com

صاع اور مد کا وزن

صاع اور مد میں برکت مدینہ منورہ میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی آ رہی ہے۔

جعید بن عبدالرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صاع ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا یعنی $\frac{1}{3}$ پھر اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں اضافہ کیا گیا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمضان المبارک کی نزوۃ (مدقہ نظر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مد سے اور قسم کا کفارہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے ادا فرماتے۔ ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ جبار مد آپ

کے مد سے بہت بڑا ہے اور ہم فضیلت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم نے تمہارا پاس اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے کم وزنی مد جاری کر دیا تو تم کس کے ساتھ شری ادا کیگی کہ وہ گے میں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد کے ساتھ ادا کیگی کہیں گے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حسا سے دیا جائے تو بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد تک ہی جا رہی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! انہیں برکت دے ان کے پیمانوں میں۔ ان کے صاع میں اور ان کے مد میں۔

غلام آزاد کرنا

اور کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

سید بن مرجانہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

۱۱۲۱ صَاعِ الْمَدْيَنَةِ وَمَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَتْ أَهْلُ الْمَدْيَنَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدَرًا بَعْدَ قَدَرٍ :

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرَقِّي حَدَّثَنَا الْجَعْفِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَوْ ثَلَاثًا مَدًّا كَمَا يُزِيدُ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : ۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي نَسَاكَةَ رَمَضَانَ بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَّ الْأَوَّلَ، وَفِي كِفَارَةِ الْيَمِينِ بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ، مَدًّا نَا أَعْظَمُ مِنْ مَدِّكُمْ فَلَا تَدْرِي الْفَضْلَ إِلَّا فِي مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ، تَوَجَّاهُ كَمَا أَمَرَ فَضَرَبَ مَدًّا أَصْحَابًا مِنْ مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْطُونَ؟ قُلْتُ كَمَا تُعْطِي بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَفَلَا تَدْرِي أَنَّ الْأَمْرَ عَمَّا يَعُودُ إِلَى مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ بَارِكُ لَهُمْ فِي مَكِيلَاتِهِمْ وَصَاعِيهِمْ وَمَدِّيهِمْ :

۱۱۳۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، وَأَيُّ الرِّقَابِ أَرْكَبُ؟

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَتَابَةَ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

عَلِيَّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ رَقِيبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوَةٍ مِنْ عَضْوَاتِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ تَرْتَجِبَ بِفَدْحِهِ ۖ

بَابُ إِذَا أَعْتَقَ الْمَدَّ بَرًّا أَوْ أَمْرًا أَوْ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَةً فِي الْكُفَّارَةِ وَعَيْتِقَ وَكَلِمَةَ الزَّكَاةِ ۖ قَالَ طَائِفٌ مِنْ الْمُجَدِّدِي الْمَدَّ بَرًّا أَوْ أَمْرًا أَوْ كَلِمَةً ۖ

۱۶۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّخَعَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِدِ بْنِ رَجَلٍ وَمِنْ أَكْثَرِ نَصَائِدِ بَرِّ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيَ بَيْنَ النَّحَامِ بِمَا غِيَاةُ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: عَيْدًا أَقْبَطِيًّا مَا تِ عَامٌ أَوَّلُ ۖ

بَابُ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَا فِدَاةً ۖ

۱۶۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَمَّا كُنَّا شُجْبَةَ عَنِ الْحَكِيمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَسَدِ بْنِ سُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَفْذَلُ كَرِيْمًا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ۱۲ شَتْرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۖ

بَابُ الْأَسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيْمَانِ ۖ

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْيَلَهُمْ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحِبُّكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ لَكُمْ لَيْتِنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَقِي يَا بِلْدُ فَا مَرَّ لَنَا بِشَلَالَةٍ فَذُوقْنَا مَا لَطَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ

اُس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ اُس کی شہد گاہ کے بدلے اُس کی شہد گاہ کو بچائے گا

کفار سے میں مدبر ہوں اور کاتب اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

طاؤس کا قول ہے کہ کاتب اور ام الولد بھی کفایت کرتا ہے۔

نید بن عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اُس کے اس کے سوا اور مال نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ پہنچا تو آپ نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے پس تمہیں بھی حکم ہے اُسے آگے سودہ میں خرید لیا پس میں نے یہی مدبر اسے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبلی غلام

پچھلے سال ہی مر گیا تھا

کفار سے میں غلام آزاد کیا تو وکاس کو بیٹے کی

۱۶۲۰ - اور نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اس راہ کیا کہ بربرہ کو خرید لیں لیکن مالکوں نے دلائی شرط رکھی پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ دلاہ اسی کے لئے ہے جو جو آزاد کرے۔

قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ لے کھنا

حضرت ابو بکر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خلیا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس دینے کیلئے سواریاں ہیں ہی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر اگلی خدمت میں آؤنٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین آؤنٹ دینے کا حکم فرمایا جب ہم پہلے تو ہم ایک دوڑے گئے کہ اللہ تعالیٰ میں ان میں برکت نہیں

۱۶۲۰ - اور نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اس راہ کیا کہ بربرہ کو خرید لیں لیکن مالکوں نے دلائی شرط رکھی پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ دلاہ اسی کے لئے ہے جو جو آزاد کرے۔

دیگا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں بند کرنے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دیدیں۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم واپس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کر دوائی۔ خیراً کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے وہی میں پیشک خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا، پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دیکھ کر اس طرف ہو جاتا ہوں۔ ابو النعمان نے حماد سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: مگر میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور اس پہلو کی طرف آ جانا ہوں جس میں بھلائی ہو اور اس پہلو کی طرف آ جانا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کا کفارہ ادا کرنے کے لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی توہمہ جوہوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک لڑکا جنھ کی جو اللہ

کی راہ میں جہاد کرے گا پس ایک ساتھی نے ان سے کہا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا: انشاء اللہ کہے۔ مگر یہ بھول گئے۔ پھر یہ اپنی تمام جوہوں کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گھر لڑکا ہوا اور وہ بھی نامکمل۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو قسم دلوٹتی اور ان کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے۔ ابو الزناد نے بھی اعراج سے حدیث ابو ہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا
ترجمہ عربی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے اہل عمار سے قبیلہ جرم کے درمیان دوستی اور لین دین کے تعلقاً تھے۔ چونکہ ان کے سامنے کھانا لکھ گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم اللہ کا بھی تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھانے کے نزدیک نہ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس

لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا اتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْيِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلْنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْتُنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كَرْنَا لَدَيْكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكَ رِيَالِ اللَّهُ حَمَلْتُكُمْ رِيَالِي وَاللَّهِ إِنَّ مَشَاءَ اللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا لَا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْكَلْبِي هُوَ خَيْرٌ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ قَالَ لَا كَفَرْتُ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْكَلْبِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ آتَيْتُ الْكَلْبِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجْبَرٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ سَمْعَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ الْأَلْهَوِيُّ الْكَلْبِيُّ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُنَّ كَلْبًا غَلَامًا يَتَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قَالَ سُفْيَانُ بَعْضِي الْمَلِكِ. قَالَ إِنَّ مَشَاءَ اللَّهِ فَتَسْبِي فَطَانٌ يَهْتَنُ فَلَمَّا تَأْتِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ لَا وَاحِدَةٌ بِشَيْءٍ غُلَامٍ قَبْ

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَذُوبُ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنَّ مَشَاءَ اللَّهِ لَمْ يَحْنُثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَمْتَمْتُ وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مَثَلُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَادِيَ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْدِ وَبَعْدَهَا

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَزَّ وَجَلَّ الْجَرْمِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا النَّبِيِّ مِنْ جَرِيمٍ إِخَاءٌ وَمَعْدُونٌ قَالَ فَقَدِمَ طَعَامٌ قَالَ وَقَدِمَ فِي طَعَامِهِ مُحَمَّدٌ وَجَاجِرٌ قَالَ وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْرَمُ كَأَنَّ مَوْلَى

sunnahschool.blogspot.com

ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اما
 طلب نہ کرو کہ کوئی تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہیں ساری
 مدد کی جائے گی اور تمہیں مانگنے پر وہی گئی تو تمہیں
 اسرار کے سپرد کر دیا جائے گا۔ نیز جب تم قسم کھاؤ
 پھر بھلائی اُس کے غیبر میں دیکھو تو اُس جانب ہو جاؤ
 جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اسٹھلے
 بھی ابن عثون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی
 طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور حنا
 اور منصور اور بشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

كَمَا تَنْبُو هَمَّ بَنِي فَارِسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ هُرَيْرٍ عَنْ
 الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا كَمَا مَارَءَةٌ قَانَتْ
 إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مُسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِنْ
 أُعْطِيَتْهَا عَنْ مُسْئَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَلْتِ
 عَلَيَّ يَمِينٍ فَرَأَيْتِ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَيُّ الدَّيِّ
 هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِكَ تَابِعَهُ أَشْهَلُ عَيْنِ ابْنِ
 عَرُونَ وَتَابِعَهُ يُونُسُ وَبِشَامُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ
 حَرْبٍ وَحِينَئِذٍ وَقْتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهَشَامُ وَالزَّبِيحُ

مراث کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امیر بان نہایت رحم والا ہے۔
 بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے۔

کتاب الفرائض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِأَدَبٍ وَأَقْوَلِ اللَّهِ تَعَالَى : يُوصِيكُمْ

ارشاد ربانی ہے:۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں
 کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نہری لڑکیاں ہوں اگرچہ
 دو سے اور تو انکو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اُس کا اٹھ
 اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت
 کے اولاد نہ ہو پھر اگر اُس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑتے تو ماں
 کا تہائی، پھر اگر اُس کے کوئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اُس
 وصیت کے جو کرے اور فرض سے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے
 تم کیا حالو کہ ان میں کوئی تمہارے تیارہ کام آئے گا یہ حصہ بانہا
 ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکم والا ہے۔ اور تمہاری
 بیویاں جو چھوڑ جائیں اُس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر اُن کی اولاد نہ
 ہو پھر اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں جو بھائی ہے
 جو وصیت وہ کرے اور فرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں
 کا جو بھائی ہے اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو
 تو اُنکا تمہارے ترکہ میں آٹھواں، جو وصیت تم کر جاؤ اور فرض نکال
 کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ
 اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے

اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْإُنثَى
 فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ الْكُفْتَيْنِ فَلَهُنَّ
 مَا تَرَكَ فَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا
 النِّصْفُ وَلَا يُوْصِي بِهَا
 وَكَانَ لَكَ وَلَدًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ
 وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِلثَّلْتِ فَإِنْ كَانَ
 لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْوَالِدَيْنِ
 الْوَصِيَّةُ بِهَا أَوْ دِينَ
 لَكَ تَارُونَ أَيْرَامُ أَقْرَبُ
 مِنَ اللَّهِ إِنْ كَانَ اللَّهُ
 مَا تَرَكَ أَوْ أَحْكَمُ
 كَانَ لَهَا وَكَانَ لَهَا
 قَصِيَّةٌ يُوصِيَنَّ بِهَا
 وَإِنْ كَانَ لَكَ
 وَلَدًا فَلَهَا
 تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِينَ
 وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورِثُ

sunnahschool.blogspot.com

تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا اور چھرا گروہ ہیں بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو بھائی میں سب شریک ہیں، میت کی وصیت اور قرض نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا۔ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا علم والا ہے (سورہ النساء آیت ۱۲۱)

محمد بن مکندر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و دونوں حضرات میری عبادت کے لئے پیدل تشریف لائے جبکہ میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا پاجا پٹو پانی تیرا اور پھر پٹو کا ٹورہ لے اٹا تو ہو گیا میں غرض گزار ہوا کہ بارگاہ رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ میں آج ماں کا فیصلہ کہ طرح کروں اس میں اپنے لئے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ میراث کی آیت

علم میراث حاصل کرنا

حضرت عقبہ بن عامر کا ارشاد ہے کہ گمان کرنے سے پہلے علم حاصل کر لو یعنی جو لوگ اہل ذر سے سے باتیں کیا کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گمان سے بچتے رہنا کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی برائیاں علم میں نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو کسی سے بغض و عناد نہ کرو اور کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو بلکہ اسے اللہ کے بند و اجماعی بھائی بن جاؤ۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث مانگتے حضرت ابو بکر کے پاس آئے اللہ وہ دونوں فدک کی زمین اور حیر کی زمین سے اپنا حصہ مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا

كَلَّلتُ أَوْ امْرَأَةً وَكَلَّهَ أَخْرَأُ وَأُخْتٌ فَذِكْلٍ وَاجِدٍ
فَمَهْمَا السُّكَّاسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرًا مِنْ ذَلِكَ فَهَمَّ
شُرَكَاءُ فِي التُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُؤْطَى بِهَذَا
أَوْ ذَيْنَ غَيْرِ مَضَاهِمَا وَصِيَّتِهِ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ خَبِيرٌ

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَا شِئَانِ
فَأَقْبَانِي وَقَدْ أَغْبَى عَلَيَّ فَنَوَّضَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضَوْعَةً فَأَنْقَضْتُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَائِي كَيْفَ أَغْبَى فِي
مَائِي؟ فَلَمْ يَجِبْنِي بِشَيْءٍ رَحْمَتِي نَزَلَتْ آيَةُ الْمَرَارِيثِ

بَابُ تَعْلِيمِ الْقَرَائِضِ - وَقَالَ
عُقَيْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّالِمِينَ
يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظُّلْمِ

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُفْرًا وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ أَكْثَرُ الذُّبَابِ الْحَدِيثِ وَلَا
تَحَسُّسُوا وَلَا تَجَسُّسُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا
وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْرَانًا

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَعْتَفُ مَا تَرَكَتَ حَتَّى تَقْرَأَهُ

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَيْشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
آتِيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْمِسَانِ وَيَلْمِزَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا جَيْدٌ يُطَلَّبَانِ

sunnahschool.blogspot.com

ہوئے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ عہدہ ہوتا ہے
 بیشک آل محمد اب بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابو بکر
 نے کہا کہ تھلا کی قسم، میں کوئی کام نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس طرح کرتے
 ہوئے دیکھا اسی طرح کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ
 حضرت فاطمہ نے ان سے ترک تعلق کر لیا اور اور آخری وقت
 تک کلام نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا:۔ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں
 وہ عہدہ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ لجنے مالک بنی اڑس بن محمد ثمان نے
 بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن مجیر بن مطعم نے بتایا تھا

تھا یہاں تک کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان اس بارے میں
 پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ تک پہنچا پھر انکا وہ بان برفاہ آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان، حضرت
 عبدالرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے
 فرمایا ہاں۔ پھر کہا کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت
 دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں حضرت عباس نے کہا:۔ اے امیر المؤمنین! حیر اور
 ان کے درمیان فیصلہ کرو لیکن۔ فرمایا کہ میں تمہیں اس خط کا واسطہ دیتا
 ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑے
 وہ عہدہ ہے اس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مرویہ
 تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے
 حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں
 حضرت عباس سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟
 دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا کہ میں
 آپ حضرات کو اس بارے میں بتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت

أَرْضِيهِمَا مِنْ فِدَائِهِ وَسَهْمَهُمَا مِنْ حَبِيرٍ، فَقَالَ
 لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ: لَا تَوْرَثُ مَا تَرَكَتَا هَذَا قَهْرًا إِنَّمَا يَأْكُلُ
 آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ
 لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَصْنَعُهُ فَيُهِدِرُ لَهَا صَوْتَهُ، قَالَ فَكَحَّرْتُهُ فَطَاطَمَتْ
 فَكَلِمَ تَكَلَّمَهُ حَتَّى مَاتَتْ؛

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الذَّهْرِيِّ عَنِ عَمْرَةَ عَنِ
 عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا
 تَوْرَثُ مَا تَرَكَتَا هَذَا قَهْرًا؛

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
 عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ
 أَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ
 ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ
 عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلْتُ عَلَيَّ
 عُمَيْرًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَالزَّيْبِرَ وَسَعِيدِيَا؛ قَالَ
 نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ. ثُمَّ قَالَ هَذَا لَكَ فِي عَيْبِي وَعَبَائِي؛
 قَالَ نَعَمْ. قَالَ عَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ قَضَيْتَ
 بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، قَالَ أَنْشِدَا كُفْرًا بِاللَّهِ الَّذِي
 يَأْذِنُ تَقْوَمُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَوْرَثُ
 مَا تَرَكَتَا هَذَا قَهْرًا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ
 عَلَيَّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَ قَدْ
 قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أَحَدٌ كُفَرْتُ عَنْ هَذَا الْاَفْرِ
 إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ حَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي هَذَا النَّبِيِّ بِرَسُولِهِ لَكُمْ يُعْطِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ
 عَزَّوَجَلَّ: مَا أَقَاعَ اللَّهُ عَلَيَّ رَسُولِيهِ إِيَّي قَوْلِيهِ
 قَدِيرٌ، فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ مَا أَحْنَاهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا
 عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهُ وَبَثَّهَا حَتَّى بَنِي وَمِنْهَا
 هَذَا النَّبَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقُ
 عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَنِيَّةً ثُمَّ يَأْخُذُ
 مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ لِمَجْعَلٍ مَالِ اللَّهِ فَعَمَلٌ بِدَالِكِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ، أَنْشَدَاكُمْ
 بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِيَحْيَى
 وَعَبَّاسُ: أَنْشَدَاكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟
 قَالَا نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَبَيْتُهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَيْتُهَا
 سَنِيَّتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَجَعَلْتُهَا لِي وَكَوْنْتُ أَدَا جَلَاءُ
 وَأَمْرًا كَمَا جَعَلْتَنِي نَسَائِلِي تَصِيْبُكَ مِنْ بَيْنِ
 أَخِيكَ وَأَنَا فِي هَذَا نَيْسًا لِي تَصِيْبُ إِمْرَاتِيهِ مِنْ
 أَبِيهَا، فَقُلْتُ إِنَّ يَشْتُمُّهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْكُمْ بِدَالِكِ
 فَتَلَمَّسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ قَوْلَ اللَّهِ الَّذِي
 يَأْذِنُ بِتَقْوَمِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً
 غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقْرَمَ السَّاهَةُ. فَذَرْتُ عَجِيْزًا مِمَّا
 قَادَتْهَا إِلَى قَدَانَا أَكْفِيكُمْ مَا هَاهُ.

۱۶۳۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ مَالِكًا
 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَا يَفْتِيكُمْ وَرَدَّيْتِي
 دِينَارًا مَا تَزِدُّنِي بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَهَرْتَنِي عَائِلِي

کسی دوسرے کو مرحمت نہیں فرمائی، جس کا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔۔۔
 جو عقیقت دلائل اللہ نے اپنے رسول کو... (سورہ الحشر آیت ۱) چنانچہ یہ
 حق خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کا تھا لیکن خدا کی قسم، آپ
 حضرات کو چھوڑ کر حضور اس سے لطف اندوز نہیں ہوئے اور نہ کسی
 دوسرے کو آپ حضرت پر ترجیح دی بیشک وہ اس سے آپ کو عطا فرماتے
 رہے اور اچھے ہی رہے یہاں تک کہ اس مال بھی کچھ بچا ہے۔ پس نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان زمینوں سے آج اہل و عیال کا مال بھر کا خرچہ چلائے
 پھر جو بچتا ہے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرمادیتے۔ چنانچہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا تہا مبارکہ میرا یا کسی کو نہ رہے میں آپ حضور
 کو خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ آپ کے علم میں ہے؟ اس نے کہا،
 ہاں۔ پھر حضرت عائہ اور حضرت عباس سے کہا کہ میں آپ دونوں کو بھی خدا کا
 واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات ہے؟ دونوں نے
 کہا ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قریب خاص
 میں بلایا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا ہاں نہیں ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضور کو
 اپنے خاص قریب میں بلایا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے ہاں نہیں ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح
 کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کرتے تھے۔
 پھر آپ دونوں میرا پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک اور مال حضرت
 عائہ رضی اللہ عنہا آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ کو اپنی
 بیوی کا حصہ اس کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے پس میں آپ
 حضرات سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے آپ کے ہر دو روں میں اس اگر
 آپ اس کے سوا مجھ سے کسی اور فیصلے کے خواستگار میں تو اس سے خدا کی قسم جس
 کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں کہ میں زیادت تک اسکا اس کے سوا
 حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت سے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری میراث کے دینہ تقسیم
 نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑوں اس میں سے میری میراث
 مطہرات اور میرا کام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے

sunnahschool.blogspot.com

وہ صدقہ ہے۔
 عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابو بکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اُس کے گھر والوں کا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں کا اُن کی جان سے زیادہ مالک ہوں جو شخص مر جائے اور اُس کے اوپر فرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اُس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے لہذا وہ مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

مال باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اُس کے لئے نصف اور اگر وہ دُور یا زیادہ ہوں تو اُن کے لئے دو تہائی اور اگر اُن کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے فرکاہ کو دے کر باقی مال سے مرد کو عورت سے دُکنا دیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کے حق وارثوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے غریب مرد کے لئے ہے۔

بیٹیوں کی میراث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گیا اور موت کے منہ میں جا پہنچا تو نبی کریم

فَهُوَ صَدَقَةٌ ۖ
 ۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَنَ أَنْ يَبْعَثَنَّ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ قِيَامًا لَمْ يَمِزْهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَوَرِّثُ مَا تَرَكَتْنَا صَدَقَةٌ؟
 بَابُ (۹۲۱) قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ ۖ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحِبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَكَرِهَ تَرْكُهُ وَقَامَتْ فَحَلَيْتَنَا قَطْعًا وَكَرِهَتْ مَا لَا فَلَورثته ۖ

بَابُ (۹۲۲) مِيرَاثِ الْوَالِدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتْ لِثَلَاثَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَفَلَهُنَّ الثَّلَاثَانُ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بَدَأَ بِمَنْ شَرَكُهُمْ فَيُؤْتَىٰ قَرِيبَتُهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَكَرِ مِثْلَ حَقِّ الْأُنثِيَّاتِ ۖ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَقُّوَالْفَرَأَيْضُ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَكَوَالِي رَجُلٍ ذَكَرٌ
 بَابُ (۹۲۳) مِيرَاثِ الْبَنَاتِ ۖ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَعْيَانَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بِنِ ابْنِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عبادت کے لئے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بیس ماں ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی ماں خیرات کر دوں فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا، تیرے تو تہائی بھی زیادہ۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیرتے پھریں اور تم جو کچھ ان پر خرچ کرتے ہو اسکا اجر دیا جائے یہاں تک کہ جو قدر اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی پھر میں نے عرض کی میں ہجرت کے بعد کچھ رہ جاؤنگا؟ فرمایا کہ تم مجھے نہیں چھوڑے جاؤ گے اور جہیز بعد بھی تم جو کام رضائے الہی کیلئے کرو گے تو اس کے باعث تمہاری قدر و منزلت اور درجات میں

اضافہ ہوگا اور میرے بعد کہتے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کہتے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن انھوں نے سعد بن خولہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انھوں نے بتا دیا کہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصل ہو گیا تھا۔ سفیان: اور سعد بن خولہ نے کہا جو بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد تھے۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تین میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو ہم نے ان سے ایک ایسے متونی کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا۔

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو۔

نیدرین ثابت کا قول ہے کہ بیٹے کا بیٹا خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ انکے سوا اور اولاد نہ ہو پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں اور انہیں بھی اسی طرح ترکے لگائے جائیں اور وہ بھی اسی طرح مردوں کو مردوں کی طرح لگائے جائیں بیٹے کی موجودگی میں پوتیا میراث نہیں پاتے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث اس

وَقَائِمٍ عَنِ ابْنِهِ قَالَ: مَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْوَكُوفِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأِي مَا لَا كَثِيرًا وَلَا لَيْسَ بِرَيْبِي إِلَّا أَمْنِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مَالِي؟ قَالَ لَا، قَالَ قُلْتُ فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ لَأَشْتُ؟ قَالَ: الشُّكُّ كِبِيرٌ لَكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنَى عَنْ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةَ إِلَّا أَجِدْتَ عَلَيْهِ ذَا حَتَّى تَلْقَى تَدْفَعُ عَالِي فِي أَمْرَاتِكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هَجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ تَخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدَدْتُ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تَخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْدَامٌ وَيَضْرِبَكَ أَحَدٌ مِنَ الْبَنَاتِ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ أَيْزِي لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ عَمَّةٌ. قَالَ سَفِيَانٌ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ نُؤَيْبٍ؛

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ سَيِّبَانٌ عَنْ أَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ يَزِيدُ، قَالَ: أَتَانَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَأْتِيَنَا مَعْلَمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلَنَا عَنْ رَجُلٍ لُوئِيٍّ وَتَرَكَ لِبْنَتَهُ وَأَخْتَهُ فَأَعْطَى الْبِنْتَ لِزَوْجَتِهَا وَالْأَخْتَ التِّصْفَ؛

بِأَسْمَاءٍ وَبِنَاتِ ابْنِ الْإِبْرَاهِيمِ إِذَا تَرَكَ بِنْتًا وَبَنَاتًا وَوَلَدًا الْبِنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَوْ كُنَّ دُونَ ذَلِكَ؛ ذَكَرَهُمْ كَمَا كَرِهَهُمْ فَأَنْتَاهُمْ كَأَنْتَاهُمْ يَرْتُونَ كَمَا يَرْتُونَ وَيَعْبُجُونَ كَمَا يَعْبُجُونَ، وَلَا يَرْتُونَ وَلَا الْبِنْتُ مَعَ الْإِبْنِ؛

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ حَكَّانٍ عَنْ حَاوِسَ بْنِ عَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہ اگر خدائے سوا میں کسی کو غلبیل بنا تا تو اسے بنانا نہ لیکن اسلامی
دوسری میں زیادہ قطعیت ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ انہوں
(حضرت ابو بکر) نے ولاد کو باپ کی جگہ قرار دیا یا یہ فرمایا کہ اس کا
فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

اولاد کی موجودگی میں خازر کی میراث

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا۔ قبل ازین مال اولاد کے لئے اور وصیت والیرین
کے لئے حق نہیں اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے مسوخ
فرما دیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو خورتوں کے برابر حصہ
ملے گا اور والیرین میں سے ہر ایک کے لیے چھ حصہ رکھا بیوی کے
لئے آٹھواں اور خاند کے لئے جو حقانی اطلاق نہ ہو تو خاند کو
نصف اور بیوی کو چوتھائی ملے گا۔

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی میراث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فیصلہ فرمایا کہ سنی چھان کی جس عورت کا بچہ گوارا کیا گیا ہے اسے
ایک غلام یا لونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات
پانگی جس کو خون بہا دیا گیا تھا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت
کے بیٹے اور خاند کو ملے گی اور خون بہا عصبہ
کے ہے۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ میں

ابو ہریرہ نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فیصلہ
فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتُ مَتَّحِدًا هُنَّ طَلُوهُ الْأُمَّةِ حَوْلًا لِأَلْفَعْدَاتِ
وَلَكِنْ خَلَهُ الْإِسْلَامُ أَفْضَلَ: أَوْ قَالَ خَيْرَ قَاتَةٍ
أَنْزَلَهُ آبَا أَوْ قَالَ قَضَاءُ آبَا

بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ
وَعِيْدِهِ

۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ وَرَقَانَ
عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَطِيَّةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فُجِعَلْ
بِذَلِكَ مِثْلَ حِطِّ الْأَنْثِيَيْنِ، وَجُعِلَ لِلزَّوْجِ
بِخَلِّ وَابْنَيْهِمَا الشُّدُوسُ، وَجُعِلَ لِلْمَرْأَةِ الشُّمْنُ
وَالزَّوْجِ، وَاللَّحْمِ الشُّطْرُ وَالزَّوْجِ

بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ
الْوَلَدِ وَعِيْدِهِ

۱۶۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ
سَائِبِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
قَالَ أَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لُحْيَانَ سَقَطَ مَيْتًا بِغَضْرَةٍ
عَبْدًا أَوْ امْرَأَةً ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي أَقْضَى عَلَيْهَا
بِالغَضْرَةِ تُوَفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ
الْعَقْلَ عَلَى عَصْبَتِهَا

بَابُ مِيرَاثِ الْأَخْوَاتِ مَعَ
الْبَنَاتِ عَصْبَتِهِ

۱۶۳۶ - حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْضَى فِيهَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيْصَفُ

راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زینہ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

ابو قیس نے بزل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کے لئے نصف ہوتی ہے لے چھٹا حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے۔

کئی بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

محمد بن یونس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریف لائے جبکہ میں بیمار تھا چنانچہ آپ نے وضو کے لئے پانی منگو کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا پانی ہلا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت

نازل ہوئی میراث

ارضا و ربانی ہے۔ اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلام میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بہ اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا ادھار ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا جبکہ بہن کے اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ نے صاف بیان فرمایا ہے ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آخر میں

نازل ہونے والی آیت سورۃ النساء کے اخیر سے

عورت کے دو حجاز اور بھائی ہوں۔ ایک ان میں سے اس کی والدہ سے اور دوسرا خاوند ہو

لِلْأَيْمَنِ وَاللِّصْفِ لِلْأُخْتِ، ثُمَّ قَالَ سَيِّمَانُ قَطِي وَيَمَانُ وَكَوَيْدُ كَرَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا ثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا قَضِيَّةَ فِيهَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْأَيْمَنِ لِلِّصْفِ وَالْأَيْمَنِ السُّدَّاسُ وَمَا بَعِيَ فَلِلْأُخْتِ: بِأَنْتِ مِيرَاثُ الْأَخَوَاتِ وَالْأَخَوَاتِ:

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هُبَيْدَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الْمُتَكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرِيضٌ فَدَاعَا يَوْضُوِيَةً فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَنْفَعَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَأَنْزَلْتَ آيَةَ أَنْفَرَأَيْضٍ:

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا هُبَيْدَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الْمُتَكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرِيضٌ فَدَاعَا يَوْضُوِيَةً فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَنْفَعَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَأَنْزَلْتَ آيَةَ أَنْفَرَأَيْضٍ:

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا هُبَيْدَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الْمُتَكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرِيضٌ فَدَاعَا يَوْضُوِيَةً فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَنْفَعَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَأَنْزَلْتَ آيَةَ أَنْفَرَأَيْضٍ:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمُدَّةِ ۖ
بَابُ ۹۳۶ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حَرَةً
 كَانَتْ أَوْ أَمَةً ۖ

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَتَبَةُ عَهْدًا
 إِلَى أَخِيهِ سَعْدًا ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ زَوْجَةَ مَيْمَنَةَ فَاقْبَضَهُ
 إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَكَ سَعْدًا فَقَالَ:
 ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَى يَتِيمِهِ، فَغَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ
 فَقَالَ: ابْنِي وَأَبْنُ وَبَيْدَةَ ابْنِي وَوَلِدًا عَلَى فِرَاشِهِ
 فَمَسَا وَقَالَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 سَعْدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَى يَتِيمِهِ
 فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ ابْنِي وَأَبْنُ وَبَيْدَةَ ابْنِي وَوَلِدًا
 عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ
 لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
 الْحَجْرُ، ثُمَّ قَالَ يَسُودَةُ بِنْتُ زَوْجَةِ أَخْتِ جَدِّي
 مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعَتَبَةَ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى
 لَقِيَ اللَّهَ ۖ

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْبَةَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَاكِرَ بَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلصَّاحِبِ الْفِرَاشِ
بَابُ ۹۳۷ الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ
 اللَّقِيطِ، وَقَالَ عُمَرُ اللَّقِيطُ حُرٌّ ۖ

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ۖ
 قَالَتْ إِشْتَرَيْتُ بَدْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: اشْتَرَيْتَهَا فَإِنَّ الرِّبَا لِمَنْ أَعْتَقَ، وَأَهْدَى
 لَهَا مَاءً فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. قَالَ
 الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا، وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ ۖ

تفریق کر داری اور لڑکا عورت کو دلا گیا۔
 بچہ عورت کو لے گا خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص
 سے عبد اللہ بن ربیعہ کی لونڈی کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لیا کیونکہ وہ
 میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے اپنی تحویل میں لے لیا اور
 کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بار میں مجھ سے عبد اللہ گیا تھا حضرت
 عبد بن ربیعہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرا چاچا کی
 لونڈی سے نہیں کے لڑکے پیدا ہوئے۔ پس دونوں ایک دوسرے کو لیکر
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے حضرت سعد
 عرض کرتا رہو کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں
 مجھ سے عبد اللہ گیا تھا حضرت عبد بن ربیعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔

کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور انہیں کے لڑکے پیدا ہوئے
 پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبد بن ربیعہ ہی کہنا
 آپ نے اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت ربیعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے
 سے پروردگار بنا کیونکہ آپ اسے حضرت عقبہ کے مشابہہ دیکھا چنانچہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کلبے جس
 کے لڑکے پیدا ہوئے۔

والدہ اُس کے لڑکے سے جو آزاد کرے
 گھر سے بڑے بچے کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔
 خود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے فرمایا کہ میں نے بربرہ کو خرید لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ والدہ اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے اور
 اس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اُس کے لئے صدقہ
 اور چالیسے بکری ہے۔ حکم لاوی کا بیان ہے کہ اُس کا خاندان آزاد تھا
 حکم کا قول مُرْسَل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے

اُسے غلام دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ولہ اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

سائبہ کی میراث

ہمزیل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کے نہیں چھوڑا کرتے ہاں زمانہ جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

اسو کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا لیکن اُس کے مالک و لاء کی شرط رکھتے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئیں: - یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدا ہے۔ لیکن اُس کے مالک و لاء کی شرط اٹراتے ہیں، فرمایا کہ تم آزاد کرو و کیونکہ ولہ اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کرو و لاوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اُس کے ساتھ نہ رہوں۔ اُس کا خاندان آزاد تھا، یہ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اُسے غلام دیکھا زیادہ صحیح ہے۔

غلام انا کی مرضی کے خلاف کمرے کو گناہ سے

ابراہیم میں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ (گند پھر) کے مادی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے نکالا تو اُس میں زخموں کا کیا اور اُوٹھوں کا نصاب درج تھا۔ لاوی کا بیان ہے کہ اُس میں تھا کہ غیر سے تو تک مدینہ منورہ حرم ہے پس جو کوئی اس میں نئی بات پیدا کرے یا دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اُس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی عفت۔ قیامت کے روز نہ اُس

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا آيَةُ عَبْدًا؟

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَوَّلَ الْوَالِدُ ابْنَ أَعْتَقَ،

بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ؛

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقِبَةَ حَدَّثَنَا سَقِيانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هَزْرَيْلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ: وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ؛

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ لِتُعْتِقَهَا فَلَا شَرْطَ أَهْلِهَا وَكَانَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ

بَرِيْرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرُطُونَ وَكَانَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَالِدُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ، قَالَ فَأَشْتَرْتَهَا فَأَعْتَقْتَهَا. قَالَ وَخَيْرٌ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ رُؤُوسَهَا حَدًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ. وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَحْسَنُ؛

بَابُ إِشْتِاقِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوْلَاهُ؛

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرِيْرَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْقَلْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَعْتَمُّهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذَا الصَّحِيْحَةِ قَالَ فَخَرَجَ بِهَا إِذَا فِيهَا اسْمِيَاؤُ مِنَّا الْجَرَاحَاتُ وَاسْمَانِ الْإِيلِ، قَالَ وَفِيهَا: الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ الْيَوْمِ مِنْ أَحَدَاتٍ فِيهَا حَدَاثًا أَوْ أَوْيَ عَدِيًّا فَفَعَلِيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل نیز جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت - قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اللہ مسلمانوں کا کسی کو... پناہ دینا ایک ہے، اور نبی مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولادہ کو بیچنے اور بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

حسن کے خیال میں اس کے لئے ولادہ نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جو آزاد کرے تمیم داری سے اس کا فروغ ہونا مقبول ہے۔ فرمایا کہ ان کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک میں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے مالکوں کے مالکوں کے لئے ایک نونہری خریدنے کا ارادہ تو اس کے مالکوں نے کیا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولادہ ہمارے لئے ہوگی پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لئے نافع نہیں کیونکہ اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

آورد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خرید لیا تو اس کے مالکوں نے ولادہ کی شرط رکھی جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولادہ اسی کے لئے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُرَّتٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ قَالَ قَوْلًا بِهَيْبَةِ ذِي مَوْلَانِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُرَّتٌ وَلَا عَدْلٌ، وَرَمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْمَعُ بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخَذَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُرَّتٌ وَلَا عَدْلٌ؛

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ؛

بِأَنَّكَ إِذَا اسْتَرَ عَلَى بَدَانِيهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرِي لَهُ وَلَا يَتِي. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ يُدْكَرُ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رُفْعَةَ قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاكَ وَمَمَاتِكَ؛ وَاخْتَلَفُوا فِي حِقِّهِ هَذَا الْخَبْرُ؛

۱۶۶۲ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تُشْرِيَ جَارِيَةً فَعَقَّبَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا لِيُبْعِكِهَا عَلَيَّ أَنْ وَلَاعَرَّهَا لَنَا فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ؛

۱۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ جَدِيدٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَيْرَاهِمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِشْرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَأَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَاعَرَّهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَبِكِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر خاوند کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر مجھے انہی دولت دی جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ رہوں پس اس نے آزاد رہنا پسند کیا۔

کجا عورت و لڑکی اور ارث ہوگی

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بڑیرہ کو خریدنے ارادہ کیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ ولادگی شرط رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے خرید لو جو تک ولادہ تو اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جس نے چاندی دی اور احسان کیا۔

آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُن کے اپنے افسراد میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کا بیٹا اسی قوم سے ہے یا اُن کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

قیدی کی میراث

حضرت شریک دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کی میراث دلاتے اور فرماتے کہ وہ اس کا نیا و صاحب مندر ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اگر مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو تب تک اپنے دین سے نہ بھرے

أَعْطَى الْوَرِيقَ، قَالَتْ فَأَعْتَقْتَهَا قَالَتْ فَذَلَّتْ أَبْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَيْرَهَا مِنْ ذَوِجِهَا فَقَالَتْ أَنْوَاعُ عَطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِي مِنْ عِنْدِكَ فَأَخْتَارَيْتَ نَفْسَهَا ۖ

بَابُ مَا بِيَتْ الْبَسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ ۖ ۱۶۶۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: ارْتَدَّتْ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ارْتَدَّتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَوْبِرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْمَى بَشِيرَةَ الْوَلَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِشْرِيهَا فَإِنَّهَا الْوَلَاءُ لِيَمَنْ أَعْتَقَ ۖ

۱۶۶۵. حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا وَكَيْدٌ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِيقَ وَكَانَ التَّعْمَةَ ۖ

بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنُ الْأَخْتِ مِنْهُمْ ۖ

۱۶۶۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ بَنِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ ۖ

۱۶۶۷. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أَخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ

بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ قَالَ: وَكَانَ

مِيرَاثُ يَوْمَئِذٍ الْأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدَاوِ وَيَقُولُ هُوَ أَخْرَجَ إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أجزوية الأسير وعتاقه وما صنع في ماله ما لم يتغير عن دينه فإنما هو ماله

کیونکہ وہ اسی کا مال ہے اس میں جو ہا ہے کرے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ
اس کے وارثوں کا کہنے ہے اور جس نے بوجھ (قرض) چھوڑا تو وہ
ہمارے قرض ہے۔

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں
جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اسے میراث سے
حصہ نہیں ملے گا۔

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر
کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں ہوتا۔

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث

اس کا گناہ جو اپنے بچے کا انکار کرنے

جو کسی کا بھائی یا بھتیجا ہے نہ کا دعوے کی کہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد

بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زعمہ ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑے

حضرت سعد بن زکریا ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔

بن ابی وقاص نے مجھ سے عبد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹلے اس کی صورت

ملاحظہ فرمائیجیے۔ حضرت عبد اللہ بن زعمہ اس کو زکریا ہوئے کہ یا رسول اللہ!

یہ میرا بھائی ہے، میرے والد ماجد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا

ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی صورت ملاحظہ

فرمائی تو عقبہ کے ساتھ صاف مشابہت نظر آئی یہ فرمایا کہ عبد یہ لڑکا تمہارا

بے کیونکہ پچھرا اس کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زکریا کے لئے چتر میں اور

اسے سو رہت زعمہ اس سے پر رہ کرنا حضرت صدیقہ کا بیان ہے

کہ حضرت سعد نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی

بَيِّنْتُمْ فِيهِ مَا يَشَاءُ
۱۶۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَا أَكْفَرْتَنِي بِهِ
وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا قَالِيْنَا؛

بَابُ الْكَافِرِ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمَ الْكَافِرُ وَلَا
الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ
الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ؛

۱۶۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ
عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ
الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ؛

بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَ
مَكَاتِبِ النَّصْرَانِيِّ، وَإِذَا مَاتَ مِنْ أَوْلَادِهِ
بَابُ مِيرَاثِ مَنْ ادَّعَى إِذَا وَارِثًا لَهُ؛

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
وَعَبْدُ بْنُ زُعْمَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَبْتَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا لِي إِذْ قَالَتُ
أَنْظُرِي يَشْرِبُهُ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُعْمَةَ هَذَا أَخِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَوَلِدٌ عَلَى فِدَائِشِ أَبِي مِنْ وَلِيدِي بِهِ فَظَنَرُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي يَشْرِبُهُ فِدَائِي
يَشْرِبُهَا بَيْتًا بِعَتْبَةَ فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! أَوْلَادُ
لِلْفَوَاشِ وَاللِّعَاهِدِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ
بِنْتُ زُعْمَةَ، قَالَتْ فَكَوْنِي سَوْدَةَ قَطْبُ؛

بَابُ مِيرَاثِ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ؛
۱۶۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ هُرَيْرَةَ

ابن عبد اللہ حدیثنا حدیثنا عن ابی عثمان عن سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من ادعی الی غیر ابیہ وهو یحکم اللہ غیر ابیہ فالیحہ علیہ حرام فذا کذبہ الابی بکفره فقال واذا سمعته اذناى ودعاہ قلبی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الفَرَّاحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَنْ رُوْعَانَ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَدْرِ بْنِ ابِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَا تَدْعُوْا عَن اَبَائِكُمْ فَمَنْ تَدْعِي عَنْ اَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

بَابُ ۹۲۱ اِذَا دَعَتِ الْمَرْءَةَ ابْنًا

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابُو الزَّيْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَاتٍ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحَدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَةِ الْاُخْرَى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِي وَقَالَتِ الْاُخْرَى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِي فَتَمَا كَمَتَا اِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلصَّغِيرَى فَخَرَجَتْ اَعْلَى سَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاخْبَرَتْاهُ فَقَالَ اِنْتَوْنِي بِالْبَيْتَيْنِ اَسْتَقِ بَيْتَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَزْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى . قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ اِنْ سَمِعْتَ بِالْبَيْتَيْنِ فَطَرَا لَا يَوْمِي وَمَا كُنَّا نَقُولُ اِلَّا الْمَدِيَّةُ

بَابُ ۹۲۲ الْقَائِفُ

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے تھا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ رکھا ہے۔

عزاک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آبا و اجداد سے منہ نہ پھرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دعویٰ ہیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا پس پھیرا یا جو ان میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا پس ان میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔

پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ وہ بہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی طرف گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ سمجھیے یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ خدایا قسم میں نے سیکین کا لفظ اسی روز سنا اور نہ ہم تو مذہب کہا کرتے تھے

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشی خوشی

sunnahschool.blogspot.com

شریف لائے اور چہرہ انور ملک گرا ہوا تھا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مخزوم (قیانہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اوداسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوشی کی حالت میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ مخزوم کی بیوی آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے ان کے سر ڈھکے ہوئے اور قدم کھلے ہوئے تھے پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ ابْنِ أَبِي سَابِيَةَ وَنَجَّهَ فَقَالَ الْوَتْرِيُّ أَنْ مَخْزُومًا نَظَرَ أَيُّهَا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۚ

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ الْوَتْرِيُّ كَذَى أَنْ مَجْزُومًا الْمَدَالِجِيُّ دَخَلَ قَرَارًا أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّتْهُمَا وَرَسُولُهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۚ

حدود کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

شراب نہ پی جائے

ابن عباس کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرنا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں شراب پینا شرابی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں چمادی کرنا چمادی جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں اچکنا کوئی اچکنے والا کہ لوگ اُسے دیکھنے کے لیے نظروں اٹھائیں جب کہ وہ مؤمن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے مگر اس میں التَّهْبِطَةَ کا لفظ نہیں ہے۔

شرابی کی پٹائی کے بارے میں

خص بن عمر، بشام، قتادہ، حضرت انس نے

کِتَابُ الْحُدُودِ وَمَا يَحْتَدِ مِنْ الْحُدُودِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الرَّقَابِ ۚ ۱۶۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْهَبُ حِينَ يَنْهَبُ يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُهُ إِلَّا الْكُفْرَةَ ۚ

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرَابِ الْخَمْرِ ۚ ۱۶۴۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشراہی کو چھڑی اور
جوتے سے مارا اور حضرت ابو بکر نے چالیس
کوڑے مارے۔

جس نے گھر کے اندر حد کی ضربیں لگانے کا حکم دیا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یعیان یا نعمان کے بیٹے کو نٹے
کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اُن لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ
اُسے ماریں۔ پس لوگوں نے اُسے مارا اور میں اُن لوگوں میں تھا
جو جوتے مار رہے تھے۔

چھڑی اور جوتے سے مارنا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یعیان یا نعمان
کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نٹے میں تھا تو یہ بات آپ پر
گھلاں گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے ماریں
پس لوگوں نے اُسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور میں بھی
مارنے والوں میں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں
چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابو بکر نے چالیس
کوڑے لگائے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو
لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے فرمایا کہ اس کی بٹائی کرو۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے

هَشَامٌ عَنْ فَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ
وَالنَّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ +

بِأَدَاهِ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ
فِي الْبَيْتِ :

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثِ
قَالَ رَجِيءُ بْنُ النَّعِيمَانِ أَوْ بَابُنِ النَّعِيمَانِ شَارِبًا
فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضْرِبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا
فِي مَنْ ضَرَبَهُ بِالنَّعَالِ :

بِأَدَاهِ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ :

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مُثَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِنُعَيْمَانَ أَوْ بَابُنِ نَعِيمَانَ وَهُوَ
سَكْرَانٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ
يَضْرِبُوهُ فَضْرِبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ وَكُنْتُ
فِي مَنْ ضَرَبَهُ :

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ
أَرْبَعِينَ :

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَظْمَةَ
أَنَسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِهِيمَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ قَدْ ضَرَبَ قَالَ

جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اُسے ملنا تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

عمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی حدیث نہیں سوائے شراب پینے والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا کروں گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی ہے۔

یزید بن خصیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب ہم شرابی کو لائے اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت اور حضرت عمر کی ابتدا کی خلافت کے دور میں، تو ہم اُسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے مارتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں جا لیس کوڑے مارتے یہاں تک کہ اگر کشتی اور نافرمانی کرتا رہتا تو اس کی کوڑے مار جاتے۔ جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔

یزید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبد اللہ اور لقب جمار تھا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا جتنا سچو آپ کے حکم سے اُسے کوڑے

اصْرَبُوهُ قَالَ أَبُوهُمُ بَرَّةٌ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَ الضَّارِبُ بِعَلِيٍّ وَالضَّارِبُ بِشَوْبِهِ، فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخَذَ إِلَهُكَ، قَالَ: لَا تَقُولُوا هَكَذَا أَلَا تُعِيبُونَ عَلَيَّ الشَّيْطَانَ؟

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِإِقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ قِيمُوتٍ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي لِلصَّاحِبِ الْخُمْرِ فَإِنَّهُ تَوَمَّاتٌ وَهَيْتٌ فَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَهْ؟

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نَكْفِي بِالشَّرَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا أَيْ بِكُفْرٍ وَمَدَارًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَتَقَرَّرَ إِلَيْهِ بَأْيِدِنَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِينَنَا حَتَّى كَانَ إِخْرَامُهُ عَمْرُ فَجَلَدْنَا أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَقَسَفُوا جَلَدْنَا ثَمَانِينَ؟

بِأَسْفِهِ مَا يَكْفِيهِ مَنْ لَعَنَ شَارِبَ الْخُمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ؟

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمَهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ هَمَارًا، وَكَانَ يُطَامِعُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا

مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! لعنت اسے کشتی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کر وہ میں توبہ جاتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے ہونٹے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اسے مارا۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا: اے کیا ہوا، اے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار نہ بنو۔

بہ خود جب چوری کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں نہ نا کرنا تازی جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چور کہتا ہے جب کہ وہ مؤمن ہو یعنی کامل مؤمن یہ کام نہیں کھینچتا اللہ جو کرے وہ کامل مؤمن نہیں!

نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت کی کہ خود چرات ہے اور ہتھ کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسی چسواتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے خیال میں بیضہ سے مراد لوبے کا خود اور انجن سے کٹی درہم کی رسی مراد ہے

حدود کفارہ میں

الوادریس حوالی کا بیان ہے کہ حضرت عباد بن صامت رضی

فَأَمْرِيهِ فَجَلَدًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعِنَةُ مَا أَكْثَرُ مَا يُؤْتِي بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَأْتَلَعْنُوهُ فَرَأَى اللَّهُ مَا عَلِمْتُمْ إِنْ أَتَى يَحْيَىٰ اللَّهُ وَسَلْوَهُ.

۱۶۸۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ، فَبَدَأَ مِنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ، وَمِمَّا مِنْ يَضْرِبُهُ بِعُغْلِهِ، وَمِمَّا مِنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَالَهُ أَخْذَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَأْتَلَعْنُوهُ عَوْنُ الشَّيْطَانِ عَلَىٰ أَحَبِّكُمْ.

باید چھپ ساری جین یسرق

۱۶۸۶. حَدَّثَنَا ثِيَابُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَادٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْرِي الْزَّانِي حَيْثُ يَدْرِي يَهْدِيهِ مِنَ الْوَالِدِ يَسْرِقُ حَيْثُ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

باید چھپ ساری جین یسرق إذا لم يمسك

۱۶۸۷. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَعُ يَدَاهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَعُ يَدَاهُ. قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَدْرُونَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَبِيدِ، وَالْحَبْلُ كَانُوا يَدْرُونَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْرُوقُ دَرَاهِمَهُ.

باید چھپ ساری جین یسرق إذا لم يمسك

۱۶۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ

اللہ تعالیٰ عند فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے پھر یہ آیت پوری ہو گئی۔ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲) پھر فرمایا کہ جو تم میں سے

اس دوسرے کو بولا کرے تو اس کا اجر ان فضائل سے لگا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اسے سزا ملی وہ اس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروردہ پر وحی فرمائی تو لڑکھ چلے آئے بخش دے گا اور جاہے آتے عذاب دے گا۔

حدیث اسی کے سوا مومن کی پیشہ محفوظ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض کی کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کون سے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی دن کو۔ فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرم کیا ہے جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتا دو کیا ہیں تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؟ یہ میں مرتبہ فرمایا۔ میرے لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس ہوتا ہے کہ خدایا، مسیروں بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

حدیث قائم کرنا اور حرمت اللہ کا انتقام لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رو میں سے

مِیْنَةَ عَنِ النَّهْرِي عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ الْحَدَّادِي عَنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ يَا بَعْرُفِي عَلَىٰ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَنْزِفُوا وَقَدْ آتَىٰ هَذِهِ الْآيَةُ كَمَا فَهَمْتُ وَفِي وَنُكْمٍ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَفَا لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

بِأَنَّهَا خَطَرُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ الْآتَى حَيْثُ أَوْحَى

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَالِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بِنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: الْآتَى شَيْءٌ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمَ حُرْمَةً قَالُوا: اللَّهُمَّ هَذَا قَالَ الْآتَى بَلَدًا تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمَ حُرْمَةً؟ قَالُوا: الْأَبْلَدُ هَذَا، قَالَ الْآتَى يَوْمَ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمَ حُرْمَةً؟ قَالُوا: الْيَوْمَ هَذَا، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاؤَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ الْأَبْحَقَّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا الْآهْلُ بَلَغَتْ ثَلَاثًا كُلُّ خِيَلِكُمْ يُجِيبُونَكَ الْإِنْعَمُ قَالَ وَيُحْكَمُ أَوْ يَنْكُرُ لَا تَدْرِي بَعْدِي كَفَارًا أَيْضُرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

بِأَنَّهَا إِقَامَةُ الْحُدُودِ وَالْإِنْتِقَامُ لِحُرْمَاتِ اللَّهِ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِيْنٍ بَنِي بَكْرِ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَرِيْحَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ خدای کی قسم، آپ کے ساتھ خواہ کیسا ہی سلوک کیا گیا ہو اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا، یہاں جب اللہ تعالیٰ کے حکمت کو ٹوٹا جاتا تو خدا کے لئے انتقام لیتے تھے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَوْ رَأَيْتَهُمْ إِذَا كَانُوا إِذَا كَانُوا كَانُوا أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَاللَّهُ مَا أَنْتَقِمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يَدْرِي إِيَّاهُ قَطَّحَتْنِي مُنْتَهَكَ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهِ؛

باب ۹۵۹ إقامة الحد ودعوى الشريف والوضيع

حد ہر ایک پر قائم ہوگی خواہ شریف ہو یا کینہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے پاس سے سفارش کی، آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور مالداروں کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا

۱۶۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَامَةَ حَكَّوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَذَلِكَ مَنْ كَانَ قَبْدِكُمْ أَنْتُمْ كَانُوا يَفْقَهُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرَكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قَاطَمْتُمْ فَحَلَّتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَيْهَا؛

باب ۹۶۰ كراهية الشفاعة في الحد

معتدہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا برا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے جوڑی کی گتھی کھینے لگے کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاٹھے حضرت اسامہ کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لئے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار جوڑی کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کہ در آدمی جوڑی کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے خدای کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی جوڑی کرتی تو محمد مصطفیٰ

إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ؛

۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا

الْمُهَيْبِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمَّتْهُمُ امْرَأَةٌ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يَكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ يَخْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ جَبَّيْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ ثُمَّ قَامَ فَنَظَبَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْدَكُمُ أَنْتُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَذَكُّوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فَيُرْمَ إِقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيْمُ اللَّهِ تَوَّانَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعُ مُحَمَّدٌ يَدَيْهَا؛

اس کا ترجمہ بھی فرمادے گا

و: اس حدیث اور اس سے پہلی میں گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ذکر ہوا ہے کہ پہلے لوگ اس وجہ سے بھی گمراہ ہوئے

کو جب کرتی مالدار چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی اور غریب چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ اس بیماری کے جو اثر آج مسلمان قوم کے اندر بھی پوری طرح سراپت کیے ہوئے ہیں۔ امر اور حکام دن دہاڑے چوریاں کر رہے، ڈنکے کی چوڑیاں کر رہے ہیں، لاکھوں کی چوریاں کر رہے ہیں اور کوئی پرچھے والا نہیں کہ نہاسے سزا میں کتنے دانت ہیں۔
 امر اور حکام کی جانب سے چوریاں انفرادی طور پر بھی کی جاتی ہیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ عمل بھگت سے بھی اور سیاسی پارٹی کے بل بوتے پر بھی۔ چوری چھپے ہی اور اقتدار کے لشے میں بڑست ہو کر بھی۔ ان پر کوئی ہاتھ ڈال نہیں سکتا۔ کافی ملکی دولت کو تو اس پر نے اپنے لیے قانونی استغاثہ کی شکل دی ہوئی ہوتی ہے اور باقی جہاں تک ان کے ہزاروں مل بسے ہاتھ پہنچ سکیں وہاں تک کی دولت پر بھی قبضہ جاتی تھیں۔ جو صرف غریب قوم کے گوشے حون پسینے کی کافی ہوتی ہے۔ ان ہر حکومت بعض چند امیروں پر سیاسی رتائت کے باعث مخالفین کا درد توڑنے کی غرض سے ہاتھ ڈالتی رہی ہے لیکن یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ اس میں کوئی اور ناکروئی کا امتیاز بھی بعض اوقات ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ پھر رشوت نے انصاف کے چہرے کو بڑی طرح مسخ کیا ہوا ہے۔ لے دے کر قانون صرف غریبوں پر لاگو کرنے اور انہیں سزا دینے کے لیے رہ جاتا ہے اور وہ بھی اُس وقت جبکہ وہ رشوت دینے کی اہلیت سے محروم ہوں اور رشوت سے سکیں تو وہ بھی محروم قرار دے دیے جاتے ہیں۔ اثر تھائی ہماری حالت پر کرم فرمائے اور ہمیں سچے مسلمان بنائے، آمین۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو اور سوز اللہ، آیت ۲۸) کتنا ہاتھ کاٹا جائے حضرت علی نے پھیلی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اس کے متعلق قادی کا قول ہے کہ اس کا بائیں ہاتھ کاٹا گیا، ہی اس کی سزا ہے۔
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چور دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبد الرحمن بن خالد اور زہری کے بیٹھے نے اور عمر نے زہری سے روایت کی ہے۔

سزورہ بن زہیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چور دینار کی چوری کے بدلے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

محمد بن عبد الرحمن الصاری نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم

بِأَدْلَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كَمْرِ يَظْطَعُ وَقَطَعُ قَلْبِي مِنَ الْكُفْبِ، وَقَالَ قَتَادَةُ فِي إِسْرَادِهِ سَرَقْتُ فَقَطَعْتَ شِمَاكِ لَيْسَ إِكَا لِحِكْمًا

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الْبِدْمُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابِعًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ : ۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ بِيَدِ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّوَّافِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عقیقہ دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

عثمان، حمید بن عبد الرحمن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادریس ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت (ان دنوں) دین درم ہوتی تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقَطَّعُ فِي رَيْحِ دِينَارٍ.

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَوْ تَقَطَّعَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَفِي ثَمَنٍ مَجِيئٍ حَاجِفَةٍ أَوْ تَمِينٍ.

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَشَلَةَ.

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ تَمَّ تَقَطُّعُ يَدِ السَّارِقِ فِي آدُنِي مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تَمِينٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا خَارِثَمِينَ. رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا.

۱۶۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَوْسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ تَقَطَّعَ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آدُنِي وَنِ ثَمَنٍ الْمَجِيئِ تَمِينٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ.

۱۷۰۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ تَقَطَّعَ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آدُنِي وَنِ ثَمَنٍ الْمَجِيئِ تَمِينٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ.

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ فِي مَجِيئِ ثَمَنِهِ ثَلَاثًا دَرَاهِمًا.

۱۷۰۱- حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹاجس کی قیمت عین درہم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹاجس کی قیمت ران دونوں، عین درہم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹاجس کی قیمت عین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے قیمتہ کا لفظ روایت کیا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چڑائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی ریشی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

چور کی توبہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آئی اور میں اس کی حاجت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش دیا کرتی پھر اس نے توبہ کی اور توبہی اچھی توبہ کی۔

ابواریس کا بیان ہے کہ حضرت جبارہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

جُوْبِرِيَةٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ قَطَمٍ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجِئِ ثَمْنِهِ ثَلَاثَةً دَرَاهِمًا.

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجِئِ ثَمْنِهِ ثَلَاثَةً دَرَاهِمًا.

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّ سَارِقًا فِي مَجِئِ ثَمْنِهِ ثَلَاثَةً دَرَاهِمًا. تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ.

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقَطُّ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقَطُّ يَدُهُ.

باحتلاف توبة السارق

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرْهَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ مَرْأَةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتِي وَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا.

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی پس آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ جو دہری نہ کرے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرے، کسی پر ایسا بہتان نہیں لگا کرے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں سے گھڑا ہو اور نیک کاموں میں بری نہ فرمائی نہیں کرے۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے اسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور دنیا میں بچھا جائے تو وہ اُسکے لئے کفارہ اور پائی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پر وہ پشیمائی فرمائے تو اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پروردگار سے کہ چاہے اُسے غلاب دے اور چاہے اُسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی اس کے بعد اسکا ہاتھ کاٹا گیا تو اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ نیز جن پر حدیں قائم ہوئیں، سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کر لی تو اُن کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ لِنَعَالٍ: أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاجْرِكُمْ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَظَهْرٌ وَمَنْ سَكَرَ اللَّهُ فَذَلِكُمْ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفْرَتُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قَبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مُخْدَأٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قَبِلَتْ شَهَادَتُهُ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ سِتَائِيَسْوَانِ پَارَا كَا خَتْمِ هُوَا

پارہ ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ان کافروں اور مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی جاتی ہے
اشرار رسول سے لڑنے والوں کی سزا ارشاد بتاتی ہے یہ کہ جو اللہ
اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کھڑے پھرتے ہیں ان کا
بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں یا ان کے
ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے
دور کر دئے جائیں (سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

ابو قلابہ جری کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب
وہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ
کے اونٹ دے دئے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور رودھ
پیش ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر
تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے جرواہے کو قتل کر کے جانوروں
کو بھگا کر لے گئے حضور نے ان کے پیچھے آدی بھیجے جو انہیں
آئے پس ان کے ہاتھ پر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال
دی گئیں پھر ان کی مہم سچی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
حضور نے مجاہدین کو ان کے ہلاک ہونے تک
داغ نہیں لگوائے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے

کِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ
بَابُ ۹۶۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ
أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا
مِنَ الْأَرْضِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَاتَلْنَا قَوْمًا فَجَاءُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا أَيْلَ
الضَّدَاةِ فَيُشْرَبُوا مِنْ نَوَارِيهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَفَعَلُوا
فَأَرْتَدُوا وَأَقْتَلُوا أُمَّعَانَهُمَا وَأَسْتَأْخُوا فَبَعَثَ فِي
أَتَابِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّ
أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَجْسُمْهُمُ حَتَّى مَاتُوا

بَابُ ۹۶۳ لِمَنْ جَحِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ حَتَّى هُتِلُوا
۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّامِتِ أَبُو يَحْيَى
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَطَعَهُ الْعُرَيْنِينَ وَلَمْ يَحْسِبْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

بَاب ۹۶ لَوْ لِقَ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُحَارِبِينَ حَتَّى مَاتُوا

۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

وَهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي نَسْرِ بْنِ

اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَقْدَامُ رَهْطٍ مِنْ عَجَلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ نَاحِيَةَ الْمَدِينَةِ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ الْبَيْتِ أَرْسَلْنَا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ

إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِأَيُّوبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ الْبَارِقِ وَأَبُو الرِّهَاءِ حَتَّى

صَحُّوا وَأَسْمَنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَأَسْتَأْذَنُوا لِدَاؤِ دَفَائِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرَةَ فَبَعَثَ الْقَلْبَ

فِي أَثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ

بِمَسَامِيرَ فَأُجِيبَتْ فَنَجَّدَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَمَرَ

أَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَبَهُمْ ثُمَّ الْقَوَائِمَ فَاسْتَمَنُوا

فَمَا سَقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَ

قَتَلُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بَاب ۹۷ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَعْرَبَ الْمُحَارِبِينَ

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي نَسْرِ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عَجَلٍ أَوْ قَالَ عَرَبِيَّةٌ وَرَأَى عَلَيْهِمُ

الْأَقَالَ مِنْ عَجَلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَائِهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا

فَشَرِبُوا مِنْ الْبَارِقِ وَأَبُو الرِّهَاءِ حَتَّى إِذَا

بَرَأُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَأَسْتَأْذَنُوا لِدَاؤِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدَّةً فَبَعَثَ الْقَلْبَ فِي

أَثَرِهِمْ فَمَا أَرْقَعَهُمُ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ

بِمَسَامِيرَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمِعَ أَعْيُنَهُمْ فَالْقَوَائِمَ

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضور نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عجل کی ایک جماعت نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ صفر پر پہنچے تھے لیکن

مدینہ کی آفت ہوا انہیں موانع نہیں آئی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ

ہمیں دودھ کے جانور خرید دیجئے۔ فرمایا کہ مجھے اس کے سوا کوئی صورت

نظر نہیں آتی کہ تم رسول اللہ کے دُشمنوں میں جا رہے ہو۔ وہ گئے اور اونٹوں کا

دودھ اور پیشاب پیتے۔ یہ یہاں تک کہ تندرست اور مٹے تانے ہو

گئے پھر چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے پس ایک

پتلا دانے نے نبی کریم کو اطلاع دی۔ حضور نے انکی طلب میں ہی دوڑے

ابھی نہ نہیں ٹھہرا تھا کہ انہیں پھولا گیا پس آپ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گم

کھلائییاں بھری جائیں۔ روزانہ کے علاوہ چار کاٹ دے گئے لیکن انہیں

داغ نہیں لگائے گئے۔ پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے

لیکن انہیں پانی نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا قول

ہے کہ انہوں نے چوسکی کی، قتل کیا نیز وہ اللہ اور

اس کے رسول سے لڑے۔

جنگ کرنے والوں کی حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے آنکھیں نکلوادیں۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ عجل کے کچھ لوگ یا عربینہ فرمایا میرے علم

میں تو یہی ہے کہ انہوں نے عجل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان

کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے

جائیں پس وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے تھے یہاں تک کہ تندرست

ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو جھانک لے گئے۔ صبح کے وقت

نبی کریم کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمیوں کو بھیجا چنانچہ انہیں اگلا دن

نہیں چڑھا تھا کہ لوگ انہیں لے کر آئے۔ چنانچہ آپ نے ان کے باپوں

میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پر کاٹ دے گئے

اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دئے

گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا

ابو طلحہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اشاور اس کے رسول سے لڑے۔

فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس روز کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا جو ان، وہ شخص جس نے نہائی میں خدا کو یاد کیا اور آنسو جاری ہو گئے وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے، وہ وہ شخص جو اللہ کے لئے بہت کریں، وہ شخص جس کو اقتدار اور حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب خیرات کرے تو اتنی پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں ٹھانگوں کے درمیان ہے اور جو دونوں جھڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

نرانیوں کا گناہ:- ارشاد ربانی ہے! اور بدکاری نہیں کہتے (سورہ الفرقان، آیت ۶۸)۔ اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری براہ (سورہ جنی امراہیل، آیت ۳۲)۔ حضرت اس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے حضور سے وہ بات سنی ہو میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی

بِالْحِزَّةِ لَيْسَتْ سَقُونَ فَلَا يُسْقُونَ، قَالَ أَبُو قَلَابَةَ هُوَ لَا يَأْكُلُ قَوْمٌ سَرَاتُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ أَيَّمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

بَابُ ۶۶۰ فَضِيلٌ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شَيْبٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءِهِ فَفَاحِشَةً عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعْتَمِقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَاتَبَا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمِلَ الرِّجَالُ لِلَّذِي قَالَ: إِنِّي أَخَذْتُ اللَّهَ وَرَجُلٌ نَصَبَتْ يَدَهُ فِي سَبْقِهَا فَخَافَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا صَنَعَتْ بِمِثْنِهِ.

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْبٍ قَوْلَهُ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْبُؤْنُ بْنُ عَرَبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ بِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْحِزَّةِ.

بَابُ ۶۶۱ إِكْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَرْبُؤُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزُّنَاةَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَسْبُ قَالَ لَا حَدِيثًا تَكْمُرُ حَيْدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ وَلَا أَحَدًا بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِنَّمَا

نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جمالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی۔ زنا بڑھ جائے گا، مرد گھٹ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو گی یہاں تک کہ سچا س عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھرا نہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرنے والا نہ تھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟ کہ تو اس اپنی اولاد کو اس ڈنڈے سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل

قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يُظْهِرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهِرَ الزَّانَا وَيُقِيلَ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يَنْزِعُ الْإِيمَانَ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْمَدِيِّ عَنْ دُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَزْنِي الرَّائِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدًا

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَتَّصُورٌ وَ سَلِيمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ، أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ، أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَحْبَلٍ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ، أَنْ تُزَانِيَ جَبِيلَةَ جَارِكَ. قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنِي وَائِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ

ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعش منصور اور واصل، ابو داؤد، ابو یوسف سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے روز ایک عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

شعبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا کہ سورہ النور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جنون والے کو جب تک فاقہ نہ ہو جائے پھر جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے فلم اٹھا لیا گیا ہے۔

ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ، قَالَ عَمْرٌو فَمَا كَرْتَهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَسْمِثِيِّ وَمَنْصُورٍ وَوَأَصْبَلٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعَا دَعَا.

۹۶۹ بِأَنَّ رَجْمَ الْمُحْصِنِ، وَقَالَ الْحَرَمِيُّ سَمِعْتُ يَأْخِيهِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الرَّائِي.

۱۴۱۶ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَكَةُ بْنُ كَلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَخْبَرُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَبِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۱۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَعَنَهُ قُلْتُ قَبْلَ السُّورَةِ التَّوْبَةِ أَمْ بَعْدَ؟ قَالَ لَا أَدْرِي. ۱۴۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَدَّاهُ أَنْكَ قَدْ سَفَى فَنَهَدَ عَلَى نَفْسِهِ أَمْ بَعْدَ شَهَادَاتٍ، فَأَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَ وَكَانَ قَدْ أَحْصِنَ.

۹۷۰ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ لَعْمَانَ أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الْقَلَمَ مَرْفِعٌ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفَيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ الْمَتَايِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ.

۱۴۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا: - یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی۔ جب اس نے اپنے لہو پر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تو شادی شدہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے سے جادو اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا پس میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقامِ مصیبت پر اسے سنگسار کیا جب اسے پتھر لگنے زانی کے لئے پتھر ہیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمرہ کے مابین جھگڑا ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمرہ! یہ سچ ہے تمہارا ہے کیونکہ پتھر اس کا جس کے بستر پر پڑا ہو اور اسے سنہ اس پر دیا کہ زنا ہم سے قبیلہ نے لپٹ کے حوالے سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچہ اس کا جس کے بستر پر پڑا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

بلاط میں سنگسار کرنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیوی مردود عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علمائے یہ بتایا ہے کہ ایسے کامنہ کا لایا جائے اور

وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَفَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى رَدَدَ عَلَيَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَرِهْتُ عَلَى نَفْسِي أَرْبَعَ مَرَّاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْكَ جُنُونَ؟ قَالَ: قَالَ فَهَلْ أَحْصَيْتُ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِمِمْ قَارِجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجِمَهُ فَرَجِمْنَاكَ بِالْمِصْلَةِ فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْتَهُ بِالْحِجَارَةِ فَرَجِمْنَاكَ.

بَابُ ۹۴۱ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اجْتَصَمَ سَعْدُ قَابُوسَ رَمْعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاجْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ سَادَلْنَا قَتِيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۴۶۱ - حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ

بَابُ ۹۴۲ الرَّحِمِ فِي الْمَلَاطِ

۱۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سَلِيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَتِ بْنِ إِسْرَاعِيْنَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ وَ يَهُودِيَّةٌ قَدْ أَحَدَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهُمَا جِدُوْنِ

گندھے پڑھیے کو منہ کر کے بٹھایا جائے۔ حضرت عبداللہ بن سلام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے تو ریت منگوا لینے پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ، دیکھا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ تلے تھی پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بلاط کے مقام پر سنگسار کیا گیا پس میں نے بیوی کو دیکھا کہ اس وقت پر جھکتا تھا عید گاہ میں سنگسار کرنا۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا پس نبی کریم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا، نہیں فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس آپ نے حکم فرمایا کہ اسے مقام مصلیٰ پر رجم کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو ہاتھ اٹھ رہا ہوا۔ ہم نے اسے پکڑ کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا پس نبی کریم نے اسے جھلائی کے ساتھ یا د فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریر نے زہری سے نماز پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔ عطاء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن جریر کا قول ہے کہ رمضان میں مجامعت کرنے والے کو نبی کریم نے سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی والے کو سزا نہیں دی۔ اس سلسلے میں ابو عثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت الامیر سے روایت کی ہے

فِي كَيْفَايَكُو؛ قَالُوا اِنْ اَخْبَارَنَا اَحَدٌ لَوْ اَتَّخِمْتُ الْوَجْهَ وَالنَّجْدِيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بِنُ سَلَامٍ اُدْعَاكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْعَوَسِ اَيَّ، فَاَتَى بِهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ اِنْ دَعَمْتَ يَدَكَ فَاِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَاَمْرٌ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَا. قَالَ ابْنُ عَمْرٍو فَرَجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ قَرَأْتُ الْيَهُودِيَّ اَجْنَأَ عَلَيْهِمَا.

باب ۳۹ التَّجْرِبَةُ بِالصَّلَاتِ

۱۴۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَجْلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَفَ بِالزَّيْنِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكَ يَجْعَلُونَ؟ قَالَ لَا، قَالَ أَحْصَيْتُ؛ قَالَ نَعُو، فَاَمْرٌ بِهِ فَرَجِمَ بِالصَّلَاتِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ قَرَأَ قُرْآنًا فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرٌ أَذْصَلَى عَلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ يونسَ وَابْنَ جُرَيْجٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

باب ۴۰ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عِقَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا. قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عَمْرٌو صَاحِبَ الطَّبَقِ وَفِيهِ عَنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ

کہ ایک دہی رمضان شریف میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے پوچھا، کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟
 عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تم دو مہینے کے رزقے رکھ سکتے ہو؟
 عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔
 عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے وایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟
 عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا تو ایک دہی لکھنے کو ہانکتا ہوا آیا اور اس پر غلہ تھا عبد الرحمن کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کونسا غلہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر خدمت ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر کے عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ جبکہ میرے گھر انوں کے پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھا لو۔ ہم بخاری کا بیان ہے کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور ظاہر نہ کرے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کرے۔

عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ میں نبی کریم کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک دہی آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد ڈالنے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم نماز سے فارغ ہو گئے تو وہ آگیا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے لہذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما دیجئے۔ منسرایا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز

ابن شہاب عن محمد بن عبد الرحمن عن ابي بصير
 رضى الله عنه ان رجلا قد عريا مرات في رمضان
 فاستفتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
 هل تجد رقبة؟ قال لا. قال هل تستطيع صيام
 شهرين؟ قال لا. قال فاطرح سبعة من مسكيتنا و
 قال النبي عن عمر بن الخطاب عن عبد الرحمن
 بن العاص عن محمد بن جعفر بن الربيع عن عبد
 بن عبد الله بن الربيع عن عائشة أم أبي رجل النبي
 صلى الله عليه وسلم في المسجد قال: احترقت
 قال مع ذلك؟ قال دفعت يا أم أبي في رمضان
 قال ليه نصرتي؟ قال ما ربي في شيء فجلس و
 اتأد النسب يسوق جمارا ومعه طعام قال
 عبد الرحمن ما أدري ما هو إلى النبي صلى الله
 عليه وسلم فقال: أين للمحترق فقال هانأدا
 قال خذ هذا اقتصدت به قال على أحوج
 متى ما لاهلني طعام قال فككوه قال
 أبو عبد الله الحديث الأ قول أبين قوله أطلعهم
 أهلنا

باب ۱۰۲۵ اِذَا أَسْرَى بِالْحَدِّ وَلَفِي بَيْنَ هُلْ
 لِلْمَأْمُومِ أَنْ يَسْرُ عَلَيْهِ

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
 حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ الْكَلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ
 يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
 طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 كُنْتُ عَمْرًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِئَاءَ
 رَجُلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا
 فَأَتَيْتُهُ عَلَى قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَمَنْ صَبَّ
 الصَّلَاةَ فَصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
 قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ النَّبِيُّ

sunnahschool.blogspot.com

ہم نے اسے سترہ کے مقام پر پکڑا اور سنگسار کر دیا۔

زنا کا اعتراف -

عبداللہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک دمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا آپ کو خدا کا واسطہ ہے کہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ کہو عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا پس میں نے ایک سوکریاں اور ایک غلام اس کے فدیہ میں ڈا کر دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ تم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں حاضر رہا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا سوکریاں اور غلام تمھے پاس لائے جاتے ہیں وہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے نہیں کہا کہ مجھے بتائے کیا میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا مجھے تو یہ کہہ دے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رحم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے جو اس نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا حقیقی ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا عمل ہو جائے یا اقرار کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَا بِالصَّلَى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَابَ جَمَرَحَتِي أَذْرَكُنَا يَا خَيْرَ خَيْرَةٍ فَرَجَمْنَا هـ۔

بَابُ الْإِعْتِرَافِ بِالزَّنَا

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ الشُّدَاكُ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْتًا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَقْبَهُ مِنْهُ فَقَالَ، انْصِرْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَإِذْنِي قَالَتْ قُلْ، قَالَ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا فَخَرَنِي بِأَمْرٍ آتِهِ فَأَيْتَدَأْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ بِجَالِئِينَ أَهْلِ الْعُلُوفِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي جَلَدَ مِائَةَ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَلَا عَلَيَّ أَمْرًا يَتَّخِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضِيْنَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَدٌ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ مَرَّةٌ وَعَلَى ابْنِكَ جَلَدٌ مِائَةَ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، فَاغْدِيَا يَا أُنَيْسَ عَلَى امْرَأَتِكَ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ نَارُ رَجْمِهَا، فَعَدُّوا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قَدْتُ لِسُفْيَانَ لَوْ يَعْلَمُ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشْكُ فِيهَا مِنْ الرَّهْرِ فِي فَرْجِي مَا قُلْتُمْ وَأُرْتَبْنَا سَكَتٌ

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُوكَ بِالنَّاسِ تَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجْدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضَلُّوا بِمَرَكٍ فَرَضِيَةُ أَنْزَلَهَا اللَّهُ الْآقِرَانَ الرَّجْمَ حَتَّى عَلَيَّ مِنْ رَبِّي وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَلِمَتِ النَّبِيَّةُ، أَوْ كَانَ الْكَمَلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ قَالَ

بھی یاد ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔
شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے
حالمہ ہوئی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ افراد کو تعلیم یا کرنا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی تھے اس وقت جبکہ منی کے اندر ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات ہے جب حضرت عبدالرحمن سیر یا اس واپس آئے تو فرمایا کہ کاش آپ بھی اس درمی کو دیکھتے جو آج امیر المؤمنین کے پاس آکر کہنے لگا۔ اسے امیر المؤمنین آپ ظلم کے بارے میں گیا رائے رکھتے ہیں جبکہ کتنا ہے کہ اگر حضرت عمر وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کی بیعت تو ایک جذباتی یا ناگہانی فیصلے کے تحت ہو گئی تھی اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے چاہا تو میں شام کو خطبے کے لئے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے آدمیوں ڈراؤں گا جو اپنے کاموں میں دھینکا ہستی کرنا چاہتے ہیں حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں اور کھڑی بھی ہوتی ہے۔ لہذا جب آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے قریب جمع ہو جائیں گے پس میں ٹھرتا ہوں کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کے ارشادات کو لے کر اس کے دریا بھیجی سے ان پر من مانے جا رہے ہیں چہرے ہائیں گے اور بات کا ہتھکڑ بنا میں گے۔ لہذا مدینہ منورہ پہنچنے تک رہنے دیکھئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو معاملہ فہم اور شر فار سے سابقہ پڑے گا، اس لئے جو کتنا ہے وہاں امینان کیسے گا۔ وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور انہیں درد سطر طالب پر محمول نہیں کر سکیں گے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لئے کھڑا ہوں گا تو سب پہلے ہی بات کے بارے میں کہوں گا حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری دنوں میں مدینہ منورہ

سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ. اَلَا وَقَدْ رَجَوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجِمْنَا هُ بَعْدَ ذَا
بَابُ ۹۷۹ رَجِمَ الْحَبْلِي مِنَ الزَّيْنَانِ اِذَا
اِحْصَنَتْ
۱۷۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَعْوَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِيْلًا اَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنِي وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْاُخْرَى حَتَّى يَأْتِي اِذَا رَجَعُ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: لَوِ رَأَيْتَ رَجُلًا اَتَى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيَوْمَ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُوْلُ لَوْ قَدِمَتْ عُمَرُ لَعَدْتُ بِاَبِيْعَتٍ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةً اِنِّيْ بَكَرَ الْاَفْلَحِيْتِ فَتَمَّتْ، فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ: اِنِّيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَعَابِيْرُ الْعَشِيْرَةِ فِي النَّاسِ فَمَحَدًا رُحْمًا هُوَ لِاَيِّ الدِّيْنِ يَرِيْدُ دُنَّ اَنْ يَغْضِبُوْهُمْ اَمْوَرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجِيْعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَتَعْوَعَاءُ هُمْ بَا نَهْمُ هُمُ الدِّيْنِ يَغْلِبُوْنَ عَلَيَّ قُرْبِكَ رَحِيْمٌ تَقُوْمُ فِي النَّاسِ، وَاَنَا اُخْشِيْ اَنْ تَقُوْمَ فَتَقُوْلَ مَقَالَةً يَطِيْرُهَا عِنْدَكَ كُلُّ مُطِيْرٍ وَاَنْ لَا يَعُوْهَا وَاَنْ لَا يَصْعُوْهَا عَلَيَّ مَوَاضِعِيْهَا، فَاْمَهْلٌ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَنْتَ اَدَارُ الْهَجْرَةَ وَالسُّنَّةَ فَتَخْلُصَ بِاَهْلِ الْبُقْعَةِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُوْلَ مَا قَدِّتُ مِمَّا كُنَّا نَدْعِيْ اَهْلَ الْعِيْبِ مَقَالَتِكَ وَتَصْعُوْهَا عَلَيَّ مَوَاضِعِيْهَا فَقَالَ عُمَرُ: اِمَّا وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوْمَ مِنْ بَدِيْكَ اَوْ لِمَقَامِ اَقْوَمَةٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِيْنَةَ فِي عَقَبِ ذِي الْحِجَّةِ

پہنچے جب عہد کار و زاریا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی، یہاں تک کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے قریب نیچے پھٹے پایا۔ جس میں ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ پھر وہی دیر بعد حضرت عمر بھی نکل آئے۔ جب میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا۔ تو حضرت سعید بن زید نے کہا: اگر آج ضروریہ ڈرٹی ایسی بات کہیں گے جو منہ خداوند پر بیٹھنے سے لے کر آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے میری بات کے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں وہ ایسی بات کہیں جو پہلے نہ کہی ہو پس حضرت عمر سر پر بیٹھ گئے جب مؤذن فائز بن عیسیٰ توبہ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اسی کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ ابا بعدہ میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جس کا کنا میرے مقدر میں تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ میری آخری گفتگو ہو۔ جو اسے سمجھے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سزا کی جا سکے وہاں تک یہ بات پہنچائے اور جو اسے سمجھ نہ سکے تو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹی تہمت رکھے بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب بنا کر فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا ہیں ڈرنا ہوں کہ لوگوں پر ایک ایسا زیاد بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی آیت ملتی ہی نہیں پس جو فرض اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسے ترک کرنے کے گمراہ ہو جائیں گے۔ سنگسار کرنے کا حکم قرآن کریم کی سے حق ہے، جو بھی شادی شدہ زنا کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اعتراف کرے پھر ہم اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ ادا کو پھونڈ کر دوسرا باوا جدا دینا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ دادا کی نسبت سے منہ پھیر جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا گیا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کنا پھر مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں

فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَجَلْنَا الزَّوَادَ حَتَّى بَدَأَتْ رَاغِبَتِ الشَّمْسُ حَتَّى أَجَدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ جَالِسًا إِلَى دُرَيْنِ بْنِ أَيْمَنٍ فَجَلَسَتْ حَوْلَهُ تَمِيسُ دُرَيْبِي دُرَيْبَتُهُ فَلَمَّا انْشَبَ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مَقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ لَيْقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً نَشْتَرُ بِهَا مَرْدًا اسْتُخْلِفَ فَأَمَرَ عَلِيٌّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ نَجْلِسَ عُمَرُ عَلَى الْيَمِينِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَدِّثُونَ قَامَ فَاتَى عَلِيٌّ اللَّهُ يَمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: مَا بَعْدُ فَأَتَى قَائِلًا تَكْرُمًا قَالَتْ فَتَقَدَّمَ لِي أَنْ أَقُولَ لَهَا لَا أَدْرِ فَيُعَذِّبُ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَدِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاَهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ ابْتَدَأَتْ بِهَا رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَقُولَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ: إِنْ اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسَلَهُ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الشَّجْوَةِ فَهِيَ: إِنَّا هَا وَعَقَلْنَا هَا وَوَعَيْنَا هَا رَجَعَتْ سُرُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهَا فَخَشِيَ أَنْ طَالَ يَلْتَأَسِرَ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلًا وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ آيَةَ الشَّجْوَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوْا بَيْتَكَ فَرِيضِيَّةً أَنْزَلَهَا اللَّهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَيَّ مَنْ سَرَنِي إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ شَقًّا إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ: إِنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّ كُنْتُمْ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنْ كَفَرْتُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَلَا تَعْلَمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُطْرُقُ دِينِي كَمَا أُطْرُقُ عَيْنِ ابْنِ مَرْثِيَّةٍ وَكَلِمَاتُ اللَّهِ وَمَسْئَلُهُ: سَأَلُوهُ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنْ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ

sunnahschool.blogspot.com

مَا كُنْتُمْ بَايِعْتُمْ فَلَا فَا وَلَا يَعْتَرِكُنَّ إِمْرًا أَنْ
 يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةٌ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَنَّهُ وَتَدَّتْ أَلَا
 وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَا يَكُنَّ اللَّهُ وَفِي قَوْلِهَا
 وَلَا يَسُّ مِنْكُمْ مَنْ لَقِطَهُ الْأَعْيَانُ إِلَيْهِ مِنْهُنَّ أَبِي
 بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ بَيْنَ
 الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَبَايِعُهُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغْيِرًا
 أَنْ يُقْتَلَ، وَإِنْ قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا جِئَ تَوَقَّى
 اللَّهُ نَبِيَّهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ
 خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي
 سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَتَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ
 مَعَهُمَا فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
 فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ الطَّلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا
 هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِنَّا نَطْلُقُكَ نُرِيدُ هُمْ كَلْنَا
 دَرْنَا مِنْهُمْ لِقِيَامًا مِنْكُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا
 مَا نَمَّا إِلَى عَلَيْهِمُ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا
 مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ
 مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ
 إِهْضُمُوا أَمْزُكُمُ، فَقُلْتُ وَاللَّهِ لِنَأْتِيَنَّهُمْ فَنَطْلُقُنَا
 حَتَّى آتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا
 رَجُلٌ مُزْمَلٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ أَنَّهُ لَيْمٌ فَقُلْتُ مَنْ
 هَذَا؟ فَقَالَ هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ
 مَا لَهُ؟ قَالَ يُوعَاكَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا نَشَأَ هَذَا
 حَظِيْبُهُمْ فَأَشْنَى عَلَيَّ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
 إِنَّمَا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَيْتَابَةُ الْإِسْلَامِ
 وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَنْتَ
 دَائِفَةَ مِمَّنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ
 يَخْرُجُوا مِنَّا مِنْ أَصْلَابِنَا وَأَنْ يَحْضُونَا مِنَ الْأُمْرِ
 فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمُوا وَكُنْتُ زَوْرًا
 مَقَالَةً أَعْجَبْتَنِي أَيْدِيَانِ أَقْدَامِي بَيْنَ يَدَيَّ

آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا ایسا کہنے والا تمہیں ہوکا نہ دینے پائے
 کہ حضرت ابوبکر کی بیعت ایک ناگمانی بات تھی جو ہرگز زری خبردار ہو جاؤ کہ
 بائستی ہی سی طرح اور ناگمانی بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور
 سواریوں پر سفر کے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائے ان میں حضرت ابوبکر
 جیسا کون ہے؟ جو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت
 کئے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور اس کے ہاتھ پر جس سے اس سے
 بیعت کی گونکہ اس کا انجام یہی ہوگا کہ دونوں قتل کر دئے جائیں گے
 اور اس بارے میں ہم سے سنئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو شہرت میں
 پلایا تو انصاریں ہماری مخالفت کی اور وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام
 پر اکٹھے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر نے بھی ہماری مخالفت کی اور
 ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابوبکر کے پاس اکٹھے
 ہوئے پس میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارا انصاری
 بھائیوں کے پاس چلیں پس ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے
 چلے گئے جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہمیں ان میں سے ڈینگ آدمی
 ملے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ ان حضرات نے کس بات پر اتفاق کیا تھا
 پھر ان دونوں نے کہا۔ اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم
 نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا
 کہ ایسا نہ سمجھو اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے پس میں نے
 کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے پس ہم چلے گئے یہاں تک
 کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے دیکھا تو ان کے درمیان ایک
 شخص چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں
 نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے
 انہوں نے کہا کہ بیمار آتا ہے۔ جب ہمیں پیچھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو
 ان کے ایک خطیب نے تشہد پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کی جو اس
 کی شان کے لائق ہے پھر کہا، انا بعد، ہم اللہ کے انصاری اور اسلام کی ثروت
 ہیں ورے گروہ مہاجرین آپ تعداد میں بہت کم ہو رہے ہیں جو اپنی قوم سے جدا ہو
 کر مر رہے ہیں کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہماری سیخ کنی کر کے خود خطیفہ
 بن بیٹھیں؟ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے پوچھنے کا ارادہ کیا اور میں ایک عمدہ
 بات اپنے ذہن میں تیار کر لی تھی میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر سے بھی پوچھ لوں

sunnahschool.blogspot.com

کروں اور اس غصے کا ازالہ کروں جو میں اس تقریر سے آیا ہوگا۔ جب میں نے
 بولنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرئے، لہذا میں گفتگو کیے ابیں
 ناراض کرنا ناپسند کیا۔ پھر حضرت ابو بکر نے گفتگو شروع کی اور وہ مجھ سے زیادہ حلیم
 اور زیادہ عقیدہ تھے اور جو کچھ میں نے تقریر کرنے کے لئے سوچا تھا وہ انہوں نے
 فی البدیہہ سارا کہہ دیا اور اس کے بھی بتر میں تک وہ خاموش ہو گئے انہوں نے
 فرمایا کہ آپ حضرت اے اپنی جو خوبیاں بیان فرمائیں وہ درست اور واقعی آپ
 ان کے اہل بہرہ لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لئے مستوری
 نہیں کیونکہ نسبت درخاندان کی رو سے ہی قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لئے
 میں تمہارے لئے ان دو دیہوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے
 جس کا ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو۔ پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح
 کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی گفتگو میں اس کے
 شواہد اور کوئی بات ناپسند نہیں تھی۔ خدا کی قسم اگر مجھے آگے بڑھا کر میرا بدن
 اڑا دی جائے جبکہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو تو یہ مجھے اس کا زیادہ پسند
 کران لوگوں کا امیر ہوں جن میں حضرت ابو بکر موجود ہوں، اب بھی میرا ہی نظر
 ماسوائے اس کے کہ میرے وقت میرا نفس مجھے ہر گاہ اور کوئی دوسرا خیال میں
 میں لوں پھر انصاریں ایک شخص نے کہا کہ میں وہ بگڑا ہوں جس کے ساتھ
 اونٹ پناہ جسم رکھ کر غار میں رہتا ہوں اور وہیں ہار ہوں جو وہ ہوں کے گرد
 لگائی جاتی ہے۔ اے گروہ قریش! ایک امیر میں ہے جو اور ایک آپ میں سے۔
 اس پر خوب غل بھا اور آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ میں جھلا کر ڈھلنے لگا
 پس میں نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے پس انہوں نے ہاتھ بڑھایا
 تو میں ان سے بیعت کر لی اور مجاہدین نے ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے
 بھی ان سے بیعت کر لی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ کی جانب تھے! ان میں
 ایک شخص نے کہا کہ آپ حضرت نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا پس کہا
 کہ ان کا خون اللہ تعالیٰ نے کیا ہوگا۔ پھر عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت
 حضرت ابو بکر کی بیعت زیادہ ضروری ہمارے سامنے اور کوئی بات نہ تھی پھر تھا کہ
 کہ مبادا ہم لوگوں جدا ہو کر وہ چاہیں، ہو سکتا ہے کہ اہل انہوں بیعت نہ کی
 ہوا اور ہمارے بعد ہونے میں سے کسی دینی بیعت کر میں پس یہی ہوتا کہ ہم اپنی مرضی
 کے خلاف اس بیعت کرنے یا ان کی مخالفت کرنے اور اس طرح فساد برپا ہو جاتا
 پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی دینی سے بیعت کئے اس کی پیروی نہ کرنا

اَبُو بَكْرٍ وَكُنْتُ اُدَارِي وَمِنْهُ بَعْضُ الْحَيَاةِ فَلَمَّا ارْتَدْتُ
 اَنْ اَتَكَلِّمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَلَيَّ بِسْمِكَ فَكَيْفَ هُنْتُ اَنْ
 اُعْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ اَحْلَمُ مِنِّي وَاَوْفَرُ وَلِلَّهِ
 مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ اَعْجَبْتَنِي فِي تَذْوِيرِي اِلَّا قَالَ فِي
 تَبْدِيلِهَا بِمِثْلِهَا اَوْ اَفْضَلُ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَخَالَ
 مَا ذَكَرْتُمْ فَيَكْفُو مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتُمْ لَهُ اَهْلٌ، وَلَنْ
 يُعْرِفَ هَذَا اِلَّا مُرَدًّا لِهَذَا الَّذِي مِنْ قَوْلِي، هُنْتُ
 اَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَاَزَا وَاَقْدَرُ رَضِيْتُ لَكُمْ لِحَا
 هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايَعُوا اَبُو بَكْرٍ فَتَعَرَّفَ فَخَذَّ
 بِيَدِي وَبِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ
 بَيْنَنَا، فَلَمَّا اَسْرَهَ مِثَاقًا لَهَا كَانَ
 وَاللَّهِ اَنْ اُقَدَّمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي لَا يَغِيْرُ بِي ذَلِكُ
 مِنْ اَيْشٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَا مَرَعَى كَوْمٍ فِيهِمْ
 اَبُو بَكْرٍ اَللَّهِمَّ اِلَّا اَنْ تَسْؤَلَ اِلَى نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ
 سَعْدًا اَلْاَجْدَهَ الْاَنْ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
 اَنَا جَدُّ لَيْدَا الْمَيْحِيكِيِّ، وَعَدَّ يَوْمًا الْمَرْجَبُ مِثًا
 اَمِيْرًا فَمِنْكُمْ اَمِيْرًا مَعَشَرًا هَمَّ نَبِيٌّ، كَلَّمَ اللّٰهَ
 وَارْتَلَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الْاِدْخَالِ
 فَقُلْتُ اَسْطُ يَدَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَاكَ فَبَايَعْتَنِي
 وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعْتَهُ الْاَنْصَارُ، وَتَرَدُّنَا
 عَلَيَّ سَعْدًا بْنِ عْبَادَةَ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ
 سَعْدًا بْنِ عْبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا بْنِ عْبَادَةَ
 قَالَ عُمَرُ وَاَنَا وَاللّٰهُ مَا فَجِدْنَا فَيَمَا حَضَرْنَا مِنْ
 اَمْرٍ اَقْوَمِي مِنْ مَبَايَعَتِي اَبِي بَكْرٍ، خَشِينَا اِنْ فَارَقْنَا
 الْقُوَّةَ وَلَمْ تَكُنْ مَبِيْعَةً اَنْ يَبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ
 بَعْدَنَا، فَمَا مَبَايَعْتَهُمْ عَلَيَّ مَا لَا تَرْضَى وَاِمَّا
 تُخَالِفْتُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادًا، فَمَنْ بَايَعَنَا رَجُلًا عَلَيَّ غَيْرَ
 مَشُوْرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يَمَّا بَعْرُهُ وَوَلَا اَلَّذِي
 بَايَعَهُ تَخِيْرًا اَنْ يَقْتُلَا

sunnahschool.blogspot.com

غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو درے لگائے جائیں اور جلاوطن کئے جائیں۔

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو ان میں سے ہر ایک کو تو کیڑے لگاؤ اور ہمیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گزہ حاضر ہو۔ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک الی عورت اور بدکار عورت نکاح نہ کرے مگر بدکار یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (سورہ النور آیت ۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ رافۃ کا حکم حد قائم کرنے میں ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلاوطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔

اہل معاصی اور محنتوں کو گھر سے نکال دینا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان محنتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد جو کر عورتوں کی مشابہت کرے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

امام کے سوا جو اس کی عدم موجودگی میں حد قائم

بَابُ الْبُكَرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُغْفَيَانِ الرَّائِيَةَ وَالزَّانِي فَاَجْلَدُوا اَكْلًا وَاَجِدِ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا اِنَّهُ فِي دِينِ اللَّهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الرَّانِي لَا يَنْكُرُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكُرُهَا إِلَّا رَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمَةُ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَافِعًا إِقَامَةُ الْحُدُودِ۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَجْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ نَفَى وَلَمْ يَحْصَنْ جَلْدًا مِائَةً وَتَغْرِيْبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَبٌ. ثُمَّ لَمْ تَزَلْ يَلِكُ السَّنَةَ.

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ نَفَى وَلَمْ يَحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَيْهِ.

بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَدَّنِينَ۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَدَّنِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا نَادِ الْأَخْرَجِ فَلَانٌ.

بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ

میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی
فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کر
تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے
فروخت کر دو، اگر چہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی سہی۔
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپسے تیسری
بار ایسا فرمایا یا چوتھی مرتبہ۔

لوٹدی اگر زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور
پہ جلا وطن کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوٹدی زنا کرے اور اس
کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت
نہ کرو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو
پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو، اگر چہ
بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔ اسی طرح
اسماعیل بن امیہ۔ سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ذمیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام
کے روبرو پیش کرنا ہے۔

شیبانی نے حضرت عبد شری بن ابی اوفی سے سنا کہ نے بارے
میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنا کر لیا ہے میں نے پوچھا کہ کیا سورہ النور کے نزل سے پہلے
یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ اسی طرح علی بن
مسیر اور خالد بن عبد اللہ اور حارث بن عبد ربیع بن عبد
نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے۔ بعض حضرات نے سورہ
النور کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔
نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ کچھ
یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور
انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے

سَنَئِبٍ هُنَّ يَرْتَدُّنَّ زَيْنًا بَيْنَ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَن
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ نِسْأَةَ
إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَإِنِ إِذَا زَنَتْ نَاجِلِدُوهَا
بَشَةً إِن زَنَتْ نَاجِلِدُوهَا وَهَذَا شَعْرَانِ زَنَتْ ذَا جِلْدُوهَا
شَعْرًا بَعُوهَا وَكَوَيْضِيْنِيْرٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ لَا أَدْرِي
بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

بَابُ لَا يَتْرَبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ
وَلَا تُنْطَلِ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدُوهَا ذَا
يَتْرَبُ، ثُمَّ إِن زَنَتْ فَلْيَجْلِدُوهَا وَلَا يَتْرَبُ شَعْرًا
إِن زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَلْيَبْعُوهَا وَكَوَيْضِيْلٍ مِّنْ شَعْبٍ
تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِخْصَاءِهِمْ
إِذَا زَنُوا وَسُفْعُوهُ إِلَى الْأَمَامِ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ سَيِّدَ اللَّهِ
أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ، رَحِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقْبِلِ التَّوْبَةَ أَمْ بَعْدَ؟ قَالَ لَا أَدْرِي
تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ سَهْبٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَآخَرُونَ
وَعَبِيدَةُ بْنُ حَمِيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
أَمَّا بَعْدُ وَأَوَّلُ أَحَدِهِ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عِيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَبًّا لَّهُمْ وَأَمْرًا

sunnahschool.blogspot.com

ہا سے میں تو ریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اسے ذیل کرتے اور گول سے مانتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ تو ریت کے کرتے اور اسے کھول دیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے کہ لے محمد! اپنے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھک جاتا تھا۔

جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس حلیہ یافت کرنے کے لئے کسی آدمی کو بھیج سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد کا بیان ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئے ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے نہ ہارہ پھلا رہتا تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک نونڈی اس کے ذریعہ خریدی۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کی سزا تو گولے در ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہے اس بات کی جس قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا تمہاری بکریاں اور نونڈی ایسی ہی جائیگی اور تمہارے بیٹے کو سنگسار کرنے والے جانیر گوارا ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور حضرت انس اسلمی کو حکم فرمایا

زَيْبًا، فَقَالَ نَهْمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجْعُدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ، فَقَالَتُوا نَفْسُهُمْ، وَلَا يَجْعُدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لَدَائِبِكُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَا تَرَوْنَ التَّوْرَةَ فَتَشْرَوْهَا فَوَضَعُوا أَحَدَهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: اذْغُرْ يَدَكَ فَرَدَّهَا فَمَا ذَا فِيهَا؟ آيَةُ الرَّجْمِ. قَالَوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فَبِهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمًا، قَرَأَتْ الرَّجُلُ يُخْرِجُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقْتُلُ الْحَبَاةَ.

بَابُ ۹۸۷ إِذَا رُمِيَ امْرَأَةٌ أَوْ امْرَأَتَانِ بِالزَّيْنَاءِ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسَّ إِلَيْهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شَرَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا رُمِيَ بِنِجَالٍ أَنْهَا خَبْرًا أَنْ يَمْلِكُوا اخْتِصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمَّا أَقْبَضَ بَيْنَنَا بَيْتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْأَشْرَدُ هُوَ أَفْقَرُ لِمَا أَجَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْبَضَ بَيْنَنَا بَيْتَابِ اللَّهِ وَتَمَكَّنَ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَمِنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا قَالَ مَالِكُ وَالْأَسِيفُ الْأَجْبُرُ حُرْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَانْتَبَرْتُ لِي أَنْ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَانْتَدَيْتُ مِنْهُ مِمَّا تَمَثَّرَ وَبِحَجَارِيَةِ تِي نَحْرِي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَجْرُوا فِي أَنْ مَا سَأَلْتُ ابْنِي مَبْدُ مَا تَنِي وَتَحْرِيْبُ عَامِرٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضِيْنَ بَيْنَكُمْ بَيْتَابِ

کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے، اگر نہ مانے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن پر رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک یا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوک میں مکتے مارے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آیت نازل فرمائی۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر نے اور انہوں نے مجھ سے گھونٹے مانے اور فرمایا کہ تو نے ہار کے باعث لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ کے آرام کے باعث یہ مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے۔

حضرت غیر سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی ڈھار سے اسے ختم کر کے دم لوں جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

اللّٰهُ اَعَاظُكُمْ وَجَارِبُكُمْ فَارِيبُكُمْ فَرَدَّ عَلَيْكَ وَجَلَدًا
اِنَّهُ يَمَاتُ ذَقَرَبَهُ عَامًا وَاَمْرًا نَيْسًا اَلصَّلٰوِي
اَنْ يَّاتِي اِمْرًا اَلَا اَلْاٰخِرُ فَاِنْ اِعْتَرَفْتَ فَاَنْجُمَهَا
فَاَعْتَرَفْتَ فَرَجَمَهَا

باب ۹۸۸ من اذب اهلہ او غیرہ دون
السُّلْطَانِ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ
يَمْرَبِيْنَ يَدِيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبَى فَاَقْلِبْهُ
وَقَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَا لِيْكَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضَعُ رَأْسَهُ عَلَيَّ فَحَدَّثَنِي
فَقَالَ: حَسَبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَيَّ مَا يَدْعَاؤُنِيَّ وَجَعَلُ يَطْعُنُ
بِيَدِيْهِ فِيْ خِيَاصِيَّيَّ وَيُبْنِعُنِيَّ مِنَ التَّحَوُّلِ اِلَّا
مَكَانَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ اٰيَةً النَّبِيِّمُ

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ اَنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ
فَلَكَّرَنِيْ لَكْرَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: حَسَبْتَ النَّاسَ
فِيْ قِلَادَةِ نَبِيِّ الْمَرْوَةِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اُدْجِحَنِيْ قَهْوَةٌ

باب ۹۸۹ من رآي مع امرأته رجلاً
فقتله

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ تَوَاتُرِ كَاتِبِ الْمُعَيَّرَةِ عَنِ
الْمُعَيَّرِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا

پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حارث کہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔
تعریض کے بارے میں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ بنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا: کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔
تعریض اور ادب کے لئے کتنی مترا ہے۔

سیمان بن یسار نے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے مارے جائیں یا سوا گئے اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے۔

عبد الرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

بکیر کا بیان ہے کہ میں سیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبد الرحمن بن جابر آگئے۔ پس انہوں نے سیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سیمان بن یسار نے ہمارے

مَعَ أَمْرَاتِي لَصُرِّيَتْ بِالشَّيْبِ غَيْرِ مُصْفَحٍ، فَبَدَّلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ مِنِّي عَيْرَةً سَعْدًا لَأَنَا غَيْرُ مَيْمَنَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَقَرِّي.

باب ۹۹ مَلَجَاءِ فِي التَّعْرِیْضِ

۱۷۴۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْرَاتِي وَوَلَدَتِ عَلَمًا مَاسُودًا، فَقَالَ: هَذَا لَكَ مِنْ إِبِلٍ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَا أَوْلَاهَا؟ قَالَ خَيْرٌ قَالَ هَذَا فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ، قَالَ: لَعَنَ قَالَ، فَإِنِّي كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَنَا أَعْمَقُ نَزْعَةً، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنُكَ هَذَا نَزْعَةً عَيْرِيٌّ.

باب ۹۹ كَمَّ التَّعْرِیْزُ وَالْأَدَبُ

۱۷۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِكْرَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ مَا عَجَّلَهُ كَوْنٌ عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّ اللَّهِ.

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا قُضَيْلُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمِعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَقُوبَةَ قَوْقٍ عَشْرَ ضَرْبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّ اللَّهِ.

۱۷۴۶ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَأَنَّ بَكْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ بَيْتَهُمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ

جاناب متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی جلدی جن بن جابر نے ادا نہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو اس لئے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے وصال کے وقت سے منع فرمایا ہے مسلمانوں میں سے کچھ حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کے وقت سے منع فرماتے ہیں اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اس پر بھی جب بعض لوگ وصال کے وقتوں سے باز نہ آئے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک روز اور ملا، پھر چاند نظر آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کہنے ہی دن ملاتا جاتا۔ ان کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ نے یہ تمہارا فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ نیز عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب سعید، حضرت ابو ہریرہ نبی کریم سے اس کی روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس کی جگہ پر بغیر ماپ تول کے فروخت کر دیتے۔ لہذا وہ اسے ان کے ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے میں اپنی ذات کا کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو تکلیف دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرمتوں

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سَيْدِمَانُ بْنُ يَسَّافٍ أَنَّهُ قَبِلَ عَلِيًّا سَلِيمَانَ بْنَ يَسَّافٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدِّ اللَّهِ

۱۷۴۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلْمَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ لَهُ يَجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ أَتَيْتُ مِثْلِي رَأَيْتُ أَبِي تَطْعَمُنِي رَقِيٍّ وَيَسْقِيَنِي فَلَمَّا أَبَوَانِ يَتَنَفَّوْنَ عَنِ الْوَصَالِ وَأَصْلًا بِهِنَّ يَوْمًا خُفِّيَتْ يَوْمَهُ، ثُمَّ أَوْدَاهُ الْهَلَالُ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لِدُنُوكُمْ كَالْمُسْرِكِ بِرَهْمٍ حِينَ أَبَوَانِ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۴۸ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْرَضٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ وَابِئْرَ بُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَأُوا أَنْ يَدْبَحُوهُ فِي مَكَلَرِهِمْ حَتَّى يُؤَدُّهُ الْخَارِجُ بِالرِّهْمِ

۱۷۴۹ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ائْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي

کو پایاں کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتقام لیتے تھے جس نے بغیر ثبوت کے بیجا کی اور آلودگی کا مظاہرہ کیا اور نہمت لگائی۔

حضرت سہل بن سعد نے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا۔ اس وقت ہمیری عمر پندرہ سال تھی اور ان کے درمیان جدائی کروائی گئی کیونکہ خاندان نے کہا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے نہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ بنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ بنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے نہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ بنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا تاہم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ عورت تو علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت قاسم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات کی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک آدمی آیا بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ حضرت قاسم نے کہا کہ انہیں برے بول کے باعث اس میں مبتلا کیا گیا ہے۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہم گئے اور اس شخص کے متعلق آپ کو بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ زرد رنگ، کم دشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ وہ شخص جس کے متعلق اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گدڑی رنگ کا، دلی پنڈولہ والا اور موٹا تازہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی کہ اے اللہ! حقیقت

الْبِخْرِيُّ تَذَرُكَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ بِهِ؛
بَابُ ۹۶۲ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّظْمَ
وَالتَّهْمَةَ يَغَابِرُ بَيْنَهُمَا

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادَةَ سَمِعَ ابْنَ دَالِ
الزُّهْرِيَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ
الْمُتَلَدِّعِيْنَ وَآبَانَ ابْنَ تَمَسِّ عَشْرَةَ، حَرَّقَ
بَيْتَهُمَا، فَقَالَ رَدُّ جُنْدَاكَ بَثَّ عَيْنِي أَنْ أَمْسَكَ دُرِّيًّا
قَالَ حَفْظْتُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ
كَذَا أَدْرَكَ زَأْفَهُوْ. وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَكَذَا
كَانَتْ رَحْمَةٌ فَهُوَ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَلَدْتُ
بِهِ بِلَدِّي بِيَكْرَةٍ

۱۷۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُقْبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ حَدَّثَنَا عَيْنُ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَدِّعِيْنَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا امْرَأَةً عَنْ
غَيْرِ بَيْتَةٍ؛ قَالَ لَا بِيَتِكَ امْرَأَةً أَعْدَيْتَ

۱۷۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ الثَّلَاثُ عُنْ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهِمُ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انصرفت وَأَتَاكَ
رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّه وَجَدَ مَعَهُ أَطْفَلَهُ
فَقَالَ عَصِيْبَةٌ مَا أَبْشُرُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَخَّرَ
بِالدُّرِيِّ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَةً وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ
مُصَفَّرًا أَقْلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ
الدُّرِيُّ ادَّعَى عَلَيْهِ امْرَأَةً وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِيهِ

کو دماغ فرمایا پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا
پھر جنا جس کو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کروایا۔
چنانچہ مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کیا یہی
عورت تھی جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت
کو کرتا، انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علی
الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

اور جو پارہ عورتوں کو طیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ
کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی
نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور
سنور جائیں تو بیشک مشرختی والامربان ہے (سورہ النور آیت ۵۱)
بیشک وہ جو طیب لگاتے ہیں انجان پارہ، ایمان والی عورتوں کو ان پر
لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے
(سورہ النور آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے
والی سات چیزوں سے بچو، عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم (وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
شرک، جادو، اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام
فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، بیہیم کا مال کھانا
میدان جہاد سے پیٹھ دکھا کر بھاگنا نیز پارہ، ایمان والی اور انجان
عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔
غلاموں پر تہمت لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
کہ میں نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس
نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے روز اسے

ادَمَ حَدًّا لَكُنِّيْرَ الْاَلْحَبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللهُ تَوْبَتَيْنِ قَوَضَعَتْ شَيْبَةً بِالرَّحْلِ
الَّذِي ذَكَرْنَا وَجِئَهَا اِنَّ وَجَدَا وَعِنْدَهَا فَلَاحِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ
لَا بِنِ عَتَابِيْنَ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ اَحَدًا بَغَيْرِ بَيْتِي
رَجَعْتُ هُنَا فَقَالَ لَدَيْكَ امْرَاةٌ كَانَتْ
تُظَاهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوَاءِ

باب ۹۹۳ رَفِي الْمُحْصَنَاتِ وَالَّذِينَ
يُؤْمِنُونَ بِالْمُحْصَنَاتِ يُكْفِّرُهُمْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ
لَا تَقْسُوا لِلرِّمَّةِ شَرَهَادَةً اَبَدًا وَاُولَئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ
ذَلِكَ وَاَصْلَحُوا فَاِنَّ اللهَ عَفُوٌّ رَحِيْمٌ اِنَّ
الَّذِينَ يَدْرُمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
لَعَنُوْا فِي الدُّنْيَا وَاْلْآخِرَةِ وَا لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
۱۷۵۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
حَدَّثَنَا اسْلِمَانُ عَنْ تُوْرِبْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِحْتَبِئْبُوا السَّبْعَ الْمُتَوَبِّعَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالتَّيْحُدُ
قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاكْلُ
الرِّبَا وَاكْلُ مَالِ اَيِّدِيْهِمُ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ التَّرْحَفِ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْتَبِعَاتِ الْغَافِلَاتِ

باب ۹۹۴ قَذْفُ الْعَبِيْدِ
۱۷۵۴ حَدَّثَنَا اسْمَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ فَضِيْلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَرْنَبٍ
لَعْنَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

کوڑے بگاڑے جائیں گے ماسوائے اس کے کہ وہ کھنے کے مطابق ہو۔

کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر حد قائم کر دے۔

اور حضرت عمر نے ایسا کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور نہد بن خالد جہنی دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہماری زمین اشتر کی کتاب کے موافق فیصدہ قرار دیجئے فریق ثانی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ بھڑا رہتا تھا کہ اس نے صبح کھاوا قحی ہمارے درمیان اشتر کی کتاب کے مطابق فیصدہ قرار دے دو اور رسول اللہ اچھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ میان کر دو وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے بھرنے دردی کرتا تھا میں اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک گھام اس کا قدیم دیبا پھر میں نے سلم فانی نے مرغل سے اس باغے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ تیرے بیٹے کے ستو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس آیت کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اشتر کی کتاب کے مطابق فیصدہ کروں گا۔ ستو بکریاں اور خادم نہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کے ستو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور انیس اشتر اس عورت سے دریافت کرنا، اگر وہ اعتراف جرم کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ پس اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

خون بہا کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر امر بان نہایت جرم کرنے والا ہے جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

حضرت عبدالرحمن سے یہ بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا لٹنا سب سے

قَدَفَتْ مَمْلُوكَةٌ وَهُوَ تَرِيٌّ مِمَّا قَالَ جُلِدًا يَوْمَ
الْيَوْمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

باب ۹۹۵ اهل يا مرام امام رجلا فيضرب
الحدا غابا عنه، وقد فعله عمر

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ الشَّهِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ يُدْرِي خَالِدَ الْجُرَيْدِيِّ
قَالَ جَاءَ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ انْشُدْكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ
اللَّهِ فَعَامَ حَصْمَهُ دَكَانَ أَفْقَرِ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ
أَقْبَضَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْزَلَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ يَا
أَبِي كَانَ عَسِيْفًا فِي أَهْلِ هَذَا أَتَرَى يَا مَرَاتِهَا
خَافَتْ دَيْتُ مِنْهُ مِائَةَ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَرَأَيْتِ
سَأَلْتِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَلَا خُبْرَ دُونِي أَنْ
عَلَى ابْنِي جُلِدَ مِائَةً وَتَعْرِيبَ عَامٍ وَأَنْ عَلَى
أَمْرًا هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَيْمَانَةً وَالْحَاكِمُ
نَدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلِدَ مِائَةً وَتَعْرِيبَ عَامٍ
وَيَا أُتَيْسُ اغْدُ عَلَيَّ أَمْرًا هَذَا فَسَلَهَا فَاِنْ
اعْتَرَفَتْ فَأَذْجُمَهَا فَاَعْتَرَفَتْ فَجَمَعَهَا

کتاب اللیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
باب ۹۹۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مَتَعَمَّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شَرَّ حَبِيلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَلْبَسُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ بِذِي بَدَأَ وَهُوَ خَلْقَكَ، قَالَ تَدْعَأِي؟ قَالَ كُفْرَانُ نَفْسِكَ وَلَدَاكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ شَرَّ أَجْبَى؟ قَالَ شَرُّ أَنْ تَرَأِي بِحَبِيلَةٍ جَدْرِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصَدَّقْ بِهَا وَالَّذِينَ لَا يَتَدَعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الْأَيَّامَ

۱۴۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ سَعِيدٍ بْنَ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي نَفْسِهِ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِيبْ دَمًا حَرَامًا

۱۴۵۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا خَيْرَ بِهَا لَنْ أَوْقَعُ نَفْسَهُ فِيمَا سَفَكَ الدَّمَ الْحَرَامَ بِغَيْرِ حِيلَةٍ

۱۴۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلَى مَا يَهْتَمُّ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْبٍ عَنِ الرَّهْدِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَرْبُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَلِيفِ بْنِ بَرِّهَةَ حَدَّثَنَا وَكَانَ شَرِيهًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتَ كَأْفًا فَاقْتُلْهُ فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَا يَشْجَرَةٌ

بڑا ہے؛ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے، عرض کی کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی، عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے چہرے کی پیوی کے ساتھ زنا کرے، پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں بلوغت اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرنے اور بدکاری نہیں کرنے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا سورہ الفرقان آیت ۶۸

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے یعنی آسانی سے عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہلاک کرنے والے امور میں سے جن میں پھنسنے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو۔ بغیر کسی جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے دوگوں کے درمیان جن امور کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

عطاء بن یزید نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت مفرد بن عمر کنذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو نبی زہرہ کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کا سر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے بڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آڑے کر کے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے

بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو، عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلے والی تمہاری جگہ پر ہوگا اور تم اس کی پیٹنے والی جگہ پر جو اس کی یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی دین اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے چھپاتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کرنے پھر تم اسے قتل کر دو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بچائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر تم کے ساتھ تو اسے بچا کر گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس جرم کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر پڑتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

محمد بن زید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو، یعنی مسلمان کو قتل کرنا کافروں جیسا کام ہے۔

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو فحاشی ہونے کے لئے کوہ (پھر فرمایا کہ) میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ، جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے

وَقَالَ اسْمَةُ لَنَدِيهِ اَقْتُلْتَهُ بَعْدَ اَنْ قَالَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلِيهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّمَا طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ حَتَّى دَعَفْتَهُ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعْتُمَا أَيْدِيَهُ؟ قَالَ لَا تَقْتُلِيهِ فَإِن قَتَلْتَهُ فَإِنَّ رَيْمَ نَزَلَتْكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَرَأَيْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَقُولُ الْبَقِيَّةُ قَالَ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُقَدَّادٍ إِذَا كَانَ نَجَلٌ مُؤْمِنٌ يُحِبِّي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاطْفِرْ إِيمَانَهُ فَتَقْتُلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُحِبِّي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ.

باب ۹۹ قول الله تعالى ومن احياها قال ابن عباس من حرّم قتلها الا يحق حياي الناس منه جميعاً.

۱۷۶۱ حَدَّثَنَا كَيْسَبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّاحِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا نَفْسًا إِلَّا كَانَتْ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَوْلَ كَيْسَبَةَ

۱۷۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَيْفَ تَرْتَضِرُونَ بَعْضُكُمْ بِرِجَابٍ بَعْضٍ.

۱۷۶۳ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَدْرِكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُزَيْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِدِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَيْفَ تَرْتَضِرُونَ

sunnahschool.blogspot.com

رہا تھا فرمایا، کیا تم نے اسے لدا لیا؟ اللہ مکنے کے بعد قتل کر دیا؟ ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار حجہ سے ہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

صناجی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چھری نہ کریں، نہ نا نہ کریں، اس جان کو قتل نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، لوٹ مار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں، اگر ایسا کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر (کسی مسلمان پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اہم حسن بصری کا بیان ہے حضرت اصعب بن لیس نے فرمایا کہ میں اس آدمی (حضرت علی) کی مدد کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کرنے کے لئے فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا وہ بھی تو اپنے دم مقابل کو قتل کر دینے کا خواہش مند تھا۔
قصا ص فرض ہے۔

ارشاد دربانی ہے جسے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مائے جہنم ان کے خون کا بدلہ لو! آرزو کے بدلے آرزو اور غلام

بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ فَمَا زِلَ يَكْرِهُهَا عَلَى حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْمُتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۱۷۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّبَّاحِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ مِنْ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَايَعْنَا عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِيقَ وَلَا نَذْنِي وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تَنْتَهَبَ وَلَا نَعْصِي بِالْجَنَّةِ إِنْ كُنَّا ذَلِكُمْ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ.

۱۷۶۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْكَلْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَنْ حَمَلَ عَلَيَّ السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ذَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ الْكَلْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْيَدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُوسُفُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْبَثِيِّ بْنِ قَلْبَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ أَرْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ سَيْفِيهِمَا خَالِئًا بِلِئَامِ الْمَقْتُولِ فِي النَّارِ مَلَكَتْ يَأْسُؤُنَ اللَّهُ هَذَا الْعَائِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

۱۷۷۰ - قَالَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلْحَدُ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى مَنْ

کے بدلے غلام اور غور کے بدلے عورت۔ تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہوا اور اچھی طرح آوا۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کے لئے دردناک عذاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت اقرار کرنے تک قائل سے سوال کرنا اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے ایک رطل کا سرد و پتھر لوہے کے درمیان رکھ کر کھیل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کر لیا پس اس کا سر بھی تاجر سے بچل دیا گیا۔

جب کسی کو پتھر یا لاکھی سے قتل کیا گیا ہو۔

مشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جد ماجد حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک رطلی مدینہ منورہ میں زیور پہن کر باہر نکلی تو کسی یہودی نے اسے پتھر مارا پس رطلی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس کے بعد زندگی کی ابھی رتق باقی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سراٹھایا پھر اس سے دوبارہ پوچھا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سراٹھا کر انکار کیا تیسری مرتبہ اس کا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بلا کر لایا گیا۔ چنانچہ دو پتھر لوہے کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

قصاص کا قرآنی ضابطہ

ارتداد ربانی ہے۔ کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانے کے بدلے دانہ اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو لوہے کی خوشی سے بدلہ کروا سے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے لئے ہونے کے مطابق حکم

عُنِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَأَتْبَاعَهُ بِالْمَحْرُوفِ
فَإِذَا آتَى إِلَيْهِ بِأَخِيَانِ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَبِّكَ
وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ عَدُوٌّ
إِلَيْهِمْ.

۶۸۹ سَوَالِ الْقَائِلِ حَتَّىٰ يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ
فِي الْحُدُودِ.

۱۴۰۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مِنْ مَن مَّنْ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ عَثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ
فَقَبِلَ بِهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا الْفُلَانُ أَوْ فُلَانٌ
حَتَّىٰ سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَتَىٰ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَمَّ يَذُلُّ بِهِ حَتَّىٰ أَقْرَبَهُ فَرَضَّ رَأْسَهُ
بِالْحِجَارَةِ.

بَابُ إِذَا قُتِلَ بِحِجْرٍ أَوْ بَعْضِهَا

۱۴۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ اللَّهَ ابْنَ
إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ
عَنْ جَمَاهُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْ جَارِيَةٌ
عَلَيْهَا أَوْ ضَارِحٌ بِالْمَيْمَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ
بِحَجْرٍ قَالَ فَبَدَّهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِهَارِ مَقِيٍّ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا
قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا لِي
الْقَالِشِيَّةُ فُلَانٌ قَتَلَكَ وَخَفَضَتْ رَأْسَهَا دَاعَاً بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجْرَيْنِ.

بَابُ الْقَوْلِ بِاللَّهِ تَعَالَىٰ، أَلَّا تَلْفَسَ
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنِ وَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ
وَالْأُذُنِ بِالْأُذُنِ وَالسِّتْرِ بِالسِّتْرِ وَالْحُرِّ
بِقِصَاصٍ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَقَارِئِهِ
مَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا۔ اس کو اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا نشانہ توڑا جائے، درخت نہ تراشا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر لیلان کرنے کے لئے اور جس آدمی قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہائے یا قصاص پس من والہ میں سے ایک آدمی گھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ بائیں کھڑے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لئے کھڑے دو پھر قریش سے ایک آدمی گھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخرکی اجازت دے دیجئے کیونکہ ہم اسے گھڑل در قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اذخرکی اجازت ہے۔ عبید اللہ نے شیمان سے القیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے ابونعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے۔ عبید اللہ نے کہا اَنَّ یَقَادُ كَے بعد اهل القیتل کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا: فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ سورہ البقرہ آیت ۱۷۸: ابن عباس کا قول ہے کہ العنصر سے مراد قتل غلام بھی میت کا قبول کر لینا ہے فاتباع بالمعروف سے مراد ہے کہ تمہارا بھلائی کے ساتھ ہو اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔ جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا، مسلمان کھلا کر جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

تَبِيٍّ وَلَا تَحِلُّ لِأَحِبِّ بَعْدِي، إِلَّا وَإِنَّمَا أُجِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَا، إِلَّا وَإِنَّمَا سَاعَةٌ هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُحْتَلَى شَوْكُهُ وَلَا يُعَصَّدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا إِلَّا مَنِشِدًا، وَمَنْ قُتِلَ لَمْ يَقْتُلْ فَهُوَ بِغَيْرِ النَّظَرِ مِنْ إِمَّا يُؤَدَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُعَالِ لَنَا أَبُو شَاهٍ فَقَالَ: كَتَبَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَبْرَأْ لِي مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَتَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِلَادُ حَرَامٌ فَكَيْفَ تَجْعَلُهُ فِي بِيوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِدْخِرَ وَتَابِعَهُ عُبَيْدٌ، أَنَّهُ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْقَيْلِ قَالَ يَعْصِمُهُمْ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْقَتَنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يَقَادَ أَهْلُ الْقَيْلِ

۱۷۵، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَيْتِي اسْدَائِيلُ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ لِي هَذِهِ الْأُمَّةُ كَتَبَ عَلَيْكُمْ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ إِلَى آخِرِ الدِّيَّةِ فَمَنْ عَفَى لَمْ مِنْ أَحْيَاهُ شَيْءٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَلْحَقُوا أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةُ فِي الْعَمْدِ قَالَ فَاتَّبَعُوا بِالْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدَى بِالْأَخِيَانِ

بِأَنَّ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ يَغْدِرُ حَقِّ ۱۷۶، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْأَحْبَرِيُّ شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ مَثَلَاتُ مُلُودٍ فِي الْحَرَمِ يَوْمَبْتَعِ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً

کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

قتلِ خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی — عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ احد کے روز اسیس لوگوں (مسلمانوں) میں چلایا کہ پھیلوں کو سنبھالو، پس لنگے پھیلوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ حضرت حدیفہ بیکار رہے تھے کہ یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حدیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی، مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور مسلمانوں کو نہیں چیتا کہ مسلمان کا خون کسے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کسے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، پھر وہ اگر اس قوم سے ہو جو ہماری دشمن ہے اور جو مسلمان ہے تو ہر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بنا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا، حسن کا ہاتھ پونچھ وہ نکالتا رہو، زمین کے پتھر رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

جب ایک باقر قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔

تساؤ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک بیٹوی نے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک بڑکی کا سر کھنچ لیا جب اس بڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کیس نے کیا کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اسی بیٹوی کا نام لیا گیا تو اس سر سے اثبات کا اشارہ کر دیا پس اس بیٹوی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف

الْحَاہِبِيَّةِ، وَمَطْلَبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَتِّهِ
لِيُكْفَرَ بِقَدَمِهِ.

بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَا بَعْدَ الْمَوْتِ

۱۴۷۷ | حَدَّثَنَا قُرْدُؤُهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ مَسْرُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هُذَيْمِ بْنِ الْمُشَرِّفِ كُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُرَيْبَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَدَرَ ابْنِ بَلِيْسٍ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الثَّاسِ يَأْبَى بَادَ اللَّهُ أَحْرَاكُهُ فَرَحَدَتْ أَوْلَاهُ عَلَى أَحْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حَدِيفَةُ ابْنِ أَبِي قَتْلُوهُ، فَقَالَ حَدِيفَةُ عَفَرَ اللَّهُ نَكْمًا، قَالَ وَقَدْ كَانَ إِتْمَدَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاؤًا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاؤًا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَدَنِكُمْ وَيَلِينُكُمْ مِيثَاقًا فَيُنَادِيَنَّ بِأَنْ يَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَيَصِيًا مِنْهُ فَرِيضَةٌ مُكْتَابَةٌ مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

بَابُ إِذَا قُتِلَ بِالسَّلَامِ مَرَّةً قَتَلَ بِهِ

۱۴۷۸ | حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اسْحَانَ أَخْبَرَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضِيَ رَأْسًا جَارِيَةً بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفْطَلَانٌ أَفْطَلَانٌ حَتَّى سَبَّحْتَ إِلَهُ يَهُودِيٍّ فَأَوْدَعَتْ بِرَأْسِهَا

sunnahschool.blogspot.com

کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہ نبی کا سر بھی پتھر سے کھیل دیا گیا۔ تمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتا۔

تسادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جانے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں یا زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبدالعزیز، اہل اہم صحیحی اور ابو الزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک دی کو زخمی کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرض کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دو آبی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ نہ ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مرہض کو دو آبی سے کراہت ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دو آبی ڈالی جائے سوئے حضرت عباس کے کہو کہ اس وقت وہ تم میں موجود ہے جو اپنا حق خود چھل کے ہے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

فَإِنِّي بِاللَّهِ لَأُبْرِيءُ فَإِذَا عَرَفْتِ فَأَمَرِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ نَاسَهُ بِالْحَبِيبَةِ وَوَقَّتَا قَالَتْ هَذَا مِنْ بَحْدَرَيْنِ.

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسَبِيِّ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَاحٍ كُفَّاهَا.

بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ كَمَا نَكَرَ عَنْ سَمُرَةَ نَقَادُ الْمَرْأَةِ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَادُوْنَهَا مِنَ الْجَرَاحِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ أَبِي هَانٍ وَأَبُو الزَّيْنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُنْتِ الرَّبِيعِ النَّسَائِيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصُ.

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي مَرْضِيهِ يَكْتُمُ لَأَقْتُلُوْنِي، فَعَلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرْبُوطِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَتَانِي قَالَ: لَا يَبْقَى أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا لَدَى غَيْرِ الْجَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْرَهُدَاكُمْ.

بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَرَ مِنْ السُّلْطَانِ

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْنَادِ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَرْوَى بِحَوْلِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ

گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت طلب نہ کی ہو، پھر تو اسے پتھر مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اور کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

یحییٰ نے عید سے روایت کی ہے کہ ایک دمی نے نبی کریم کے کاشانہ اور میں جی انکا تو اپنے اسے مارنے کے لئے پتھر کا پھل اٹھایا۔ میں دیکھی انے ان دھیرا سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے۔

جب کوئی ہجوم میں مرتد یا قتل کر دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جب عذراہ احد میں مشرکوں کو شکست ہو گئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اٹھکے اور بچھلے آپس میں ٹکرائے۔ پھر حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے دلورہ جدی نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں یہ تو والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کسی نے ان کی نہ سنی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ ان شراب لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس کی روایت نہیں ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھالینے دیجئے۔ پس اسی رات کی صبح کو یہ موت کی آغوش میں چلے گئے پس لوگوں نے کہا کہ اس کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے۔ جب میں اس لوٹا تو لوگ ہی بائیں کر رہے تھے کہ عاتر کے گل ضائع ہو گئے ہیں پس نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

وَبِأَسْنَادِهِ تَوَاطَلَمَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَكَوَسَّ أَذَنَهُ لَهْ خَدَّكَ بِحَصَاةٍ فَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ -

۱۷۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَمَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مَشَقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ بِذَلِكَ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ -

بَابُ إِذَا مَاتَ فِي الزَّحَامِ أَوْ قَبِلَ

۱۷۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَلَّى ابْلِيسُ أُمَّيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمُ فَرَجَبْتُ أَدْلَاهُمْ فَأَجَلَدَاتُ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَفَنظَرَ حَذِيفَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَيْدِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أُمَّيْ عِبَادَ اللَّهِ أُمَّيْ بِنِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَحْتَجِدُ وَأَحْتِي قَتَلُوهُ قَالَ حَذِيفَةُ عَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَاتَلَ عُرْوَةَ فَمَا ذَا التَّيِّ فِي حَذِيفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ -

بَابُ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَاً فَلَا دِيَّةَ لَهُ

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا الْمُكَلَّبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ قَالَ أَخْرَجَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرٌ مِنْ هَدْيِكَ إِنَّكَ فَحْدُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ الشَّائِئِ: فَالْوَاعِمْ لِقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أُمَّتَيْتَابٍ: فَأَصِيبَ صَبِيحَةً لَيْلَتِهِمْ فَقَالَ انْقَرَضَ حَيْطُ عَمَلِهِ قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعَتْ دَهْرٌ حَتَّى حَذَفُونَ أَنْ عَامِرًا حَيْطُ عَمَلِهِ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عام کراہتیں ہونگے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا اس کے لئے تو درگناہ ہے وہ توشتت کرنے والا ہے۔ اس کے قتل سے بترکس کی موت ہے جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

زرارہ بن ادنیٰ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا دوسرے نے اس کے منہ سے پانا ہاتھ کھینچ لیا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم کی بارگاہ میں لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو ازموں کی طرح کاٹتے ہو لہذا تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لئے نکلا تھا کہ ایک آدمی نے دانتوں کا ٹکڑا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

دانت کے بدلے دانت۔

جمیل نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک رولہ کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو آپ کے قصاص کا حکم فرمایا۔

انگلیوں کی دیت

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

محمد بن یسار، ابن ابوعدی، شمس، قتادہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند سنا ہے۔

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

فَعَلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي ذَرْفَى زَعَمُوا أَنْ عَاوِرًا حَيْطُ عَمَلَةٍ، فَقَالَ: كَذَابٌ مَنْ قَالَ لَهَا إِنَّ لَهُ زَكَاةً بَيْنَ أَشْتَيْنِ إِنَّهُ لِحَاهِدًا مَجَاهِدًا وَأَخَى قَتْلِ بِيَدَيْهِ عَلَيْهِ.

بَاب ۱۱۳۵ إِذَا عَصَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ تَنَائِيَاهُ ۱۴۸۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِصْبِينَ أَنَّ رَجُلًا عَصَّ يَدَ رَجُلٍ فَذَرَعَهُ يَدًا مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ تَنَائِيَاهُ، فَاحْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَعْضُ أَحَدِكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَحْضُلُ الْفَحْلُ لَا دِيَّةَ لَكَ.

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي فِي غَزْوَةٍ فَعَصَّ رَجُلٌ فَأَنْزَعُ يَدَيْتَهُ كَمَا يَهْلِكُ الْإِنْبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَاب ۱۱۳۶ السِّنُّ بِالسِّنِّ

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا الْأَصْبَارِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي لَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَّرَتْ تَنَائِيَتَهَا يَا كُفْرًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَاب ۱۱۳۷ دِيَّةُ الْأَصَابِعِ

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذِهِ وَهَذِهِ بِيَدَايَ يَعْجَبِي الْخَيْصَرُ وَالْإِبْهَامُ.

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

بَاب ۱۱۳۸ إِذَا صَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

sunnahschool.blogspot.com

سختے پہلے یا قصاص لیا جائے گا یا طرف نے شبی سے ڈر
 آدمیوں کے بارے میں نقل کیا کہ ایک نے دوسرے آدمی کے خلاف چوری
 کرنے کی گواہی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ ایک
 آدمی کو لے کر آیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی چنانچہ آپ نے
 ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کو دیت دلوانی نیز
 فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں
 کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ تاہم نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے
 کہ ایک سڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر نے فرمایا۔
 اگر صنعا کے تمام باشندے مجھی میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل
 کر دیتا۔ مزیر بن حکیم نے اپنے والد ماجد روایت کی ہے کہ چار آدمیوں
 نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے ہی فرمایا۔ حضرت ابو بکر
 ابن امیر و حضرت علی اور حضرت سید بن مقرن نے طہانچہ کا قصاص لویا
 اور حضرت عمر نے کوڑا مارنے کا قصاص لویا اور حضرت علی نے تین کوڑوں
 کا قصاص لویا اور قاضی شریح نے کوڑوں اور نوچنے کا قصاص لویا۔

هَلْ يَعْاقَبُ أَوْ يَفْتَنُ مِنْكُمْ كَيْفَ هُمْ، وَقَالَ مَعْرُوفٌ
 عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ سَمِعَا لِدَا عَلِيٍّ رَجُلًا أَتَى
 سَرَقًا فَفَطَعَهُ عَلِيٌّ فَمُتَّحَجًّا بِأَيْخَرٍ وَفِي الْأَخْطَانَا
 فَابْتُلَّ شَهَادَتُهُمَا وَأُخِذَ بِدِيَارِ الْأَقْلِ، وَقَالَ
 لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ تَعْمَدُونَ لَفَطَخْتُكُمْ. وَقَالَ لِي
 ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلَامًا قَتَلَ
 غَيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اسْتَرَكَ فِيهَا أَهْلٌ صَنَعَاءُ
 لَقَتَلْتَهُمْ، وَقَالَ مُعِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
 أَرْبَعَةَ قَتَلُوا صَيْدِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَتَادَ
 أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ قَسْوَيْدَ ابْنِ مَعْرُوفٍ
 مِنْ لَطْمَةٍ. وَأَتَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدَّيَّةِ
 وَأَتَادَ عَلِيٌّ مِنْ كَلْبَةٍ أَسْوَأَ مِنْهَا وَأَقْتَصَرَ شَدِيدٌ
 مِنْ سَوْطِ ذَمْحُوشٍ.

۱۷۹۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 سَقِيَّانٍ حَدَّثَنَا هُرَيْسُ بْنُ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ
 اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَالِيَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْحَلَةٍ وَجَعَلَ يُبَيِّرُ
 إِلَيْنَا كَالدَّوْنِيِّ، قَالَ فَقُلْنَا كَرِهِيَةُ الْمَرْفُوضِ بِالذَّوْنِيِّ
 فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أُنْهَكُمْ أَنْ تُلْدُوا دُونِي قَالَ قُلْنَا
 كَرِهِيَةُ بِالذَّوْنِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: لَا يَسْتَفِي مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدَدْنَا أَنَا أَنْظَرُ إِلَّا
 الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

بَابُ الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ
 بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 شَاهِدَاكَ أَوْ عَيْدِي. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ
 ثُمَّ يَقْدِرُهَا مَعَاوِيَةَ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 إِلَى عَبْدِ قَيْسِ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ
 فِي قِتْلِ وَجَدٍ عِنْدَ بَيْتِ مَنْ بَيَّوتَ السَّمَانِ بَيْنَ

عبيد اللہ ابن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
 فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض میں وائی
 پلائی جبکہ آپ ہماری طرف اشارہ فرماتے تھے کہ دو انہ پلاؤ۔ ہم نے
 کہا کہ آپ یوں منع فرماتے ہیں کہ مریض کو دوا سے لظرت ہول
 ہے جب آپ کو انا تم ہوا تو فرمایا کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا
 تھا کہ مجھے دوائ نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوائی سے لظرت کے
 باعث فرمایا ہو گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر
 میں کوئی ایک بھی نہ بچے مگر سب کو دوائی پلاؤ اس لئے حضرت
 عباس کے کہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

قیامت۔ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے
 چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے
 کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبد العزیز نے
 عدی بن ارجطہ کے لئے مجھ جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا
 اس مقول کے بارے میں جس کی لاش گھی بچنے والوں کے گھروں کے

sunnahschool.blogspot.com

پاس سے ملتی تھی کہ اگر اس کے دشمن کو گواہ مل جائیں تو ہتھیار نہ کس
 پر نہیں نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔
 بشیر بن سار کا بیان ہے کہ انصاری سے ایک آدمی جنہیں سل بن ابو حنیفہ
 کہنا جاتا تھا انہوں نے اسے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ آدمی خیمہ کی طرف گئے
 وہاں جا کر وہ جدا جدا ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں ایک کو مقتول پایا یہذا
 جن لوگوں میں اس کی لاش ملتی تھی ان سے کہا گیا کہ آپ نے یہاں ایک ساتھی کو
 قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہتھیار کا کوئی
 تپتہ ہے پس یہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
 ہم خیمہ کی طرف گئے تو ہم نے اپنے ہاتھ سے ایک کو مقتول پایا، آپ نے فرمایا کہ بڑا
 آدمی ہاتھ کسے پھیرا شاد ہوا کہ تم گواہ پیش کر دو گے کہ کس نے قتل کیا ہے
 عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہوگی۔ وہ
 عرض گزار ہوئے کہ ہم تو یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے پس رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پسند فرمایا کہ اس کا خون رائیگاں جائے چنانچہ
 آپ نے ہدف کے اونٹوں سے ایک کو مقتول کئے دشمن کو رحمت فرمادئے۔
 اور جاد نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمر
 بن عبد معز بن سخت پر لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت
 دی تو وہ اندر داخل ہوئے، پوچھا کہ آپ حضرات کا قسامتے کا ہاتھ میں
 کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قسامتے کے ذریعے قصاص لینا حق ہے
 اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصاص لیا ہے پھر مجھ سے فرمایا
 اے ابو قلابہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں نے
 کہا۔ اے امیر المؤمنین! آپ کے پاس عرب کے سرکردہ مشر اور شر فاع موجود
 ہیں اگر ان میں سے سچا میں فراد گواہی میں کہ نلان شادی شد آدمی نے دمشق
 میں زنا باہا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں بچھا تو کیا آپ اس آدمی
 کو سنگسار کر دیں گے؟ کہا کہ نہیں ہیں نے کہا کہ ان میں سے سچا میں آدمی
 گواہی میں کہ نلان آدمی نے محض میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کو ہاتھ
 کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو جواب دیا کہ نہیں ہیں نے کہا
 کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی آدمی کو ہرگز قتل نہیں کیا ماسوائے تین
 بانوں کے ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے دوسرا جس نے شادی
 شد ہو کر زنا کیا تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان ہو

ان دَجَدًا أَصْحَابَةَ بَيْتَةٍ ذَا الْاِخْلَاطِ ظَلِيلِ النَّاسِ
 فَإِنَّ هَذَا لَا يَقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 ۱۷۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْنِيَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
 عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّافٍ عَنْ عَوَّانَ بْنِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
 يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنَ
 قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَطَرَّقُوا فِيهَا وَدَجَدُوا
 أَحَدًا هُمْ قَلِيلٌ وَقَالُوا الَّذِي وَجَدْنَا فِيهِمْ قَتَلْتُمْ
 صَاحِبَنَا، قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَأَنْطَلَقُوا
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدًا قَتِيلًا، فَقَالَ
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَرٌّ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ الْبَيْتَةَ عَلَى مَنْ قَتَلْتَهُ
 قَالُوا مَا لَنَا بِبَيْتِهِ، قَالَ فَيَجْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى
 بِأَيِّمَانِ الْيَهُودِ فَكَيْفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَادَهُ مَائَةٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَاتِ
 ۱۷۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو بَشِيرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا
 الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو سَجَّادٍ مِنْ آلِ أَبِي
 قِلَابَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 أَبْرَأَ سَرِيرًا أَيَوْمًا لِلنَّاسِ فَغَرَّ إِذَنْ لَهُمْ فَدَخَلُوا
 فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةَ
 الْقَوْدِيَّةَ حَتَّى، وَذَلِكَ أَكَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ، قَالَ
 لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟ فَصَبَّحَنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ
 يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رَهْؤُسُ الْأَجْنَادِ وَالْأَعْرَابِ
 الْعَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَرِدُوا عَلَيَّ
 رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدَمِي شَيْقَ أَنْتَ فَتَدَارَنِي لَمْ يَرُدَّهُ الْكَلْبُ
 تَرَجُمُهُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ
 شَرِدُوا عَلَيَّ رَجُلٍ مُحْصَنٍ أَنْتَ سَرَقَ الْكَلْبُ فَتَقَطَعَهُ
 وَلَمْ يَرُدَّهُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا أَقْطَأَ إِلَيَّ إِحْدَى

sunnahschool.blogspot.com

گئے بعد مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے چوری میں ہاتھ کاٹے اور انکھیں پھوڑیں پھر نہیں دھوپ میں ڈال یا گیا میں نے کہا کہ میں نہیں حضرت انس کی حدیث سنا تا ہوں مجھ سے حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکلی کے آٹھ آدمی رسول اللہ کے خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ یہاں کی آپ ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے جسموں میں خرابی پیدا ہو گئی۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا ہمت اچھا اور چلے گئے چنانچہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے تو تندرست ہو گئے پس انہوں نے رسول اللہ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے پس آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پر کاٹ ڈھے گئے اور ان کے آنکھوں میں گرم سلاخیوں پھیری گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو مجھ کو اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتے ہیں مرتد ہو کر اسلام سے پھرتے گئے قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عبسہ بن سجد نے کہا کہ خدا کی قسم، میں آج تک ایسا سنا ہوں میں نے کہا کہ اے عبسہ! کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے یہ سنا ہے ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا جب تک یہ بزرگان میں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصار کے گھج آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک آدمی باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں خراب ہو کر تڑپ رہا ہے پس وہ رسول اللہ کی طرف لپٹے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ بائیں گز رہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے پکھا تو وہ خون میں نہا کر تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا تم اس کو قتل کرنے کا کس کے متعلق گمان یا

تَلَا بَيْتَ خَيْصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ عَجْرَةَ نَفْسِهِ فَقَتِلَ
أَوْ رَجُلٌ رُئِيَ بِحَدِّ أَحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ
سُؤْلَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْلَيْسَ قَدْ
حَدَّثَ النَّسَبُ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطَعَ فِي الشَّرَفِ وَسَمَرَ الْأَعْدِينَ فَكَرِهْنَا هَذَا فِي النَّفْسِ
فَقُلْتُ أَنَا أَحَدٌ تَكْرَهُ حَادِيَتُكَ أَلَيْسَ حَدَّثَنِي أَنَسُ أَنَّ
لَفَرَا بَيْنَ عَكْلٍ كَمَا نَبِيَّةٌ قَدَامُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَا يَمُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْحَمُوا
الْأَرْضَ فَسَقَمَتْ أَحْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَدًا تَخْرُجُونَ
مَعْرَا عَيْبَاتِي إِيْلَهُ فَتَنْصِيبُونَ مِنَ الْبَانِيَاءِ وَأَبُو الْوَالِدِ
قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيَاءِ وَأَبُو الْوَالِدِ
فَصَرَخُوا فَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَطْلَدُوا النَّحْرَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأَدْرَسُوا فَوَجَّأَ
بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَفَقِطَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ
أَعْيُنُهُمْ فَخَرَجُوا هُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا أَقَلَّتْ
وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَهُ هُوَ لَأَمْ؛ إِرْتَدُّوا عَنِ
الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَتَالَ عُنْبَسَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ
عَلَى حَدِيثِي يَا عُنْبَسَةُ؟ قَالَ لَوْلِي كُنْ
جِدْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا
الْجُنْدُ يَخْدِرُ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ
قُلْتُ وَكَذَا كَانَ فِي هَذَا أَسْتَهْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيَهُمْ
فَقَتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ كَأَقَادِ أَهْمُ بَصَائِحِهِمْ يَتَسَحَّلُوا
فِي الدَّمِ فَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جِئْتُكَ كَأَنَّ تَحَدَّثَ مَعَنَا

خیال رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ مجھے خیال میں اسے بیڑیوں نے قتل کیا ہو گا آپ نے بیڑیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر اصرار ہو کہ بیڑیوں کے پچاس دمی اس بات کی قسم کھاؤں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس دمی قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا نہیں حق حاصل ہو جائے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت لینے پاس سے ادا کر دی جس ابو قلابہ نے کہا بھیل نے زیادہ جاہلیت میں اپنے ایک دمی کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا وہ بھلا رکھے اندر کسی مہینی کے گھر میں ترا تو ان میں سے جب کسی دمی کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر ٹوٹ پڑا اور قتل کر دیا۔ بھیل آئے اور اس مہینی کو بچھڑ کر زیادہ حج کے اندر حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے اس نے کہا کہ انہوں نے تو اس کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ بھیل میں سے پچاس دمی اس بات کی قسم کھاؤں کہ انہوں نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے پچاس دمی قسم کھا گئے اور ان کا ایک دمی جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے کے لئے پوچھا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا نذر پیش کر دیا اور انہوں نے اس کی جگہ دوسرا آدمی شامل کر لیا اور اسے مقتول کے بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں درودہ قسم کھانے والے پچاس خراہل سے یہاں تک کہ جب نخل کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی۔ پس وہ پساؤ کی ایک غاری میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس آدمیوں پر بیٹھ گئی۔ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور وہ سارے مر گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا جس دن ابو قلابہ نے کہا کہ عبد الملک بن مرثان نے ایک دمی کو قسمت کے طریقے پر قصاص دلوایا اور پھر اپنے کٹے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس دمیوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے خارج کر دیے جائیں ورنہ شام کی جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ چھوڑ دیں تو

فَوَحِّبَ بَيْنَ أَيْدِيهَا فَإِذَا أَحْسَنَ بِهِ يَنْشَحْطُ فِي الدِّمِ
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَمَانُ
تَقْتُلُونَ أَوْ تَدْرُونَ قَتَلَهُ؟ قَالُوا نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ
قَتَلْتَهُ. فَأَسْأَلُ إِلَى الْيَهُودِ فَمَا عَاهَدُهُمْ فَقَالَ:
أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا لَا، وَتَالِ الْأَرْضِ لَأَنْتُمْ
قَتَلْتُمْ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلْتُمُوهُ، قَتَلْتُمُوهُ
مَا يَبَالِغُونَ أَنْ تَقْتُلُونَ أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ
قَالَ أَفَلَسْتُمْ جِئْتُمُ الدِّيَةَ يَا يَمَانُ فَهَسِبْتُمْ مِنْكُمْ
قَالُوا مَا كُنَّا لَنَخْلِفَ، كَوَدَاةٍ مِنْ عِنْدِهِ قَدْتُ
وَقَدْ كَانَتْ هُدَيْلٌ تَخْلَعُوا خَلِيعًا لَكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَطَرِقَ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ أَلَيْسَ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَتْ لَهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَدَّثَهُ بِالسَّبْعِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ
هُدَيْلٌ فَخَلِدُوا الْبَطْحَاءِ كَرَفَعُوهُ إِلَى عَمْرِو الْمُؤْتَمِرِ
وَقَالُوا قَتَلْنَا سَابِحًا فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَدْرُونَ خَلَعُوهُ
فَقَالَ يَقْتُلُهُمْ خَمْسُونَ مِنَ هُدَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ
فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ بِسَعْمَةَ أَدْرَبُورَ رَجُلًا وَقَدِيمَ رَجُلًا
مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَتَأْتُوهُ أَنْ يُتَشَحَّرَ فَانْتَدَى بِمَيْنِ
مِنْهُمْ بِالْعَبْدِ دِرْهَمًا فَادْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا أَخَذَ
فَدَقَّعَهُ إِلَى الرَّحَى الْمُقْتُولِ فَصَدْرَتْ يَدَا بَيْدِهِ قَالُوا
فَأَنْطَلَقَا وَالْمُسْمُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا
بِنَحْلَةٍ أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ فَكَدَّ خَلْعُوا فِي غَارِي الْجَبَلِ
فَأَنهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا لَمَّا كَانُوا
جَمِيعًا وَأَقْبَلَتِ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجْرًا فَكَسَرَ
رَجُلٌ الرَّحَى الْمُقْتُولِ نَعَاشَ حَوْلَاتِ مَمَاتٍ، كَلَّتْ
وَقَدْ كَانَ عِنْدَ الْمَلِكِ بَنُ مَرْوَانَ أَعْدَادَ رَجُلًا
بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَادَاهُمْ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَأَمَرَ الْخَمْسِينَ
الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَحُوا مِنْ الدِّيَارِ وَسَبَّوهُمْ
إِلَى السَّامِ
بَابُ مِمَّنْ أَظْلَمَ فِي بَيْتِهِ وَوَمِمَّنْ

sunnahschool.blogspot.com

فَفَقَّرُوا عَيْتَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ .

۱۷۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْأَنْبَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ فِي بَعْضِ مَجْرَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَمَّ إِلَيْهِ مِشْقَصٍ أَوْ مِشْقَصِينَ وَجَعَلَ يَحْتَلُّهُ لِيَطْعُمَهُ .

اس کے لئے دیت نہیں ہے۔

عبداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے تیر مارنے کے لئے تل گئے۔

۱۷۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ فِي حُجْرِي فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِذْرَى يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَكَلَّمَا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ نَذِيرِي فِي لَطْعَتِكَ بِهَذَا فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصِيرِ .

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر کھچا رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا لانا فرمایا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے کی وجہ ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً أَظْلَمَ عَلَيْكَ بَعْدَ إِذْنٍ فَخَذَ قِتَّةً بِحَصَاةٍ لَفَقَّأْتُ عَيْنَهُ لَوْ لَيْتَ عَلَيْكَ جَنَاحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تمہارے اوپر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

بَابُ الْعَاقِلَةِ

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَطْرِبُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عَذَابٌ كَرِهْتَنِي مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ ؟ وَكَانَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي خَلَقَ الْحَبَّ وَبَدَأَ الْإِنْسَانَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا لَهَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَتَيْنِ قَالَ الْعَقْلُ

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو گایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے ماسوائے اس قسم کے جو کسی آدمی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو اس کتابچے میں ہے جس نے پوچھا کہ کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دین کے احکام، تیسری کو پھرنے

کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔
عورت کا حمل

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر پتھراؤ کیا، جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لوزی ایک بروہ دیتا میں دیا جائے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی بات کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لوزی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے وقت موجود تھے۔

مشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمل ساقط کر دینے کے بارے میں فیصلہ سنا ہو حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لوزی ناوان دینے کا فیصلہ فرمایا۔ کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت سے پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن عبد اللہ، محمد بن سابق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

عورت کا حمل درہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے

وَفِيكَ الْأَسِيرُ وَإِنْ تَلَقَيْتَ مُسِيماً بِكَاهِرٍ

بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَرِيْبٍ عَنْ أَبِي سَمُرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ رَفَعَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَمَتَا جَنِينَهَا فَتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَغْتَرُّهُ عَبْدُ أَدَامَةَ.

۱۷۹۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْلَاحِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخُرَّةِ عَبْدُ أَدَامَةَ فَشَرِهَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّ الشَّرِيْهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ.

۱۷۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ شَرِهَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقِطِ وَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَنْ سَمِعْتَهُ قَضَى فِيهِ بِخُرَّةِ عَبْدِ أَدَامَةَ، قَالَ ابْنُ شَرِيْبٍ مَنْ يَشْرِيْهِ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا اللَّهُ كَذَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.

۱۸۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْبُرُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْلَاحِ الْمَرْأَةِ بِمِثْلِهِ.

بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَإِنَّ الْعَقِيلَ

عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے۔

سید بن سائب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو حنیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاندان کو ملے گی اور تاوان عصبہ داکریں گے۔

سید بن سائب: ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہنزل کی دو عورتوں میں لڑائی ہو گئی اور انہوں نے ایک دوسری پر پھڑو کیا، جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلیم نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو کھا کہ اون صاف کرنے کچھ لے میرے پاس چند روپے بھیج دیجئے لیکن میرے پاس کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر عرض کی: یا رسول اللہ! اس ایک سمجھ دار لڑکا ہے اسے اپنی خدمت کے لئے قبول فرمایا مجھے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم جو کام میں نے کیا اس کے باوجود میں کبھی بچے نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں

عَلَى الْوَالِدِ دَعْصَبَةَ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَالِدِ
۱۸۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَى فِي بَنِي حَنِيَّانَ أُمَّرَأَةً مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بَعَثَتْ
عَبْدًا كَرِيمًا فَخَرَّانَ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا
بِالْعَدْوِ فَوَقَّيْتُ فَتَقَدَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ مِيرًا لَهَا لِيُنِيرَهَا وَرَدَّ بِهَا وَرَدَّ الْعَقْلَ
عَلَى عَصْبَتِهَا

۱۸۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَدَّالِ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيَدَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَمْتُ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُدَيْلٍ
فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِعَجْرَةٍ لَهَا وَمَا فِي
بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَى أَنْ دِيَّ بَنِي حَنِيَّانَ كَرِيمًا عَبْدًا أَوْ وَلِيْدَةً
وَقَضَى دِيَّةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَائِلَتِهَا

۱۸۰۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
قَالَ قَبْلَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً غَلَامًا مَكِّيًّا فَلَيْدًا مَكَانًا قَالَ
فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللَّهِ مَا قَانَ لِي
شَيْءٌ بِصَنْعَتِهِ لِمَا صَنَعْتَ هَذَا أَهَكَذَا وَلَا لِقَائِي

لَوْ أَصْنَعُ نَ لَوْلَا تَصَنَعْتُمْ هَذَا هَكَذَا - نہیں کیا اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

فت: کہنے خوش نصیب تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے وصال تک دس سال خدمت کی اور سفر و حضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے ہی رہے۔ ان کے اس بیان پر کس صاحب ایمان کا دل تڑپان ہوئے کہ وہ چاہے گا جب کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے اس عرصے میں جو کام بھی میں نے کیے ان میں سے کسی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام میں نے نہیں کیے ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ — سبحان اللہ!

کہا اس بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے ضابطہ نہیں ہے کہ امیروں کو اپنے ملازمین اور افسروں کو اپنے ماتحتوں سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ کیا امیروں کی کوٹھڑیوں، کارخانوں، ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ ان کا سلوک اسی قسم کا ہے؟ — کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم کا ہوتا ہے؟ — یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے اُسوۂ حسنہ پر نظر ڈال کر ان ضابطوں کا کچھ تو پاس لحاظ کریں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ نے ہمارے لیے متعین فرمائے۔ یقیناً ان کی پیروی کرنے میں ہمارا اپنا ہی بھلا ہے۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا راز اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں ہی مضمر ہے۔ استاد انشراح علامہ شیخین ریچوری پرائمری و امت برکاتہم اللہ لہ نے اُسوۂ رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے:-

تعالی اللہ بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	پہنچائی دل و جان سے بشر و جنس کی لادام
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	تمدن کی صفائی کا ہے از بس کمال و ضامن
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	پر ربط و باہمی میلان در ہر خانہ و مجلس
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	ضرورت آدمی سے آدمی کو جس کی باہم
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	کشادہ راستے جہتے ہیں ان پر دونوں نام کے
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	مطمینان حضور اکرم کو گھبراہٹ سے کسی نسبت
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	ہر یار رب کا طرطاماتہ حضرت کی عطا فرقی
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	زہریں مالان ہوں واقف کاش بیچین اس حقیقت سے
پہنچائی دل و جان سے بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ	ہے واحد واقع ہجرت رسول اللہ کا اُسوۂ

کان یا کنوئیں ہیں جب مرنے والے کا خون معاف ہے۔
سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے زخمی کرنے پر نادان نہیں ملے گا۔ کنوئیں میں یا کان کے

باب ۲۳ الملعون جبار والمترجبا
۱۸۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَبَيْتُ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرِيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَاؤُ

sunnahschool.blogspot.com

اندر کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور
کانفوں کا جابا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

چوپائے خون کو دین تو معاف ہے۔

ابن میرن کا قول ہے کہ صحیحہ کو اس حال اور کے لات مارنے کا
کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور کام پھیرنے کا دلاتے تھے۔
حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلا یا جائے مگر
جب کوئی پھیرے شترج کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور
وہ لات مارے تو مالک پر تاوان نہیں ہے حکم اور حماد کا قول ہے
کہ کرانے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر
پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں بیٹھی کا قول ہے کہ ہانکنے والا
جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا گئے اور وہ کوئی نقصان کرے تو یہ
ضامن ہوگا اور اگر پیچھے ہو اور آہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جانور کسی کو مار دین تو خون بہا نہیں اور کنوئیں یا گا
کے اندر کام کرنے والا دبا کر جائے تو خون بہا نہیں۔ اور
دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کرے۔

محمد بن زیاد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ
تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا

حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی
محسوس ہوتی ہے۔

کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو حنیفہ کا بیان
ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ صدقین
الفضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابو حنیفہ کا بیان

حَرْحَهَا جَبَّارًا وَالْبُرُجْبَارُ وَالْمُعْدِنُ جَبَّارًا
وَالْبُرُجْبَارُ وَالْمُعْدِنُ جَبَّارًا
وَالْبُرُجْبَارُ وَالْمُعْدِنُ جَبَّارًا

بَابُ الْعَجْمَاءِ جَبَّارٌ وَقَالَ ابْنُ
سِيرِينَ كَانَ لَوْلَا يُضْمِنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَ
يُضْمِنُونَ مِنْ رَدِّ الْعَيْتَانِ وَقَالَ حَمَادٌ لَوْلَا
تُضْمِنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخَسِ الْبَشَرُ الدَّابَّةَ
وَقَالَ شَرِيحٌ لَا يُضْمِنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يُضْرِبَهَا
فَمَضْرِبٌ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّ إِذَا
سَاقَ الْمَكَارِي جَمَارًا عَدِيَهُ امْرَأَةً فَتَجِدُ لَوْلَا
شَيْءٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ ذَاتًا
فَانْقَرَبَتْ لَمْ يَكُنْ ضَامِنًا لَهَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ
خَلْفَهَا مَتْرَسًا لَمْ يُضْمِنَنَّ

۱۸۰۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ
عَقْدُهُمَا جَبَّارٌ وَالْبُرُجْبَارُ وَالْمُعْدِنُ جَبَّارٌ
وَالْبُرُجْبَارُ وَالْمُعْدِنُ جَبَّارٌ

بَابُ الْبُرُجْبَارِ وَالْمُعْدِنِ ذَاتُ الْبُرُجْبَارِ
جَبَّارٌ

۱۸۰۶ - حَدَّثَنَا قَائِسُ بْنُ حَنَّانٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جَاهِدٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدَةً الْعَرَبِيَّةَ
رَأَيْتُهَا الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعَتْ يَوْجِدُ مِنْ مَسِيرَتِهَا
أَرْبَعِينَ عَامًا

بَابُ مَنْ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ
۱۸۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لُحَيْثُ
حَدَّثَنَا مَطْرُوفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ
قَالَ قُتِلَ الْعَلِيُّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک فقہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں سے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دے گا کہ جو قرآن اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ قسم جو کسی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو کچھ اس کتاب کے پیچھے ہے، میں عرض گزار ہوا کہ صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دہت اور غلام آنا دکنے کے احکام اور یہ کہ کسی کانفر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ مارے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

یحییٰ مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر چھانچہ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ نے محمد! آپ کے اصحاب میں سے ایک! نصاریٰ نے میرے منہ پر چھانچہ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلادہ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر چھانچہ کیوں مارا؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا، قسم ہے اس ذات کی جس نے

حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے جن یا! میں نے کہا، اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے تھپڑا رسید کر دیا، اپنے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب زہم آدھی بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی کا ایک

ابن عیینہ حدیثاً مطہراً سمعت الشیبی یحدث قال سمعت ابا جحيفة قال سألت علياً رضي الله عنه هل عندكم شئ مما ليس في القرآن. وقال ابن عيينة مرة ما ليس عند القاسم فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما في القرآن الا ظهرا يعطى رجل في كتابه وما في الصريحين؛ قلت وما في الصريحين؛ قال العقل وفيك انك الاسبير وان لا يقتل مسلموكا فبدا

باب ۱۲۷ اذ الظلم المسلم يهودياً عند الغضب رواه ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اسْتَبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَذِّبُوا بَيْنَ الْأَيْدِيَاءِ

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّ لَأَمِنَ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ادْعُوهُ فَدَعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَهُ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَدَرْتُ يَدِي بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي أضعف مؤسسى على البشر قال قلت وعلی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال فأنذرتني غضبه فلطمته قال لا تخذبنی من بین الایدیاء فان الناس یصعبون یوم الیام من ان یتألموا من من یتبیت فإذا أنا بموسى اخذت بیت الیم من

پاپیکر کو کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور وانی بیہوشی کے بجائے میں آج بیہوش نہیں ہوئے۔ اللہ کے نام شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَوَّالِيْمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَأَقِي قَبِيْلِي أَمْ حِزْبِي
بِصَعْتِنَا الظُّوْبِرِ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب

مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کروانا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَقِتْلِهِمْ وَاتَّخِمْ مَنْ اِنَّشْرَكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اور ان سے بڑے کا بیان نیز جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کی دنیا اور آخرت میں سزا۔

شرک ظلم عظیم ہے۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورہ نھمان آیت ۱۳)۔ اے سننے والے! اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا کا رت جلائے گا اور ضرور تو خساہ میں ہے (سورہ الزمر آیت) عقلم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ جو ایمان لائے اور ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (سورہ الانعام آیت ۸۳) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بڑی مشکل نظر آئی اور سمجھنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم و ناحق کی ملاوٹ نہیں کرتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نص فرمایا کہ یہ بات نہیں، بلکہ مراد شرک ہے، کیا تم حضرت نعمان کا یہ قول نہیں سنتے۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے“

(سورہ نھمان، آیت ۱۳)

مسدد، بشر بن مفضل، جریری، قیس بن حفص، اسمعیل بن ابراہیم، سید جریری، عبد الرحمن بن ابی بکر نے اپنے والد ماجد حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ جن مرتدوں پر با فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ برابر یہی فرماتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَظِيْمًا . لَنْ اَنْشُرَكَ لِيَسْبُطَنَّ عَمَلَكَ
وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ بِنْتُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيْرُ بْنُ الرَّجَبِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَمْ يَلِيْسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلُوْمٍ شَرَّ ذٰلِكَ
عَنِ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْوَالِدُ
اَيُّ الْوَالِدِيْنَ اَيُّهَا الَّذِيْ يَظْلُمُ اَبَاكَ اَلَمْ يَسْئَلِ اللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ اَلَا
تَسْبَعُوْنَ اِلَى قَوْلِ لَنْمٰنَ اِنْ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيْمٌ .

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يٰسْرُ بْنُ
الْمُسْتَنَبِلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ
حَفْصِ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ اَخْبَرَنَا
سَعِيْدُ الْجَرِيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ
عَنِ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَكْبَرُ الْكَبٰهِيْرِ اِلَّا شِرْكُ الْوَالِدِ ، وَ
عُقُوْبَةُ الْوَالِدِيْنَ ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ

رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کسا، کاشس، آپ
خاموش ہو جائیں۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا
کہ ایک عربی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ
عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا
کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا عرض کی پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ
والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ بین عموس
میں عرض گزار ہوا کہ بین عموس کیا ہے؟ جو قسم
کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے
اور ہر اس قسم میں سھوٹا۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ ایک دیوی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو کام
ہم نے عمد جاہلیت میں کئے ان پر ہماری پکڑ ہوگی؟
فرمایا کہ جس نے اسلام میں داخل ہو کر نیکی کی تو اعمال
جاہلیت پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں آکر برائی کی
تو اگلے روز پھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور
ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مرتدہ قتل کی جائے گا اور ان سے
توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "کیونکہ اللہ اس
قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے
تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ
ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے
اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ ہمیشہ اس میں رہیں،
نہ ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہو اور نہ انہیں ہمت دی جائے۔
مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کرنی تو
ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک وہ جو ایمان
لا کر کافر ہوئے، پھر اور کفر میں پڑھے، ان کی توبہ ہرگز
قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں جسکے ہوئے (سورۃ آل عمران

التَّوْبَةُ شَلَاكًا أَوْ قَوْلِ التَّوْبَةِ فَمَا نَالَ يَكْتُمُهَا
حَتَّى قُلْنَا لَيْتَ سَكَتٌ.

۱۸۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَدِائِمٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَائِرُ؟ قَالَ
الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ فَمَاذَا؟ قَالَ تُكْفِرُ عَقْرُوقُ
الْوَالِدَيْنِ. قَالَ فَمَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغُمُوسُ
قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ
مَالَ امْرِئٍ مَسْلُومٍ هُوَ فِيهَا كَأَذْبِ

۱۸۱۳ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
لِاسْمَاءِ ابْنَتِهَا إِذْ أَخَذَتْ بِرَأْسِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ
أَحْسَنُ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يَزِدْ أَحَدٌ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

يَا أَيُّهَا حُكُومُ الْمُرْتَدَةِ وَالْمُرْتَدَةِ وَقَالَ
ابْنُ عَمْرٍو الرَّهْدِيُّ ذَرِ ابْرَاهِيمُ قَتَلَ الْمُرْتَدَةَ
وَأَسْتَبَاتِيهِمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كَيْفَ يَهْدِي
اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا وَابْعَدُوا بَيْنَهُمْ وَشَهِدُوا
أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. أَوْلَيْكَ جَزَاؤُهُمْ.

أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَ الْمَلِكَةَ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ. خَالِدِ بْنِ يَمِينٍ لَهَا لَا يُخَفُّ عَنْهُمْ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا
مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَسْلَمُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ابْعَدُوا بَيْنَهُمْ
أَزْدَادًا وَكُفْرَانًا تَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ وَأَوْلَيْكَ

آیت ۸۶ تا ۹۰)۔ لے ایمان والوں! اگر تم کچھ بھی اہل کتب کے کہنے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر ٹھہرائیں گے (سورہ آل عمران آیت ۱۰۰)۔ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بٹھے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورہ النساء آیت ۱۳۷) تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان پیارے مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت (سورہ المائدہ آیت ۶۴)۔ ہاں وہ جو دل کھل کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لئے کہ اللہ ایسے کافروں کو راہ نہیں دیتا، یہ ہیں وہ جن کے دل درکان اور لنگھول پر اللہ نے ٹھہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ ایسا ہی ہوا کہ آخرت میں ہی خراب ہیں پھر بیشک تمہارا رب ان کے لئے جہنم میں اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ تھے گئے، پھر انہوں نے جہاد کیا اور ہمارے، بیشک تمہارا رب اس کے جہاد میں بخشے والا مہربان ہے (سورہ النحل آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰)۔ اور ہمیشہ تم سے روئے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے دنیا اور آخرت میں، وہ دوزخ کا لے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ رہنا (سورہ البقرہ آیت ۲۱۷)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندیق پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں جلادیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

ابوبرہہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ میں

هُمُ الْعَمَّاءُ لَنْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 أَنْ تَطِيعُوا آخِرِينَ مِنَ الَّذِينَ آدُوا أَلِكُمْ كِتَابَ
 يَرُدُّكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. قَالَ إِنَّ
 الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا أَمْنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
 ثُمَّ أَزْدَادُ الْكُفْرِ أَلَا يُكْفِرُونَ لِيُخْفِيَ اللَّهُ وَلا
 لِيُهْدِيَهُمْ سَبِيلًا. قَالَ مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ
 عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِعَمَلٍ رِيءٍ وَمَا
 يُجِزُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى
 الْكَافِرِينَ. وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا
 فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلا مُمْ عَذَابٍ عَظِيمٍ
 ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ
 وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. وَأُولَئِكَ
 الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَهُمْ وَ
 أَبْصَرَهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْخَالِفُونَ لِأَجْرَمِ
 يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ
 إِلَى قَوْلِهِ شَرٌّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَغَفُورٌ
 رَحِيمٌ. وَلَا يَرَالُونَ يُعَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّكُمْ
 عَنْ دِينِكُمْ إِنْ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ
 عَنْ دِينِهِ فِيمَتٍ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ
 أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَهْلُ
 النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ

أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرْنًا دَقِيقَةً فَاحْرَقَهُمْ قَبْلَهُ
 ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَكَّلْتُ أَنَا لَعْنَةُ اللَّهِ
 لِنَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتْلَهُمْ
 يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ
 دِينَهُ فَأَقْتُلُوهُ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

sunnahschool.blogspot.com

قَدْرَةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ
 الْأَشْجَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ
 يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَسْتَأْذِنُ كَمَا هُوَ سَأَلَ، فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى
 أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي
 بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أظْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا
 وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَمَا أَنِي أَنْفَرْتُ
 إِلَى سِوَاكَ فَتَحَتَّ شَفْتَيْهِ قَلْبَتِ فَقَالَ كُنْ
 أَوْ لَا تَسْتَعِينِ عَلَيَّ عَمَلَتَا مِنْ أَرَادَهُ وَلَكِن
 أَذْهَبَ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
 فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أُلْتِيَ لَهُ وَسَادَةٌ قَالَ لِي نَزَلَ
 وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُؤْتَقٌ قَالَ مَا هَذَا، قَالَ
 كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ يَهُودٌ، قَالَ لِي جَلِيسٌ
 قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يَقْتُلَ قَضَاءَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمْرِي بِهِ فَقَتَلَ ثُمَّ تَدَاكَرْنَا
 قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَا أَنَا فَاتُومُ وَلَنَا
 دَارٌ جُزْأِيٌّ فَيُؤْتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمِي

بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبِي قَبُولِ الْفَرَّائِضِ
 وَمَا لَيْسَ بِوَالِدٍ إِلَى الْبَيْدَةِ
 ۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَرِيحَةَ أَخْبَرَنِي عُقَيْدُ
 اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ يُرِيدُهُ قَالَ لَنَا
 نُوَيْبِيُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْتَدْخِلُهُ
 أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرْنَا مِنْ الْكُفْرِ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ سَرَّ يَا
 أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَتَيْتُ

دو آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو
 اشجریوں میں سے تھے ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا بائیں
 طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواک کر رہے تھے ان دونوں
 نے عمدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ ایسا عبد اللہ
 بن قیس ہیں عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
 آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مجھے انہوں نے اپنے دل کی
 بات نہیں بتائی تھی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عمدوں کے
 طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی سواک کو دیکھ رہا ہوں
 جو ہونٹوں کی نیچے دبائی ہوئی ہے ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بنا چاہتا
 ہو ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے لیکن اے ابو موسیٰ ایسا عبد اللہ
 بن قیس تم میں چلے جاؤ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل
 کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے
 بستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لئے کہا اس وقت ان کے پاس
 ایک دی بندھا ہوا پڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پیسے
 بیوی تھا، پھر مسلمان ہو گیا، پھر بیوی کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے کہ
 بیٹھ جائیے انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل
 کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے تین
 مرتبہ یہی کہا میں انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات
 کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں اور سونا بھی
 ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔
 جو فراتض قبول کرنے سے انکار کئے اور ارتداد کی
 جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

بید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
 نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت
 ابو بکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے حضرت
 عمر نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں
 سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لائے لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں پس جنہوں نے
 لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا

sunnahschool.blogspot.com

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور بڑوں کا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ اذیت کا بھج بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور بڑوں کا حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لئے امداد حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا كَالْإِسْلَامِ إِلَّا اللَّهُ مَنْ قَالَ لِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا حَتَّى يَجِيبَهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ لِمَنْ حَقَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ لِمَالِ اللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَأَنَّوَانِي وَذُوَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَّا كَلْتُمْ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ عُرْفُو لِلَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَدَّ سَرَّهُ إِنَّهُ صَدَّرَ ابْنِي بَكْرٍ لِلْبَيْتِ أَلِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَقَّ

فت: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو لوگوں اور نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں کو ترمذی شمار کیا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔ تمام صحابہ کرام نے جی باقاعدہ انہیں مرتد ہی شمار کیا تھا۔ ان کی کلمہ گرائی اور نماز روزہ وغیرہ کو مسلمان ہونے کی علامت شمار نہیں کیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرضِ نفسی کے منکر ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دائرے سے نکلنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے خواہ اس کے بعد خود کو مسلمان ہی کہتا رہے۔ لاکھوں بار کلمہ بھی پڑھے اور نماز روزہ سے وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اس وقت تک برابر کافر و مرتد ہی شمار ہو گا جب تک اپنے اعلانیہ انکار سے اعلانیہ توبہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ جلیل مدعیانِ اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ایک بہت بڑا انبیہ ہے کہ گذشتہ دو تین صدیوں میں جب ملتِ اسلامیہ کی قوت کمزور ہو گیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیا کی لحاظ سے ترقی کرنا شروع کی تو غیر مسلموں نے ان کے کہنے ہی ممالک پر قبضہ جایا اور ہر ایک نے اپنے زیر تسلط اسلامی ملک میں مسلمانوں کو ملامتِ اسلام سے فائدہ کرنے اور بڑے کاموں کا عادی بنانے پر ایڑی چوٹی کا نود لگا دیا۔ اس منصوبے میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور مسلمانوں کو بڑی حد تک سامانِ تعجب اور قابلِ نفرت بنا دیا۔ دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض بااثر علماء کو خرید کر بڑی راز داری کے ساتھ ان سے مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگوائیں تاکہ ان کے ذریعے وہ علماء اور ان کی تائید کرنے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر میں کے مقابلے پر پھرتے نہیں سکتے۔ ناقابلِ تسخیر مسلمانوں کی ایسی قوت سے کہ مسلمانوں کا ساز و سامان۔ یہ انہوں نے مسلمانوں کی ایسی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے ذریعے ایک تو بعض مسلمان کھلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی دولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے گنہگار بن گئے اور دوسری جانب اس منصوبے کے ذریعے ان میں کتنے ہی فرقے بن گئے جن کے باعث مسلمان کھلانے والے اب آپس میں دست و گنہ بیاں ہیں اور ان کی علمی و عملی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصلی اور قدیمی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر صرف ہمدردی ہے، جو صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ اور یوں اللہ کی جماعت ہے۔ سارا علمی سرمایہ اسی جماعت

کا ہے۔ ساری ملی کاوشیں اسی جماعت کی ہیں۔ جلد سلاطین عظام اور خازیان اسلام اسی جماعت میں ہوئے۔ سارے مفسرین، محدثین، فقہاء و متکلمین اسی جماعت کے ہیں۔ غرض اسلام و مسلمین کی ساری تاریخ اسی ایک جماعت سے وابستہ ہے اور اسی سے تاقیامت والبتہ رہے گی۔ باقی تمام جماعتیں یعنی فرقے اسی اصلی و قدیمی جماعت 'مسلمانوں' کے سوا اور اعظم دنیا ہی گروہ کو گزرد کرنے میں معذور ہیں اور یوں نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ کاشکے اصحاب بعیرت حضرات اس المیہ اور ستم ظریفی کو محسوس کر کے ناہنجی گروہ کو اس کا مقام دلائے اور مسلمانوں کے ایماؤں کی دردت کو غیر مسلموں کے پلائے ہوئے اس چکر کے سبب مناسخ ہونے سے بچائے۔ اس میں مسلمانان عالم کا جھلا اور ہم سب کی سادت و اربین کا بلذ پہناں ہے۔

یہ نئے نئے اور ٹیپ ٹاپ والے رنگ برنگے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما بھی نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال تقریباً ایسا ہے جیسے ایک کڑا ہی دودھ میں خنزیر کے گوشت کی حرکت ایک برقی یا پیشاب کے حرکت ایک دو قطرے۔ اس سے ایسے دودھ کے رنگ، بڑا اور ذائقہ و غیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لیے اس کا پینا حلال نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے۔ ہائے خد سے کہ وہ دودھ دیکھنے میں اب بھی دودھ ہے۔ اس میں اور خالص دودھ میں فلہ بھی فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند کرے گا؟ کیا وہ ایسے دودھ کو اسی نظر سے نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے؟ اس حقیقت کو ماننے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہل علم ضرور تو کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اس ملک میں مسلمانوں کی کون کون سی جماعتیں تھیں؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ کے متخوس تھیں یہں جو انھوں نے اپنی اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو ناجی گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

جب فتی بیغیر حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں مثلاً
اَلَسَّا مُمٌ عَلَیْکَ کَہنَا۔

بَابُ ۱۸۱۴ اِذَا عَدَّ مِنَ التَّحْقِیْقِ وَغَیْرِهِ لَبِیْتِ
التَّحْقِیْقِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَةُ بَصْرَةٍ
مَحْوُ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَیْكَ
۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ
بْنِ زَيْدِ بْنِ النَّسْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّسْرَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَتْرًا يَهُودِيٌّ يَدْرُسُ لِي اللهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَیْكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا
يَقُولُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَیْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ
الْأَنْفَلَةُ؟ قَالَ لَا إِذَا سَأَلُوا عَلَیْكُمْ أَهْلًا

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔ اَلَسَّا مُمٌ عَلَیْکَ (تجھ پر موت ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں دَعَبْتُمْ

sunnahschool.blogspot.com

الْكِتَابِ فَتَوَلَّوْا دَعْوَتَكُمْ -

۱۸۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَالسَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ بَلْ
عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ
رَفِيقٌ حَيِّبٌ الْبِرِّ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ أَدَلُّكُمْ
تَسْمِعُ مَا قَالُوا؟ قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ -

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنِ سُهَيْبَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ كُنَّا
عِنْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَمُوا عَلَيَّ أَحَدًا كَرِهْنَا مَا
يَقُولُونَ سَامًا عَلَيْكَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ -

بَابُ ۱۰۳۲

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَنْصَلٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَانِي أَنْظِرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَجْعَلِي بَيْتًا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ صَرِيحًا قَوْمًا
فَادْمُومَةٌ كَهَوَّيْسَ الدَّمْعِ عَنْ دَجِيهٍ وَيَقُولُ
رَبِّ اغْفِرْ لِي لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ -

بَابُ ۱۰۳۳ قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْجِدِ مَيْنَ
بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ
حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
يَرَاهُمْ شِرَارًا خَلِقَ اللَّهُ. وَقَالَ إِنَّهُمْ أَنْظِرُوا
إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَجَعَلُواهَا عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ -

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَنْصَلٍ ابْنُ عِيَادٍ

کہہ دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔
کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آتے کی

اجازت طلب کی، پھر کہا۔ ”تیرے اوپر موت ہو۔“ میں
نے کہا:۔ ”تمہارے اوپر موت ہوا اور لعنت! چنانچہ آپ
نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام
میں نرمی کو پسند فرماتا ہے، میں عرض گزار ہوئی کہ جو انہوں نے کہا وہ
آپ کے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ دیا تھا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ یہودی تم میں سے جب کسی
کو سلام کریں اور وہ سَامًا عَلَيْكَ کہیں تو
تم علیک کہہ دیا کرو۔

کفار کا انبیائے کرام سے سلوک۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر
فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور
لوہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے
اور کہتے۔ اے نبی امیری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔
خارجیوں اور ملحدوں کو حجت قائم کرنے کے
بعد قتل کر دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے یہ اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو
ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتا دے
کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۵)
اور حضرت ابن عمر فارحیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا
کہ انہوں کو جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں
سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو لڑائی دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے وہ مرد رکائیات کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جانا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرات ابوسعید خدری کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے! انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلے گئے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یا ان کے زخروں سے۔ وہ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جانا ہے، پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو، اس کے پروں کو، پھر اسے بڑکے اور پر شک گزرتا ہے کہ شاید اسی کو تھوڑا بہت خون سٹکا ہوا ہو۔

زید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بنایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں

حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَبِثَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَفْلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِيكًا، هُوَ اللَّهُ لِأَنَّ أَحَدَ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَ أَنْ الْكُذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِي مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاتِ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءَ الْخَلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِّيَّةِ لَا يُجَاوِزُ أَيُّهَا النَّهْمُ حَتَّى جَرَّهُمْ بِمِرْقُونٍ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمُرُّقُ التَّلْمُ مِنَ التَّرْمِيَّةِ فَأَيُّهَا لَيْتُمُوهُمْ فَأَقْتَنُوهُمْ فَإِنِّي قَتَلْتُهُمْ أَجْرَ الْبَيْنِ قَتَلْتُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ لَكُمَا آتِيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحُرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحُرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَوْ بَعْدَ مِنْهَا قَوْمٌ يَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَخْرُجُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُقُومَهُمْ أَوْ حَنْجَرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الَّذِينَ مَرُّوا التَّلْمُ مِنَ التَّرْمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّاحِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَابِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الدَّاهِمِ شَيْءٌ

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحُرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ

مَرُوقَ التَّهْلُومِ مِنَ التَّهْمَةِ.

بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلثَّانِيَةِ
وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔
جو خوارج کو نالیف قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس لئے
کہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هشام بن أحمد بن محمد بن عمار عن أبي سفيان
عن أبي سعيد قال: بينت النبي صلى الله عليه وسلم
يقسم بآله عبد الله بن ذي الخويصرة التميمي
فقال: يا رسول الله، فقال: ويحك من
يعبدك إذا انزلت؟ قال: عترة آل محمد
أضرب عنقه قال: دعه فإن له أصحابا يحقر
أحدكم صلواته مع صلواته وصيابه مع صيابه
يؤمنون من الذين كما يرون التهم من الذميمة
ينظرون فإذا وجدوا فيه شيء شق ينظرون
في نصيبه فلا يوجد فيه شيء شق ينظرون
فلا يوجد فيه شيء شق ينظرون في نصيبه فلا
يوجد فيه شيء شق قد سبق الفرس والدم
أيهم لجل أحدى يديه أذ قال: قد يب
بمثل ثدي المذابة أوقال مثل البعوضة
قد رددت جرون على حين فرق من المشاير
قال أبو سعيد: يا أشهد سمعت من النبي صلى الله
عليه وسلم وأشهد أن عدياً قتلتم وأما
معه حي يا الرجل على التعت الذي يعته النبي
صلى الله عليه وسلم قال: كتلت فيه ومنهم
من يلمزك في الصلوات.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذوالخویصرہ
تیمسی آگیا اور کہا: یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ
پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟
حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ
اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کہنے ہی
ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے
اور اپنے رشتے کو اس کے رشتے کے مقابلے میں حقیر جانے گا۔ یہ دین
سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔
اس کے بڑوں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے چیل کو دیکھا جائے
تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی باؤ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں
ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا۔
حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی
جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی
یا فرمایا کہ گوشت کو ٹھنڈے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس وقت نکلیں گے
جبکہ کول میں تفرقہ بازی ہوگی۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں میں گواہی
گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور ان کے ساتھ تھا جبکہ اس نشانی کے
شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے میان فرمائی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی بار میں
یہ بیت نازل ہوئی! اور ان میں کوئی وہ ہے جو جھوٹے باتیں میں تم پر ظن کرتا

ہے (سورہ التوبہ، آیت ۵۸)

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف
سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے خوارج کے بارے میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ
ہاں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی جانب اپنا دست
مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس سے ایک قوم نکلے گی

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عبد الواحد حدثنا الشيباني حدثنا يسير
بن عمرو قال قلت لسفيان بن حنيفة هل
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في
الخوارج شيئاً؟ قال سمعته يقول: وأهوى

جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے نیرشکار سے پار نکل جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کا دعوے ایک ہوگا۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑنے لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

تاویل کرنے والوں کے بارے میں۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں سنا۔ پس میں نے کئی محروم کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھا تھے پس میں نے نماز میں ہی ان پر ٹوٹ پڑنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈالی کہہ کر تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے نہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں کھینچتا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس

بَيِّدًا وَقَبِيلَ الْعِرَاقِ يُخَذِرُ مِثْلَهُ قَوْمٌ يَتَدَرَّعُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَادُونَ تَدَارِقِيكُمْ يَوْمَ قُؤُنَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ التَّمِيَّةِ .

بأحد ۱۳۶ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقتتل فتنان دعوتكما وأحد ۱۳۷ .

۱۸۲۶ حدثنا علي بن حذافنا سفيان حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتتل فتنان دعوتكما وأحد ۱۳۶ .

بأحد ۱۳۶ ما جاء في المتأولين . قال أبو عبد الله و قال الليث . حدثني يونس عن ابن شهاب أخبرني عمرو بن الزبير أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن عبد القاري أخبرا أنهما سمعا عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت بعد آيته فإذا هو يقرأها على حروف كثيرة لكم يقرأونها رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك فكدت أساور في الصلاة كأنظرتة حتى سلمت ثم لبثت يرد آيته أو يرد آتي فقلت من أقرأك هذه السورة؟ قال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له كذبت فواته إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأها . فأنظرت أفؤد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله

إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ السُّورَةَ الْفُرْقَانَ عَلَيَّ
حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأْ تَنْبِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ إِخْرًا يَا هَيْشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ
الْقُرْآنَ آيَةً الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أَنْزَلْتُ
نُحْمًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ نُحْمًا
قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ
فَأَقْرَأْ إِذَا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ .

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا اسْتَعْنَانُ بْنُ ابْنِ إِدْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
وَكَيْعُ بْنُ حَدَّادٍ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْأَعْمَشِ
عَنْ ابْنِ إِدْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: الَّذِينَ آمَنُوا
وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقِيٍّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا: آيَةٌ لَمْ
يُظْلَمُوا نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لِقَامٌ لِأَيُّمٍ
يَا بَنِيَّ لَا تَلْبَسُوا الْإِيمَانَ إِنْ الظُّلْمَ لَكُنْظُمٌ عَظِيمٌ .

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الرَّهْرِجِيِّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ ،
عَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخْنِيِّ ، فَقَالَ رَجُلٌ
هَبْنَا ذَلِكَ مُتَافِينَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ دَرَسُوهُ ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَقُولُونَ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبْتِغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ. قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُؤَانِي عَمَدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ .

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ
مجھے بھی آپ نے سورۃ الفرقان پڑھائی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام
پڑھو! پس انہوں نے اسی طرح پڑھا جسے میں نے انہیں
پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح
نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح
نازل ہوئے۔ پھر فرمایا: کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر نازل
ہوا (میں) نازل ہوا ہے پس اس قرآن میں پڑھو جو جس کے لئے آسان ہو۔
علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب یہ
آیت نازل ہوئی کہ وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ظلم
کی ملامت نہ کی سورۃ الانعام، آیت ۱۸۲ تو بڑی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں
نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جازن پر ظلم نہ کیا
ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ
نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت
لقمان کے اپنے بیٹے سے کہی۔ اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

کرا، بیشک شرک بڑا ظلم ہے سورۃ لقمان آیت ۱۱۳

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن
مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا
کہ مالک بن دحس کماں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے
جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول
سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے گواہی ادا کی کہ
مختص رضائے الہی کے لئے پڑھا ہے؟ عرض گزار ہوئے
کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص تیامت میں لے کر اسے
نہیں لے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرمائے گا۔

sunnahschool.blogspot.com

ابو عبد الرحمن اور حبان بن عقیبہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبد الرحمن نے حبان سے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت علی کو خو فیزی پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے۔

کہا کہ اسے بے ادب بنادو وہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پوچھا کہ وہ بات ہے کیا؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو ترابہ کو روانہ فرمایا۔ ہم تینوں سواری تھے۔ فرمایا جاؤ یہاں تک کہ تم وضو حاج پنج جاؤ۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ابو حواری نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا وہاں ایک عورت تھی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعجہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ پس تم وہ خط لے دو۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سواری ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے اسے اس جگہ پالیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وہ اونٹ پر سواری ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بارے میں لکھا تھا۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا لیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی۔ پھر سے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمیں کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہم یقیناً یہ جانتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ تم ہے اس اونٹ کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط نکالو ورنہ میں تمہیں نکل کر دوں گا وہ نیپے کی جانب تھکی اور اس نے نکلے جا کر باندھ رکھی تھی۔ پس اس نے خود نکال کر دے دیا اور ہم سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ اس کے رسولوں و رسلانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ بات تو سب گزرتی ہیں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھتا ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل و عیال و درمال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے اہل و عیال سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَابَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَعْبَةَ الرَّحْمَنِ وَحِبَّانَ بْنَ عَقِيْبَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحَبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الذَّمِّ مَا يَعْنِي عَدِيًّا قَالَ مَا هُوَ إِلَّا بَالِكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ يَقُولُهُ قَالَ مَا هُوَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَكُلُّنَا قَارِئِينَ قَالَ انظروا حَتَّى تَأْتُوا رِضْوَ حَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هَكَذَا قَالَ أَبُو عَرَابَةَ حَاجِرٌ فَإِنْ فَرِقَا مَرَّآةً مَعَهَا صُحَيْفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَجَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَتَوْنِي بِهَا فَأَنْظَلْتُنَا عَلَى أَقْرَابِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْبِرْ عَلَى بَيْعِ رَبِّهَا وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ فَكَانَتْ مَعِيَ كِتَابٌ فَأَنْخَسْنَا بِهَا بَيْعَ رَبِّهَا فَأَبْتَعْنَا فِي رَحْمَةِ اللَّهِ مَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبِي مَا نَدِي مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ فَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلَيَّ وَالَّذِي يُحَلِّتُ بِهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَا تُخْرِجَنَّكَ فَأَهْوَيْتُ إِلَى الْمُخْذَرِيَّةِ وَهِيَ مُحْتَجِرَةٌ بِكَسَاءٍ فَأَخْرَجْتِ الصُّحَيْفَةَ فَأَتَتْ أَبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ذَنْبِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي يَوْمَ الْقُرْبَى

sunnahschool.blogspot.com

يَدُّ يَدُكُمْ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْكُمْ
أَهْلِي بَلْ أَحَدٌ إِلَّا هُنَاكَ مِنْ قَوْمِي وَبِئْسَ
يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ اصْبِرْ
لَا تَقُولُوا لَهُ الْآخِذِينَ قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَتَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
دَعَفِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ قَالَ أَوْلَيْتَ مِنْ أَهْلِ
بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَتَالَ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ
فَاعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

کتاب الاکراہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابٌ ۱۳۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَا مَنْ أَكْرَهَ
وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ
شَرَّحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ
اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: أَلَا
أَنْ تَحْقُقُوا آمَنُكُمْ تَفْتَأُ؟ وَهِيَ تَقِيَةٌ، وَكَانَ
أَنَّ الَّذِينَ تَوَقَّاهُمْ ابْتَلَيْتُمْ ظَالَسِي
الْفُتُيْمِ فَالْوَالِيَهُمْ كَشَفَتْ أَلْوَاكِنَا
مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْكُوفَةِ وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ نَدْنِكَ نَصِيرًا فَقَدَّرَ اللَّهُ
الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ
تَوْلُو مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ
إِلَّا مُسْتَضْعَفًا عَيْرَ مُنْتَدِعٍ مِنْ وَجْهِ مَا أَمَرَ
بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يَكْرَهُهُ اللَّهُ صَوَّرَ
فِي طَبَقٍ لَيْسَ لِبَشِيٍّ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَسَمَرٍ
وَأَبْنُ الرَّبِيعِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالتَّقِيَةِ

اس کلمہ اہل ایمان اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ
کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت
عمر پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اشد ۱۰ اس کے
رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہذا اجازت
دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ کیا یہ صحاب
بد سے نہیں ہیں؟ اور تم میں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز
پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں تمہارے
لئے جنت واجب فرمادی ہے پس یہ نام ہونے اور ان کی آنکھوں سے آنسو
جاری ہونے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

مجبور کئے جانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو بڑا امیران نہایت رحم کرنے والا ہے
جس کو مجبور کر کے کلمہ کفر مملوایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے "سوا
اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ
جو دل کھول کر کافر ہوا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے،
دسوا النمل، آیت ۱۰۶ نیز فرمایا "مگر یہ کہ ان سے کچھ ڈرو۔
دسوا آل عمران، آیت ۷۸ اور یہ نقیۃ ہے یہ بھی فرمایا "وہ لوگ جن کی
جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ لپٹا دہر قلم کتے تھے،
ان سے فرشتے کتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین
میں کمزور تھے۔ کتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس
میں ہجرت کرتے دسوا النساء، آیت ۹۷ تا ۹۹ اس آیت میں اللہ نے
احکام النبیہ کو بجا نہ لانے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ نہ ہر کس
جس کو مجبور کر دیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور اسے اس فعل کے ارتکاب
پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے امام حسن
بصری کا قول ہے کہ نقیۃ کا حکم قیامت تک ہے ابن عباس
کا قول ہے کہ اگر چور کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوادین
نویہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن
بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کامرن کا دار و مدار نیت پر ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔
 لے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ، سلمہ بن مہشام اور ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرمایا۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط فرما۔

جو مارکھانے، قتل ہونے اور توہین برداشت کرنے کو کفر یہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہونے کے باعث حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔

قیس نے حضرت جناب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سامنے میں رونق افزائے دہرتھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے

۱۸۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ تَمِيمِ
 النَّبِيِّ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
 هِلَالٍ بْنِ أَسَمَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عِيَاشَ
 بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَأَوْلِيَدَ بْنَ
 الْوَلِيدِ. اللَّهُمَّ أَنْزِلْ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 اللَّهُمَّ اسْتَدِدْ وَطَأْتِكَ عَلَى مَضْرٍ وَأَبْعَثْ عَلَيْنَا
 سِنِينَ كَسِينِي يُوسُفَ.

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 حَوْشِبِ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
 أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَلَّثْتُ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدًا حَلَاوَةً إِلَّا يَمَانُ
 أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ سِوَاهُمَا
 وَأَنْ يُحِبَّ السَّمَاءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَإِنْ تَكْرَبَا
 أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْدُرُ أَنْ يُقَدَّفَ فِي
 النَّارِ.

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا
 عَبَادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ
 بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عَمْرَ مَوْثِقِي
 عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوْ لَقِطْنَا أَحَدًا قَتَلْنَا فَعَلَّمْنَا
 بِعُثْمَانَ كَانَ مَعْرُوفًا أَنْ يَنْقُضَ.

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَجْتَابِ بْنِ الْأَدِثِ
 قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدًا لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا

مرد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں پکڑ کر زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آ رہ لاکر ان کے سر پر گڑھا جاتا اور حلا کر آدمی کے ذمہ لکڑے کر دیے جاتے نیز وہ بے کنگھوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چیر ڈالتے تھے لیکن یہ سلوک بھی انہیں دین سے نہیں مٹانے پاتا تھا۔ خدا کی قسم دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضرت تک جاتے گا تو اسے خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا اور مجھے کاپن بکریوں کے بارے میں لیکن تم جلد بازی سے مجھور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

أَلَا تَسْتَنْصِرُونَ لَنَا؛ أَلَا تَذَعُونَكَ؛ فَكَأَلِ أَقْنَدِ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْضَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ فِيهَا فِجَاءً بِالْيَنْتَارِ فَيُؤْصَرُ عَلَى رَأْسِهِ فَيَجْعَلُ يَضْبَعِينَ وَمُشَطَّ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ الْحِمَةِ وَعَظِيمِهِ فَمَا يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ؛ وَاللَّهِ كَيْتَمَنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الْأَرَاكِبُ مِنْ صُنْعَاءَ إِلَى حَضْرَةِ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالَّذِي نَبَّ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ.
بَابُ فِي بَيْعِ الْمُسْكِرَةِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ.

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ بیو کی طرف چلو پس ہم آپ کے ساتھ چلے گئے یہاں تک کہ بیت المقدس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے ہو گئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ بیو، اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ لے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَدَأَ النَّبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا حَدَّثَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى بَيْتِكُمْ فَجِئْنَا مَعَهُ حَتَّى يَجْتَنِبَ بَيْتَ الْمَدْرَاسِ فَكَأَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَدَّاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْمُ مَوْلَانِ سَلَمَةَ فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَلِكَ أَيْدِي، ثُمَّ قَالَ لَهَا الْكَايِنَةُ، فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ الْمَثَلُ مَثَلٌ فَقَالَ: اِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ مَالًا شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّهَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

فت: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے یہودیوں کو جلا وطن کرنے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ بخاری شریف میں پیچھے گزر چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے یہودیوں کو اپنے درخلافیت میں جلا وطن کیا تو ان سے بھی یہی فرمایا تھا کہ اِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود بس لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ یوں کرتے ہیں: "جس کا نام محمد

یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔۔۔۔۔ رتقہ فیۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۸۲) ————— استغفر اللہ!

کیا خبر تھی کہ سے کہ چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھر سے گی تو بسی

کتنا جیسا تک اور کتنا غیر اسلامی یہ نظر یہ ہے کہ ہر شخص کو اشتراک نے دنیا میں ہزاروں چیزوں کا مالک و مختار بنایا
ہوتا ہے اور جس ہستی کو سب سے زیادہ مرحمت فرمایا، ارشاد ہوا کہ: **إِنَّا أَنْعَمْنَا لَكَ الْكَوْثَرَ** (اے محبوب!) ہم نے تہیں کو کثر عطا فرمایا۔ اللہ کا محبوب فرمائے کہ میرے پیروں کو سب سے بچے ہر چیز کی کٹھیاں عطا فرمادی ہیں۔ وہ فرمائی کہ
جان روزین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جیسے کہ یہودیوں سے یہی کہیں کہ زمین اللہ کی
ہے اور اس کے رسول کی لیکن یہ صاحب کبر ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ**۔

انسان جب بکنت ہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے تو تو تو صورت لے جو عقیدہ بیان کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور
رسول شہنشاہ کا آئینہ دار ہے۔ ثنائیا اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ انداز بیان کتنا جیسا تک ہے کہ ان لفظوں سے نقل
بھی یہ پڑ آتی ہے کہ یہ کوئی اتنی اپنے نبی کے بارے میں کھو رہا ہے جبکہ بات اس نبی کی ہے جو امام الابعاد اور سید المرسلین ہے۔
جو رب العالمین کو اپنی کائنات میں ہر پیار سے سے زیادہ پیارا ہے، جو ہر اونچے سے زیادہ اونچا ہے، جو ہر اچھے سے زیادہ
اچھا ہے۔ جس کو بارگاہ میں ان کی آواز سے اپنی آواز انہی کرنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے، ان کا نام نامی و
اسم گرامی موصوف نے کس طرح لیا ہے؟ کیے کھلے ہوئے کیا ایسا کھنڈے والے کے دل میں بارگاہ رسالت کا دلہا بھی ادب و احترام تھا؟ کیا اس
معتف کا سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت سے لبریز نہیں تھا؟ موصوف کی تائید و حمایت کرنے والوں سے ہمارا کیا
تعلق ہے کہ اسے بھرتے رہیں! کلمہ طیبہ کے ہمارے جیسا کہ خدا کے لیے اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ یوں تعصب میں بے دردی سے اپنے آپ
کو جہنم کا ایندھن نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کا بیڑا اپنے ہندو مشواؤں کی گنگا میں غرق نہ کرو۔ اپنا نفع نقصان دیکھو اور اپنا کھدیا ہوا
ایمان پھر حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ توبہ کر کے اس نبی کے دامن رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے
ہو۔ ان کی گستاخوں سے باز آؤ اور ان کے دامن رحمت میں پناہ لے کر کیونکہ

مصطفیٰ برسان خوشین ملا کہ دیں ہم دست
اگر باؤ نہ رسیدی تمام بر لبی ست

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

**بَابُ مَا لَا يَجُوزُ بِنِكَاحِ الْمُسْكِرِ وَلَا
تَكَرُّهُوَ قَلْبًا تَكْمُ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ
أَرَدْنَا تَحْصِنًا لِيَتَّبِعُوا عَرَصَ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَمَنْ يَكْرِهْهُدْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ
إِكْرَاهِهِمْ عَمُورٌ رَجِيمٌ۔**

۱۸۳۵

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَجْمَعِ أَبِي يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ

اور مجبور نہ کر د اپنی کنیزوں کو کہ بکارت کریں جبکہ وہ چاہتا ہے
تا کہ تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک
اللہ بعد اس کے وہ مجبوری کی حالت پر نہیں بخشنے والا مگر ان سے رسول
عبدالرحمن اور مجمع جو دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے
صاحبزادے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خذام
انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے

sunnahschool.blogspot.com

والد ماجد نے ان کی شادی کر دی اور وہ شوہر دیدہ بختیس چنانچہ انہیں
یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں چنانچہ
آپ ﷺ اس علاج کو منسوخ فرمادیا۔

ابن ابی بیکہ نے ابو عمر ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول
اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اجازت لی جاتی ہے؟
فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت
لی جاتی ہے تو وہ شرم کے ماسے چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا لا خامرہا
ہی اس کی اجازت ہے۔

مجبور کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا
حائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو
ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر نہ تبرکیا جائے تب بھی۔

عمر و بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کسی انصاری آدمی نے ایک غلام کو مد تبرکیا اور اس
کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے
مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت یعیق بن نعمان نے
اسے پچھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمر و بن دینار کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبلی غلام
پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

اکراہ سے گدہ اور گدہ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے شیبانی
نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابو الحسن سوائی نے حدیث بیان کی
ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ اے ایمان والو! تمہیں ملال نہیں
کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زہرہ بنتی رسولہ النساء آیت (۱۹)
کے بارے میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب آدمی مر جاتا

الانصار یعنی عن خنساء بنت خذام الانصاریہ
ان اباءها زوجها اوهى تيتب فكما هت ذلك فانت
النبي صلى الله عليه وسلم فرد يبا سها.

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنٍ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ
أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ ذُكْوَانُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْسَاتُ امْرَأَتَيْ فِي
ابْنِهَا عَهْدٌ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَأْمُرُ
فَتَسْتَنْجِي فَتَسْكُتُ قَالَ سَكَتَهَا إِذْ نَهَى

بِأَنَّهَا إِذَا أَكْرَاهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا
أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجْزُ، وَقَالَ بَعْضُ الثَّانِسِ فَإِنْ
نَذَرَ الشَّتْرَى فِيهِ نَذْرًا فَرُجَا شَرٌّ بَزْعِيمٍ يُرَى
وَكَذَلِكَ أَنْ دَبَّرَهُ.

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو التُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَفْتَرِيهِ مِثْقَى
كَاشْتَرَاهُ يُعْتَبَرُ مِنَ النَّعْكَامِ بِشَمَانٍ مَا تَرَى
بِرْهَمٍ. قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا
بِبَطْنِ مَكَّةَ عَامَ أَوَّلِ

بِأَنَّ مِنَ الْإِكْرَاهِ كَرَاهٌ وَكَرَاهٌ
وَاحِدٌ.

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَلِيمَانُ
بْنُ يَرْبُوعٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
السَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ أَبُو الْحَسَنِ الشَّوَّازِيُّ
وَرَأَيْتُ فِي الْأَذْكَرِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا تَوَلَّى لَمْ يَجِزْ لَكُمْ أَنْ

دلی عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے پس وہ عورت کے دلی سے زیادہ مستحق شمار ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشے والا مہربان ہے

سورہ النور آیت ۳۳ لیت نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ

عصفیہ بنت ابوعبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لوندی سے لڑائی

صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لوندی کو ڈرے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لوندی سے آزاد مرد جماع کرے تو لوندی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے ڈرے لگائے گا اور شبیر لوندی کی صورت میں آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق ناوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

تَوَكُّوا النِّسَاءَ كُرْهًا الْآيَةَ، قَالَ كَالْوَالِدَاتِ الرَّجُلُ كَانَ أَقْبَلًا وَأَحَقَّ بِأَمْرِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءَ ذَا نَسَّ وَجُوهًا وَإِنْ شَاءَ ذَا نَسَّ وَجُوهًا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَتَوَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةَ بِذَلِكَ

بَابُ ۳۳۱ إِذَا اسْتَكْرَهْتَ الْمَرْأَةَ عَلَى الزَّيْنَاءِ فَلَا حُدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَكْرِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ عَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْأَمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمَيْسِ فَأَسْتَكْرَاهَهَا حَتَّى إِقْتَضَتْهَا فَجَلَدَهَا عَمْرُ الْوَلَدِ وَنَفَاهَا وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا اسْتَكْرَهَتْهَا قَالَ

الذَّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْيَكْرِيفُ بِرِغْمِهَا الْوَلَدُ يُعَيِّمُ ذَلِكَ الْحُكْمَ مِنَ الْأَمَةِ الْعَدْرَاءِ بَعْدَ بَرِّقَمْتِهَا وَيُجْلِدُ، وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الْكَلْبُ فِي قَضَاءِ الْأَيْمَةِ عَدْمًا وَلَكِنْ عَلَيْهِ الْوَلَدُ

۱۸۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ نَادِي عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاجَرَ ابْرَاهِيمُ بَسْرَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرِيْبًا فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمَلُوكِ أَوْجَبَتْهُ مِنَ الْحَبَابَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ أَرْسِلِي إِلِي بِهَا فَأَرْسَلَتْ بِهَا فَأَقَامَ إِلَيْهَا فَأَقَامَتْ تَوْضًا وَتَضِيْقًا فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَمْتُ يَكُ وَيَسْئَلُكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَاثِبَ فَحَقَّ رِكَضٌ بِرِجْلِهِ

بَابُ ۳۳۲ يَمِينُ الرَّجُلِ لِيَصَاحِبِهِ إِنَّهُ

سورة النور آیت ۳۳ لیت نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ عصفیہ بنت ابوعبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لوندی سے لڑائی

صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لوندی کو ڈرے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لوندی سے آزاد مرد جماع کرے تو لوندی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے ڈرے لگائے گا اور شبیر لوندی کی صورت میں آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق ناوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گریٹ اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور اسی میں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے سامنے کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو اسی طرح ہر وہ آدمی جس پر زبردستی کی جائے اور وہ ڈرے تو وہ اس سے ظلم کو دفع کرتا ہے لہذا اس پر نصاب نہیں ہے اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا مزارکھا نا ہوگا یا اپنا غلام فرسخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا اور کسی عزیز کو قتل کر دیں گے تو اس کے لئے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرور قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا اقرار کرے یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے ساتھ ایسا کرنا اس کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع ہبہ وغیرہ ایسی حالت کے تمام عقود باطل ہیں۔ ان حضرات نے ذی رحم محرم اور دوسروں میں کتاب و سنت کی سند سے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ مطرہ کے متعلق کہا کہ یہ میری بہن ہے اور بلا اللہ کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے بخنی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں سگارتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

اَخْرَجَهُ إِذَا خَانَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ رَحْوَهُ
وَكُنَيْتَ كُلُّ مُنْكَرٍ يَخْتَفِي فَانْتَهَ يَدُ جَا
عَنْهُ الْمَطْلُومَ وَيَقْتُلُ دُونَهُ وَلَا يَخْتَفِي لَدُونَ
قَاتِلِ دُونَ الْمَطْلُومِ فَلَا قُوَّةَ عَلَيْهِ وَ لَا
قِصَامَ، وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْتَرِيَنَّ الْخَمْرَ
أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَتَّبِعَنَّ عَبْدًا أَوْ
تَقْتُلَ يَدَيْنِ أَوْ تَهْبِ هَبَةً وَ تَحُلَّ عَفْدَةً أَوْ
لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَ سَعَهُ
ذَلِكَ لِحَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمِ أَخُو الْمُسْلِمِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ، لَوْ
قِيلَ لَهُ لَتَشْتَرِيَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ
أَوْ لَتَتَّبِعَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحْرَمٍ
لَمْ يَسَعَهُ لِأَنَّ هَذَا أَيْسُّ بِمُضْطَرِّئِكُمْ مَا قَضَى
فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ ابْنَكَ أَوْ
أَوْ لَتَتَّبِعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ أَوْ تَقْتُلَ يَدَيْنِ أَوْ
تَهْبِ يَلِزِمُهُ فِي الْقِيَاسِ. وَلَكِنَّ لَسَنَةَ حَسَنِ
وَقَوْلَ الْبَيْهَقِيِّ وَالْهَيْبَتِيُّ كُلُّ عَقْدَةٍ فِي ذَلِكَ
بِاطِلٌ فَحَرَّفُوا ابْنَ كَرِيذِي رَحِيمٍ مَحْرَمٍ وَ
غَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَ لَسَنَةٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِمُرَاتِمِ
هَذِهِ أَحْتَبِي وَ ذَلِكَ فِي اللَّهِ. وَقَالَ الدَّحْجِيُّ إِذَا
كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَدَيْتُهُ إِلَى الْإِفَادِ إِنْ
كَانَ مَظْلُومًا فِدْيَتُهُ الْمُسْتَحْلِفُ.

۱۸۴۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ حَدَّثَنَا
الْثَّبِثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَالِمًا
أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَ لَا يُسْلِمُهُ
وَ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَوْ فِي حَاجَةٍ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَةٍ

عبید اللہ بن ابوبکر بن اس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرنا ہرگز نہیں جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکنا اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے۔

حیلوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
حیلے ترک کرنا۔

اور شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی۔
علقہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! بیشک اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کو اسی کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس چیز کے لئے ہجرت کی۔
نماز میں حیلہ کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، یہاں تک کہ وضو دوبارہ کرے۔

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے دُور سے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَيْدُ بْنُ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفَرُّ أَخْلَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْمَظْلُومُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَّ أَيُّهَا إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجِرُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ بَصْرَةٌ.

كِتَابُ الْحَيْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابٌ فِي تَرْكِ الْحَيْلِ وَإِنْ لَكِلِ الْفَرَّانِ مَا نَوَى فِي الْإِيمَانِ وَعَيْبِهَا

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخُطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ فَإِنَّمَا لِأَمْرِ بِيءٌ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يَصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَدُّهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا نَيْفُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدٍ كَرِهَ إِذَا أَحَدٌ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

بَابٌ فِي الزَّكَاةِ وَإِنَّ لَا يُعْتَرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ